کراچی

تاریخ احمدیت

حِصّہ دوِم

مؤلف
بشیرالدین عباسی
امتیاز بن اشفاق حسین

(صرف احمدی احباب کے مطالعہ کے لئے)

کراچی

تاریخ احمدیت

حصہ دوم

(1988ء تا 2010ء)

مؤلفین

بشیر الدین عباسی

امتیاز بن اشفاق حسین

شائع کردہ: **جماعت احمدیہ کراچی**

نام کتاب : کراچی تاریخ احمدیت (حصہ دوم)

مؤلفین : بشیر الدین عباسی - امتیاز بن اشفاق حسین

طبع اوّل : جون 2011ء

تعداد : 1000

شائع کردہ : جماعت احمدیہ کراچی

کمپوزنگ : وحید منظور میر، مجیب الدین امجد، فراز احمد

ڈیزائننگ : وحید منظور میر

مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ (چناب نگر)

فہرست مضامین

(حصہ اوّل)

عنوان | صفحہ نمبر

باب اوّل (آغازِ احمدیت تا قیام پاکستان)

صفحہ نمبر	عنوان
24	بیت احمدیہ لنڈن کے لئے چندہ کی تحریک
24	احمدیہ بک ڈپو ایجنسی
24	سندھ کے پہلے مربی سلسلہ
25	ملکانہ فنڈ میں حصہ
25	قربانی کے بکروں کی تحریک میں حصہ
25	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے چالیس ہزار روپے کی تحریک
26	حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب کا درس قرآن
26	مولوی نعمت اللہ صاحب کی راہِ مولیٰ میں قربانی اور احباب کا جوش و ولولہ
27	جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا جلسہ سالانہ
27	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے ایک لاکھ روپے کی تحریک
28	جماعت احمدیہ کراچی میں پہلی مرتبہ نظام امارت کا قیام
28	دو احمدیوں کی راہِ مولیٰ میں قربانی پر جماعت احمدیہ کراچی کا ریزولیوشن
29	کراچی میں (دعوت الی اللہ) مشن کے قیام کی خواہش
29	جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ سالانہ
30	الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے مساعی
32	دو رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے لیکچرز
32	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کی دو عربوں سے گفتگو
32	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب ڈرگ روڈ کراچی میں
33	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا شکریہ
33	کراچی میں نظام امارت کی معطّلی
39	1926ء میں علماء جماعت کی کراچی آمد

عنوان	صفحہ نمبر

باب دوم (1947ء تا 1957ء)

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت مصلح موعود کی کراچی تشریف آوری	251
بیماری کے حملہ کے بعد پہلی بار نماز کی امامت	252
کراچی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیغامات	252
بیماری کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پہلا خطبہ جمعہ	253
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام اور مدیر ''صدق جدید'' کا خراج تحسین	255
بنگالی احمدیوں کے نام خصوصی پیغام	257
خلافت احمدیہ سے محبت اور احساس ذمہ داری	259
گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد کی حضرت مصلح موعود سے ملاقات کیلئے آمد	260
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دورہ یورپ کے لئے روانگی	262
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا لندن سے ایک ضروری اعلان	263
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دورہ یورپ سے واپسی کا پروگرام	263
نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کا سپاس نامہ	264
حضرت مصلح موعود کی بصیرت افروز تقریر	266
جماعت احمدیہ کراچی کی سیلاب زدگان کے لئے امداد	268
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مکان کی تعمیر	268
دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ایک اہم ارشاد	268
کراچی میں وقف زندگی کی تحریک	269
1955ء کا سیلاب اور جماعت احمدیہ کراچی کی خدمات	269
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا مرکز کی طرز پر پہلا اجتماع	271
خاص پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	272
خدام کا تجدید عہد بیعت	275

باب سوم (1958ء تا 1967ء)

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے دو اسکولوں کا قیام	372
مکرم مولوی عبد الحمید صاحب کی (مربی) کی حیثیت سے تقرری	374
حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی تحریک پر لبیک	375
جماعت احمدیہ کراچی کے جلسہ جات کا انعقاد	375
ملیر میں کھلی جگہ پر دوسرا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	375
علامہ نیاز فتح پوری صاحب کے ہاتھوں مارٹن روڈ لائبریری کا افتتاح	376
خطاب علامہ نیاز فتح پوری صاحب	377
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت	379
قیام پاکستان کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا جلسہ سالانہ	381
جماعت کراچی میں انتشار پھیلانے کے لئے گمنام سرکلرز کی تقسیم	385
فضل عمر اسکالرشپ	385
ہائی کمشنر غانا کا استقبال	386
وزیر اعظم ملایا کی خدمت میں لٹریچر	386
احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کی سرگرمیاں	386
کراچی میں پہلا جلسہ یومِ والدین	387
سیرالیون کے ڈپٹی پرائم منسٹر کا استقبال	392
مکرم امیر صاحب کراچی کی نگران بورڈ میں شمولیت	392
وقف جدید میں شاندار قربانی	393
نائیجیریا کے پریس نمائندگان کی آمد	393
بیت خضر سلطانہ ربوہ	394
ایوانِ محمود کی تعمیر کیلئے 313 روپے کے وعدہ جات کا اجراء	394

باب چہارم (1968ء تا 1977ء)

صفحہ نمبر	عنوان

باب پنجم (1978ء تا 1987ء)

صفحہ نمبر	عنوان

فہرست مضامین

(حصہ دوم)

صفحہ نمبر | عنوان

باب ششم (1988ء تا 1997ء)

عنوان	صفحہ نمبر
صد سالہ جشن تشکر 1989ء کراچی کے پروگرامز اور منصوبے	657
جشن تشکر کا جامع اجتماعی پروگرام	659
پروگرام جشن تشکر صد سالہ احمدیہ جوبلی جماعت احمدیہ کراچی	660
تقریبات جشن تشکر صد سالہ احمدیہ جوبلی جماعت احمدیہ کراچی	661
کارگزاری بر موقع جشن تشکر	662
عطیہ خون	667
مجلس صحت کراچی کا قیام	667
گیمز بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر	668
گیمز کا افتتاح	668
فٹ بال	668
کرکٹ	668
ٹیبل ٹینس اور بیڈ منٹن	669
صد سالہ جشن تشکر 1989ء والے دن پتھراؤ	669
صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ کراچی کا جلسہ	669
مجلس صحت کراچی کی ایک تقریب	669
مجلس مشاورت ربوہ 1989ء میں شرکت کرنے والے احباب کراچی	671
سکھر ڈیوٹی پر جانے والے خدام کے اعزاز میں تقریب	672
لجنہ کراچی کا ایک اور جلسہ صد سالہ جشن تشکر	673
بیت الذکر واشنگٹن (امریکہ) کی تعمیر میں حصہ	674

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
719	گیسٹ ہاؤس کراچی بمقام قادیان
721	جشن تشکر برائے خسوف وکسوف 1994ء
721	مکران (بلوچستان) میں طبی کیمپ کا حکم
721	مکران میں طبی کیمپ لگانے کا فیصلہ
722	کراچی وقف جدید کے سپرد
722	مقدمہ 1995ء
722	اسکیم وقف اِیام۔ دعوت الی اللہ (اندرون کراچی)
723	ایک نوجوان کے لئے قائداعظم پولیس میڈل ایوارڈ
724	پلاٹ گلشن مہران نمبر 2
724	مرکزی کمیشن کے حوالے سے کمیٹی کا قیام
724	احمدی خواتین پر قاتلانہ حملہ اور اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز
725	حضرت میاں جان محمد صاحب کی کراچی تشریف آوری
725	مقابلہ کوئز زیر اہتمام خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور
726	تقرر امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی
726	مکرم کنور ادریس صاحب کی سندھ میں بطور وزیر تقرری
727	ایک دوست کے لئے گولڈ میڈل
727	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور محترم کنور ادریس صاحب پر مقدمہ
728	وفات مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
730	قرار دادِ تعزیت بر وفات چوہدری احمد مختار صاحب

باب ہفتم (1998ء تا 2010ء)

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

باب ہشتم (ضمیمہ جات)

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
صدران لجنہ اماء اللہ کراچی	871
زعماء اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی	872
ناظمین مجلس انصار اللہ ضلع کراچی	872
ناظمین مجلس انصار اللہ علاقہ کراچی	872
جماعت احمدیہ کراچی کے پوزیشن ہولڈرز	873
جماعت احمدیہ کراچی کے موجودہ واقفینِ نو	877
گوشوارہ عہدیداران جماعت احمدیہ کراچی	921
حوالہ جات باب ہشتم	937

باب نہم (شخصیات)

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

باب دہم (شخصیات)

عنوان	صفحہ نمبر

باب ششم

(1988ء تا 1997ء)

باب ششم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا لجنہ کراچی کو خراج تحسین

حضور نے محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کے نام ایک مکتوب محررہ 14/اپریل 1988ء میں لجنہ کراچی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''دنیا بھر کی لجنات میں جو چند لجنات صف اوّل کی ہیں ان میں لجنہ کراچی نمایاں ہے۔ٹیم ورک اور نیک کاموں میں استقلال اور نظم وضبط اس لجنہ کی خوبیاں ہیں جو مجھے بطور خاص پسند ہیں۔[1]

باغ احمد (احمدیہ قبرستان) کراچی کا قیام

باغ احمد (احمدیہ قبرستان) کراچی کا قیام 15/مئی 1988ء کو عمل میں آیا۔

مذکورہ تاریخ کو حکومت کی طرف سے جماعت احمدیہ کراچی کو قبرستان کی زمین کا قبضہ دیا گیا۔ دستاویزات پر مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب نے دستخط کئے۔[2]

باغ احمد کو مختلف قطعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر قطعہ میں 6 حصے ہیں جنھیں ا۔ب۔ج۔چ۔ح اور خ کا نام دیا گیا ہے۔قطعہ نمبر 3 تک قبریں اندر کی جانب سے غیر پختہ ہیں جبکہ قطعہ نمبر 4 سے قبروں کو اندرونی طور پر پختہ کیا گیا ہے یعنی ہر قبر کے اندر سیمنٹ اور بجری کی مدد سے بنائے گئے بلاکس کے ذریعہ چنائی کی گئی ہے جبکہ قبر کی زمین کو کچا ہی رکھا گیا ہے۔ان قبروں کو بند کرنے کے لئے سلیبس (Slabs) ترچھے رکھے جاتے ہیں تا کہ Slabs پر مٹی کا بوجھ کم سے کم پڑے اور وہ ٹوٹ نہ جائیں۔

باغ احمد کی پہلی قبر مکرم محمود احمد خان صاحب لودھی ابن مکرم برکت اللہ خان صاحب لودھی کی ہے جن کی وفات 18/ستمبر 1988ء کو بمقام لیاقت آباد ہوئی۔

بیت الحمد اورنگی نمبر 2 کیس۔ مئی 1988ء

مئی 1988ء میں اورنگی ٹاؤن نمبر 2 کی بیت الحمد کو از سرنو تعمیر کیا جا رہا تھا۔ مخالفین نے اس موقع پر ہنگامہ آرائی کی اور 29/مئی 1988ء کو حکومت نے بیت الحمد کو سیل (Seal) کر دیا اور درج ذیل احباب کے خلاف دفعہ 107/117 اور 145(4) کے تحت مقدمات قائم کئے گئے۔

1۔ مکرم محی الدین صدیقی صاحب ابن مکرم عزیز الدین صاحب
2۔ مکرم عبدالاحد صاحب ابن مکرم محمد حسن صاحب
3۔ مکرم محمد ریاض صاحب ابن مکرم محمد عثمان صاحب[3]

داعیانِ الی اللہ کا تربیتی پروگرام

جون 1988ء میں جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے داعیانِ الی اللہ کا تربیتی پروگرام شروع کیا گیا۔ اس سلسلے میں مکرم امیر صاحب کراچی کی طرف سے درج ذیل پروگرام شائع کیا گیا۔

(1) ''داعیانِ الی اللہ'' کی تربیت کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے سپرد کی گئی ہے۔ مجلس اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے سلسلے میں تربیتی کورس منعقد کرے گی۔ جس میں انصار اور خدام شرکت کریں گے۔ تدریس کا فرض مربیان کراچی اور دیگر صاحب علم احباب ادا کریں گے، ہر کورس میں 40 طلباء شامل کئے جائیں گے جو خدام اور انصار پر مشتمل ہوں گے۔ پہلا کورس 16/جون کو شروع ہوگا۔ اور اس کے بعد ہر دو ہفتے کے وقفہ سے کورس ہوتے رہیں گے۔ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کورس نمبر	تاریخ	کورس نمبر	تاریخ
پہلا	16-17/جون 1988ء	چھٹا	25-26/اگست 1988ء
دوسرا	30/جون، یکم جولائی 1988ء	ساتواں	8-9/ستمبر 1988ء
تیسرا	14-15/جولائی 1988ء	آٹھواں	22-23/ستمبر 1988ء

چوتھا	28-29/جولائی 1988ء	نواں	6-17/اکتوبر 1988ء
پانچواں	11-12/اگست 1988ء	دسواں	20-21/اکتوبر 1988ء

نوٹ:

1۔ یہ تمام کورس بیت الحمد مارٹن روڈ میں منعقد ہوں گے۔

2۔ ہر کورس مقررہ تاریخوں پر جمعرات بعد نماز عصر شروع ہوگا اور جمعہ کو 12 بجے بعد دوپہر ختم ہوگا۔

3۔ ہر کورس کے لئے طلباء کی تعداد 40 مقرر کی گئی ہے۔ جس میں اندازاً نصف خدام اور نصف انصار ہوں گے۔ صدر حلقہ اپنے حلقہ کے متعلقہ انصار اور خدام کے عہدیداران کی مدد سے ہر کورس کے لئے دو داعیان الی اللہ کا انتخاب کرے گا اور اُن کے نام کورس شروع ہونے سے دس روز قبل میرے پاس ارسال کرے گا۔ جو نام موصول ہوں گے اُس میں سے چالیس افراد کا انتخاب کر کے انہیں کورس میں شامل کیا جائے گا اور اس کی اطلاع صدر صاحبان حلقہ جات کو پہنچا دی جائے گی۔ صدر صاحبان اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ان احباب میں سے کوئی دوست غیر حاضر نہ ہوں۔

کورس میں شامل ہونے والوں کے لئے ہدایات

کورس کی تفصیلات:

1۔ کورس کا دورانیہ 14 پیریڈز کا ہوگا۔ ہر پیریڈ 40 منٹ کا ہوگا۔

2۔ جو مضامین پڑھائے جائیں گے اُن کی تفصیل یہ ہے۔

(ا) زندہ خدا

(ب) وفات مسیح علیہ السلام۔ختم نبوت

(ج) صداقت حضرت مسیح موعودؑ

(د) تربیتی اُمور

3۔ ان مضامین پر کچھ نوٹ تیار کئے گئے ہیں جو طلباء کو مہیا کئے جائیں گے۔

4۔ تدریس کے فرائض مربیان سلسلہ اور کچھ منتخب صاحب علم احباب ادا کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احباب کراچی سے شفقت کے انداز



مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب مرکزی علمی ریلی خدام کے موقع پر
حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی سے انعام حاصل کرتے ہوئے



مجلس نارتھ کراچی کے خدام 1999ء-2000ء میں علم انعامی حاصل کرنے کے بعد
حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کے ساتھ



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی 2000ء میں
زیر تعمیر بیت العزیز کراچی کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لاتے ہوئے



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی 2000ء میں زیر تعمیر بیت العزیز کراچی کا معائنہ کرتے ہوئے



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی 2000ء میں زیرتعمیر بیت العزیز کراچی کا معائنہ کرتے ہوئے



مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی، لنڈن میں
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رسالہ المصلح کا خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی نمبر پیش کرتے ہوئے



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی 2000ء میں بیت الرحیم کراچی کا معائنہ کرتے ہوئے



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی 2000ء میں بیت الرحیم کراچی کا معائنہ کرتے ہوئے



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی 2000ء میں عقیل بن عبدالقادر آئی اسپتال کراچی کے دورہ پر



مارچ 2003ء میں مجلس مشاورت کے موقع پر اراکین مجلس انصاراللہ
ضلع کراچی کے دوم آنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے ساتھ گروپ فوٹو



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیْمِ
وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصــــر



لندن
3-9-08

مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط اور رسالہ المصلح کا خلافت نمبر موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت میں بہت برکت دے اور قبول فرمائے۔ ہمیشہ آپ کی نصرت فرمائے اور مزید اپنے فضلوں سے نوازے۔ سب معاونین کو میرا محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس

سیکرٹری تصنیف اشاعت
جماعت کراچی
283-284
BLOCK. 15
- F.B AREA
DASTAGIR SOCIETY - کراچی۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ کراچی کے رسالہ المصلح کی اشاعت پر
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہارِ خوشنودی

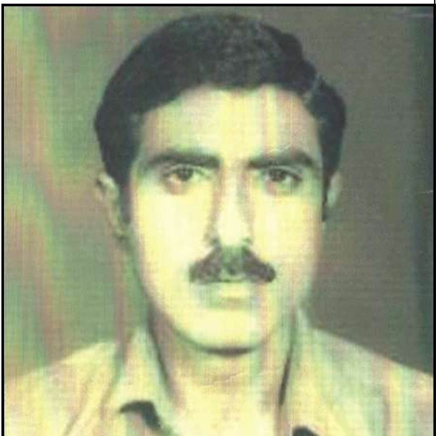
راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے احباب کراچی



مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب



مکرم عبدالرحمٰن باجوہ صاحب ایڈووکیٹ



مکرم سلیم پال صاحب



مکرم شیخ رفیق احمد صاحب



مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب



مکرم ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب



مکرم بشارت احمد مغل صاحب



مکرم شیخ سعید احمد صاحب



مکرم مبشر احمد صاحب



مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب



مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب

انتظامی اُمور:

1۔ کورس جمعرات کے روز بعد نماز عصر شروع ہوگا اور جمعہ کو دن کے بارہ بجے ختم ہوگا۔

2۔ کورس بیت الحمد مارٹن روڈ میں ہوگا۔تمام طلباء رات وہیں بسر کریں گے۔

3۔ طلباء اپنا بستر تولیہ اور صابن ہمراہ لائیں گے۔

4۔ اسٹیشنری،نوٹ بک، کاغذ، بال پین مجلس مہیا کرے گی۔

5۔ جمعرات کو شام کی چائے،رات کا کھانا،جمعہ کو صبح کا ناشتہ اور چائے وہیں پر مہیا کیا جائے گا۔4

راہ مولیٰ میں مار کھانے والے خدام

مورخہ 29/جولائی 1988ء بروز جمعۃ المبارک صبح 11 بجے مجلس اورنگی ٹاؤن کے تین خدام مکرم غلام مصطفیٰ جنجوعہ صاحب قائد مجلس ،مکرم کرامت حسین مختار صاحب ناظم مال ضلع کراچی اور مکرم محمد نصر اللہ صاحب زعیم حلقہ الناصر بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن سے واپس آرہے تھے کہ راستے میں 50-40افراد پر مشتمل ہجوم نے کافر۔کافر۔قادیانی ہیں پکڑو مارو کے نعرے لگاتے ہوئے گھیر لیا اور تشدد کا نشانہ بنایا۔اس دوران گالیوں،لاتوں،گھونسوں ، پتھروں اور لکڑیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جان بچائی۔5

بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن نمبر 1 کیس: جولائی 1988ء

27اور28/جولائی1988ء کی درمیانی شب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے دیا گیا دعوت مباہلہ کا چیلنج گھروں میں تقسیم کیا گیا۔جس کے نتیجے میں 28/جولائی1988ء بروز جمعرات ڈھائی بجے مخالفین نے بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن نمبر 1 پر حملہ کر دیا اور بیت کی بیرونی دیوار سے کلمہ۔۔۔۔مٹانے کی کوشش کی اور اردگرد کے احمدی گھرانوں پر بھی پتھراؤ کیا گیا۔5 بجے شام تک حملہ جاری رہا اس کے بعد پولیس آئی، جماعت کے بعض افراد کو پولیس تھانے لے گئی۔

29/جولائی1988ء بروز جمعہ SDM کراچی غربی کے حکم پر بیت الحفیظ کو سیل (Seal) کر دیا گیا۔16افراد جماعت کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے۔10احباب کو

گرفتار کیا گیا جبکہ 3افراد جماعت کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

SDM کی عدالت سے رجوع کیا گیا کہ بیت الحفیظ کو سیل کرنے کا حکم غیر قانونی ہے۔ SDM نے فیصلہ دیا کہ امن عامہ کو خطرہ ہے۔ اس لئے بیت الحفیظ کو کھولنے کی درخواست مسترد کی جاتی ہے۔ جماعت نے SDM کے فیصلہ کے خلاف سیشن کورٹ میں اپیل داخل کی۔ سیشن کورٹ نے دونوں پارٹیوں اور سرکاری وکیل کو سننے کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا۔ بالآخر 22/اپریل 1991ء کو بیت الحفیظ کھول کر جماعت احمدیہ کراچی کے حوالے کر دی گئی۔[6]

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا شفقت وسکینت بھرا خط

بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن کے سیل(Seal) ہونے اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات کے بارے میں اس وقت کے قائد مجلس اورنگی ٹاؤن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب جنجوعہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں رپورٹ ارسال کی تو حضور نے 29 نومبر 1988ء کو تحریر فرمایا۔

’’آپ کی رپورٹ موصول ہوئی۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ سب کو معجزانہ رنگ میں محفوظ اور دلیری سے کام کرنے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ اپنی امان میں رکھے اور دشمن کو ذلت و رسوائی دے اور مباہلہ کا نشان بنیں۔ آپ سب قابل قدر ہیں، آپ نے سچائی کی شمع کو روشن کرنا اور اس کے نور کو پھیلانا ہے، فکر نہ کریں دشمن اپنے کئے کی سزا ضرور بھگتے گا۔‘‘[6.a]

مکرم مولانا عبدالمنان شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی کی وفات

مکرم مولانا عبد المنان شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی 15/اکتوبر 1988ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔[7]

آپ پہلے مربی سلسلہ متعین کراچی تھے جنھوں نے کراچی میں وفات پائی۔

اسیر راہ مولیٰ 1988ء

1۔ 6/اکتوبر 1988ء کو 8احباب پر مقدمہ بنایا گیا جن میں سے مکرم عصمت اللہ

صابر صاحب گرفتار ہوئے۔[8]

2۔ مکرم زاہد اقبال صاحب کو دفعہ 298-b کے تحت 24/اکتوبر 1988ء کو گرفتار کیا گیا۔

مقابلہ بین الاضلاع اطفال کا اجراء

مقابلہ بین الاضلاع اطفال کا اجراء 88-1987ء میں کیا گیا(مکرم محی الدین عباسی صاحب سابق ناظم اطفال ضلع کراچی کے مطابق یہ مقابلہ ان کی تجویز پر شروع کیا گیا تھا۔مؤلف) اور پہلے ہی سال مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔[9]

فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد

جماعت احمدیہ کراچی میں فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کے نام سے ایک رفاہی ادارہ کام کرتا ہے جس کے تحت اندرون سندھ و بلوچستان کے پسماندہ علاقوں میں فری میڈیکل کیمپس بھی لگائے جاتے ہیں۔اس رفاہی ادارہ کو کراچی کے انصار،خدام اور لجنہ کی بھرپور معاونت حاصل رہتی ہے۔نومبر 1988ء تا جنوری 1989ء کی سہ ماہی میں اندرون سندھ کے مختلف مقامات پر 9 فری میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔59 ڈاکٹرز،لیڈی ڈاکٹرز کے علاوہ 34 دیگر خدام واطفال نے حصہ لیا۔دوردراز علاقوں تک پہنچنے کے لئے 5595 کلومیٹر سفر طے کیا گیا اور کل 3723 افراد کا مفت معائنہ وعلاج کیا گیا جس میں کل 155 گھنٹے صرف ہوئے۔جن پسماندہ علاقوں میں کیمپ لگائے گئے ان میں تھر کا انتہائی دشوار گزار علاقہ بھی شامل ہے۔آمدورفت کے لئے بس،ویگن اور بعض اوقات ٹرک کا استعمال کیا گیا۔[10]

لجنہ کراچی کا سلسلہ اشاعت کتب

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے حوالے سے کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا۔یہ کتب ’’یکے از مطبوعات شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر‘‘ کے نام سے شائع کی جارہی ہیں۔اس سلسلہ کی پہلی کتاب 1988ء میں ’’اخلاق حسنہ‘‘ کے نام سے شائع ہوئی جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 1988ء پر مشتمل تھی۔2010ء تک اس سلسلے کی 93 کتب شائع ہوچکی ہیں۔[11]

سوونیئر جماعت احمدیہ کراچی 1988ء (پہلا سوونیئر)

1988ء میں جماعت احمدیہ کراچی نے اپنا پہلا سوونیئر شائع کیا۔اس کے ایڈیٹر و پبلشر مکرم طارق محمود بدر صاحب تھے۔اسے رائل کیلنڈرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ،شاہراہ لیاقت کراچی کے پریس سے شائع کیا گیا۔

اس سوونیئر میں دوسرے مضامین کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ مغربی افریقہ 1988ء کی رپورٹ بھی شائع ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کے لئے درج ذیل پیغام بھجوایا۔

''الحمدللہ! کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کراچی اپنی سابقہ روشن روایات کو زندہ کرتے ہوئے سالانہ سوونیئر کی طباعت کا سلسلہ از سرنو شروع کر چکی ہے۔جوں جوں سال رواں کے سوونیئر کی اشاعت کے دن قریب آ رہے ہیں مجھ پر یہ دباؤ بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ میں اس سوونیئر کے لئے کوئی پیغام بھیجوں۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ ایک رسم سی بن چکی ہے۔عموماً ایسے پیغامات کا مطالبہ میرے دل پر بوجھ ڈالتا ہے۔کیونکہ رسمی اور سطحی باتوں سے میرے مزاج کو کوئی مناسبت نہیں۔تاہم جماعت احمدیہ کراچی نے جو میرے دل میں ایک خاص جگہ بنا رکھی ہے اس کے پیش نظر اور اس خیال سے کہ اگر میں نے کوئی پیغام نہ بھیجا تو کہیں بعض مخلصین جماعت کی دل شکنی نہ ہو آج میں نے یہ چند سطور لکھنے کے لئے وقت نکالا ہے۔سب سے پہلی بات تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کراچی مجھے بہت ہی پیاری ہے اتنی کہ آپ میں سے اکثر کو اندازہ نہیں۔ آپ سے میری محبت آپ کی بعض ایسی خوبیوں کی وجہ سے ہے جو ایسی شان اور امتیاز کے ساتھ دوسری جماعتوں میں کم ملتی ہے۔ان خوبیوں میں جماعت احمدیہ کراچی کی اپنی سی ایک بات ہے جو دل میں گھر کر جاتی ہے۔اس پہلو سے کوئی تفصیلی تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا یہاں مقصود نہیں۔محض یہ مقصد ہے کہ اس مختصر ذکر سے آپ کے دلوں کو خوشی پہنچاؤں اور آپ کو یہ یقین دلاؤں کہ میں آپ کی نیک مساعی سے غافل نہیں ہوں اور آپ کے حالات پر گہری نظر رکھتا ہوں اور یہ جسمانی فاصلے میرے اس مشاہدے میں حائل نہیں ہو سکتے۔ میں ہمیشہ آپ کو اپنی محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔عموماً جماعت کراچی کے کارکنان ہوں یا اس جماعت کی ذیلی تنظیموں کے رضا کار،

آپ میں سے وہ سب جو نیکیوں میں پیش پیش ہیں اور مسلسل لگن اور محنت اور جانثاری اور وفا کے ساتھ خدمت کی راہوں میں قدم مار رہے ہیں، مجھے بے حد عزیز ہیں۔آپ سے مجھے للّٰہی محبت ہے۔آپ میری دعاؤں میں حقدار کی طرح شریک ہیں۔

احمدیت کی پہلی صدی تو اب جدائی کے مراحل میں داخل ہو چکی ہے اور ہم اُسے وداعی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔آئندہ صدی کے استقبال کی تیاریاں ہیں اور دن بدن دل اس یقین کے ساتھ بھر رہے ہیں کہ آنے والی صدی عظیم الشان نئی فتوحات لے کر آئے گی اور جانے والی صدی کے آخری صبر آزما پُر ابتلاء لمحات اگلی صدی کے چڑھتے سورج کی روشنی میں خواب بن جائیں گے۔ضرور ایسا ہوگا۔مصائب کی تاریکیاں چھٹیں گی اور نئی فتوحات کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا۔لیکن اس طرح نہیں۔۔۔۔ذرا ٹھہریں اور سوچیں! یہ واقعہ اس طرح رونما نہیں ہوگا جس طرح روحانی کہانیوں کا نیک انجام ہوا کرتا ہے۔ناگہاں غم و فکر کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور اچانک تمام تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں اور سب ہنسی خوشی رہنے لگ جاتے ہیں۔'' [12]

صد سالہ جشن تشکر 1989ء کراچی کے پروگرامز اور منصوبے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی صد سالہ جوبلی کو شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے جلسہ سالانہ ربوہ دسمبر 1973ء کے موقع پر ایک منصوبے کا اعلان فرمایا تھا۔اس منصوبے کو بعد میں صد سالہ جشن تشکر کا نام دیا گیا۔کراچی میں جشن تشکر کو شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور اس کا سیکرٹری مکرم چوہدری رکن الدین صاحب کو مقرر کیا گیا۔[13]

اس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 22؍جنوری 1989ء میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے مکرم چوہدری رکن الدین صاحب کو صد سالہ جشن تشکر کے تمام پروگرامز پر عملدرآمد کروانے کا ارشاد فرمایا۔اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کراچی نے جو چند بڑے منصوبے تیار کئے اور انھیں بطور تحفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا وہ درج ذیل تھے۔

1۔ ایک جامع (بیت) کی تعمیر

2۔ ایک رسالہ کا اجراء

3۔ ایک لائبریری کا قیام

4۔ ایک مستقل نمائش کا اہتمام

5۔ نوجوانوں کے لئے ایک کمپلیکس کا قیام

6۔ ایک ہسپتال کا قیام[13.a]

مکرم ومحترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ان منصوبوں کے نام تجویز کرنے کے لئے مورخہ 5/مارچ 1989ء کو بذریعہ خط درخواست کی تو حضور نے نام تجویز کرتے ہوئے اپنے خط بنام مکرم امیر صاحب کراچی محررہ 20/مارچ 1989ء میں تحریر فرمایا۔

''آپ کا خط محررہ 5.3.1989 موصول ہوا۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کراچی کو صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر نمایاں خدمت وقربانی کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی طرف سے ان تمام حسنات جاریہ کو قبول فرمائے اور ہمیشہ جماعت کی ترقی ونفوذ میں انھیں ایک فعال ذریعہ بنادے۔ آپ نے جو مختلف نام تجویز کرنے کی درخواست کی ہے اس کے پیش نظر درج ذیل نام تجویز کر رہا ہوں۔

1۔ ہسپتال عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر ہسپتال

2۔ لائبریری سلطان القلم لائبریری

3۔ بیت بیت الرحمٰن

4۔ رسالہ ''المصلح'' نام ٹھیک ہے اسے دوبارہ جاری کریں۔

اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ تمام احباب جماعت کو جشن تشکر کے سعید موقعہ پر مبارک باد پیش کر دیں۔''

اس کے بعد ان منصوبوں پر کام کا آغاز کر دیا گیا۔

جشن تشکر کا جامع اجتماعی پروگرام

جشن تشکر کے اجتماعی پروگراموں کو منعقد کرنے کے لئے مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سیکرٹری صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ کراچی نے درج ذیل خط اور پروگرام حلقہ جات کے نام جاری کیا۔

مکرم صدر صاحب

جشن تشکر صد سالہ جوبلی کا پروگرام آپ کی اطلاع اور ضروری کارروائی کے لئے منسلک ہے۔

یہ پروگرام جماعت کراچی نے حضور کی ہدایت کے مطابق مقامی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ اس تقریب کو شایان شان طور پر منایا جائے۔ پروگرام کا ایک حصہ وہ ہے جس پر 22,23 اور 24/مارچ کی تاریخوں میں عمل کیا جائیگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ ابھی سے اپنے حلقہ کے اس پروگرام سے متعلق انتظامات کو مکمل کرا لیں اور ہر بھائی/بہن کو اس دن کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کریں اور انہیں تقریبات میں حتی المقدور حصہ لینے کی تحریک کریں کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ 23/مارچ کے دن کو احباب اس طرح منائیں کہ ہر گھر میں خوشی ہی خوشی ہو اور عید کا سا سماں دکھائی دے، بچے اور بڑے صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس ہوں اور اس روز کے پروگرام میں بھرپور حصہ لیں۔

پروگرام کا باقی حصہ ایسا ہے کہ جس پر دوران سال عمل ہوتا رہے گا۔ اُمید ہے اس پروگرام پر عمل کرنے سے جماعت کراچی کے احباب کو خدمت خلق اور اصلاح و ارشاد نیز تربیت کے میدان میں خاص طور پر آگے بڑھنے کا موقع ملے گا۔

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

پروگرام جشن تشکر صد سالہ احمدیہ جوبلی

جماعت احمدیہ کراچی

22-3-1989

تمام احباب نفلی روزہ رکھیں کیونکہ یہ دن احمدیت کی پہلی صدی کا آخری دن ہے اور 23/مارچ1989ء سے دوسری صدی شروع ہوگی۔انشاءاللہ

23-3-1989

بیوت الحمد/سینٹرز میں نماز تہجد ادا کی جائے اور فجر کی نماز تمام احباب ومستورات باجماعت ادا کریں۔حتی الوسع بچوں کو بھی شامل کیا جائے۔تمام احباب اپنے گھروں، بیوت الحمد سینٹرز،ہسپتالوں اور دیگر اداروں پر چراغاں کریں۔نیز قومی پرچم لہرایا جائے۔چونکہ 23/مارچ کو یوم پاکستان بھی ہے اس لئے روشنی کی لڑیاں پہلے ہی سے ریزرو کرالی جائیں۔بیوت الحمد کے لئے قائد صاحب ضلع انتظام کریں گے۔

23-3-1989

دن کا آغاز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام سے کیا جائے گا جسے مقامی اخبارات میں شائع کرایا جائے گا۔نیز اسے Leaflets اور پوسٹرز کی صورت میں شائع کروا کر تقسیم کیا جائے گا۔

بچوں میں مٹھائی تقسیم کی جائے گی انکی کھیلیں کروائی جائیں گی اور ان میں غبارے، پنسلیں اور قلم وغیرہ تقسیم کئے جائیں گے جن پر Centenary Celebrations لکھا ہوگا۔ان کے ذہنی،ورزشی مقابلہ جات کرائے جائیں گے۔

بچوں کا پروگرام سال بھر یعنی جلسہ سالانہ 1989ء تک جاری رہے اور وقتاً فوقتاً اسکالرز

سے لیکچر بھی دلائے جائیں گے۔

یوم مسیح موعودؑ 23اور24/مارچ کو منعقد کیا جائے گا جس میں بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی اغراض آپ کے کارنامے نیز آپ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے عنوانات پر تقاریر ہوں گی اس جلسہ کا مفصل پروگرام علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے۔

جشن تشکر کے موقع پر نمائش کا اہتمام کیا جائے گا جس میں قرآن پاک کے تراجم، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب، سلسلے کی دیگر کتابیں، تبرکات، فوٹوز اور چارٹس ہوں گے۔ حضور کے خطبات کے کیسٹس اور ویڈیوز بھی سنائے / دکھائے جائیں گے نیز دنیا کے نقشہ پر احمدیت کے مراکز دکھائے جائیں گے۔ اس نمائش کے انتظامات مکمل ہونے پر ہر احباب کو اطلاع دی جائے گی تا کہ نمائش خود بھی دیکھیں اور اپنے دوستوں کو بھی دکھائیں۔

تقریبات جشن تشکر صد سالہ احمدیہ جوبلی

جماعت احمدیہ کراچی

1 ایک پندرہ روزہ رسالہ کا اجراء کیا جائے گا۔

2 پریس کانفرنس کا انعقاد جس میں سلسلہ کی دینی وملی خدمات کا تذکرہ ہوگا۔

3 1989ء کے سوونیئر کی اشاعت کی جائے گی۔

4 Documentary Film تیار کی جائے گی۔

5 لائبریری کا قیام جس میں سلسلہ کا مکمل لٹریچر برائے ریفرنس موجود ہوگا۔

6 ہسپتال کا اجراء ہوگا۔ ہسپتال کی بلڈنگ تیار ہو چکی ہے۔

7 ایک جامع بیت تعمیر کی جائے گی۔

8 تعلیمی، تربیتی وصحت جسمانی کوچنگ سینٹرز کا قیام عمل میں آئے گا۔

9 شعبہ مال کو Computerize کیا جائے گا۔

10 جماعت کراچی کی سوسالہ تاریخ کا اجراء ہوگا۔

11 صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور جماعت کراچی کی مالی قربانی۔ کتابچہ شائع کیا جائے گا۔

12 یتیموں کی ذمہ داری کم از کم یکصد یتیموں کو Adopt کیا جائے گا۔(کراچی کے احباب اس میں بھرپور حصہ لیں گے۔)

13 دوران سال قیدیوں، بیوگان، یتیموں اور غریبوں کی بھرپور مدد کی جائے گی۔

14 مستحق طلباء طالبات کو وظائف دئے جائیں۔(موجودہ تعداد میں کم از کم تین گنا اضافہ کیا جائے گا۔) انشاءاللہ

کارگزاری بر موقع جشن تشکر

1۔ پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام بر موقع احمدیہ صد سالہ جشن تشکر (1989ء) غیر از جماعت احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اور مقامی پریس میں شائع کروایا گیا۔ روزنامہ ''حریت کراچی'' میں یہ پیغام شائع ہوا۔

2۔ پیغام محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی

مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے درج ذیل پیغام احباب کراچی کے نام دیا جسے شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر 1989ء-1889ء مبارک ہو

عزیزان جماعت احمدیہ کراچی!

میں آپ سب کو دلی مسرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے سو (100) سال پورے ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ 23/مارچ 1989ء کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ساتھ لئے جماعت اپنی پہلی صدی سے نکل کر دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کی راہوں میں طرح طرح کے مصائب کے طوفان آئے، قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا طاقتور ہاتھ اور اُس کے فضلوں کا سایہ ہمیشہ جماعت کے سر پر رہا اور جماعت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی۔

عزیزو! اللہ تعالیٰ کی بے شمار عنایات کا شکریہ ادا کرنے کا اس سے بہتر دن کون سا ہوگا۔

لہٰذا میں اپنے پیارے بھائیوں، بہنوں، بچوں اور بچیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب ”احمدیہ صد سالہ جشن تشکر“ کو جس کا آغاز 23/مارچ سے ہو رہا ہے اس سے کہیں زیادہ رنگ ڈھنگ سے منائیں کہ جس طرح آپ اپنے دوسرے مقررہ تہواروں کو مناتے ہیں لیکن یادر ہے یہ جشن اپنے اندر ایک روحانی رنگ لئے ہو، اس میں کوئی لہو ولعب کا شائبہ نہ ہو۔

(i) آپ سب حتی المقدور اپنے اور اپنے بچوں کے لئے نئے ملبوسات سلوائیں اور زیب تن کریں۔

(ii) میٹھے کھانے بنا کر خود بھی کھائیں، اپنے پڑوسیوں کو بھی بھجوائیں اور غرباء میں بھی تقسیم کریں۔

(iii) ایک دوسرے کو تحائف بھی دیں۔

(iv) احمدی گھرانوں میں جا کر ایک دوسرے کو مبارک باد دیں۔

(v) جماعت احمدیہ کراچی کے جشن تشکر صد سالہ کے مرتب کردہ پروگراموں میں خورد وکلاں بڑھ چڑھ کر شریک ہوں۔

(vi) پاکستان اور جماعت کے استحکام کے لئے دعائیں کریں۔

(vii) گھروں پر چراغاں کریں اور سجاوٹ کریں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے اپنے گھروں میں عید کی خوشیوں کا سماں پیدا کریں گے۔ **جزاکم اللّٰہ و احسن الجزاء**

اللہ تعالیٰ نئی صدی آپ کے لئے اور آپ کی نسلوں کے لئے مبارک کرے اور ہر قسم کی دینی و دنیوی ترقیوں کا موجب بنائے اور آپ کی جانی و مالی قربانیوں سے احمدیت کا اکنافِ عالم میں بول بالا ہو۔ آمین

3۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کی طرف سے بھی بچوں کے نام پیغام شائع کیا گیا۔

4۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی عید الفطر کے موقع پر جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے عید کارڈ شائع کیا گیا۔

5۔ جلسہ سیرت النبیؐ

صد سالہ جوبلی کی تقریبات کا آغاز مورخہ 18/فروری 1989ء کو جلسہ سیرت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا جو بیت الحمد مارٹن روڈ میں منعقد ہوا مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔اس جلسہ میں کل 1037 افراد نے شرکت کی جس میں 21 غیر از جماعت بھی شامل تھے۔

6۔ جماعت احمدیہ کراچی کے پروگرام کے مطابق احباب جماعت نے 21/مارچ کو روزہ رکھا جس میں اطفال اور ناصرات بھی شامل ہوئے۔

7۔ 23/مارچ کو صبح نماز تہجد و فجر سے دن کا آغاز کیا گیا۔نماز فجر کے بعد تمام مراکز میں خصوصی دعا بھی کی گئی۔

8۔ احباب میں جماعت کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی جبکہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کی طرف سے بھی شیرینی تقسیم کی گئی۔

9۔ 22/مارچ کو بیوت الصلوٰۃ اور رہائش گاہوں کو روشنیوں اور صد سالہ جشن تشکر کی رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ یہ چراغاں 23/مارچ تک جاری رہا۔

10۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کی طرف سے اطفال کے علاوہ درج ذیل اداروں میں جا کر بھی تحائف پیش کئے گئے،تحائف کو ایک ڈبے میں پیک کیا گیا تھا۔

1۔ ایدھی سینٹر سہراب گوٹھ
2۔ ایدھی سینٹر کورنگی
3۔ حسینی یتیم خانہ
4۔ گونگے بہروں کا اسکول
5۔ دارلاطفال گرومندر
6۔ ورلڈ بلائنڈ یونین
7۔ متفرق غرباء

مندرجہ بالا اداروں میں تحائف کے کل 500 ڈبے تقسیم کئے گئے۔ ہر ڈبے میں مٹھائی، ٹافیاں اور غبارہ موجود تھا۔جس پر ”پیارے بچو! احمدیہ صد سالہ جشن تشکر 1989ء-1889ء مبارک ہو“ تحریر تھا۔اس کے علاوہ ایک بال پوائنٹ اور جشن تشکر کے حوالے سے احمدیت کا پیغام بھی موجود تھا۔

تحائف کے ڈبے اطفال کی مجالس مقامی کے احمدی بچوں کے مخصوص دوستوں اور مجالس مقامی کی حدود میں واقع ہسپتالوں میں بھی تقسیم کئے گئے۔ان ڈبوں کی تعداد 598 تھی۔اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کی طرف سے کل 1098 تحائف کے ڈبے غیر از جماعت

بچوں اور اداروں میں تقسیم کئے گئے۔

11۔ پہلا جلسہ جشن تشکر 23/مارچ 1989ء

جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا مرکزی جلسہ صد سالہ جشن تشکر مورخہ 23/مارچ 1989ء کو بعد نماز عصر بیت العزیز عزیز آباد سے متصل گراونڈ میں منعقد ہوا۔(اس گراؤنڈ پر اب ایک کثیر المنزلہ عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔مؤلف) جلسہ کی صدارت مکرم ومحترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ مقررین میں مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ،مکرم مولانا مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم احمد مبارک صاحب شامل تھے۔مکرم امیر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔

12۔ دوسرا جلسہ جشن تشکر 24 مارچ 1989ء

جماعت احمدیہ کراچی کا دوسرا مرکزی جلسہ صد سالہ جشن تشکر مورخہ 24/مارچ کو بیت العزیز عزیز آباد سے متصل گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے صدارت فرمائی۔ جبکہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نمائندہ مرکزیہ،مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔آخر میں اجتماعی دُعا ہوئی۔

ان جلسہ جات کو منعقد کرنے کی مولویوں نے کافی مخالفت کی لیکن اہل محلّہ کے تعاون سے یہ جلسہ جات کامیابی سے منعقد ہو سکے۔جزاھم اللّٰہ و احسن الجزاء

ان جلسہ جات کے موقع پر اسٹالز بھی لگائے گئے تھے ۔ جہاں غبارے ،بال پوائنٹس،بیجز،لیٹر ہیڈ اور کلینڈر وغیرہ دستیاب تھے۔جن پر جشن تشکر کے حوالے سے عبارات درج تھیں۔

13۔ مجلس صحت کی تقریب

25/مارچ 1989ء کو مجلس صحت سندھ و بلوچستان کی طرف سے بھی ایک تقریب عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر ہسپتال میں منعقد کی گئی۔اس کی کارروائی علیحدہ درج ہے۔

14۔ دعوت عشائیہ

مورخہ 26/مارچ 1989ء کو مکرم ملک جمیل احمد صاحب کی طرف سے

بیت المجیب ناظم آباد میں دعوت عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ اس تقریب میں مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔

15۔ مجالس مذاکرہ

مورخہ 26/مارچ، 27/مارچ اور 28/مارچ 1989ء کو بالترتیب کورنگی، دارالصدر اور احمدیہ ہال میں غیر از جماعت احباب کے لئے مجالس مذاکرہ منعقد ہوئیں۔ جن سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مرکزی نمائندہ نے خطاب فرمایا۔

16۔ کھیلوں کے مقابلے

مجلس صحت اور خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کھیلوں کے مقابلے منعقد ہوئے۔ جن کی تفصیل علیحدہ درج ہے۔[15]

ان تقریبات کے انعقاد کے بارے میں مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں خط لکھا تو حضور نے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

''تم نے خوب نقشہ کھینچا ہے کہ کراچی کی جماعت نے کس مزے اور کیسی نا قابل بیان روحانی لذت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر منانے کا آغاز کیا۔ ایسا دلربا نقشہ تم نے کھینچا کہ مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے تم لوگ دکھائی دینے لگے تمہاری خوشیوں میں مَیں برابر کا شریک ہو گیا۔ تمہارے دل کی دھڑکن میرے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو گئی۔ فاصلے مٹ گئے۔ وقت کی خلیجیں پاٹ گئیں۔ مَیں کھویا گیا۔ یادوں میں ڈوب گیا ایک لمبے عرصہ کے بعد جب غوطہ سے باہر آیا تو سارا بدن بھیگا ہوا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ساری جماعت ہی مجھے محبوب ہے لیکن بعض جماعتیں تو بہت ہی پیاری لگتی ہیں جن کی یاد دل کو درد کے مزے دیتی ہے جماعت کراچی بھی ان ہی میں سے ہے۔ وہ تو بہت تھوڑے ہیں جن کا تم نے ذکر کیا۔ وہ تو بہت زیادہ تھے (جو) مجھے بہت یاد آئے۔ اب بھی میری محبت کے آنسوؤں میں وہ چہرے جھلملا رہے ہیں۔

تمہیں پتہ نہیں کہاں سے تصویر کشی کی طاقت مل گئی میری تو پیش نہیں جا رہی میں کیسے بتاؤں کہ مجھے خدا کی یہ پیاری جماعت کتنی پیاری لگتی ہے۔ آنکھوں میں تصویریں جمائے خود ایک خاموش تصویر بنا بیٹھا ہوں۔''[16]

عطیہ خون

18رفروری1989ء کو بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی میں جلسہ سیرت النبیؐ کے موقع پر ساڑھے تین گھنٹے میں 101 بوتل خون جمع کیا گیا۔ اس سے قبل اسی ماہ 52 خدام خون کا عطیہ دے چکے تھے۔ یہ خون فاطمید فاؤنڈیشن میں جمع کروایا گیا۔ اس ایثار کے اعتراف میں 23رفروری 1989ء کو ایک تقریب میں فاطمید کی طرف سے جماعت احمدیہ کراچی کو انعامی شیلڈ اور تعریفی سند دی گئی۔

10رمارچ 1989ء کو شاہ فیصل کالونی کراچی میں ایک اور بلڈ کیمپ لگایا گیا۔ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کراچی اور فاطمید کے اشتراک سے لگائے گئے اس کیمپ میں 126 بوتل خون جمع کیا گیا۔ غیر معمولی تعاون کی وجہ سے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی کو شیلڈ اور تعریفی سند دی گئی۔

خون کا عطیہ دینے کے سلسلہ میں ایک خادم مکرم شیخ عبد الرزاق صاحب مجلس مارٹن روڈ کراچی نے قابل تقلید مثال قائم کی۔ کراچی کے ایک دوست کی اہلیہ کو خون کی ضرورت تھی۔ شیخ صاحب نے فوری طور پر ایک بوتل خون دے دیا۔ خون دینے کے بعد آپ نے بتایا کہ:

’’میں نے ابھی صرف چار روز قبل جلسہ سیرت النبیؐ کے موقع پر خون دیا تھا مگر اپنے بھائی کو پریشانی میں نہ دیکھ سکا اور دوبارہ خون دے دیا۔ یہ تو صرف دو بوتل کی بات ہے۔ میں تو اپنے خون کا آخری قطرہ تک دے سکتا ہوں۔‘‘ [17]

مجلس صحت کراچی کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کھیلوں کے فروغ کے لئے مجلس صحت مرکزیہ قائم فرمائی اور اس کے تحت اضلاع میں شاخیں قائم ہوئیں۔ سندھ و بلوچستان پر مشتمل شاخ کا قیام 1988ء میں عمل میں آیا۔ اس کے کنوینر مکرم منور احمد نوری صاحب تھے جن کا تعلق کراچی سے تھا۔ کراچی میں اس مجلس صحت کے تحت مرکز سلسلہ ربوہ میں ہونے والے صد سالہ جشن تشکر 1989ء کے حوالے سے کھیلوں کے ٹورنامنٹس کے لئے ٹیموں کی تشکیل اور تیاری کا کام انجام دیا گیا، سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین مکرم محی الدین عباسی صاحب تھے۔ اس سلسلے میں ٹیموں کے انتخاب کے لئے

کراچی میں مختلف کھیلوں کے ٹورنامنٹس کروائے گئے۔منتخب شدہ کھلاڑیوں کوٹریننگ کیمپ میں رکھ کران کی مزید تربیت کی گئی۔[18]

گیمز بسلسلہ صدسالہ جشن تشکر

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تحت صدسالہ جوبلی جشن تشکر کے حوالے سے مختلف گیمز کے ٹورنامنٹس منعقد کئے گئے۔ان ٹورنامنٹس کا مقصد ربوہ جانے کے لئے ٹیموں کا چناؤ کرنا تھا جنھوں نے مرکزی گیمز برائے صدسالہ جشن تشکر میں حصہ لینا تھا۔

گیمز کا افتتاح

مورخہ 20رجنوری 1989ء بروز جمعہ 10 بجے صبح نیشنل اسپورٹس اینڈ کوچنگ سینٹر کراچی میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے گیمز کا افتتاح فرمایا۔افتتاح کے بعد محترم امیر صاحب نے فرداً فرداً تمام کھلاڑیوں سے مصافحہ فرمایا۔

فٹ بال

اسی دن یعنی مورخہ 20رجنوری کو فٹبال ٹورنامنٹ کا آغاز ہوا۔افتتاحی میچ مجلس مالیر اور مجلس گلشن اقبال کے درمیان ہوا جو مجلس مالیر نے جیت لیا۔فٹ بال ٹورنامنٹ کا فائنل مورخہ 4رفروری 1989ء کو آغا خان جیمخانہ کے خوبصورت گراسی گراؤنڈ پر منعقد ہوا۔میچ سے قبل مہمان خصوصی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دونوں فائینلسٹ ٹیموں یعنی مجلس مالیر اور مجلس عزیز آباد سے تعارف کروایا گیا اور گروپ فوٹو ہوئی۔

اس فائنل میچ میں مجلس مالیر کی ٹیم فاتح قرار پائی اور صد سالہ جشن تشکر ٹرافی 1989ء-1889ء حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

کرکٹ

کرکٹ ٹورنامنٹ کا آغاز مورخہ 24رفروری 1989ء کو ہوا۔ پہلا میچ مجلس مالیر اور مجلس گلشن اقبال کے درمیان ہوا جس میں مجلس مالیر نے کامیابی حاصل کی۔کرکٹ ٹورنامنٹ کا فائنل

مجلس مالیر اور مجلس عزیز آباد کے درمیان کھیلا گیا جو مجلس مالیر نے 6 وکٹ سے جیت لیا۔ اور صد سالہ جشن تشکر ٹرافی 1989ء-1889ء حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

ٹیبل ٹینس اور بیڈ منٹن

خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تحت صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں ٹیموں کے چناؤ کے لئے ٹیبل ٹینس اور بیڈ منٹن کے ٹورنامنٹس بھی منعقد کئے گئے۔ 18.a

صد سالہ جشن تشکر 1989ء والے دن پتھراؤ

جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی میں 23/مارچ 1989ء کو جب جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے قیام کے سلسلہ میں جشن منا رہی تھی، سو سے زائد اشخاص نے جو لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے مسلح تھے، آکر احمدی گھروں پر پتھراؤ کیا اور چراغاں کی توڑ پھوڑ کی۔ ایک گاڑی کو نقصان پہنچایا۔ یہ لوگ بیت المبارک ڈرگ روڈ پر بھی حملہ آور ہوئے اور پتھراؤ کیا جس سے 15 سے 20 ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ 19

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ کراچی کا جلسہ

23/مارچ 1989ء کو بیت العزیز میں قیادت نمبر 4 کے تحت ضلعی سطح پر لجنہ اماء اللہ کراچی کا ایک نہایت شاندار جلسہ ہوا جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی شامل ہوئیں۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام سنایا گیا۔ حضرت صدر صاحبہ لجنہ نے خطاب فرمایا۔ 20

مجلس صحت کراچی کی ایک تقریب

مورخہ 25/مارچ 1989ء بروز ہفتہ بوقت 6 بجے شام عقیل بن عبد القادر ویلفیئر ہسپتال گلشن اقبال کراچی میں مجلس صحت کے زیر اہتمام شاندار تقریب کا انعقاد ہوا جو رات 10 بجے تک جاری رہی۔ اس تقریب کے دو پروگرام تھے۔ ایک صحت جسمانی کا اور دوسرا علمی پروگرام تھا۔ ''صحت جسمانی'' پروگرام کے تحت نماز مغرب سے قبل انصار، خدام، اطفال اور 7 سال سے کم عمر

بچوں کے لئے میوزیکل چیئرز کے چار مقابلے منعقد ہوئے جسے حاضرین نے بہت دلچسپی سے دیکھا۔

نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم ومحترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی زیر صدارت علمی پروگرام شروع ہوا۔ اس پروقار تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم نصیر احمد طاہر صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم منظور احمد شاد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے مختصراً حاضرین کے سامنے مجلس صحت کا تعارف کرایا۔ اور اس مجلس کے قیام کی غرض وغایت بیان کی۔ نیز آپ نے مکرم منور احمد نوری صاحب کا تقرر بطور کنوینر مجلس صحت سندھ کراچی بلوچستان اور انکی بے لوث مساعی کا مختصراً ذکر بھی کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر ظہور احمد صاحب نے حفظان صحت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے سیر ورزش اور متوازن غذا جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ لیکچر کے بعد مکرم جلال محمود صاحب نے درثمین سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور کہا کہ انسان کو ہر حال میں خوش رہنا چاہیئے کیونکہ خوش رہنے سے صحت قائم رہتی ہے۔ انسان کو بعض اوقات پریشانیوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اگر صبر اور خوشی سے ان لمحات کو گزاریں تو صحت کیلئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ دیگر نصائح اور لطائف کے علاوہ آپ نے اپنے خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی متعدد احادیث پیش کیں جن میں مزاح کا پہلو خاص طور پر شامل تھا اور ایسے واقعات بیان فرمائے جن سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور یہ محفل بہت دلچسپ اور پرلطف رہی۔

اس تقریب سے محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے، روزہ کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ بعض بیماریاں پیٹ خالی رہنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ حضرت فضل عمر کے زمانہ میں کھلاڑیوں کی ٹیمیں تیار کر کے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں کھیلنے کیلئے بھیجی جاتی تھیں اور رات کے وقت کھلاڑی دینی تقاریر کرتے تھے۔ ربوہ میں بعض کھیلیں بین الاقوامی صورت اختیار کرتی جا رہیں تھیں۔ لیکن اسے روکا گیا۔ حضرت

امام جماعت احمدیہ نے مختلف تحریکیں جماعت کے سامنے پیش کی تھیں جس میں گھوڑے پالنا اور ان کی سواری کرنا شامل تھیں اور سائیکل چلانے کی بھی تحریک فرمائی۔نئی صدی میں بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اس لئے صحت کا ہونا ضروری ہے۔

بعدہٗ مکرم ومحترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اپنے صدارتی خطاب میں نوجوانوں کو تلقین فرمائی کہ وہ نظام سلسلہ کی پابندی کریں اور یورپ کے لوگوں کی طرح بے راہ روی اختیار نہ کریں۔محترم امیر صاحب نے کراچی کی جماعت کی ترقی کے بعض منصوبوں کا ذکر فرمایا۔ان میں عقیل بن عبد القادر ویلفیئر ہسپتال کا قیام اسی جگہ پر ہوگا۔اس کے علاوہ ایک ریفرنس لائبریری عزیز آباد میں قائم کی جائے گی۔آخر میں مکرم منور احمد نوری صاحب کنویز مجلس صحت نے بتایا کہ خوشی کی یہ تقریب ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں منا رہے ہیں۔اس تقریب میں جماعت کے جملہ عہدیداران کے علاوہ ذیلی تنظیموں کے تمام عہدیداران بشمول لجنہ اماء اللہ کراچی کو دعوت نامہ کے ذریعہ مدعو کیا گیا تھا۔خدا کے فضل سے یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔سات صد (700) افراد نے اس تقریب میں شرکت کی۔21

مجلس مشاورت ربوہ 1989ء میں شرکت کرنے والے احباب کراچی

1989ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا صد سالہ جشن تشکر منایا گیا کیونکہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال پورے ہو رہے تھے۔لہٰذا اس سال منعقد ہونے والی مجلس مشاورت ربوہ کو بھی ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔

اس سال یعنی 1989ء کی مجلس مشاورت ربوہ منعقدہ 31/مارچ و یکم اور 2/اپریل میں شرکت کرنے والے خوش نصیب احباب کراچی کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب۔امیر جماعت احمدیہ کراچی
2۔ محترم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب
3۔ محترم بیرسٹر مبارک احمد صاحب
4۔ محترم قریشی محمود احمد صاحب
5۔ محترم منظور احمد شاد صاحب

6۔ محترم چوہدری رکن الدین صاحب
7۔ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب
8۔ محترم نعیم احمد خان صاحب
9۔ محترم محمد اقبال منہاس صاحب
10۔ محترم عبید اللہ علیم صاحب
11۔ محترم مولوی صدر الدین کھوکھر صاحب
12۔ محترم شیخ محمد عثمان صاحب
13۔ محترم صغیر احمد چیمہ صاحب
14۔ محترم راجہ ناصر احمد صاحب
15۔ محترم ملک مبارک احمد صاحب
16۔ محترم رانا افتخار احمد صاحب
17۔ محترم چوہدری منیر احمد صاحب
18۔ محترم مرزا عبد الشکور بیگ صاحب
19۔ محترم بشیر الدین صدیقی صاحب
20۔ محترم محمد حنیف ڈار صاحب
21۔ محترم سید خالد احمد صاحب
22۔ محترم امتیاز حسین شاہد صاحب
23۔ محترم نوید احمد خان صاحب[22]

اس مجلس مشاورت کی سب کمیٹی اصلاح و ارشاد میں مکرم منظور احمد شاد صاحب اور مکرم قریشی محمود احمد صاحب شامل تھے جبکہ ایک دوسری سب کمیٹی میں مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب اور مکرم چوہدری رکن الدین صاحب شامل تھے۔[23]

سکھر ڈیوٹی پر جانے والے خدام کے اعزاز میں تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے خدام نے نہایت جرأت و استقلال کے ساتھ اپریل

1984ء اور اس کے بعد آنے والے دور ابتلاء میں سکھر اور سندھ کے دوسرے مقامات کے علاوہ بلوچستان میں خدمت خلق کی عظیم ڈیوٹیز انجام دیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اور جماعت احمدیہ کراچی نے ان ڈیوٹیز پر جانے والے کراچی کے خدام کے اعزاز میں مورخہ 9 ؍مئی 1989ء کو ایک تقریب منعقد کی۔ اس موقع پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے ایک کارڈ بطور سوونیئر ہر جانے والے خادم کو دیا گیا۔ یہ کارڈ جماعت احمدیہ کراچی نے شائع کروایا تھا۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے اس پر اپنے دستخط فرمائے تھے۔ اس کارڈ کے ٹائٹل پر دائیں طرف مینارۃ المسیح بنا ہوا تھا اور دائیں طرف بڑے حصہ میں تحریر تھا ’’ساقیا آمدن عید مبارک بادت‘‘ کارڈ کے اندر دو صفحات تھے پہلے صفحہ کے اُوپر تحریر تھا

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

عالمگیر جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی

عید الفطر مبارک ہو!

اس کارڈ کے دوسرے صفحہ پر ان زبانوں کے نام درج تھے جن میں 1989ء تک جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے تراجم کئے تھے۔[24]

لجنہ کراچی کا ایک اور جلسہ صد سالہ جشن تشکر

مورخہ 19 ؍جون 1989ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ایک روز کے لئے کراچی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے ایک جلسہ صد سالہ جشن تشکر بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی میں منعقد کیا۔ بیت الحمد کو چارٹس، بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی نشست گاہ کے اردگرد جماعت احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جھنڈے آویزاں کئے گئے تھے جو مکرم اے ایم تنویر صاحب نے اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے لجنہ کو دئے تھے۔[25]

بیت الذکر واشنگٹن (امریکہ) کی تعمیر میں حصہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت الذکر واشنگٹن (امریکہ) کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے 7/جولائی 1989ء کو تحریک فرمائی۔26

جماعت احمدیہ کراچی نے اس تحریک میں =/1,53,715 روپے ادا کرنے کی توفیق پائی۔27

جلسہ جشن تشکر خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام 7/جولائی 1989ء کو بیت الحمد مارٹن روڈ میں جلسہ صد سالہ جشن تشکر کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ تلاوت،عہد اور نظم کے بعد تقاریر کی گئیں اور خدام نے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں سنائیں۔

مکرم عبید اللہ علیم صاحب نے بھی اپنا منظوم کلام پیش کیا۔ محترم امیر صاحب نے انتہائی پر مغز صدارتی خطاب فرمایا۔ آخر پر قائد صاحب ضلع کراچی مکرم قریشی محمود احمد صاحب نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر اظہار تشکر کیا۔ حاضری کے لحاظ سے مجلس اسٹیل ٹاؤن اوّل اور مجلس ملیر دوم قرار پائی جنہیں مکرم امیر صاحب نے انعامات سے نوازا۔ کل حاضری 1609 رہی۔ 37 غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔28

جلسہ جشن تشکر انصار اللہ ضلع کراچی

مورخہ 28/جولائی 1989ء کو مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے تحت بیت الحمد مارٹن روڈ میں جلسہ جشن تشکر منعقد ہوا۔ جلسہ سے محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت نے خطاب فرمایا۔ جلسہ کی صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ جلسہ کی کل حاضری 850 رہی۔29

سوونیئر جماعت احمدیہ کراچی 90-1989ء

جماعت احمدیہ کراچی کو صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے موقع پر احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا سوونیئر شائع کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

اس سوونیئر کو شائع کرنے کے لئے درج ذیل کمیٹی قائم کی گئی تھی۔

1۔ چیئرمین ۔ مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب
2۔ وائس چیئرمین ۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب
3۔ پبلشر و سیکرٹری ۔ مکرم طارق محمود بدر صاحب
4۔ ایڈیٹر ۔ مکرم الطاف محمد تنویر صاحب
5۔ پروف ریڈر ۔ مکرم بشیر الدین عباسی صاحب۔ مکرم محمد رضا بسمل صاحب
6۔ اشتہارات ۔ مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب۔ مکرم احمد کریم وہرہ صاحب
7۔ مال ۔ مکرم ملک مبشر احمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس سوونیئر کے لئے مکرم امیر صاحب کراچی کے نام درج ذیل پیغام بھجوایا:

''عالمی سفر پر روانہ ہونے سے چند دن پہلے آپ کا پیغام ملا تھا کہ جماعت احمدیہ کراچی کے سوونیئر کے لئے کوئی پیغام ضرور بھیجوں۔ بعد ازاں سفر کے دوران مختلف ذرائع سے یاددہانیاں ملتی رہیں مگر مصروفیت اس نوعیت کی تھی کہ چند منٹ میسر آ بھی جاتے تو پیغام لکھوانے کا مزاج نہیں بنتا تھا۔

اب عزیزم تنویر صاحب کا اس قسم کا یاد دہانی کا خط ملا ہے جیسے کسی زمانے میں دیہات سے خط چلا کرتے تھے کہ اس خط کو تار سمجھو۔ ابھی چند منٹ تک یو ایس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہونے والا ہے جس کے معاً بعد وینکوور کے راستے انشاء اللہ فجی کے لئے روانگی ہے۔ اس افراتفری میں کیا پیغام لکھوں۔ تنویر صاحب کا اصرار ہے کہ چاہے دو حروف ہوں اپنے ہاتھ سے لکھوں۔ میں سوچتا ہوں کہ سو سالہ جشن تشکر کے سال کا سوونیئر ہو اور پیغام دو حروف کا یہ تو زیب نہیں دیتا۔

ساری جماعت سے مجھے بہت محبت ہے مگر بعض جماعتیں دوسری جماعتوں سے زیادہ

عزیز ہیں۔کراچی کی جماعت بلاشبہ عزیز تر جماعتوں میں سے ہے۔انفرادی طور پر بھی اس کثرت سے ایسے بےنفس فدائی کارکن وہاں ہیں کہ ان کا حال دیکھ کر میں ہمیشہ رشک کیا کرتا تھا اور اجتماعی طور پر بھی نظام جماعت بفضلہٖ تعالیٰ ایسی عمدگی اور مضبوطی اور وفا اور عزم کے ساتھ جاری و ساری ہے کہ بعض دفعہ تو اتنا بے ساختہ پیار آتا ہے کہ فرط محبت سے اسی طرح ۔۔۔۔۔ منہ سے نکلتی ہے جیسے مائیں بچوں کی پیاری حرکتیں دیکھ کر۔۔۔۔۔سو۔۔۔۔۔ پڑھتی ہیں۔میں چشم بددور ماشاءاللہ ولاقوۃ الا باللہ کی دعائیں پڑھتا ہوں۔

آپ کی جماعت میں ہزار ہا ایسے ہیں جن کی خدمات اور اخلاص کے تذکرے بالعموم رپورٹوں میں پڑھتا ہوں تو ساتھ ساتھ دل سے دعائیں نکلتی ہیں گو ذاتی طور پر قریب سے اور تفصیل سے انھیں نہیں جانتا۔پھر سینکڑوں ایسے ممبران بھی ہیں جو اپنے اخلاص اور ایثار کی وجہ سے مستقلاً میرے دل میں ایک مقام بنائے ہوئے ہیں۔میری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ کراچی اخلاص، ایثار اور وفا کی ان راہوں پر ہمیشہ آگے بڑھتی رہے۔ان راہوں پر چلتے ہوئے آپ کے قدموں میں کبھی لغزش نہ آئے اور قدم قدم خدا تعالیٰ کی نصرت آپ کے شامل حال رہے اور اس کی رحمتوں اور فضلوں کا سایہ آپ کے سر پر دراز رہے۔اور ساتھ ساتھ آگے بڑھے۔اللہ آپ کی ہر نیکی کو نگاہ میں رکھے اور دنیا اور آخرت میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور اپنی رضا کی دائمی جنت نصیب کرے۔

خدا کرے آپ کا دوسری صدی کا سفر پہلی صدی کے سفر سے ہر پہلو سے بہت زیادہ تیز قدم اور باثمر ثابت ہو اور کثرت سے آپ کی نیکیوں کا پھل آئندہ آنے والی نسلیں کھائیں اور اُن کی پرخلوص دعائیں آپ سب کو پہنچتی رہیں۔اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔اک سے ہزار کرے با برگ و بار کرے۔حق پر نثار کرے۔مولا کے یار کرے۔میں آپ کو محبت بھری آنکھوں سے دیکھوں۔میرا دل بار بار فرطِ محبت اور فرطِ تشکر سے اُبل اُبل کر آنکھوں سے برسے۔
خداحافظ! فی امان اللہ

میں جس طرح آپ سے پیار کرتا ہوں میرا رحیم و رحمٰن خدا اس سے ہزاروں گنا بڑھ کر آپ سے پیار کرے۔آمین‘‘ 30

پہلا سوونیئر لجنہ اماء اللہ کراچی 1989ء

لجنہ اماء اللہ کراچی نے 1989ء میں اپنا پہلا سوونیئر صد سالہ جوبلی جشن تشکر کے موقع پر شائع کیا اس کا نام ''المحر اب'' رکھا گیا۔اس کی مدیران مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ اور مکرمہ نگار علیم صاحبہ تھیں۔جبکہ پبلشر مکرم سلطان احمد طاہر صاحب تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس سوونیئر کے لئے درج ذیل پیغام بھجوایا۔

''اللہ تعالیٰ آپ سب کے اخلاص کو بڑھائے اور حسن عمل کے لحاظ سے آپ کے قدم تیزی سے آگے بڑھیں۔صد سالہ جشن تشکر اور احمدیت کی نئی صدی مبارک ہو۔اللہ کرے کہ آئندہ نسلیں آج کی ماؤں پر ان کی اچھی تربیت کی وجہ سے فخر کریں اور آج کی بچیاں کل کی کامیاب مائیں بن کر آپ کے لئے مزید روحانی بلندیاں حاصل کرنے کا ذریعہ بنیں۔تربیت اولاد کے سلسلے میں جہاں آپ یہ کوشش کریں کہ آپ کی نسل کی ساری نیکیاں اگلی نسل میں پیوستہ ہوں اور آگے چلیں وہاں وقتاً فوقتاً جو بدیں لوٹ آتی ہیں ان پر ہمیشہ کڑی نظر رکھیں اور وقتاً فوقتاً ان کی بیخ کنی کا پورا انتظام ہونا چاہیئے۔

ایک عورت بہتر جانتی ہے کہ گھر کی ایک دن کی بھی صفائی نہ کی جائے تو گھر کا حلیہ بگڑنا شروع ہو جاتا ہے۔پاکستان میں تہذیب ایسا رُخ اختیار کر رہی ہے کہ عورت کی حیاء پر حملہ ہو رہا ہے اور بالعموم عورتیں پردے سے باہر ہی نہیں نکل رہیں بلکہ اسلامی پردے کی روح سے بھی تعلق توڑ رہی ہیں۔اگر نصیحت کریں تو آگے سے جواب دیتی ہیں کہ چادر اوڑھی ہوئی ہے اور اپنا خیال رکھ رہے ہیں۔ایسے موقع پر نصیحت کرنے والا بھی خواہ مخواہ ضرورت سے زیادہ دل برداشتہ ہو جاتا ہے اور نصیحت سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔یہ ردّ عمل درست نہیں۔کوئی بات مانے یا نہ مانے۔آپ ہمدردی اور پیار و محبت سے سمجھاتی چلی جائیں یہاں تک کہ خدا کی تقدیر نصیحت کا اجتماعی اثر ظاہر فرما دے جو بعض دفعہ مہینوں کی نصیحت کے بعد یکدم غالب آجایا کرتا ہے۔**فذکر ان نفعت الذکریٰ......** کا مضمون ہے۔اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ پاک باطن دلوں نے اِدھر سنا اور اُدھر قبول کیا لیکن بعض نصائح جو گرد و پیش پر فوراً اثر انداز ہو سکیں انھوں نے بعد میں دل کی کایا پلٹ دی۔یقیناً احمدی خواتین پر آئندہ نسلوں کی زندگی کا انحصار ہے

اور خاندانوں کی تحسین کا تحفظ ہے۔ اگر یہ نہ ہوا تو بگڑتے ہوئے معاشرہ کے بہاؤ میں خدانخواستہ بعض احمدی عورتیں بھی بہہ جائیں گی اور ان کی تمام نیک صفات اس تہذیب نو کے سیلاب میں غرق ہو جائیں گی۔ پس توازن قائم رکھتے ہوئے انکسار و محبت اور دعاؤں سے نہ کہ طعنہ آمیزی کرتے ہوئے اس مہم کو ہمیشہ جاری رکھیں اور جب بدیوں کو واپس آتا دیکھیں تو ہرگز مایوس نہ ہوں کبھی اپنے گھر میں آپ نے ایسا کیا ہے کہ گند کو دوبارہ پیدا ہوتے دیکھ کر صفائی سے ہاتھ کھینچ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کراچی کو دنیا و آخرت ہر لحاظ سے سنوارے رکھے اور دونوں جہانوں کی نعمتوں سے نوازے۔ بہنوں کو سلام اور بچیوں کو پیار دیں۔ سب کو نئی صدی مبارک ہو۔'' 31

اراکین اسمبلی و بلدیاتی نمائندوں سے ملاقاتیں

1989ء میں صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کراچی نے پروگرام بنایا کہ کراچی سے منتخب ہونے والے اراکین قومی وصوبائی اسمبلی اور بلدیاتی نمائندوں سے عید الفطر کے موقع پر ملاقاتیں کی جائیں تاکہ انھیں عید کی مبارکباد کے علاوہ سلسلہ کا تعارف بھی کروایا جائے اور ان سے تعلق پیدا کیا جائے۔

اس سلسلے میں مقامی حلقہ جات کی سطح پر وفود بنائے گئے جنھوں نے اپنے اپنے حلقوں کے اراکین سے وقت لے کر ملاقاتیں کیں اس موقع پر اراکین اسمبلی و بلدیاتی نمائندوں کو قرآن مجید، مٹھائی اور احمدیت کے تعارف و دیگر موضوعات پر چند بروشرز وغیرہ بطور تحفہ دپیش کئے گئے۔ 32

قلمی خدمات

مکرم مولانا حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے اپنی چٹھی محررہ 6؍ستمبر 2005ء میں تحریر فرمایا کہ:

''سلطان القلم کے حوالہ سے خاکسار نے ماڈل کالونی کراچی میں اپنی ڈیوٹی کے دوران ایک ٹیم بنائی تھی جس میں خاکسار کے ساتھ کھوکھراپار، ماڈل کالونی اور ملیر کینٹ سے خدام، انصار اور لجنہ نے بہت تعاون فرمایا۔ اخبار امن، نوائے وقت اور دیگر رسالہ جات میں ان تنظیموں سے متعدد افراد جماعت نے قلمی معاونت فرمائی۔ مضامین کے علاوہ اخبارات میں خطوط بھی لکھے گئے جن میں حق کی آواز سلیقہ سے بلند کرنے کی کما حقہٗ کوشش کی گئی۔ ان افراد میں ڈاکٹر اشفاق احمد

صاحب کھوکھرا پار ،مسز راجہ رشید احمد صاحبہ صدر لجنہ حلقہ کھوکھرا پار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کھوکھرا پار سے امتیاز حسین صاحب نے بھی قلمی معاونت فرمائی۔ خاکسار نے اخبارات میں جو مضامین لکھے تھے وہ کتابی شکل میں ’’۔۔۔۔ہمارا آئیڈیل‘‘ کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔ ڈرگ کالونی کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد علی صاحب نے کراچی کے مختلف اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان سے تعارف کرانے میں خاکسار کی بہت مدد کی۔‘‘[33]

جوبلی فنڈ برائے افریقہ، بھارت وروس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے صد سالہ جوبلی فنڈ برائے افریقہ و بھارت کا اجراء جلسہ سالانہ یوکے(UK)1989ء کے موقع پر کیا تھا۔

اس تحریک کیلئے جماعت احمدیہ کراچی نے 35لاکھ روپے کا وعدہ کیا۔1991ء[34] میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک میں روس کو بھی شامل فرمایا تو جماعت کراچی نے اپنا وعدہ بڑھا کر 50لاکھ روپے کر دیا۔[35]

اس تحریک کے بارے میں مساعی کی رپورٹ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سیکرٹری خصوصی تحریکات جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ارسال کی تو حضور نے ان کے نام درج ذیل مشفقانہ اور خوشنودی کا خط تحریر فرمایا۔

’’افریقہ و بھارت فنڈ میں آپ کی مساعی کی رپورٹ قابل قدر ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔کراچی جماعت ماشاءاللہ بڑی مخلص ہے۔خدا کرے وعدہ سے بھی بڑھ کر ادائیگی کی توفیق ملے۔ تمام ساتھیوں اور مخلصین کو میرا محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ آپ کی غیر معمولی خدمات کو قبول فرمائے۔

اس مد میں جماعت احمدیہ کراچی نے پچاس لاکھ روپے سے زائد کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی۔

احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کراچی

1989ء میں کراچی میں احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن موجود تھی جس کا تصویری تذکرہ جماعت احمدیہ کراچی کے سوونیئر 1989ء میں موجود ہے۔

اس کے چیئر مین مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب تھے۔[36]

احمدیہ لائرز (Lawyer's) ایسوسی ایشن کراچی

1989ء میں کراچی میں احمدیہ لائرز ایسوسی ایشن موجود تھی جس کا تصویری تذکرہ جماعت احمدیہ کراچی کے سوونیئر 1989ء میں موجود ہے۔

ایسوسی ایشن کے بعض اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم نواب مودود احمد خان صاحب
2۔ مکرم سید علی احمد طارق صاحب
3۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
4۔ مکرم مرزا عبدالرشید بیگ صاحب
5۔ مکرم شیخ محمد عثمان صاحب
6۔ مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب
7۔ مکرم منظور احمد شاد صاحب[37]

کراچی کا کھلی جگہ پر پہلا جلسہ سالانہ 1989ء

جماعت احمدیہ کراچی کا کھلی جگہ پر پہلا جلسہ سالانہ مورخہ 29دسمبر 1989ء کو باغ احمد (احمدیہ قبرستان) رزاق آباد کراچی میں منعقد ہوا۔ اس سلسلے میں افسر جلسہ سالانہ مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب نے جو سرکلر تمام حلقہ جات کراچی کو بھجوایا وہ درج ذیل تھا۔

''مکرمی ومحترمی صدر صاحب حلقہ

امید ہے کہ آپ کو علم ہو چکا ہوگا کہ جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا اجتماعی جلسہ سالانہ انشاء اللہ مورخہ 29دسمبر بروز جمعہ صبح ساڑھے نو بجے سے شام 5 بجے تک منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں آپ اپنے حلقہ کے جملہ احباب ومستورات کو وفود کی شکل میں ملاقات کر کے جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

احباب کی سہولت کے پیش نظر مناسب بسوں کا انتظام فرمائیں جس کے اخراجات خود حلقہ برداشت کرے گا۔ متوقع حاضری اور بسوں کے انتظامات سے خاکسار کو مطلع کریں۔ یہ

رپورٹ کہ کتنے احباب، مستورات، بچگان کی شمولیت متوقع ہے خاکسار کو 24/دسمبر تک پہنچا دیں۔''

اس جلسہ میں پہلی مرتبہ لجنہ اماء اللہ کے پنڈال سے بھی ایک تقریر ہوئی جو محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ نے کی۔ اس جلسہ میں مختلف اسٹالز بھی لگائے گئے تھے۔ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ ملیر نے کینو کا اسٹال لگایا۔ 38

ایک ماہر تعلیم کا اعزاز

1989ء میں احمدی پروفیسر مکرم مصباح الدین صدیقی صاحب نے سندھ ایجوکیشنل جرنل میں اردو زبان میں بہترین مقالہ لکھنے پر گولڈ میڈل اور نقد انعام حاصل کیا۔ وفاقی وزیر تعلیم حکومت پاکستان پروفیسر غلام مصطفیٰ شاہ صاحب نے کراچی میں منعقدہ ایک تقریب میں انھیں یہ انعام دیا۔

کراچی کے اخبار ''حریت'' نے 19/اپریل 1989ء کو اس کی تفصیلی خبر دی۔ 38.a

مستقل نمائش کا منصوبہ

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں کراچی میں تصاویر وغیرہ کے لئے ایک مستقل نمائش قائم کرنے کا پروگرام بھی تھا جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی کوٹھی دارالصدر کا انتخاب کیا گیا اور مرکز کو منظوری کے لئے لکھا گیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو حضور نے فرمایا بہت اچھی بات ہے پورے دارالصدر کی مرمت کروائی جائے۔ لہٰذا دارالصدر کی نہایت اعلیٰ پیمانے پر مرمت کروائی گئی لیکن بوجوہ نمائش گاہ قائم نہ ہوسکی۔ 38.b

بیت الطاہر اورنگی ٹاؤن کیس 1990ء

گزشتہ اوراق میں بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن سیل (Seal) کرنے کا ذکر گزر چکا ہے۔ بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن کا کیس عدالت نے 5/اگست 1990ء کو سننے کی تاریخ مقرر کی جس پر ایک بار پھر مخالفین جماعت حرکت میں آئے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ امن عامہ کو خطرہ ہے اس لئے بیت کو نہ کھولا جائے، 3/اگست 1990ء کو بیت الطاہر (یہ وہ جگہ ہے جہاں احباب بیت الحفیظ

سیل ہونے کے بعد نمازیں ادا کرتے تھے) اور اس کے ملحقہ احمدی گھرانوں پر حملہ کر دیا۔ پتھراؤ کیا، توڑ پھوڑ کی اور آگ لگائی۔ پولیس اطلاع کرنے کے باوجود پون گھنٹہ کے بعد آئی۔ اسی روز بیت الحفیظ جو انتظامیہ کی تحویل میں تھی اس پر بھی حملہ کیا گیا۔توڑ پھوڑ کی اور ملحقہ احمدی گھر (یہ گھر مکرم منور احمد وینس صاحب کا تھا) پر بھی پتھراؤ کیا گیا۔ جماعت کے 21افراد پر مقدمہ قائم کیا گیا اور 6افراد کو گرفتار کیا گیا اور بیت الطاہر کو بھی سیل (Seal) کر دیا گیا۔

بالآخر مورخہ 28/مارچ1991ء کو سیشن کورٹ نے فیصلہ دیا کہ بیت الحفیظ کو احمدیوں کے لئے کھول دیا جائے۔ اس فیصلہ پر 3/اپریل 1991ء کو SDM مومن آباد تھانہ اورنگی ٹاؤن کراچی کو ہدایت کی گئی کہ بیت الحفیظ کو کھول دیا جائے۔ 22/اپریل1991ء کو بیت الحفیظ کھول کر جماعت کے حوالے کر دی گئی۔ الحمدللہ

انتظامیہ کی تحویل میں ہونے کے باوجود بیت الحفیظ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ درج ذیل ہے۔

1۔ چھتیں مکمل طور پر توڑ دی گئیں۔
2۔ بجلی کے سوئچ بورڈ توڑ دئے گئے۔
3۔ ساؤنڈ سسٹم مکمل طور پر چوری کر لیا گیا (اس میں دو ایمپلی فائر، 4لاؤڈ اسپیکر شامل ہیں)۔
4۔ 4عدد چھت کے پنکھے۔ وال کلاک اور کلمہ طیبہ کے فریم بھی چوری کئے گئے۔
5۔ بیت میں موجود لائبریری کی مکمل 118 کتب غائب کر دی گئیں۔

بیت الحفیظ کیس میں درج ذیل احباب پر مقدمات قائم کئے گئے۔

1۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب
2۔ مکرم اعزاز احمد صاحب
3۔ مکرم حفیظ احمد گل صاحب
4۔ مکرم کوثر باجوہ صاحب
5۔ مکرم مسعود احمد باجوہ
6۔ مکرم عبدالستار بٹ صاحب
7۔ مکرم غلام ربانی صاحب
8۔ مکرم منور احمد وینس صاحب
9۔ مکرم بشارت احمد وینس
10۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب
11۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب
12۔ مکرم مرزا جہانگیر بیگ صاحب
13۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب
14۔ مکرم محمد اکرم جوئیہ صاحب

15۔ مکرم شیخ عبد الماجد صاحب 16۔ مکرم شیخ فیروز دین صاحب
17۔ مکرم عبد الطیف بٹ صاحب

بیت الحفیظ کیس میں درج ذیل احباب جماعت گرفتار کئے گئے۔

1۔ مکرم مرزا جہانگیر بیگ صاحب 2۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب
3۔ مکرم شیخ عبد الماجد صاحب 4۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب
5۔ مکرم غلام ربانی صاحب 6۔ مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب
7۔ مکرم اعزاز احمد صاحب 8۔ مکرم حفیظ احمد گل صاحب
9۔ مکرم محمد اکرم جوئیہ صاحب 10۔ مکرم عبد الطیف بٹ صاحب

3/اگست 1991ء کو بیت الطاہر پر حملہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں درج ذیل احباب پر مقدمات قائم کئے گئے۔

1۔ مکرم کوثر باجوہ صاحب 2۔ مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب
3۔ مکرم حبیب اللہ صادق صاحب 4۔ مکرم اویس حبیب صاحب
5۔ مکرم عبد الستار بٹ صاحب 6۔ مکرم آصف محمود صاحب
7۔ مکرم محمد نور صاحب 8۔ مکرم شیخ بابر الٰہی صاحب
9۔ مکرم منور احمد شاہ صاحب 10۔ مکرم نوید عالم شاہ صاحب
11۔ مکرم غلام ربانی صاحب 12۔ مکرم منور احمد وینس صاحب
13۔ مکرم بشارت احمد وینس صاحب 14۔ مکرم مبارک احمد وینس صاحب
15۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب 16۔ مکرم مرزا جہانگیر بیگ صاحب
17۔ مکرم عبد الطیف بٹ صاحب 18۔ مکرم سید سخاوت علی شاہ صاحب
19۔ مکرم عبد الواحد ورک صاحب 20۔ مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب
21۔ مکرم کرامت حسین مختار صاحب

بیت الطاہر کیس میں درج ذیل احباب گرفتار ہوئے۔

1۔ مکرم کوثر باجوہ صاحب 2۔ مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب
3۔ مکرم حبیب اللہ صادق صاحب 4۔ مکرم اویس حبیب صاحب

5۔ مکرم شیخ بابر الٰہی صاحب 6۔ مکرم کرامت حسین مختار صاحب

اورنگی ٹاؤن میں مندرجہ بالا کیسز میں جن احمدی گھرانوں پر پتھراؤ کیا گیا یا آگ لگائی گئی اور دیگر نقصانات پہنچائے گئے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ جماعت کا مکان 2۔ مکان۔مکرم حبیب اللہ صادق صاحب
3۔ مکان۔مکرم کوثر احمد باجوہ صاحب 4۔ مکان۔مکرم منور احمد وینس صاحب
5۔ مکان۔مکرم مختار احمد علوی صاحب 6۔ مکان۔مکرم عبدالغنی کشمیری صاحب
7۔ مکان۔چوہدری رشید احمد صاحب 8۔ مکان۔مکرم عبدالستار بٹ صاحب
9۔ مکان۔عبداللطیف بٹ صاحب 10۔ مکان شیخ نوازش علی صاحب

اورنگی ٹاؤن کے مندرجہ ذیل احباب کو مخالفین یا پولیس نے تشدد کا نشانہ بنایا۔

1۔ مکرم غلام مصطفیٰ جنجوعہ صاحب 2۔ مکرم محمد نصر اللہ صاحب
3۔ مکرم کرامت حسین مختار صاحب 4۔ مکرم لطف المنان صاحب
5۔ مکرم منور احمد شاہ صاحب 6۔ مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب
7۔ مکرم مظہر ستار بٹ صاحب 8۔ مکرم عزیز الرحمٰن بٹ صاحب
9۔ مکرم شیخ بابر الٰہی صاحب 10۔ مکرم فضل حیدر صاحب
11۔ مکرم حبیب اللہ صادق صاحب 12۔ مکرم اویس حبیب صاحب
13۔ مکرم کوثر باجوہ صاحب 14۔ مکرم مبارک احمد وینس صاحب
15۔ مکرم طاہر محمود انجم صاحب 16۔ عزیزم طارق احمد (طفل)
17۔ عزیزم راحت احمد (طفل) 18۔ مکرمہ شمیم النساء صاحبہ
19۔ مکرمہ زاہدہ صادق صاحبہ 20۔ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ [39]

دشمن احمدیت کا بدانجام

ایک شخص جو مخالفت میں پیش پیش تھا، جب بیت الحفیظ سیل کی گئی تو اس نے بجلی کے کھمبے پر چڑھ کر فتح کا جھنڈا لہرایا۔22؍اپریل کو بیت کھولی گئی اور 24؍اپریل اور 25؍اپریل کی درمیانی رات جماعت کے خلاف دھمکی آمیز نعرے لکھے گئے جن میں ایک نعرہ یہ تھا کہ ”قادیانیوں

26.4.91 تمہارا آخری دن ہے''۔

یہ نعرے لکھنے میں یہی شخص ملوث تھا۔ اس نے مورخہ 26/اپریل کو ایک احمدی نوجوان آصف محمود کو گالیاں بھی دیں۔ آخر کار یہ دشمن احمدیت اگلے ہی دن یعنی 27/اپریل کو اپنے بد انجام کو پہنچا اور کوئی زہریلی چیز کھا کر خودکشی کر لی۔ **فاعتبرو یا اولی الابصار**

خدام، لجنہ اور انصار کے اجتماعات 1990ء پر پابندی

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے اپنے سہ ماہی مجلّے میں تحریر کیا۔

''نومبر 1990ء میں ربوہ میں جماعت احمدیہ کو اجتماع کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا۔ یہ انکار خاصے عجیب وغریب حالات میں تھا۔ جماعت کی طرف سے دو اجتماعات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان میں سے عورتوں کا اور خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا جو 9/نومبر 1990ء کو ہونا تھا اور دوسرا اجتماع انصار اللہ کا تھا جو 16/نومبر 1990ء کو ہونا تھا۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ کو ان اجتماعات میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت کی درخواست 17/اکتوبر کو دی گئی۔ ڈپٹی کمشنر نے اسسٹنٹ کمشنر سے دونوں درخواستوں پر ان کی رائے مانگی مؤخر الذکر نے یہ درخوست ریزیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کو بھیجی جنھوں نے مقامی پولیس سے رائے طلب کی، پولیس نے کہا کہ چونکہ یہ اجتماعات چار دیواری میں ہو رہے ہیں اس لئے لاؤڈ اسپیکر کی اجازت دینے میں کوئی امر مانع نہیں۔ چنانچہ 3نومبر/1990ء کو ڈپٹی کمشنر نے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی۔ تاہم 8/نومبر کو سوا آٹھ بجے شام جبکہ ان اجتماعات میں شریک ہونے والے احباب ملک بھر سے آ چکے تھے، ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی طرف سے جماعت کو یہ حکم نامہ بھجوایا گیا کہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے جاری کردہ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت جو 9 سے 11/نومبر تک کے اجتماعات کے لئے دی گئی تھی واپس لے لی گئی ہے۔

منتظمین نے فیصلہ کیا کہ لاؤڈ اسپیکر کے بغیر ہی اجتماع منعقد کر لیا جائے۔ 9/نومبر کو دن کے بارہ بجے کے قریب جبکہ اجتماع شروع ہونے میں محض تین گھنٹے باقی رہ گئے تھے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ایک اور نوٹس موصول ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے دفعہ 144 نافذ کر دی ہے لہٰذا 9/نومبر سے 11/نومبر تک منعقد ہونے والی تمام تقاریب

غیر قانونی ہوں گی۔ 16 سے 18 نومبر تک منعقد ہونے والے اجتماع کی اجازت بھی دفعہ 144 کے نفاذ کی وجہ سے نہ دی گئی۔‘‘ 40

سالانہ اجتماع ربوہ نومبر 1990ء میں شرکت کرنیوالے خدام

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ نومبر 1990ء میں شرکت کی غرض سے جو خدام کراچی سے مرکز سلسلہ ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ ان کی فہرست فوری طور پر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ارشاد کے مطابق مرکز بھجوائی گئیں۔ اس اجتماع کی حکومت پنجاب نے آخری وقت میں اجازت واپس لے لی تھی جبکہ اجتماع میں شرکت کے لئے ہزاروں خدام ربوہ پہنچ چکے تھے۔ صدر صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو خدام امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ پر ربوہ گئے تھے ان کے نام مرکز بھجوائے جائیں نیز ایسے خدام کا ذکر خاص طور پر کیا جائے جو خاص صعوبت سفر اٹھا کر شامل ہوئے کیونکہ یہ ہماری تاریخ کا حصہ ہے۔ بعض خدام جو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ربوہ گئے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم سید منیر احمد صاحب
2۔ مکرم حفیظ احمد مختار صاحب
3۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب
4۔ مکرم طاہر محمود صاحب
5۔ مکرم نصیر احمد صاحب
6۔ مکرم ودود احمد صاحب
7۔ مکرم راجہ رضوان احمد صاحب
8۔ مکرم بابو بشیر احمد صاحب
9۔ مکرم عبد الواسع سہیل صاحب
10۔ مکرم عبد الستار قمر صاحب
11۔ مکرم شاہد مقصود صاحب 41

اس اجتماع کی منسوخی کے حوالے سے پورے پاکستان سے خدام نے ارباب اختیار کی خدمت میں اپنے جذبات کے اظہار کے لئے خطوط لکھے۔ کراچی سے بھی ایسے خطوط بھجوائے گئے۔ ایک خط کی نقل درج ذیل ہے۔

جناب والا! میرا تعلق آپ کے ملک سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت ’’جماعت احمدیہ‘‘ سے ہے اور اس جماعت کو قائم ہوئے اب سو (100) سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور پاکستان میں یہ جماعت قیام پاکستان سے ہی موجود ہے۔

عرض یہ کرنا تھا کہ ابھی پچھلے دنوں مورخہ 9رنومبر تا 11رنومبر 1990ء کو ہمارے نوجوانوں کی تنظیم ''مجلس خدام الاحمدیہ'' کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہونا تھا جس کی اجازت بھی دے دی گئی تھی اور ہزاروں کی تعداد میں نوجوان ربوہ بھی پہنچ گئے تھے لیکن 8رنومبر 1990ء کی رات کو یہ اجازت واپس لے لی گئی اور اس طرح یہ اجتماع منعقد نہ ہو سکا۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں صرف چند اصولی باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کیا احمدی اس ملک کے شہری نہیں ہیں؟ کیا ان کے کوئی مذہبی حقوق نہیں ہیں؟

کیا وہ اپنے شہر ربوہ میں (جو پاکستان کا ایک شہر ہے) جہاں 99 فیصد احمدی ہی رہتے ہیں اپنا کوئی فنکشن آزادی کے ساتھ نہیں کر سکتے؟ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ''تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو''۔

اس لئے میری ہر ایک سے درخواست ہے کہ خدا کا خوف کرتے ہوئے اس ملک کے تمام شہریوں کے ساتھ انصاف کریں چاہے ان کا تعلق کسی قوم یا مذہب سے ہو اور یاد رکھیں ہم سب نے ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔

آپ کے ملک کا ایک معصوم شہری

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کراچی 1990ء

جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ سالانہ 28ردسمبر 1990ء کو باغ احمد رزاق آباد میں منعقد ہوا۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب تھے۔

افتتاحی اجلاس

مکرم و محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد سٹیج پر تشریف لائے اور پونے دس بجے صبح مکرم و محترم امیر صاحب کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جو مکرم عبد الرشید صاحب طاہر مربی سلسلہ کراچی نے کی اور آیات کا ترجمہ بھی پڑھا۔ بعدۂ محترم امیر صاحب کے ارشاد پر مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے اجتمائی دعا کروائی۔ اس طرح جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوا۔ دعا کے بعد مکرم حمید احمد شاہد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا کلام

''اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم محمد عارف طاہر صاحب مربی سلسلہ کراچی نے ''ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج'' کے عنوان پر کی۔ بعدۂ مکرم اشفاق حسین صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد کراچی نے حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودہ اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں محترمہ طلعت منصور صاحبہ نے ''تربیت اولاد اور تحریک وقفِ نو'' کے عنوان پر تقریر کی جو لجنہ کے پنڈال سے ہوئی۔

بعدۂ مکرم منظور احمد شاد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے جماعت احمدیہ کراچی کی مساعی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 1990ء حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم و محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ ''لاہور'' نے اپنا کلام بعنوان ''ہم غلامان احمدؐ'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

ناموس محمدؐ پہ کبھی وقت جو آیا
ہم پیش کریں گے اُسے نذرانہ جان بھی

نظم کے بعد ''اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا'' کے عنوان پر مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی کراچی نے خطاب فرمایا۔

بعدۂ کھانے کا وقفہ ہوا اور نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی ہوئی۔ مکرم و محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے خطبہ جمعہ دیا اور نمازیں پڑھائیں۔

دوسرا اور اختتامی اجلاس

مکرم و محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی زیر صدارت دوپہر 2:45 اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ جو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب نیر مربی سلسلہ کراچی نے کی۔ بعدۂ آیات کا ترجمہ بھی سنایا گیا۔ تلاوت کے بعد مکرم حمید احمد صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ''ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں مکرم و محترم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی ایک نظم بعنوان ''تعبیر خواب'' ایک خاص انداز میں پڑھ کر سنائی جس سے حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے۔ نظم کے بعد مکرم و محترم

مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ’’حفاظت الٰہی‘‘ کے عنوان پر حاضرین سے اختتامی خطاب فرمایا۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔42

سلطان القلم لائبریری عزیز آباد

صد سالہ جشن تشکر کے ایک تحفہ سلطان القلم لائبریری عزیز آباد کو مکرم نواب مودود احمد خان صاحب کی نگرانی میں ترتیب دیا گیا۔ مکرم محمد رضا بسمل صاحب کو لائبریرین مقرر کیا گیا تھا جبکہ مکرم مرزا عبد الوحید بیگ صاحب نے لائبریری کے کمرے تعمیر کروانے کا کام انجام دیا۔ اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ’’سلطان القلم لائبریری‘‘ تجویز فرمایا۔ لائبریری کی تعمیر وتزئین کے بعد اس کے افتتاح کا پروگرام بنایا گیا جس کے لئے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کو دعوت دی گئی۔42.a

مورخہ 23رمئی 1990ء کو اس سلسلے میں بیت العزیز عزیز آباد میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کراچی نے لائبریری کی افادیت کو قرآنی نقطہ نگاہ سے پیش کیا۔ مکرم ومحترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے فرمایا کہ جماعت کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ایک بنیادی اور اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک عمدہ لائبریری قائم کرنے کی توفیق بخشی۔ آپ نے فرمایا کہ خود لائبریری سے پورا فائدہ اٹھائیں اور فائدہ پہنچائیں۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے جن کی کتب بیکار پڑی ہیں وہ کتب لائبریری کو دیں۔ جس طرح کھانا ضروری ہے اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ پر زور دیں۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی اس کوشش کو قبول کرے اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ احباب اس سے استفادہ کریں۔ اس کے بعد آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔42.b

لائبریری کے معائنہ کے موقع پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کتب کی ترتیب کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار کیا۔42.c

پلاٹ گلشن مہران نمبر 1

اس پلاٹ کو صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جماعت احمدیہ کراچی نے نوجوانوں کے اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا تھا۔اس کی لیز رجسٹریشن 1990ء میں ہوئی۔ بعد ازاں اس کی باؤنڈری وال تعمیر کی گئی۔اسی طرح ایک اوور ہیڈ اور دوسرا انڈر گراؤنڈ واٹر ٹینک بنایا گیا۔

یہاں خدام الاحمدیہ کے اسپورٹس کے مختلف مقابلہ جات کے علاوہ نماز عیدین ،جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کراچی اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات بھی منعقد ہوتے رہے۔43

’’المصلح‘‘ کراچی کا دور ثالث

صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کراچی نے چند منصوبے مکمل کرنے کی پیشکش حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کی۔اُن میں ایک منصوبہ ایک رسالہ کے اجراء کا تھا۔حضور نے اس پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے منظوری عطا فرمائی اور رسالے کا نام’’المصلح‘‘ تجویز فرمایا۔

منظوری کے بعد رسالے کا ڈیکلریشن مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایس ایم شریف صاحب کے نام پر حاصل کیا گیا۔اس وقت کے کراچی کے امیر جماعت محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے مکرم محمد یٰسین صاحب لکھنوی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی اور مکرم کرنل ایس ایم شریف صاحب کو اس کا سیکرٹری مقرر کیا۔کمیٹی نے المصلح کے اجراء کے بارے میں غور وفکر کے بعد اپنی سفارشات محترم امیر صاحب کراچی کی خدمت میں پیش کر دیں اور اُن کی روشنی میں کام کا آغاز کیا۔

کمیٹی کی سب سے اہم سفارش یہ تھی کہ رسالہ کی ادارت کے لئے کسی ایسے شخص کا انتخاب کیا جائے جو جرنلزم میں ڈپلومہ رکھتا ہو۔اور صحافت کے رموز سے واقف ہو یہ تجویز مرکز میں پیش کی گئی ،شروع میں تو ہمیں امید دلائی گئی کہ مرکز سے ضرور کوئی شخص ہمیں مہیا کر دیا جائے گا۔لیکن آخر میں یہ تجویز منظور نہ ہوئی۔ چونکہ جماعت کراچی نے امام وقت کے ساتھ ’رسالہ‘ کے اجراء کا وعدہ کیا تھا اس لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ اپنے وسائل سے المصلح کے لئے

اسٹاف مہیا کریں۔ چنانچہ امیر صاحب نے مندرجہ ذیل اسٹاف کی منظوری دی۔

ایڈیٹر	مکرم محمد یٰسین لکھنوی صاحب
منیجر، پرنٹر و پبلشر	مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایس ایم شریف صاحب
اسسٹنٹ منیجر	مکرم بشیر الدین عباسی صاحب
خوشنویس	مکرم خالد محمود اعوان صاحب
پریس	شاہد پرنٹنگ سروسز کراچی

جماعت کراچی کی پرانی لائبریری کی عمارت، جو ایم۔ اے جناح روڈ پر واقع ہے اور دواخانہ حکیم اجمل خاں سے متصل ہے، میں المصلح کا دفتر قائم کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور اکابرین جماعت کی آراء

1۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا مشفقانہ خط درج ذیل ہے۔

''المصلح کا فروری کا شمارہ دیکھا ہے۔ ماشاء اللہ اچھا دلچسپ رسالہ ہے اور Get Up کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور یہ رسالہ اسم بامسمّٰی بن کر معاشرے کی اصلاح میں ممد ثابت ہو۔''

2۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اپنے خط مورخہ 24/جولائی 1991ء میں فرماتے ہیں۔

''آپ کی طرف سے ارسال کردہ پندرہ روزہ ''المصلح'' کی کاپی موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ روشنیوں کے شہر کراچی سے آپ کی ادارت میں چھپنے والے پندرہ روزہ جریدہ ''المصلح'' کے متعلق یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ جریدہ اسم بامسمّٰی ہے اور اپنے محدود وسائل کے باوجود اصلاح خلق کا عظیم الشان کام پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دے رہا ہے۔ اپنے متنوع مضامین اور مشمولات کی وجہ سے قارئین کی دلچسپی کے بھرپور سامان لئے ہوئے ہے۔ گہری علمی تحقیق اور حق گوئی اس جریدے کی نمایاں خصوصیات ہیں جو اس کے ہر ایک مضمون سے مترشح ہوتی ہیں اور ایسا ہونا بھی چاہئیے۔ کیونکہ اصلاح کا عمل قول حق اور راہِ حق کو اختیار کئے بغیر ناممکن ہے۔

پندرہ روزہ ’’المصلح‘‘ میں مذہبی، علمی، اخلاقی، تاریخی، سیاسی اور ادبی مضامین ومنظومات کے علاوہ امورِ خانہ داری کے متعلق بھی لکھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ’’المصلح‘‘ متعدد طبقات معاشرہ کی راہنمائی اور اصلاح کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔‘‘

3۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید کے خط مورخہ 18؍جون 1991ء کا مضمون درج ذیل ہے۔

’’رسالہ المصلح ملا شکریہ۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو لوگوں کیلئے رشد و ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین

رسالہ ماشاء اللہ قابل قدر انداز سے شروع ہوا ہے اس کی اٹھان اور مضامین کا عمدہ معیار قائم رہے تو انشاء اللہ جماعت میں خاصا مقبول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔‘‘

4- مکرم ابوالاقبال نسیم سیفی صاحب، مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب ربوہ، مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ لاہور، مکرم محمد سعید احمد صاحب لاہور اور مکرم چوہدری رکن الدین صاحب کراچی نے بھی المصلح کی اشاعت پر خوشنودی کا اظہار فرمانے کے ساتھ ’’المصلح‘‘ کے کامیابی کے ساتھ جاری رہنے اور ترقی کے لئے اپنی دلی دعاؤں سے نوازا۔ 43.a

جولائی 1996ء میں مکرم منور احمد ونیس صاحب کو المصلح کا اسسٹنٹ منیجر مقرر کیا گیا۔ 43.b مکرم منور احمد ونیس صاحب کی وفات کے بعد مکرم بشیر الدین عباسی صاحب کو دوبارہ اسسٹنٹ منیجر مقرر کیا گیا۔ 43.c

مکرم یسٰین لکھنوی صاحب ایڈیٹر کی وفات کے بعد مکرم ابوشاہد المصلح کے قائمقام ایڈیٹر رہے۔ بعد ازاں یکم اکتوبر 1999ء سے مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کو ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ 43.d

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو المصلح لاہور کے لئے خصوصی نمائندہ مقرر کیا گیا۔ ان کی وفات کے بعد مکرم شیخ عاصم احمد صاحب المصلح کے لاہور کے لئے نمائندہ خصوصی مقرر کئے گئے۔ 43.e

بیت النصرت دستگیر سے کلمہ کا مٹایا جانا

1990ء میں رات کے وقت خفیہ طور پر بیت النصرت دستگیر کے باہر سیڑھی لگا کر کلمہ مٹا دیا گیا۔ اس کے چند دنوں کے بعد بیت النصرت پر فائرنگ کی گئی مگر خدا کے فضل سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ 43.f

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اظہار خوشنودی

مکرم چوہدری رکن الدین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں جماعت احمدیہ کراچی کے صد سالہ جشن تشکر کے منصوبوں کی کارگزاری رپورٹ بھجوائی تو حضور نے جو خطوط خوشنودی ان کے نام تحریر فرمائے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ ''آپ کی رپورٹ محررہ 23.4.1991 موصول ہوئی الحمدللہ۔ مبارک ہو۔ الحمدللہ ہسپتال، بیت الرحمٰن، لائبریری، صحت جسمانی کا مرکز وغیرہ کے کام ترقی پر ہیں اور تسلی بخش طریقہ سے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو ہر کام سلیقہ اور محنت سے کرنے کی توفیق دے۔ خدا کے فضل سے جماعت کراچی اپنے اخلاص اور قربانی کے میدان میں بہت ترقی کر رہی ہے۔ مبارک ہو۔ سب کو میرا محبت بھرا سلام کہہ دیں۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء''

2۔ '' آپ کی رپورٹ ماشاء اللہ بہت اچھی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ جماعت احمدیہ کراچی حسب سابق دین کے کاموں میں غیر معمولی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ کام کا جذبہ اور سلیقہ قابل ستائش ہے۔ قربانیوں کا معیار اعلیٰ اور عمدہ ہے۔ جو ہر پہلو سے قابل قدر ہے۔ معاونین کا تعاون اور ٹیم ورک قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔ سب احباب کو جو کسی نہ کسی رنگ میں آپ کے مددگار اور معاون ہیں میرا بہت بہت محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔'' 44

بیت الرحمٰن کلفٹن کی تعمیر

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے صد سالہ جشن تشکر کے لئے ایک تحفہ بیت الرحمٰن

کلفٹن کی تعمیر بھی تھی۔ اس کی تعمیر کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے انچارج مکرم لیفٹیننٹ کمانڈر عبدالمومن صاحب تھے۔ یہ خوبصورت بیت تعمیر ہو چکی ہے۔ مکرم بریگیڈئر ممتاز احمد صاحب اور کموڈور رحمت اللہ باجوہ صاحب بھی کمیٹی کے ممبران میں شامل تھے۔ جبکہ ٹھیکیدار مقبول احمد صاحب اور مکرم بشیر الدین صدیقی صاحب نے تعمیراتی کام کی نگرانی کی۔45

جوبلی مرکزی امتحان (اطفال) میں پوزیشن

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر اطفال الاحمدیہ پاکستان نے خصوصی علمی مقابلوں کا انعقاد کیا اس سلسلے میں جوبلی مرکزی امتحان برائے اطفال بھی منعقد کروایا گیا۔ اس امتحان میں پاکستان بھر سے اوّل پوزیشن مجلس النور کراچی کے طفل عزیزم سید طارق وقار صاحب ابن مکرم سید وقار احمد صاحب نے حاصل کی۔

عزیزم کو جوبلی تمغہ عطا کیا گیا۔ یہ تمغہ سونے کا تھا جس کی قیمت ڈھائی ہزار روپے تھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے 29/اپریل 1991ء کو مجلس مشاورت ربوہ کے موقع پر عزیزم سید طارق وقار کو یہ انعام دیا۔46

بیت لانڈھی کی تعمیر میں رکاوٹ

یہ 92-1991ء کی بات ہے کہ گلستان سوسائٹی بمقام مرغی خانہ لانڈھی کراچی میں ایک پلاٹ خرید کر اس پر حلقہ لانڈھی کے لئے بیت کی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ اس وقت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب صدر حلقہ لانڈھی تھے۔

اس بیت کے سنگ بنیاد کے لئے مکرم امیر صاحب کراچی نے ایک اینٹ پر دعا کی جو سنگ بنیاد میں رکھی گئی۔ بیت کی تعمیر کے لئے مکرم عبد الرشید آنند صاحب، مکرم سعید احمد آنند صاحب اور مکرم مرزا محمد صدیق صاحب پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ لیکن بعد میں مخالفت کی وجہ سے اس بیت کی تعمیر روکنی پڑی اور بالآخر یہ پلاٹ بیچ کر دوسری جگہ بیت تعمیر کی گئی۔47

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات بذریعہ ٹیلیفون

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات بذریعہ ٹیلیفون براہ راست سنائے جانے کا سلسلہ

1989ء میں شروع ہوا جب 24/مارچ 1989ء کو حضور کا خطبہ جمعہ پہلی مرتبہ جرمنی اور ماریشس میں بذریعہ ٹیلیفون براہ راست سنا گیا۔[48]

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کراچی کو بھی یہ سعادت ملی کہ بذریعہ ٹیلیفون خطبات جمعہ و دیگر خطبات وخطابات براہ راست سننے والی جماعتوں میں شامل ہوئی۔ یہ عیدالفطر 16/اپریل 1991ء کا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تھا جو کراچی میں پہلی مرتبہ بذریعہ ٹیلیفون سنا گیا۔ اس کے انتظام کرنے والوں میں مکرم عبد الستار قمر صاحب، مکرم قیصر شہزاد صاحب، مکرم قریشی سعید احمد صاحب اور مکرم چوہدری منور احمد صاحب وغیرہ شامل تھے۔ پہلی دفعہ گیسٹ ہاؤس اور مارٹن روڈ میں انتظام کیا گیا۔ اس کے بعد احمدیہ ہال اور گیسٹ ہاؤس مستقل مراکز بنائے گئے۔ عزیز آباد، کورنگی کالونی اور ماڈل کالونی وغیرہ میں بھی کبھی کبھی بذریعہ ٹیلیفون خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سنوانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ اس انتظام میں مکرم سلیمان طاہر صاحب اور مکرم جاوید چوہدری صاحب کی بالواسطہ خدمات بھی شامل رہیں۔[49] یہ خطبات جماعت احمدیہ کراچی کے ذریعہ اندرون سندھ کی بعض جماعتوں کو بھی سنوائے جاتے تھے۔

اس بارے میں مکرم عبدالستار قمر صاحب فرماتے ہیں کہ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ حضور کی خواہش ہے کہ ہم بھی ٹیلیفون پر خطبہ سنیں۔ مکرم عبد الستار قمر صاحب نے اخراجات کے حوالہ سے امیر صاحب کو تین آپشنز بتائے۔ امیر صاحب نے بہترین آپشن کی منظوری دی اور فرمایا کہ فوراً کام شروع کردیں۔ اس کے لئے آلات خرید کر ریہرسل شروع کی گئی جو ایک ہفتہ جاری رہی کیونکہ یہ رمضان کا مہینہ تھا لہٰذا کارکنان تراویح کے بعد گیسٹ ہاؤس آجاتے اور ایک، ڈیڑھ بجے تک کام جاری رہتا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ عبد الستار قمر صاحب کے والدین جھنگ میں رہتے تھے اور آپ عید منانے ان کے پاس جھنگ جایا کرتے تھے۔ اُس سال محترم امیر صاحب کراچی نے آپ کو کراچی میں روک لیا کہ عید الفطر کا خطبہ بذریعہ ٹیلیفون سننا ہے۔ محترم امیر صاحب نے آپ کے والد محترم سے بھی اجازت لے لی۔ خطبہ سننے کے بعد امیر صاحب نے مٹھائی منگوائی۔ قمر صاحب کو دی اور شام کو انھیں جھنگ جانے کے لئے گاڑی کے ذریعہ کینٹ ریلوے اسٹیشن بھجوایا۔ مکرم عبدالستار قمر صاحب نے کراچی میں اس انتظام کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھجوائی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ:

’’احباب جماعت کو براہِ راست خطبات وغیرہ سنانے کی سہولت مہیا کرنے کے لئے آپ بڑے اخلاص سے طوعی طور پر جو قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ اُسے قبول فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔لیکن مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آئندہ اس بات کی احتیاط کریں کہ ہرگز طاقت سے بڑھ کر اور تکلیف اٹھا کر یہ خدمت نہیں کرنی۔ یہ ایک طوعی خدمت ہے۔ اگر آپ حد سے زیادہ بوجھ اٹھائیں گے تو رفتہ رفتہ یہ خدمت مشکل ہوتی چلی جائے گی۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کے رزق اور اموال میں غیر معمولی برکت ڈالے اور آپ کو دونوں جہان کی حسنات سے نوازے۔ باقی کراچی جماعت کے کاموں سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اللہ کے فضل سے بڑی ہی مخلص جماعت ہے۔ اللہ اسے نظرِ بد سے بچائے۔ اور پیار ومحبت کے ماحول کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔
خداحافظ ناصر ہو۔‘‘

قادیان میں ذہین طلباء کو اعزازات کی پہلی تقریب

جلسہ سالانہ قادیان 1991ء کے موقع پر مورخہ 28/دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ذہین طلباء کو تمغہ جات کے سرٹیفکیٹس تقسیم فرمائے۔ یہ قادیان میں اس سلسلے کی پہلی تقریب تھی۔ دسویں اور ابتدائی تسلسل کی آخری تقریب جلسہ سالانہ 1983ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس طرح آٹھ سال کے بعد یہ تقریب دوبارہ منعقد ہوئی اس تقریب میں کراچی کے درج ذیل طلباء نے سرٹیفکیٹس حاصل کئے۔

1۔ عزیزم خالد مرزا ابن مکرم مرزا ظفر احمد صاحب۔ این ای ڈی انجینئر نگ یونیورسٹی کے 1982ء کے امتحان الیکٹریکل انجینئر نگ میں اوّل رہے۔

2۔ عزیزم منور احمد بھٹی ابن مکرم عبدالسمیع بھٹی۔ کراچی یونیورسٹی کے 1981ء کے امتحان ایم اے اسلامک ہسٹری میں سوم رہے۔ 50

جلسہ سالانہ قادیان 1991ء کے لئے خدمات

جلسہ سالانہ قادیان 1991ء کے سلسلے میں ایوانِ خدمت (دفتر خدام الاحمدیہ قادیان) میں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کے لئے کراچی کے مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کو انچارج مقرر کیا گیا جبکہ کراچی کے ہی مکرم مشتاق احمد ندیم ایڈووکیٹ صاحب نائب انچارج تھے۔

ایوانِ خدمت میں کراچی ،مقبوضہ کشمیر،نوکوٹ،حیدرآباد، کنری،سکرنڈ، قاضی احمد،سکھر، بشیر آباد،محمود آباد،تھرپارکر، ربوہ،راولپنڈی، لاہور،سانگلہ ہل، اوکاڑہ ،اسلام آباد، گجرات، چک سکندراورUK سےتقریباً100 مہمان رہائش پذیر تھے۔[51]

حلقہ ملیر میں مخالفت

حلقہ ملیر کراچی میں ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفین کی سرگرمیاں جاری تھیں۔مورخہ 22اور23/اگست 1991ء کی درمیانی شب نامعلوم افراد نے علاقہ میں اشتعال پھیلانے کے لئے حلقہ ملیر کے جماعتی مرکز،مکرم اشفاق حسین صاحب کے مکان پر (جو جماعتی مرکز سے بالکل ملا ہوا ہے)،اس کے سامنے والے مکان کے علاوہ تین مزید احمدیوں کے مکانات پر درج ذیل عبارات جلی الفاظ میں تحریر کیں۔

''قادیانی مرتد'' ۔ ''مرتد کی سزا موت'' اور تمام مکانات پر × کے نشانات بھی لگائے گئے۔جن تین مزید احمدیوں کے مکانات پر یہ تحریر لکھی گئی ان میں مکرم محمد شفیع ہاشمی صاحب، مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد خان صاحب اور مکرم چوہدری معین الدین صاحب شامل ہیں۔

اس کے بعد مورخہ 7اور8/اکتوبر1991ء کو حلقہ ملیر کے جماعتی مرکز کے سامنے مین روڈ پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں علامہ شاہ تراب الحق قادری نے دس پندرہ منٹ سیرت النبیؐ پر تقریر کے بعد تقریباً آدھا گھنٹہ جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعودؑ پر گند اچھالا۔جلسہ کے آخر میں ایک قرارداد پاس کی گئی جو روزنامہ ''امن'' کراچی کی 11/اکتوبر 1991ء کی اشاعت کے صفحہ نمبر5 پر درج ذیل طریق پر شائع کی گئی۔

''جلسہ کی صدارت مولانا مفتی محمد جان نعیمی نے کی۔جلسہ کے اختتام پر ایک قرارداد کے ذریعہ ملیر توسیعی کالونی میں قادیانیوں کی قائم غیر قانونی عبادت گاہ،ان کی بڑھتی ہوئی غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی سرگرمیوں اور علاقے کے سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف ذرائع سے اپنے مذہب کی جانب راغب کرنے کی ناپاک سازشوں پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بروقت قانونی کارروائی کرے ورنہ حالات کی ذمہ داری ہم پر عائد نہ ہو

گی۔‘‘[52]

راہ مولیٰ میں تشدد

مورخہ 21رمئی 1992ء کومکرم امتیاز حسین شاہد صاحب تشدد کا نشانہ بنے۔

آپ تحریر کرتے ہیں کہ ’’خاکسار کے محلے کا ایک غیر از جماعت لڑکا میرا دوست تھا اس کے بعض دوسرے دوست بھی تھے جو مجھے جانتے تھے اور ان کے ساتھ بھی اُٹھنا بیٹھنا رہتا تھا۔ وہ مجھے جانتے تھے کہ میں احمدی ہوں۔ کچھ عرصہ بعد اس کے دوستوں میں ایک اور لڑکے کا اضافہ ہوا جو احمدیت کا مخالف تھا۔ اس نے باقی لڑکوں کو بھڑکانا شروع کر دیا اور خاکسار کے دوست کو بھی کہا کہ اس سے نہ ملا کرو۔ لیکن اس نے انکار کر دیا اور خاکسار کے ساتھ اسی طرح ملنا جلنا رکھا۔

ایک دن خاکسار اور وہ لڑکا سڑک پر جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک کار آئی اور ہمارے بالکل قریب سے گزری اور آگے جا کر رک گئی۔ اس کار میں وہی تمام لڑکے بیٹھے تھے، خاکسار کے دوست نے انھیں پہچان لیا اور ان کی اس حرکت پر بہت ناراض ہوا اور جا کر انھیں برا بھلا کہا۔ اس پر ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا اترا اور خاکسار کے منہ پر گھونسے برسانا شروع کر دیئے اور کہنے لگا کہ ’’یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔‘‘ اس نے خاکسار کے منہ پر اتنے گھونسے مارے کہ نیچے کا ہونٹ پھٹ گیا اور خون بہہ کر تمام کپڑوں کو تر کرتا ہوا جوتیوں میں داخل ہو گیا۔ خاکسار کے ہونٹ پر 2 ٹانکے آئے۔ اسی طرح چہرہ اور پسلیوں پر بھی ضرب آئی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس لڑکے کو جواب دیا جا سکتا تھا لیکن خاکسار کو طائف کا واقعہ یاد آ گیا جب خون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں میں بھر گیا تھا۔ خاکسار نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس عاجز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ‘‘[53]

اسیر راہ مولیٰ مکرم ناصر احمد قریشی صاحب کی وفات

مکرم پروفیسر ناصر احمد قریشی صاحب اسیر راہ مولیٰ سکھر مورخہ 24رجولائی 1992ء کو صبح 6 بجے کراچی میں وفات پا گئے۔

آپ اُن دنوں سکھر جیل کی کال کوٹھری سے رہائی کے بعد گیسٹ ہاؤس کراچی میں مقیم

تھے اور جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء میں شرکت کی تیاری کر رہے تھے۔[54]

اسیران راہ مولیٰ 1992ء

1۔ مکرم مسعود احمد کھوکھر صاحب کو دفعہ 107/117 کے تحت 26 ستمبر 1992ء کو گرفتار کیا گیا۔
2۔ مکرم ملک عنایت الرحمٰن صاحب کو 2 دسمبر 1992ء کو دفعہ 151 کے تحت گرفتار کیا گیا۔

تعمیر بیت و مشن ہاؤس قاذان (روس)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس منصوبہ کا اعلان جلسہ سالانہ یو کے (UK) 1992ء کے موقع پر فرمایا تھا جس پر اس وقت اخراجات کا اندازہ ایک کروڑ روپے تھا۔ اس رقم کی ادائیگی کے لئے جماعت احمدیہ کراچی نے وعدہ کیا۔[55]

اس مد میں درج ذیل احباب ایسے ہیں جنہوں نے 50,000 روپے یا اس سے زائد رقم ادا کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

1۔	مکرم چوہدری شاہنواز صاحب	ڈیفنس
2۔	مکرمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ	ڈیفنس
3۔	مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب	ڈیفنس
4۔	مکرم چوہدری محمد خالد صاحب	ڈیفنس
5۔	مکرم نواب مودود احمد خان صاحب	کلفٹن
6۔	مکرم ماسٹر محمد رشید صاحب	ماڈل کالونی
7۔	مکرم ماسٹر محمد یاسین صاحب	گلشن اقبال شرقی
8۔	مکرم سید ظفر اقبال صاحب بمعہ والدہ صاحبہ	گلشن اقبال غربی
9۔	مکرم محمد وسیم صاحب	گلشن اقبال غربی
10۔	مکرم سید شوکت علی صاحب	گلشن اقبال غربی
11۔	مکرم نوید احمد خان صاحب	گلشن اقبال غربی
12۔	مکرم منیر احمد خان صاحب	گلشن اقبال غربی

13۔	مکرم نصیر احمد خان صاحب	گلشن اقبال غربی
14۔	مکرم ملک محمود احمد خان صاحب	محمود آباد
15۔	مکرم چوہدری آصف احمد صاحب	محمد علی سوسائٹی
16۔	مکرم ملک بشیر الدین صاحب	محمد علی سوسائٹی
17۔	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	النور
18۔	مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب	النور
19۔	مکرم قاضی حبیب الدین احمد صاحب	النور
20۔	مکرم بریگیڈئر عبدالوھاب صاحب	صدر
21۔	مکرم چوہدری لطیف الرحمٰن صاحب	نارتھ کراچی
22۔	مکرمہ ثریا لطیف الرحمٰن صاحبہ	نارتھ کراچی
23۔	مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی
24۔	مکرم سیف الحق صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی
25۔	مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب	کلفٹن

ایم ٹی اے کا آغاز

MTA کا باقاعدہ آغاز 13رجنوری1992ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ اس وقت اس کی نشریات ہفتہ وار تھیں۔ جولائی1992ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ پہلی مرتبہ ایم ٹی اے سے دکھایا گیا اور یورپ کے علاوہ براعظم ایشیاء میں بھی حضور کے جلسہ سالانہ کے تمام خطابات براہ راست دکھائے گئے۔

کراچی میں اس نظام کی اطلاع ملی تو فوری طور پر گیسٹ ہاؤس کراچی میں ڈش انٹینا کا انتظام کیا گیا اور کراچی کے احباب کو ہنگامی طور پر اس کی اطلاع کروائی گئی یوں احباب جماعت کراچی نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء کے دوسرے دن کی کارروائی پہلی مرتبہ بذریعہ ڈش دیکھی اور سنی الحمد للہ۔ یہ انتظام کرنے والوں میں مکرم عبد الستار قمر صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب، مکرم ریحان احمد صاحب، مکرم مدثر وڑائچ صاحب اور مکرم ظفر احمد ظفری صاحب وغیرہ

شامل تھے۔[56]

اس بارے میں مکرم قمر صاحب فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کا ہمیں ٹیلیفون آیا کہ ہم نے مرکز میں ایم ٹی اے کا سگنل حاصل کر لیا ہے آپ بھی کوشش کریں۔ کراچی میں جلسہ سالانہ یوکے کے پہلے دن کا خطاب تو ٹیلیفون پر سنا گیا۔ 1992ء میں ان دنوں کرکٹ ورلڈکپ ہو رہا تھا لہٰذا ڈش انٹینا مارکیٹ میں دستیاب نہیں تھا۔ بہرحال کوشش کر کے حاصل کیا گیا جس کی قیمت تقریباً پچاس ہزار روپے تھی۔ جلسہ کے دوسرے دن لجنہ کی تقریر ٹیلیفون پر سنوائی گئی۔ اس دوران سگنل حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی اور حضور کا دوسرے دن کا خطاب بذریعہ ڈش دیکھا گیا۔ الحمدللہ

بوسنیا، صومالیہ اور روانڈا کیلئے تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 30/اکتوبر 1992ء میں بوسنیا کے یتیم بچوں اور صومالیہ کے قحط زدہ عوام کے لئے عطیات کی تحریک فرمائی۔[57] اسی طرح آپ نے روانڈا کے مظلومین کے لئے 22/جولائی 1994ء کو تحریک فرمائی۔[58]

جماعت احمدیہ کراچی کو ان تحاریک میں مجموعی طور پر 51 لاکھ روپے ادا کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ [59]

مقدمات 1992ء

مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، مکرم مولوی صدرالدین کھوکھر صاحب، مکرم ایم جے اسد صاحب اور مکرم سید سخاوت شاہ صاحب پر تھانہ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں اپنے خطوط میں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کے الزام میں 3/اکتوبر 1992ء کو مقدمہ درج کیا گیا۔[60]

مکرم سید علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ پر تھانہ شہداد پور سانگھڑ میں السلام علیکم کہنے پر 20/اکتوبر 1992ء کو مقدمہ درج کیا گیا۔[61]

مکرم عبد الستار قمر صاحب ولد مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب پر ضلع جھنگ میں کلمہ پڑھنے اور احمدیت کی دعوت دینے کے الزام میں 23/اکتوبر 1992ء کو دفعہ 298C کے تحت

مقدمہ درج کیا گیا۔[62]

سکھر ڈیوٹی کے حوالے سے ایک خادم کے لئے انعام واعزاز

سکھر اور اس کے گردونواح میں جماعت احمدیہ کے افراد پر جو سنگین ابتلاء پیش آیا اس کے نتیجے میں کئی احباب راہ مولیٰ میں قربان ہوئے اور بہت سے احباب اسیر راہ مولیٰ بنے۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ کراچی کے خدام کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ انھوں نے مسلسل تقریباً 7 سال تک ان علاقوں میں خدمت خلق کی ڈیوٹیز انجام دیں۔ یہ سلسلہ 1984ء سے شروع ہو کر 1992ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد بھی مختلف اوقات میں یہ ڈیوٹیز دی جاتی رہیں۔اس دوران کئی خدام ایسے بھی تھے جو ہر دم ڈیوٹی کے لئے تیار رہتے تھے اور انھوں نے کئی مرتبہ خطرات مول لے کر ڈیوٹیز انجام دیں۔ اس حوالے سے خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے جماعت احمدیہ کراچی نے یہ فیصلہ کیا کہ کراچی کے جس خادم نے سب سے زیادہ مرتبہ خدمت خلق کی یہ ڈیوٹی انجام دی ہو اسے انعام کے طور پر جلسہ سالانہ برطانیہ بھجوایا جائے۔مجلس عزیز آباد کے مکرم مرزا صفدر علی صاحب ابن مکرم مرزا صادق علی صاحب وہ خادم تھے جنھوں نے سب سے زیادہ تقریباً 27 مرتبہ ڈیوٹیز انجام دیں چنانچہ انھیں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کے لئے بھجوایا گیا۔[63]

راہ مولیٰ میں تشدد

1993ء میں مجلس مالیر کے دوخدام مکرم حافظ عبدالصبور صاحب اور مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ واقعہ یہ تھا کہ حافظ عبدالصبور صاحب جماعت احمدیہ حلقہ مالیر میں معلم تعلیم القرآن تھے نو مبائع تھے اور چند ماہ پیشتر ہی حلقہ میں بطور معلم تعینات ہوئے تھے۔ ایک احمدی گھر میں بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے سینٹر بنایا ہوا تھا جہاں مکرم حافظ صاحب قرآن کریم پڑھانے جاتے تھے۔ اس احمدی گھر کے بالکل پڑوس والے گھر میں ایک لڑکا مولوی نما تھا اور جماعت کا سخت مخالف تھا۔اسے جب معلوم ہوا کہ مکرم حافظ صاحب تھوڑا عرصہ پہلے ہی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں تو اسکے نام نہاد جذبات مجروح ہوئے اور ایک دن ان کو راستے میں روک کر کہنے لگا کہ تم نئے قادیانی ہوئے ہو۔تمہیں وارننگ دے رہا ہوں کہ آئندہ اس محلے میں نہ آنا ورنہ اچھا نہ ہوگا۔

اگلے روز جمعہ تھا اور 19 ؍مئی 1993ء کا دن تھا۔ جمعہ کی نماز کے بعد مکرم حافظ صاحب نے خاکسار امتیاز حسین شاہد سے واقعہ بیان کیا۔ خاکسار نے کہا کہ ہم وہاں چلیں گے۔ لہٰذا شام کو خاکسار اور حافظ صاحب اس محلے میں پہنچے۔ اس لڑکے نے محلے کے دوسرے لڑکوں کو پہلے ہی جمع کر رکھا تھا جیسے ہی ہم وہاں پہنچے محلے کے 30,40 افراد وہاں جمع ہو چکے تھے اور ہمیں مارنا اور دھکے دینا شروع کر دیا اور قادیانی قادیانی کہہ کر دھکے دے دے کر محلے سے باہر نکال دیا۔ جب ہم وہاں سے واپس جانے لگے تو مکرم حافظ صاحب افسردہ تھے، خاکسار نے ان سے عرض کیا کہ حافظ صاحب افسردہ نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں (رفقاء) کی سنت کو زندہ کرنے کی سعادت عطا فرما دی ہے۔[64]

بیت النور کراچی میں احمدیوں پر حملہ

1993ء میں پانچ احمدی احباب کو عدالت نے............اصطلاحات کے استعمال کی وجہ سے اپریل 1984ء کے آرڈننس کے حوالے سے سزائیں سنائیں۔

ان احباب نے ان سزاؤں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی۔ سپریم کورٹ نے 6؍جولائی 1993ء کے فیصلہ میں ان اپیلوں کو مسترد کر دیا۔

اس فیصلہ کے منظر عام پر آنے کے بعد 10؍جولائی 1993ء کو مخالفین جو 14-15 افراد پر مشتمل تھے (بیت) النور کراچی پہنچے اور وہاں موجود افراد سے کہا کہ وہ کسی ذمہ دار شخص سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ جماعت کے ایک عہدیدار وہاں پہنچے۔ اس دوران ان افراد نے وہاں موجود احمدی احباب پر حملہ کر دیا اور ایک دوست کو شدید زخمی کر کے یہ کہتے ہوئے بھاگ گئے کہ اب سپریم کورٹ کا فیصلہ آ گیا ہے ہم آپ سے نپٹ لیں گے۔[65]

اس واقعہ میں زخمی ہونے والے دوست کا نام مکرم سید بشیر احمد صاحب ہے۔

ملیر (کھوکھراپار) میں مخالفت

روزنامہ امن کراچی میں 14؍جولائی 1993ء کو درج ذیل خبر شائع ہوئی۔

کھوکھراپار میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے۔ غلام مصطفیٰ قادری

ختم نبوت ایکشن کمیٹی پاکستان کے صدر غلام مصطفیٰ قادری، جنرل سیکرٹری محمد اسامہ

قادری، ناظم دعوت و تربیت محمد معاذ قادری ،ناظم لٹریچر عبد الوہاب قادری، ناظم نشرو اشاعت عبدالمصطفیٰ نوری اور ناظم شعبہ تبلیغ محمد معاویز چشتی نے ضلع شرقی کی انتظامیہ کی توجہ ایچ ایریا کھوکھرا پار نزد یک ایک نمبر بس اسٹاپ کھوکھرا پار میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کی جانب مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے مذکورہ علاقے میں جس میں خالصتاً مسلمان آباد ہیں، ایک قادیانی نے اپنے گھر میں عبادت گاہ بنا رکھی ہے۔ جہاں ہر جمعہ کومختلف علاقوں سے قادیانی جمع ہوتے ہیں اوراس اجتماع میں مختلف بہانوں سے علاقے کے مسلمان نوجوانوں کو بلا کران میں قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے اور ڈش انٹینا کے ذریعے مسلم نوجوانوں کو بیرون ملک سے قادیانیوں کے سربراہ کا خطاب سنوایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیوں کی سرگرمیوں سے علاقے میں سخت کشیدگی اور اشتعال پایا جاتا ہے۔ اور کسی وقت بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آنے کا خطرہ ہے لہٰذا انتظامیہ اس جانب فوری توجہ دے۔66

اوپر کی خبر میں جن مکانات کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں سے ایک مکان مکرم کبیر الدین صدیقی صاحب کا تھا اور دوسرا مکان مکرم اشفاق حسین صاحب کا ہے۔ یہ مکان ابتداء آبادی سے ہی جماعت احمدیہ ملیر کے مرکز رہے ہیں۔اب ایک مکان میں باقاعدہ ''بیت الذکر'' کا قیام ہو چکا ہے۔ الحمدللہ

انھی ایام کا ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی ایم ٹی اے پر براہ راست دیکھنے اور سننے کے لئے احباب انھی مکانات میں جمع ہوئے۔بعض اہل محلّہ نے ایم کیو ایم (حقیقی) کے وائس چیئر مین آصف حفیظ سے شکایت کر دی کہ احمدی جلسہ سنتے ہیں اور آواز باہر آتی ہے اور لوگ دُور دُور سے آتے ہیں اور کافی تعداد میں گاڑیاں بھی آتی ہیں۔ اس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا انھیں اس سے روکا جائے۔

چنانچہ جلسہ کے دوسرے دن کی کارروائی کے اختتام پر رات تقریباً 12 بجے ایک لڑکا مکرم اشفاق حسین صاحب کے گھر آیا اور کہا کہ آپ کو آصف بھائی بلا رہے ہیں۔ مکرم اشفاق حسین صاحب اپنے بیٹوں مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب اور مکرم ممتاز حسین زاہد صاحب کے ہمراہ آصف حفیظ کے دفتر پہنچ گئے۔

آصف حفیظ نے ان لوگوں کی شکایت سنائی جس کے جواب میں مکرم اشفاق حسین

صاحب نے کہا کہ آپ خود آ کر جائزہ لے لیں کہ کیا آواز باہر آتی ہے؟ انھوں نے مزید کہا کہ اگر کوئی دیوار سے کان لگا کر سنے تو شائد آواز آئے لیکن کسی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ دیوار سے کان لگا کر سنے۔ اس کے بعد آصف حفیظ صاحب نے انھیں رخصت کر دیا۔ اور احباب جماعت حسب سابق جلسہ کی کارروائی سنتے اور دیکھتے رہے۔ الحمدللہ

پہلی عالمی بیعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1993ء کے موقع پر بذریعہ سیٹلائٹ ایک عظیم الشان تاریخی بیعت کے انعقاد کا ارشاد فرمایا۔ اس پر مرکز سے ایک خط موصول ہوا جو درج ذیل ہے۔

''اُٹھیں! اُٹھیں!!۔ اور ۔۔۔۔ آسمان کی بلندیوں سے ہو کر زمین کی وسعتوں پر احاطہ کرنے والی **عالمی بیعت** کیلئے تیاری کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک بابرکت تحریک، ایک الٰہی خواہش جو احمدیت کی تاریخ میں ایک نیا، درخشندہ باب کھول رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیٹلائٹ کے ذریعے ایک **عالمی بیعت** کا انعقاد ہوگا۔ جس میں مختلف ممالک میں سے کم از کم ایک ایک ہزار بیعت ہوگی لیکن بعض ممالک جہاں خدا تعالیٰ خاص نظر کرے گا وہاں سے توقع ہے کہ دس دس بیس بیس ہزار بیعت بھی موصول ہوگی۔ انشاءاللہ

یہ بیعت اس طرح ہوگی کہ مثلاً ایک ملک میں بیعت کرنے والے افراد سیٹلائٹ ڈش کے ذریعہ بیعت میں شامل ہونگے اور یوکے میں ان کے نمائندگان جن کو اس غرض کیلئے جلسہ پر مدعو کیا جائے گا اُن کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ یہ ایسی انوکھی اور خدا کی نظروں میں پیاری بیعت ہوگی جو تمام روئے زمین پر حاوی ہوگی، یہ ایک ایسی بیعت ہوگی جو آسمان کی بلندیوں سے ہو کر زمین کی وسعتوں پر محیط ہوگی۔ یہ ضرور خدا کے حضور مقبول ہوگی۔

پس مبارک ہونگے وہ خوش بخت ممالک جہاں سے اتنی بیعتیں موصول ہونگی کہ انہیں جلسہ سالانہ میں نمائندگی کا شرف ملے گا۔۔ اور ۔۔ مبارک ہونگے وہ سعید وفود جو بیعت کیلئے جلسہ

پر بلائے جائیں گے اور وہ خدائی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ہاتھ خدا کے پاک مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ میں دیں گے او رغلبہ (دین حق) کیلئے امام مہدی کی جماعت میں شامل ہونگے اور مبارک ہونگے وہ وجود جو اس انفرادی نوعیت کی پہلی بیعت میں شامل ہو کر امام مہدی کے معاون و مددگار بن کر (دین حق) کی سربلندی کیلئے کوشاں ہونگے۔

پس عزم و حمد کے ساتھ دعاؤں کے دوش پر اپنی رفتار کو تیز کریں۔ اپنی کوششوں کو آنکھوں کے پانی سے سیراب کریں اور بیعتوں کی تعداد کو اتنا آگے لے جائیں کہ وہ اس مبارک موقعہ پر مقررہ معیار پر پہنچ جائے۔ آج ہی اُٹھیں اور منصوبہ بندی کریں اور میدان کو سر کرنے کیلئے ہر فرد جماعت کو اس میں اُتار دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔

آپ کے ملک سے ایک ہزار نہیں کم از کم پانچ (5) ہزار بیعت کی توقع ہے۔ اُمید ہے کہ اپنے پیارے آقا، خدا کے پاک مسیح کے خلیفہ کی اس توقع کی لَو کو آپ اور بڑھائیں گے، ماند نہیں ہونے دیں گے۔''

پہلی عالمی بیعت میں کراچی کا حصہ

پہلی عالمی بیعت 1993ء میں کراچی سے ساڑھے پانچ سو بیعتیں بھجوائی گئیں جو جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ اس دور میں مکرم جمیل احمد بٹ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ کراچی تھے جنھوں نے اس مہم کو منظّم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سلسلے میں مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد صاحب مربی دعوت الی اللہ کراچی کا کردار بھی بڑا اہم رہا۔ مکرم مولانا عبد الوہاب شاہد صاحب مربی سلسلہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ خاکسار کے کراچی کے لئے روانہ ہونے سے قبل محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے فرمایا کہ ''کراچی جیسے مصروف شہر کی جماعت کے لئے پانچ سو بیعتوں کا ٹارگٹ بہت بڑا ہے۔ اس میں کچھ کمی نہ کر دی جائے۔ میں نے عرض کیا کہ ٹارگٹ دینے سے پہلے سوچا جا سکتا تھا اب جبکہ ٹارگٹ دیدیا ہے تو کم نہیں کرنا چاہیئے الٰہی جماعتوں کا کام آگے بڑھتا ہے پیچھے نہیں ہٹتا، دعا کریں اللہ تعالیٰ پورا کرنے کی توفیق دے۔''

مکرم مولانا عبدالوہاب شاہد صاحب فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جماعت کراچی کو عاجز کے ساتھ دوڑنے اور تعاون کی ایسی توفیق دی کہ اس کے فضل و احسان سے جماعت کو ٹارگٹ کو اضافہ کے ساتھ پورا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 27/جولائی 1993ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں پانچ سو بیعتوں کے ٹارگٹ کے مقابلے میں پانچ سو پچیس (525) بیعتوں کا نذرانہ بذریعہ فیکس پیش کرتے ہوئے مبارکباد عرض کی کہ یہ حضور کی دعاؤں کے ہی ثمرات ہیں۔''

مکرم مولانا صاحب مزید فرماتے ہیں کہ:

27/جولائی 1993ء کو 525 بیعتوں کے بعد 29/جولائی 1993ء کو 538 اور یکم اگست 1993ء کو پانچ سو سینتالیس (547) بیعتوں کا نذرانہ بذریعہ فیکس پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت پائی جس کی تنظیم وار تفصیل یہ ہے۔

خدام : 347 انصار : 94 لجنہ : 106 کل تعداد : 547

اس طرح پانچ سو پھلوں کے ٹارگٹ کے مقابلہ میں پانچ سو سینتالیس (547) سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ نے کراچی سے اپنے ہی فضل سے یکم اگست 1993ء کو جلسہ سالانہ یوکے کے تیسرے دن ہونے والی پہلی عالمی بیعت کے موقع پر حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع کے دست مبارک پر بیعت کرنے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی عالمی بیعت میں شریک ہوکر جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ الحمدللہ

پہلی عالمگیر بیعت میں جماعت احمدیہ کراچی کی تیسری پوزیشن رہی جبکہ دوسری عالمی بیعت میں جماعت احمدیہ کراچی نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے 17/اکتوبر 1994ء کو مکرم عبدالوہاب شاہد صاحب کی ڈائری میں لکھا۔

''11 کی رات یعنی (یعنی 11/اکتوبر 1994-مؤلف) کو جب............ قائد علاقہ سندھ نے فون پر خاص انداز میں یہ اطلاع دی کہ مکرم وہاب صاحب جن کو دو سال قبل آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے پہلی مرتبہ کراچی بھجوایا تھا تو میں نے انہیں Receive کیا تھا، آج ہماری جماعت کے سینئر عہدیداران نے اکٹھے ہوکر انہیں اسٹیشن پر رخصت کیا ہے اور وہ ربوہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں، تو میرے ذہن میں ایک عجیب تلاطم پیدا ہوا۔ سارے حالات دماغ میں گھوم

گئے جب آپ ایسے حالات میں کراچی گئے تھے کہ وہاں دعوت الی اللہ کا کام منظّم نہ تھا پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی اور کراچی کی جماعت کو بھی اور آپ کی مساعی میں برکت عطا ہوئی اور الحمد للہ کہ اب کراچی کا ضلع دعوت الی اللہ کے میدان میں ایک مثال بن چکا ہے اور کراچی والے اس سلسلے میں آپ کی یادگار خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور بیش از بیش مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا مشفقانہ خط

جب پہلی عالمی بیعت میں 547 کا ٹارگٹ حاصل کرنے کے بعد مولانا عبد الوہاب صاحب مربی دعوت الی اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں خط تحریر کیا تو حضور نے لکھا۔

''ماشاء اللہ چشم بددور۔ عالمی بیعت کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کی جماعت کی کوششوں کو پھل عطاء کئے۔ **الحمدللّٰہ ثم الحمدللّٰہ الھم زدو بارک و ثبت اقدامھم جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء**۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ آپ کی مساعی کو روحانی میٹھے پھل عطا فرمائے۔''[67]

کراچی کی طالبہ کا اعزاز

مکرمہ صائمہ بشریٰ شیخ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب آف دستگیر کراچی نے میٹرک کے امتحان میں پوزیشن حاصل کی 1993ء میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کراچی سے انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل گروپ) میں تمام طلباء و طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

عزیزہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ آپ 1990ء میں سارک (SAARC) تنظیم کی سو (100) ذہین ترین بچیوں میں شمار کی گئیں اور میڈل کی حقدار قرار پائیں۔[68]

اجتماع انصار اللہ کراچی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کا سالانہ اجتماع 6 ستمبر 1993ء کو مارٹن روڈ کراچی میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس اجتماع کے لئے پیغام ارسال فرمایا جو مکرم صدر

صاحب نے پڑھ کر سنایا۔حضور نے فرمایا:

’’سب سے اچھا، سب سے اعلیٰ توحید ہی کا پیغام ہے۔ اور یہ پیغام مَیں جماعت کو اپنے گزشتہ خطبات میں دیتا رہا ہوں۔ کارکنان کو اور انصار کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔‘‘ 69

رسالہ انصار اللہ کے خلاف مقدمہ اور کراچی میں مہمان نوازی

ٹنڈو آدم کے ایک مولوی احمد میاں حمادی کی درخواست پر سپرنٹنڈنٹ پولیس سانگھڑ نے حکم نامہ جاری کیا کہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی انتظامیہ اور قرآن نمبر بابت جولائی 1993ء میں مندرج مضامین کے لکھنے والوں پر زیر دفعات 295-A,295-B,295-C تعزیرات پاکستان کا مقدمہ درج کیا جائے۔ چنانچہ ٹنڈو آدم میں یکم نومبر 1993ء کو ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر نیز مضامین لکھنے والوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ 70

انصار اللہ کے اسیران میں مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھی شامل تھے آپ ان مقدمات کے حوالے سے کراچی آمد اور اپنی مہمان نوازی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

’’انصار اللہ کے مقدمات کے سلسلہ میں خاکسار کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کراچی جانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہمارا قیام کراچی جماعت کے ڈیفنس کے گیسٹ ہاؤس میں ہوتا۔ چوہدری احمد مختار صاحب اپنے جماعتی فرائض کی ادائیگی کیلئے گیسٹ ہاؤس میں مقیم تھے۔ زیادہ نہیں تو کم از کم ایک تاریخ پیشی تو ضرور پڑتی۔ ہم جاتے تو بہت تپاک سے پیش آتے حال چال پوچھتے سفر کی صعوبت پر اظہار افسوس کرتے اور دلداری فرماتے عبادات اکٹھی پڑھنے کے علاوہ اپنی مصاحبت میں بٹھاتے اور چائے کا دور ضرور چلتا۔ مقدمات کی تفصیل معلوم فرماتے اور ہر ممکن مدد سے نوازتے۔ کراچی سے ڈیڑھ سو میل سندھ کے اندر (ٹنڈو آدم) تاریخ پیشی کے لئے آنا پڑتا تو گاڑی سمیت سفر کی ہر سہولت مہیا کرنے کی کوشش فرماتے۔ بعض اوقات یہ سوال پیدا ہوتا کہ چونکہ ہماری تاریخ پیشی ٹنڈو آدم میں پڑتی ہے اس لئے ہم نواب شاہ یا شہداد پور کی قریب کی جماعت کے پاس ہی ٹھہر جایا کریں مگر کبھی اس کی اجازت نہ دی فرماتے کہ ربوہ سے آنے والے لوگ ہمیں عزیز ہیں سندھ کے حالات خراب ہیں اسلئے ان کی حفاظت کے پیش نظر ان کو کسی اور جگہ ٹھہرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

ایک دفعہ کسی تاریخ کو ہمیں کراچی سے ضلع حیدرآباد کے سالانہ اجتماع انصاراللہ میں شمولیت کے لئے جانا تھا اگلے دن کراچی سے ہماری تاریخ پیشی تھی وقت کم تھا حیدرآباد جانے اور آنے کا مسئلہ پیش تھا غالباً جماعت کی گاڑیاں بھی جماعتی کاموں میں مصروف تھیں۔ چوہدری صاحب کی خدمت میں یہ مسئلہ پیش ہوا تو فوراً فرمایا کہ گاڑی صبح آپ کو حیدرآباد لے جائیگی اور شام کو واپس لے آئیگی۔ کراچی کے اندر سیر وغیرہ کے لئے بھی اکثر ٹرانسپورٹ کا انتظام فرما دیتے۔ گیسٹ ہاؤس میں مہمانی کے علاوہ بعض اوقات کراچی کے کسی اچھے ہوٹل میں بھی دعوت کا انتظام فرماتے۔'' [71]

سینٹر تربیت نومبائعین ڈرگ روڈ کا قیام

1993ء کی پہلی عالمی بیعت کے بعد کراچی اور اس کے مضافات نیز جماعت کراچی کی کوششوں سے اندرون سندھ میں بھی بڑی تعداد میں پھل حاصل ہوئے اور اس کے نتیجے میں اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ کراچی میں ایک سینٹر قائم کیا جائے جہاں نومبائعین کی مناسب رنگ میں تربیت کی جائے۔ لہٰذا اس مقصد کے لئے ڈرگ روڈ کراچی میں یہ سینٹر قائم کیا گیا۔ پہلے معلم کے طور پر مکرم مختار احمد صاحب ابن حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ نے کام شروع کیا۔ 1999ء میں ان کی جگہ ایک دوسرے معلم مکرم عبدالحمید میر خان صاحب مقرر ہوئے۔

اس سینٹر میں پانچ کمرے تھے جبکہ دو باتھ روم اور کچن بھی تھا ایک وقت میں 10 افراد کے رہنے کی گنجائش تھی۔ نومبائعین کو ایک ہفتہ کے لئے لایا جاتا تھا اور انھیں بنیادی مسائل سے آگاہ کیا جاتا تھا۔ اندرون سندھ سے علاج کی غرض سے بھی نومبائعین آتے رہے۔ پہلے مکرم راؤ احمد علی صاحب ان مریضوں کو ہسپتال لے جاتے تھے بعد میں مکرم تاج محمد صاحب یہ ذمہ داری ادا کرتے رہے بعد ازاں مکرم محمود اسلم ہاشمی صاحب یہ کام انجام دیتے رہے۔ [72] اب یہ مرکز بوجوہ بند کر دیا گیا ہے۔

المہدی ہسپتال مٹھی تھرپارکر سندھ

مجلس انصاراللہ پاکستان نے جشن تشکر 1989ء کے موقع پر حضور کی خدمت میں ایک ہسپتال کا تحفہ پیش کیا تھا۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے نمائندے کے طور پر مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے مورخہ 8 جولائی 1993ء کو ہسپتال کا سنگ بنیاد دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ اس موقع پر اراکین عاملہ جماعت احمدیہ کراچی، ناظم صاحب انصار اللہ کراچی، زعماء اعلیٰ صاحبان مجالس انصار اللہ کراچی اور ممبران فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کراچی کے علاوہ کراچی سے چالیس احباب بھی اس مبارک تقریب میں شریک ہوئے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے ہسپتال کا تعارف پیش کیا۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی نے صدارتی خطاب فرمایا۔ مختصر سی تقریب کے بعد سب احباب سنگ بنیاد والی جگہ پر تشریف لے گئے۔ بعدہٗ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دارالمسیح کی ایک اینٹ دعا کے بعد بنیاد میں نصب کی اس کے بعد مرکزی اور سندھ کے مرکزی عہدیداران نے اینٹیں نصب کیں جن میں جماعت احمدیہ کراچی کے مندرجہ ذیل احباب شامل ہیں۔

مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب نائب امیر کراچی، مکرم منظور احمد شاد صاحب، مکرم نواب مودود احمد خان صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب بیرسٹر، مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع کراچی، مکرم چوہدری رکن الدین صاحب، مکرم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی، مکرم بریگیڈئر اعجاز احمد صاحب اور مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔[73]

احمدی نوجوان سائنس دان کا اعزاز

کراچی کے احمدی نوجوان سائنس دان مکرم عمر شہاب صاحب جو انجینئر نگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ اسکالرشپ حاصل کر کے گئے تھے انھوں نے اپنے ''کرین فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی'' میں آپٹیکل فائبر میں کئی ایجادات کیں۔ آپ کی ایجادات کی خبر پاکستان کے اخبارات میں شائع ہوئی جن میں ''THE NEWS'' کراچی اور ''قومی اخبار'' کراچی بھی شامل ہیں۔ قومی اخبار نے اپنی اشاعت مورخہ 10رجنوری 1994ء میں تحریر کیا کہ:

یو کے میں نوجوان پاکستانی انجینئر کی ایجادات

پاکستان کے تمام انجینئر ز کے لئے یہ بات لائق مسرت و قابل فخر ہے کہ مسٹر عمر شہاب خان (پاکستانی نوجوان انجینئر) نے یو کے میں (کرین فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کرین فیلڈ) میں ایک ریسرچ پروگرام پر کام کرتے ہوئے درج ذیل ایجادات کیں۔1۔آپٹیکل کمیونیکیشن اور 2۔آپٹیکل سینسر ٹیکنالوجی۔یورپ میں ورلڈ کانفرنس میں مسٹر شہاب خان نے عملی طور پر اپنی دونوں ایجادات کی نمائش کی۔اس عنوان پر مسٹر عمر شہاب خان کے طبع زاد مضامین یورپ کے سائنسی جرائد میں شائع ہو رہے ہیں جن میں ان کے کاموں پر پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں سراہا گیا ہے قبل ازیں مسٹر عمر شہاب خان نے بی ای الیکٹرونکس میں فرسٹ کلاس تھرڈ پوزیشن این ای ڈی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی سے حاصل کی تھی۔اس کے بعد انہوں نے آپٹیکل کمیونیکیشن میں بی آئی سی سی فارن اینڈ کامن ویلتھ آفس UK کرین فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے ایم ایس کرنے پر ایوارڈ حاصل کیا۔اس کے بعد یو کے کی تمام یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز اور پرنسپلز کی کمیٹی نے انہیں منتخب کیا کہ وہ سی آئی آئی انگلینڈ سے آپٹیکل فائبر۔۔۔ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کریں۔انہیں او آر ایس ایوارڈ سے نوازا گیا۔[74]

ایم ٹی اے کے لئے کراچی کا عطیہ

جماعت احمدیہ کراچی نے 1994ء میں ایم ٹی اے کیلئے 50 لاکھ روپے کا عطیہ پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس بات کا اعلان ایم ٹی اے کے 13 جنوری 1994ء کے پروگرام بات چیت میں کیا۔اس کے بعد ہر سال جماعت احمدیہ کراچی 50 لاکھ یا اس سے زائد ادا کر رہی ہے۔

ایم ٹی اے کی ایشیاء کے لئے نشریات کا آغاز 7/جنوری 1994ء سے ہوا۔[75]

ایس او ایس ویلج کراچی کے بچوں کی دعوت

ایس او ایس (SOS) ویلج لاوارث بچوں کا ایک عالمی ادارہ ہے جس کی ایک شاخ ملیر ہالٹ کراچی میں واقع ہے۔مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تحت کام کرنے والی خدام اور

اطفال کی کئی مجالس نے کئی مرتبہ یہاں کا دورہ کیا اور بچوں میں تحائف تقسیم کئے۔ لیکن یہ پہلا موقع تھا کہ مجلس اطفال الاحمدیہ ملیر کراچی نے ایس او ایس ولیج کے بچوں کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔

یہ رمضان کا مہینہ تھا اور آخری عشرہ چل رہا تھا جب مجلس ملیر کے ناظم اطفال مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب نے چند اطفال کے ہمراہ SOS ولیج کا دورہ کر کے ادارہ کے ڈائریکٹر محترم ونگ کمانڈر منظر حمید صاحب سے ملاقات کی اور انھیں بچوں سمیت مجلس ملیر کراچی میں آنے کی دعوت دی جو انھوں نے قبول کر لی۔

SOS ولیج کے بچے 8/مارچ 1994ء کو مجلس ملیر تشریف لائے۔ محترم ونگ کمانڈر منظر حمید صاحب بھی ہمراہ تھے۔ تمام بچے نہایت نظم وضبط کے ساتھ سفید کرتے پاجامے میں ملبوس لائن بنا کر اپنی وین (Van) سے اترے اور نہایت ترتیب سے بیٹھے۔

دعوت کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کے زیر اہتمام مکرم محمد اقبال منہاس صاحب صدر حلقہ ماڈل کالونی کراچی کے مکان پر کیا گیا تھا۔

تمام بچوں کو نہایت باعزت طریقہ سے بٹھایا گیا۔ چونکہ یہ رمضان کا مہینہ تھا لہٰذا پہلے افطاری کروائی گئی۔ اس کے بعد نماز ادا کی گئی اور بعد میں کھانا پیش کیا گیا۔

آخر میں تمام بچوں کو تحائف تقسیم کئے گئے۔

اس پروگرام میں SOS ولیج کے 20 بچے اور اسٹاف کے 2 افراد تشریف لائے جبکہ مجلس اطفال الاحمدیہ ملیر کے 12 اطفال شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ، مکرم محمد اقبال منہاس صاحب صدر حلقہ ماڈل کالونی، مکرم قائد صاحب مجلس ملیر، ناظم اطفال ضلع کراچی اور ناظم اطفال مجلس ملیر نے بھی شرکت کی۔ 76

دوسری عالمی بیعت 1994ء

1994ء میں دوسری عالمی بیعت کے لئے احباب کراچی کو پچھلے سال حاصل شدہ بیعتوں سے دُگنا یعنی 1094 بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1225 بیعتیں حاصل ہوئیں۔ اس موقع پر جب محترم مولانا عبد الوہاب صاحب مربی سلسلہ نے حضرت

خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں خط لکھا تو حضور نے تحریر فرمایا:

’’آپ کی طرف سے بذریعہ FAX یہ خوشخبری موصول ہوئی کہ جماعت احمدیہ کراچی کو امسال عالمی بیعت کے پروگرام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1225 بیعتیں پیش کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے۔ ماشاءاللہ چشم بدور۔ الحمد لله ثم الحمد لله الهم زدو بارك و ثبت اقدامهم جزاكم الله احسن الجزاء فی الدنیا و لآخرة۔

اللہ روح القدس سے آپ کی تائید فرمائے اور سب کو دنیا و آخرت میں بہترین جزاء دے مگر خدام بطور خاص انعام الٰہی کے مستحق ہیں جو بفضل تعالیٰ سب پر سبقت لے گئے۔۔۔اللہ تعالیٰ آپ کے سب پروگراموں میں برکت ڈالے اور عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے۔ سعادتوں میں بڑھائے اور آپ رب کے حضور سرخرو ہوں، اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ کان الله معكم۔‘‘

دوسری بیعت میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے 952 بیعتیں کروا کر پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ جبکہ انصار اللہ کراچی نے 189 بیعتیں کروائیں اور لجنہ اماء اللہ کراچی نے 84 بیعتیں کروائیں۔ 77

بیت النصرت دستگیر پر دہشت گردی کا واقعہ

27/اپریل 1994ء کو نماز فجر کے وقت بیت النصرت دستگیر میں نمازیوں پر کلاشنکوف سے فائرنگ کی گئی۔ اس وقت نماز فجر کا ٹائم 5:30 مقرر تھا۔ دہشت گردی کرنے والوں نے اپنے لحاظ سے پورے 5:30 پر بیت النصرت کی سامنے والی کھڑکی سے فائرنگ کی تا کہ اس طرح کافی جانی نقصان ہو لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ بیت النصرت کی گھڑی ایک منٹ پیچھے تھی۔ اس لئے ابھی صرف امام الصلوٰۃ مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب اپنے مصلیٰ پر آ کر کھڑے ہو رہے تھے اور باقی نمازی ابھی کھڑے نہیں ہوئے تھے۔

ایک گولی مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب کے سر کی کھال میں سے ہوتی ہوئی گزری جس سے آپ زخمی ہو گئے۔ بعض گولیوں نے دیواروں سے ٹکرا کر دوسرے نمازیوں کو زخمی کیا جن میں ناصر محمود ظفر صاحب، محمد ابراہیم شمس صاحب، چوہدری شریف احمد صاحب وغیرہ شامل تھے۔ 78

روزنامہ ''نوائے وقت'' کراچی نے اپنی اشاعت مورخہ 28/اپریل1994ء میں لکھا:

''فیڈرل بی ایریا بلاک نمبر14 میں واقع مکان نمبر1889 میں قادیانیوں نے عبادت گاہ قائم کر رکھی ہے۔ بدھ کو علی الصبح جب وہاں لوگ آنا شروع ہوئے تو اچانک دو مسلح افراد نے وہاں پہنچ کر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک شخص صغیر احمد چیمہ سر میں گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ حملہ آور فرار ہو گئے۔ بعدازاں زخمی صغیر احمد چیمہ کو عباسی شہید ہسپتال میں طبی امداد دی گئی۔''

ایک بستی سے احمدیوں کا نکالا جانا

مورخہ 2/مئی1994ء کو کراچی کی ایک بستی گلشن لطیف کورنگی کالونی میں احمدیوں پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 10 احمدی زخمی ہو گئے۔اس علاقے میں گیارہ احمدی گھرانے رہائش پذیر تھے۔تمام کے تمام گھرانوں کو اس بستی سے نکال دیا گیا۔[79]

مکرم چوہدری معین الدین صاحب ولد چوہدری رحمت علی صاحب (جو اس واقعہ میں متاثر ہوئے) تحریر کرتے ہیں کہ:

''گلشن لطیف میں تقریباً27 پلاٹ احمدیوں کے اور 2 پلاٹ جماعت کے تھے۔ وہاں تکلیفیں بہت تھیں یعنی بجلی کی پانی کی لیکن پھر بھی خدا کا شکر کیا کہ اپنا مکان بن گیا ہے وہ بھی احمدی گھرانوں کے بیچ۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا، بڑی تکلیفوں میں ہم نے آٹھ دس ماہ گزارے پھر آہستہ آہستہ ہمیں کچھ پتہ چلنا شروع ہوا کہ ہمارے خلاف پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ہم احمدیوں نے ایک جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا جس میں غیر از جماعت احباب کو بھی بلایا، جلسہ ہوا، کھانا کھلایا گیا۔ اس کے بعد مخالفت زیادہ ہوگئی کہ ان لوگوں نے اپنے جلسے کی خاطر یعنی (دعوت الی اللہ) کی خاطر ہمیں روٹی کھلائی ہے کچھ مہینوں بعد زیادہ تکلیفیں دینے لگے۔ بجلی کاٹ دی، لیکن اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ہم بیٹھے رہے کہ یہ تکلیفیں تو ہمارے پیارے نبیؐ نے ہم سے زیادہ برداشت کی ہیں ہم کیا چیز ہیں۔ پانی تھوڑا تھوڑا آ جاتا تھا پھر اچانک ایک دن یعنی 3/مئی بروز منگل مغرب کے وقت لطیف بٹ صاحب کے گھر کے باہر آ کر انھوں نے پانی کا کنکشن جو احمدیوں کے گھروں میں تھوڑا بہت مشکل سے جاتا تھا وہ کاٹ دیا اندر سے بٹ صاحب کے بیٹے آ گئے تو انھوں نے روکا کہ پانی کیوں کاٹ رہے ہو انھوں نے کہا

کہ ہم آپ لوگوں کو پانی نہیں دیں گے۔ آپ کیا کر سکتے ہیں تھوڑی سی ہاتھا پائی ہوئی ان لوگوں نے بٹ صاحب کے بیٹے کو زخمی کر دیا کیونکہ وہ تو پورے پروپیگنڈے کے ساتھ سو ڈیڑھ سو آدمی جمع کر کے لائے تھے۔

ہم پانچ آدمیوں کو میرے دو بیٹے میں خود ایک یوسف ثانی صاحب، ایک نصیر احمد بٹ صاحب کو مار پیٹ کر اپنی مسجد میں لے گئے۔ جس میں دس احمدی پہلے ہی بند تھے مسجد میں جا کر گالیاں بکتے رہے۔ دوبارہ پھر پولیس کو لے آئے جو پستول انھوں نے مجھ سے چھینا تھا وہ پولیس کو دے دیا کہ اس سے انھوں نے ہم پر حملہ کیا ہے راستے میں ہمیں مارتے، گالیاں بکتے شریف آباد تھانے میں لے گئے اور دو دن بند رکھا اور پھر جیل میں بھیج دیا اور میرے چھوٹے بیٹے نعیم الدین کو بچوں والی جیل میں بھیج دیا باقی لوگوں کی ضمانتیں دو دن بعد ہو گئیں لیکن میری اور میرے بیٹے نعیم الدین کی پانچ دن بعد ہوئی اور دو سال تاریخیں بھگتتے لگ گئے پھر اللہ نے فضل کیا۔ تقریباً ایک ماہ ہم لوگ ادھر اُدھر رہتے رہے پھر جماعت کے آدمی پولیس کو ساتھ لیکر ہمارے گھروں میں رات کے بارہ بجے کے قریب گئے، گھروں کی حالت دیکھ کر دُکھ بھی ہوا مگر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹیوں کی عزت بچائی اور ہم لوگوں کی جانیں بچائیں گھر کی جو حالت تھی اللہ امان دے سب قیمتی سامان غائب تھا۔

تقریباً ایک ہفتہ بعد جب ہم تینوں باپ بیٹے جمعہ پڑھنے گئے ہوئے تھے پیچھے سے ملاں لوگ بجلی کاٹنے آ گئے ایک ہمسایہ نے بولا کہ کیوں کاٹ رہے ہو؟ تو انھوں نے کہا ہم قادیانیوں کو یہاں نہیں رہنے دیں گے تم کون ہوتے ہو بولنے والے اتنے میں ہم جمعہ پڑھ کر آ گئے تو صدر صاحب کورنگی کو اطلاع دی انھوں نے کہا بیوی بچوں کو نکال کر یہاں لے آؤ ایسا نہ ہو کہ رات کو پھر حملہ کر دیں پھر ہم وہی جسم کے کپڑے پہنے نکل گئے۔ جب ہمیں پکڑ کر لے گئے تو شریف آباد تھانہ لانڈھی میں رکھا پھر تیسرے دن جیل میں لے کر گئے وہاں جا کر ہمیں نہ پانی دیا نہ کھانا بلکہ یہ کہا کہ جوتیاں اُتار کر تپتی زمین پر جھاڑو دو ہم پندرہ سولہ آدمی تھے میں نے دھوتی قمیض پہنی ہوئی تھی ایک بنگالی اُدھر سفیدی کر رہا تھا اُس نے سمجھا کہ بنگالی بھائی ہے اُس نے بنگالی میں بات کی میں نے کہا کہ نہیں میں پنجابی ہوں اُدھر پولیس والا جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اُس نے بولا کہ پھر یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میں پنجابی ہوں اُس نے بولا پانی پیو میں نے کہا ہم تو دو دن

سے بھوکے ہیں پانی کیا پئیں گے اُس نے ایک آدمی کو بلایا کہ وہاں بیرک میں جا کر جو کوئی چیز روٹی اچار سالن جو بھی ہے وہ لے آؤ۔ جو کچھ تھا وہ لیکر آیا تو ہم نے کھایا پھر بولا کہ آپ کرسی پر بیٹھ جائیں جب چیک کرنے والے آئیں گے تو شام کو اُس سے تھوڑا پہلے جھاڑو وغیرہ دے لینا۔ اب آرام کرو۔ پھر شیخ عثمان صاحب وکیل نے ضمانتیں کرائیں تو سب رہا ہو گئے لیکن مجھ پر ایک دوسرا کیس پستول کا بن گیا اس لئے مجھے بعد میں رہا کیا گیا جب میرا بیٹا لینے آیا تو باہر وہ پولیس والا بھی ساتھ آیا تو پھر میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا۔ بیٹے کو کہا اس کو 100 روپے دے دو اس نے بڑی خدمت کی ہے اُس نے انکار کیا کہ آپ میرے باپ کی طرح ہیں پھر زبردستی دیا کہ یہ ہماری خوشی ہے۔ اس کے بعد دو سال تک تاریخیں پڑتی رہیں پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب ٹھیک ہو گیا۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اپنا فضل رکھے اور ہر دُکھ تکلیف سے بچائے اور احمدیت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

ایک ایمان افروز واقعہ تو میں بھول ہی گیا کہ جیل میں جب تیسرے چوتھے دن ہمیں اور جو نئے قیدی تھے سپرنٹنڈنٹ کے پاس پیش کیا گیا اور سمجھایا گیا کہ نیچے سر کر کے بیٹھنا ہے ادھر اُدھر دیکھنا نہیں جو بات سپرنٹنڈنٹ پوچھے وہ بتانی ہے زیادہ بات نہیں کرنی۔ ایک شرارتی آدمی نے کہا کہ اس شخص کو یعنی مجھے سب سے آگے بٹھایا جائے میں لائن میں آگے بیٹھ گیا۔ سب سے پہلے سپرنٹنڈنٹ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ہمیں تو کوئی پتہ نہیں ہم پر رات کو حملہ ہوا ہے ہم احمدی ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا اُس نے بڑے احترام سے پولیس والے کو کہا کہ انکو اُٹھا کر وہاں آرام سے پیچھے بٹھا کر آؤ اور ناشتہ وغیرہ دو۔ یہ تھا میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل بلکہ ہم سب کے ساتھ۔ خدا تعالیٰ آئندہ بھی اپنی امان میں رکھے اور دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین''

گلشن لطیف کراچی کے واقعہ میں جو احباب اسیر راہ مولیٰ بنے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔	مکرم زاہد الرحمٰن صاحب	2۔	مکرم نصیر احمد صاحب
3۔	مکرم خورشید احمد صاحب	4۔	مکرم ناصر احمد صاحب
5۔	مکرم نور احمد شمس صاحب	6۔	مکرم عبدالباری طارق صاحب

7۔	مکرم داؤد صاحب	8۔	مکرم محمد اسلم صاحب
9۔	مکرم کلیم اللہ صاحب	10۔	مکرم مکرم احمد صاحب
11۔	مکرم نعیم الدین صاحب	12۔	مکرم نصیر احمد بٹ صاحب
13۔	مکرم محمد یوسف ثانی صاحب	14۔	مکرم نصیر الدین صاحب
15۔	مکرم چوہدری معین الدین صاحب 80		

مکرم عبد الرحمٰن باجوہ صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

مکرم عبد الرحمٰن باجوہ صاحب 28؍اکتوبر 1994ء کو منظور کالونی کراچی میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ آپ شام 5 بجے کے قریب اپنی ہمشیرہ محترمہ کے گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور وہ موقع پر ہی انتقال کر گئے ان کی عمر 35 سال کے قریب تھی۔ ان کی نماز جنازہ منظور کالونی میں اسی رات گیارہ بجے مکرم مربی سلسلہ صاحب نے پڑھائی جس کے بعد رات بارہ بجے کے قریب ان کو اسٹیل ٹاؤن میں واقع احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ اپنے حلقہ منظور کالونی کے نائب صدر تھے۔ جماعتی مقدمات اور دیگر خدمات میں پیش پیش رہتے تھے اور جماعتی خدمات میں دلی بشاشت محسوس کرتے تھے۔ 81 آپ کی غائبانہ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 11؍نومبر 1994ء کو پڑھائی۔ 82

مکرم سلیم پال صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

آپ مورخہ 10؍نومبر 1994ء کو منظور کالونی میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ آپ کی غائبانہ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 11؍نومبر 1994ء کو نماز جمعہ کے بعد پڑھائی۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ:

''آج جیسا کہ آپ کو خبر مل گئی ایک اور احمدی مخلص کی (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کی اطلاع ملی ہے............ جہاں تک یہ رستہ (خدا کی راہ میں جانیں قربان کرنے کا) رستہ ہے یہ رستہ تو ہم نے سوچ سمجھ کر قبول کیا ہے۔ (راہ خدا میں جانیں قربان کرنے) کے دکھ اپنی جگہ، (راہ

خدا میں جانیں قربان کرنے) کی سعادتیں اپنی جگہ۔ آج دنیا میں یہی جماعت ہے جسے اس سعادت کے لئے چُنا گیا ہے............ دشمن کے جلنے سے، حسد سے،اس کی گولیوں کی بوچھاڑ سے، چند مظلوموں کی جان لینے سے، ہمارے قافلے کے قدم نہیں رکیں گے، ہم ضرور آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اللہ ہی ہے جو ہمارے حساب ان سے چکائے گا۔لیکن محبت اور خلوص کے ساتھ ان کی قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے ان کی نماز جنازہ آج ہوگی اواس کے علاوہ ہمیشہ ان (راہ خدا میں جان دینے والوں) کو اپنی دعاؤں کا ایک مستقل حصہ بنالیں۔'' 83

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 16/جولائی1999ء میں مکرم سلیم پال صاحب کے بارے میں فرمایا،

'' آپ مکرم خدا بخش صاحب پال اور محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ کے ہاں ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں پہلے ربوہ اور پھر کراچی منتقل ہوگئے۔ بوقت (قربانی) کراچی میں ہی آباد تھے۔''

حضور نے فرمایا۔

'' منظور کالونی کراچی میں (قربان) ہونے والے عبد الرحمٰن باجوہ صاحب کے بعد آپ کا دوسرا نمبر ہے۔ باجوہ صاحب کی (قربانی) کے چودہ دن بعد 10/نومبر 1994ء کو محترم سلیم احمد پال صاحب جب رات کو اپنی دکان بند کر کے گھر کی طرف جا رہے تھے تو دکان سے تین گلیاں آگے دو موٹرسائیکل سواروں نے آپ پر اندھا دھند فائرنگ کر کے آپ کو موقع پر ہی (قربان) کر دیا۔ 84

گیسٹ ہاؤس کراچی بمقام قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت احمدیہ کراچی کو قادیان میں گیسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ ارشاد حضور نے اپنے خط مورخہ 15/مارچ 1991ء میں فرمایا۔

چنانچہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے اس ارشاد کو مجلس عاملہ اور صدران حلقہ جات کراچی کے مشترکہ اجلاس میں پیش کیا۔ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ جماعت کراچی مجوزہ گیسٹ ہاؤس اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تعمیر کرائے گی۔ اس گیسٹ ہاؤس

میں1476افراد کی رہائش رکھی گئی جن میں320افراد کے لئےFamily Suites کی تعمیر بھی شامل ہے۔ایک فرد کی رہائش کے لئے21مربع فٹ جگہ رکھی گئی۔[85]

اس گیسٹ ہاؤس کی تعمیر پر1995ء میں دو کروڑ روپے کے اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا۔ نقشہ کچھ اس طرح بنایا گیا کہ گراؤنڈ فلور پر ہال بنائے جائیں اور اس کے اوپر دو منزلیں Family Suites کے لئے تعمیر ہوں گی۔[86] جبکہ عورتوں اور مردوں کیلئے علیحدہ رہائش گاہیں تیار ہوں گی۔[87]

جن احباب کراچی نےFamilySuitesکے لئے رقم ادا کی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم چوہدری شاہنواز صاحب

مکرمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ

مکرم شیخ عبدالمجید صاحب

مکرم سید شوکت علی صاحب(الرحیم جیولرز)

مکرم چوہدری احمد مختار صاحب

مکرم ماسٹر محمد یٰسین صاحب معہ اہل وعیال

مکرم چوہدری آصف احمد صاحب

مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب

مکرم چوہدری محمد خالد صاحب

مکرم محمد یٰسین لکھنوی صاحب

مکرمہ انوار الرحمٰن صاحبہ اہلیہ شیخ رفیق الرحمٰن صاحب

مکرم قاضی حبیب الدین صاحب

مکرم ملک محمود احمد صاحب

مکرم بریگیڈئر چوہدری عبدالوہاب صاحب

مکرم لطیف الرحمٰن صاحب،مکرم افتخار الرحمٰن لطیف صاحب

مکرم شیخ محمد حسین صاحب

مکرم کموڈر رحمت اللہ باجوہ صاحب

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب

مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب

مکرم ملک بشیرالدین صاحب

مکرم ملک عبدالرشید صاحب

مکرم نوید احمد خان صاحب

(یہ فہرست دفتر خصوصی تحریکات جماعت احمدیہ کراچی کے دفتر میں آویزاں ہے)

جماعت احمدیہ کراچی نے =/1,02,500 پاؤنڈز (اس وقت کی کرنسی کے حساب سے =/27,34,700 روپے) 1994ء میں لنڈن بھجوا دئے تھے۔[88]

جشن تشکر برائے خسوف وکسوف 1994ء

1994ء میں حضرت امام مہدی کی صداقت کے لئے ظاہر ہونے والے نشان خسوف و کسوف یعنی سورج اور چاند گرہن کو 100 سال پورے ہوئے تو پوری جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرح کراچی میں بھی جشن تشکر منایا گیا۔ جلسہ جات منعقد ہوئے۔ مٹھائی تقسیم ہوئی اور چراغاں کیا گیا۔خسوف وکسوف سے متعلق پمفلٹ شائع کر کے کثرت سے غیر از جماعت احباب تک پہنچایا گیا۔

مکران (بلوچستان) میں طبی کیمپ کا حکم

مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب مربی دعوت الی اللہ کراچی نے 19/اپریل تا 2/مئی 1994ء مکران ڈویژن کا دورہ کیا اور وہاں جماعت کو از سرنو قائم کیا۔اس دورہ کی رپورٹ جب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھجوائی تو حضور نے مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ کے خط میں تحریر فرمایا کہ:

''کراچی میں جماعت سے کہیں کہ وہاں طبی کیمپ لگائیں۔''

مکران میں طبی کیمپ لگانے کا فیصلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد کی روشنی میں مجلس عاملہ جماعت کراچی نے فیصلہ کیا

کہ مکران میں مستقل کلینک کھولا جائے اور ہر تین ماہ بعد ایک نہ ایک اسپشلسٹ ڈاکٹر دورہ کیا کرے۔

کراچی وقف جدید کے سپرد

1994ء کے آخر میں صوبہ سندھ بشمول کراچی میں دعوت الی اللہ کا کام وقف جدید کے سپرد کر دیا گیا۔89

کراچی میں وقف جدید کے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں پہلے مربی مکرم مظہر اقبال صاحب تھے۔90

مقدمہ 1995ء

مکرم لطف الرحمٰن علوی صاحب ولد مکرم مختار احمد علوی صاحب پر 23رفروری 1995ء کو جماعت کا لٹریچر رکھنے کے الزام میں 298C کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔91

اسکیم وقف اِیام۔دعوت الی اللہ (اندرون کراچی)

1995ء میں جماعت احمدیہ کراچی نے وقف ایام کی اسکیم جاری کی جو درج ذیل ہے۔

1۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جو نصائح فرماتے رہے ہیں انہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مسلسل اور منظّم جدو جہد کی ضرورت ہے۔دعوت اِلی اللہ کے کام کو تیز کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کراچی نے ایک اسکیم تیار کی ہے۔جس کے تحت افراد جماعت (انصار،خدام اور لجنات) سے تحریک کی جائے کہ وہ سال میں کم از کم ایک ہفتہ دعوت الی اللہ کے لئے وقف کریں۔ایسے رضا کاروں کے لئے یہ سہولت بھی رکھی گئی ہے کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک ویک اینڈ (Week End) یعنی جمعہ اور ہفتہ کے ایام وقف کریں۔اس طرح ان کا یہ وقف چار ہفتوں میں مکمل ہوگا۔لیکن اگر کوئی واقف پورا ایک ہفتہ وقف کرنا چاہے تو ایسا بھی کیا جا سکتا ہے۔

2۔ صدر صاحبان حلقہ جات کی وساطت سے واقفین کے نام اکٹھے کئے جائیں گے اور پھر امیر صاحب کی ہدایات کے مطابق ان واقفین عارضی کو چند مقررہ مقامات پر بھیجا جائے گا۔وقف ایام کے خاتمہ پر واقفین اپنی تحریری رپورٹ امیر صاحب کی خدمت میں ارسال کریں گے۔

جہاں تک مستورات واقفین کا تعلق ہے یہ کام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی زیرنگرانی کیا جائے گا۔وہ تمام لجنات سے فارم پُر کرانے،انہیں کام پر مقرر کرنے اور واقفین کی مجموعی کارکردگی کی ہفتہ وار رپورٹ ارسال کریں گی۔

3۔ واقفین کے فرائض یہ ہونگے۔

i۔ وہ وقف ایام میں اپنے مشن کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں گے اوران ایام میں التزام کے ساتھ روزانہ نوافل اور نماز تہجد ادا کریں گے۔

ii۔ اپنی ڈیوٹی کے دوران اپنے مقررہ حلقہ میں دعیان اِلی اللہ سے ملاقات کر کے وہاں کے کام کی رفتار کا جائزہ لیں گے۔

iii۔ مجالس سوال و جواب میں شامل ہو کر اس کے طریق کار کی افادیت کا جائزہ لیں گے اوراس میں مناسب ترامیم یا تجاویز پیش کریں گے۔

iv۔ دعوت الی اللہ کا فریضہ ہر احمدی پر لازم ہے اور اس فرض کی ادائیگی رضائے الٰہی کا موجب ہے۔ اس لئے ہر واقف اپنے حلقہ میں نئے داعیان پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

v۔ صدر صاحب حلقہ کی مدد سے نومبائعین کے تربیتی کام کا جائزہ بھی لے گا۔

vi۔ وقف کے اختتام پر اپنی تحریری رپورٹ روانہ کرے گا۔

4۔ صدر حلقہ ہر واقف کو مندرجہ بالا فرائض سے مطلع کرے گا۔92

ایک نوجوان کے لئے قائداعظم پولیس میڈل ایوارڈ

مورخہ 11رجولائی 1995ء کو محکمہ پولیس میں کام کرنے والے کراچی کے احمدی نوجوان مکرم سعید احمد بٹ صاحب نے ڈاکوؤں سے مقابلہ کرتے ہوئے جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔

صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری صاحب نے یوم پاکستان (23رمارچ 1996ء) کے موقع پر مکرم سعید احمد بٹ صاحب کو ان کی بہادرانہ اور دلیرانہ کارکردگی پر قائداعظم پولیس میڈل ایوارڈ دینے کا اعلان کیا۔93

پلاٹ گلشن مہران نمبر 2

یہ 36/ ایکڑ رقبہ پر مشتمل قطعہ اراضی ہے جس کی سیل ڈیڈ 1995ء میں ہوئی۔ اس کی باؤنڈری وال بنا کر اس میں درخت وغیرہ لگائے گئے ہیں۔ 93.a

اس کی خریداری میں مکرم چوہدری رکن الدین صاحب کی کوششوں کا بڑا عمل دخل ہے۔

مرکزی کمیشن کے حوالے سے کمیٹی کا قیام

96-1995ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے مالی معاملات کے بارے میں ایک مرکزی کمیشن نے کراچی جماعت کو رپورٹ لکھی۔

اس رپورٹ کی جوابدہی کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کی سطح پر ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب بھی اس کمیٹی کے رکن تھے۔

کمیشن کی رپورٹ کے حوالے سے اس معاملہ کی کافی تحقیق اور رپورٹ کا تحریر کرنا مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کے حصہ میں آیا۔ 94

احمدی خواتین پر قاتلانہ حملہ اور اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز

لجنہ اماء اللہ کراچی کی دو اراکین محترمہ مسز بشریٰ تاثیر صاحبہ اور محترمہ سمیعہ بخاری صاحبہ پر 26/ مارچ 1996ء کو قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ دونوں خواتین مذکورہ تاریخ کو طارق روڈ کراچی گئی تھیں۔ محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ کپڑے سلوانے ایک درزی کی دکان میں چلی گئیں جبکہ محترمہ سمیعہ بخاری صاحبہ کچھ دوسری اشیاء کی خریداری کے لئے آگے چلی گئیں۔ اسی اثناء میں درزی نے قریبی قصائی کی دکان سے چاقو لے کر محترمہ بشریٰ صاحبہ پر حملہ کر دیا جس سے ان کے سر اور کندھے پر شدید چوٹیں آئیں اور آپ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ حملہ آور نے انھیں مردہ سمجھ کر دوسری خاتون محترمہ سمیعہ صاحبہ پر بھی حملہ کیا جس سے انھیں بھی شدید چوٹیں آئیں۔ دونوں خواتین کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی جان بچانے کے لئے 3 سے 5 گھنٹے طویل آپریشن کئے گئے۔ اس حملہ کے نتیجہ میں محترمہ بشریٰ صاحبہ مفلوج ہو گئیں۔

حملہ آور درزی کو پولیس نے حراست میں لے کر اس سے بیان لیا تو اس نے کہا کہ ان دونوں خواتین نے کہا تھا کہ احمدی زیادہ اچھے مسلمان ہیں اور انھوں نے مجھے جو کپڑا سلنے کے لئے دیا تھا اس پر قرآنی آیات درج تھیں۔

پولیس نے اس الزام پر محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ کے خلاف A-295اور C-295 کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔اور اس کے بعد آپ کو زیر حراست لے لیا گیا اور آغا خان ہسپتال کراچی میں جہاں آپ زیر علاج تھیں پولیس گارڈ لگا دی گئی۔اس طرح محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔آپ کی درخواست ضمانت 17/اپریل1996ء کو منظور ہوئی۔

متنازعہ کپڑے کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں یہ ثابت ہوا کہ محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ کے خلاف مقدمہ بے بنیاد تھا کیونکہ مذکورہ کپڑے کا پرنٹ (نقش) ایک ڈیزائن تھا نہ کہ کوئی تحریر اور اسے کسی بھی طرح پڑھا نہیں جا سکتا تھا۔95

حضرت میاں جان محمد صاحب کی کراچی تشریف آوری

حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ 5/اپریل1996ء کو کراچی تشریف لائے۔

گیسٹ ہاؤس کراچی میں اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی اور اراکین عاملہ مجالس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی وقائدین مجالس کے ساتھ گروپ فوٹوز ہوئیں۔96

مقابلہ کوئز زیر اہتمام خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور

1996ء کا سال عالمگیر جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی معرکۃ الآرا تصنیف ''............اصول کی فلاسفی'' کی سوسالہ سالگرہ کے طور پر منایا گیا۔

اس مناسبت سے مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور نے ''............اصول کی فلاسفی'' پر ایک کوئز مقابلہ کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام 23/اگست1996ء کو علاقائی بنیاد پر دارالذکر لاہور میں منعقد ہوا۔

اس مقابلہ کوئز میں 14 میں سے 12 علاقہ جات کی ٹیموں نے شرکت کی۔ ہر ٹیم 3 خدام پر مشتمل تھی اور یہ مقابلہ 3 راؤنڈ پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کی ٹیم نے یہ کوئز مقابلہ جیت کر اوّل پوزیشن حاصل کی۔ 97

اس مقابلہ میں کراچی کے جن خدام نے حصہ لیا۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم شیخ کامران احمد صاحب

2۔ مکرم ذاکر مسلم بٹ صاحب

3۔ مکرم رانا وسیم احمد صاحب 98

تقرر امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1996ء کے آخر میں مکرم نواب مودود احمد خان صاحب کا بحیثیت امیر جماعت احمدیہ کراچی تقرر فرمایا۔

مکرم کنور ادریس صاحب کی سندھ میں بطور وزیر تقرری

مکرم کنور ادریس صاحب صوبہ سندھ کی عبوری نگران کابینہ میں 1996ء کے آخر میں سینئر وزیر مقرر ہوئے۔ آپ کے پاس وزارت داخلہ کا قلمدان بھی تھا۔ اس وقت صوبہ سندھ کی عبوری حکومت کے وزیر اعلیٰ جناب ممتاز علی بھٹو صاحب تھے۔ 99

بطور وزیر تقرری کے سلسلے میں محترم کنور ادریس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں خط تحریر کیا تو حضور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

''سندھ کابینہ میں منسٹر کے طور پر تقرر کی بے حد مبارک ہو۔ اللہ کرے آپ کا دور بہت بابرکت ثابت ہو اس میں ہمیشہ انصاف اور تقویٰ کو فوقیت دیں۔ کسی ایسے معاملہ میں جہاں ان دونوں اصولوں سے ہٹ کر مطالبہ ہو ہرگز کسی کا ساتھ نہ دیں۔'' 100

مکرم کنور ادریس صاحب کی تقرری کے خلاف مولویوں نے جلسے، مظاہرے اور ہڑتالیں بھی کیں اور وزیر اعلیٰ پر زور دیا کہ محترم کنور ادریس صاحب کو کابینہ سے علیحدہ کیا جائے، لیکن وزیر اعلیٰ سندھ نے مکرم کنور ادریس صاحب کو ان کے عہدہ پر برقرار رکھا۔

روزنامہ ڈان کراچی نے مورخہ 14/دسمبر 1996ء کو ہونے والی ہڑتال کی درج ذیل خبر شائع کی۔

Strike Called in Sindh Today

Several religious Parties and groups have called a strike on Saturday (14 December 1996) in the Province to Protest against the including of a Qadiani Minister in the Sindh Cabinet. The Strike call was given on Thursday by Majlis-i-Amal Tahaffuz Khatm-i-Nabuwat.

اس ہڑتال کے بارے میں دوسری خبر دیتے ہوئے روزنامہ ڈان نے 15/دسمبر 1996ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع کی۔

Partial Strike Observed in City

A Partial Peaceful strike was observed in the city on Saturday on the call of Majlis-i-Amal Tahaffuz Khatm-i-Nabuwat against the induction of a Qadiani Minister in the Sindh Cabinit.

ایک دوست کے لئے گولڈ میڈل

کراچی نیوکلیئر پاور پلانٹ میں مورخہ 9/اکتوبر 1996ء کو پلانٹ کی سلور جوبلی کی تقریب کے موقع پر صدر پاکستان فاروق احمد لغاری نے گزشتہ پچیس سال کے دوران پلانٹ پر اعلیٰ کارکردگی اور غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں ملازمین کو گولڈ میڈل اور تعریفی اسناد عطا کیں۔

کراچی کے ایک احمدی دوست مکرم ارشد احمد صاحب (فورمین) کو بھی ان کی اعلیٰ خدمات، حسن کارکردگی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اعتراف میں گولڈ میڈل دیا گیا۔ 100.a

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور مکرم کنور ادریس صاحب پر مقدمہ

مکرم کنور ادریس صاحب نے اپنی سندھ کابینہ میں تقرری کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خوشنودی کا خط اخبار میں شائع کروا دیا۔

اس خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم کنور ادریس صاحب کو بعض زریں نصائح فرمائی تھیں۔ حضور کے اس خط کو بنیاد بناتے ہوئے مولوی احمد میاں حمادی نے حضور اور مکرم

کنور ادریس صاحب پر مقدمہ قائم کر دیا کہ انھوں نے خود کو مسلمان ظاہر کر کے غیر قانونی اور غیر آئینی کام کیا ہے۔ اس مقدمہ میں جج نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی گرفتاری کا حکم جاری کیا۔ روزنامہ جرأت کراچی نے اس حوالے سے اپنی 22/مارچ2000ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع کی۔

''کراچی (آن لائن)۔ ایڈیشنل سیشن جج ساؤتھ جناب عبدالرسول میمن نے غیر مسلم مرزا طاہر احمد قادیانی کو مفرور قرار دیتے ہوئے اسے گرفتار کر کے 3/اپریل کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے جب کہ اس کے ساتھی ملزم سابق صوبائی وزیر داخلہ کنور ادریس کی ضمانت قبل از گرفتاری کی توثیق کر دی ہے۔

استغاثہ کے مطابق انجمن تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے کنونیر علامہ احمد میاں حمادی نے سیشن جج ٹنڈو آدم کی عدالت میں دفعہ 297,298-C کے تحت مقدمہ دائر کیا تھا کہ 31/مارچ1997ء کو ملزم کنور ادریس جو کہ سندھ میں ممتاز بھٹو کی کابینہ میں نگران وزیر داخلہ تھا ایک اخباری پریس کانفرنس میں خود کو مسلمان ظاہر کیا اور ثبوت کے طور پر مرزا طاہر احمد قادیانی کا ایک مکتوب اخبارات کو دیا جس میں قرآنی آیات کے حوالے دیتے ہوئے کنور ادریس کے وزارتی کردار کو سراہا گیا۔ استغاثہ کے مطابق ملزمان کا یہ اقدام نہ صرف غیر قانونی اور غیر آئینی ہے بلکہ توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے جس کی سزا موت یا عمر قید ہے۔ کیونکہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ان پر قرآن پاک، نماز اور مساجد کے استعمال پر پابندی لگائی جا چکی ہے۔'' [101]

وفات مکرم چوہدری احمد مختار صاحب

مکرم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 30/جنوری 1997ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر بوقت وفات 88 برس تھی۔ [102]

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ارشاد فرمایا:

''محترم چوہدری صاحب نے ایک طویل عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کی شاندار امارت کی۔ ان کے دور میں جماعت احمدیہ کراچی نے قابل قدر ترقی کی اور جماعت کراچی کی تنظیم اور خدمات ساری جماعت میں قابل رشک ہیں۔ چوہدری صاحب نہایت درجہ اخلاص، مستعدی اور

فدائیت کے ساتھ خدمات دین بجالاتے رہتے تھے۔" 103

محترم چوہدری صاحب کی وفات کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مورخہ 7رفروری1997ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"آخر میں ایک (-) جنازہ کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو مکرم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کا جنازہ ہوگا جو عصر (-) کے بعد ہوگا۔ چوہدری صاحب کا ذکر خیر ان کے لئے دعا کی تحریک کی خاطر لازمی ہے............ 1965ء میں امیر جماعت کراچی منتخب ہوئے۔ اور گزشتہ ساڑھے تین، چار ماہ پہلے تک آپ امیر جماعت کراچی ہی رہے اس دوران جو غیر معمولی خدمتوں کی توفیق ملی ہے اس کی تفصیل بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی پر آپ نے بے حد محنت کی ہے۔ اور چوہدری عبد اللہ خان صاحب نے جس معیار پر جماعت کو پہنچایا تھا اس پہ قائم رکھنا اور آگے بڑھانا کوئی معمولی کام نہیں تھا مگر انہوں نے ہر پہلو سے اس کا حق ادا کیا۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ کن حالات میں گزشتہ چار ساڑھے چار ماہ پہلے ان کو جماعت کی امارت کے عہدہ سے سبکدوش کرنا پڑا۔ اول تو یہ کہ گزشتہ دو سال سے بہت گہری بیماریاں لاحق ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ ایک موقع پر ایک پھیپھڑا Collapse کر گیا ....تو گزشتہ دو تین سال سے میں نے محسوس کیا کہ جماعتی ذمہ داریوں کے لئے جتنی طاقت چاہئے وہ طاقت رفتہ رفتہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں پھر۔ چند ماہ پہلے مجھے کراچی کی جماعت کے بعض ذمہ دار عہدیداران نے بعض انتظامی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی............ چنانچہ گزشتہ جو تحقیق ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں یہ بات تو کھل گئی کہ آپ انتظامی طور پر باریک ذمہ داری ادا کرنے کے لئے اتنی صحت نہیں رکھتے تھے۔ آخری رپورٹ سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا لیا تاکہ یہ معاملہ اسی طرح ختم ہو۔ اور جہاں تک ان کے اوپر کسی قسم کی سرزنش کا تعلق ہے تو اس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔

مجھے پورا یقین ہے کہ ذاتی طور پر آپ ہر داغ سے پاک تھے اس معاملے میں............ پس جب جماعت کراچی نے مجھ سے پوچھا کہ ان کی وصیت کے متعلق کیا کریں میں نے کہا لازماً وہ قائم وصیت ہے۔ بہت عظیم خدمات کی ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی پورے اعزاز کے ساتھ اور پوری وفا کے ساتھ ان کی تجہیز و تکفین کے فرائض انجام دے اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ اس

(وفات یافتہ) بھائی کو رخصت کرے اور اس لئے ان کے لئے بہشتی مقبرہ میں چوہدری انور حسین صاحب کے ساتھ جگہ خالی تھی۔ وہاں میں نے ان کی تدفین کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری تھی کہ لوگوں میں یہ باتیں پھیل تو جاتی ہیں کہ ایک شخص جو اتنی بڑی قربانی کرنے والا، اتنے لمبے عرصے سے یہ خدمتیں سرانجام دیتا رہا وہ معطل ہو گیا ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس شخص کا کیا احترام میرے دل میں ہے۔ اور میری کیا مجبوریاں تھیں جو اس کا تعطل لازماً کرنا ہی پڑا تھا۔ تو یہ تردید ان الزامات سے ان کو صاف کر رہی ہے جن کے متعلق بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گویا وہ خود بعض باتوں میں ملوث تھے۔ میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں۔ ہرگز کوئی ایسی بات ثابت نہیں۔'' 104

محترم چوہدری صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ کراچی نے درج ذیل قراردادِ تعزیت پاس کی۔

قراردادِ تعزیت

بروفات چوہدری احمد مختار صاحب

جماعت احمدیہ کراچی اپنے سابق امیر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کی وفات پر دلی افسوس اور رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت سے چوہدری صاحب موصوف کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان خصوصاً ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم چوہدری صاحب موصوف پنجاب کے ایک متوسط زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابھی بچے ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ جس کی وجہ سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ملازمت اختیار کرنا پڑی۔ اگرچہ نامساعد حالات کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا تاہم تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا کہ ہر قسم کی کتابیں خرید کر پڑھتے اور اپنی لائبریری میں محفوظ رکھتے۔ چنانچہ مختلف موضوعات پر کتابوں کا ایک اچھا ذخیرہ ان کی ذاتی لائبریری میں جمع ہو گیا تھا۔ اور ان کتابوں سے وہ خاطر خواہ فائدہ بھی اُٹھاتے تھے۔ چوہدری صاحب موصوف اپنے ذاتی مطالعہ کی بدولت وسیع معلومات رکھتے تھے۔ انگریزی زبان میں تحریر و تقریر کا ملکہ حاصل کر لیا

تھا۔علم کلام پر بھی خاصی دسترس تھی۔اپنی انہی خوبیوں کی بناء پر **حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بعض ممالک میں ان کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔جس کا انہوں نے خوب حق ادا** کیا۔چوہدری صاحب موصوف امام جماعت احمدیہ الرابع سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔حضرت صاحب کے ہر حکم پر مستعدی سے عمل پیرا ہوتے اور جماعت کو بھی حضرت صاحب کے احکام پر پوری طرح کاربند رہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد دہلی سے کراچی آگئے، یہاں آنے کے بعد ملازمت ترک کر کے اپنا کاروبار شروع کر دیا پہلے پہل جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے۔اس دوران زعیم اعلیٰ انصاراللہ بھی رہے۔

1959ء میں محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی کی وفات کے بعد جب مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت بنے تو ان کے عہد امارت میں نائب امیر بھی رہے۔ 1965ء میں امیر جماعت منتخب ہوئے اور پھر مسلسل امیر منتخب ہوتے رہے۔

اس طرح 1996ء تک تقریباً 31 سال اس اہم عہدے پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1974ء اور پھر 1984ء کے بعد جماعت پر سخت ابتلاء کے دور آئے۔جس میں جماعت کو سخت جانی اور مالی نقصان پہنچا۔اس پرُآشوب دور میں حضرت امام جماعت الرابع نے سندھ اور بلوچستان کے معاملات کی نگرانی کا کام بھی جماعت کراچی کے سپرد کر دیا۔چنانچہ چوہدری صاحب موصوف نے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیا اور ان فرائض کو اتنی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ جس پر حضرت صاحب نے بارہا خوشنودی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ غفور الرحیم، چوہدری صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔105

مکرم امیر صاحب جرمنی کے اعزاز میں دعوت

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کے اعزاز میں گیسٹ ہاؤس کراچی میں مورخہ 9رجنوری 1997ء کو چائے کی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی سمیت 40 افراد موجود تھے۔مکرم امیر صاحب جرمنی نے وہاں کے حالات سنائے اور تصاویر بھی دکھائیں۔105.a

1997ء میں ایک مقدمہ

ماڑی پور کراچی کے دو بھائی مکرم عادل حسین بٹ صاحب اور مکرم عابد حسین بٹ صاحب سرگرم داعی الی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں کے ذریعہ 16/احباب احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔ اس حوالے سے اس علاقے میں ان کی مخالفت شروع ہوگئی۔

ایک دن علاقے کے ممبر قومی اسمبلی مولانا عمر صادق ان کے گھر آئے اور کہا کہ اسلام قبول کرلو۔ اس طرح کی کچھ باتوں کے بعد وہ واپس چلے گئے۔

ان بھائیوں کا دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن مدرسے کے کچھ مولوی اور طلباء ان کے گھر آئے اور دھمکیاں دیں اور دروازے کو زور سے پیٹا اور کہا کہ عابد بٹ کو باہر نکالو۔ ان کے ہاتھ میں مٹی کا تیل اور بڑے بڑے ڈنڈے تھے اور وہ شور کر رہے تھے کہ ہم تمہارا گھر جلا دیں گے۔ اس دوران پولیس کو فون کیا گیا۔ اس سے پہلے کہ یہ لوگ دروازہ توڑتے، پولیس آگئی جس سے ہجوم منتشر ہوگیا۔

بعد ازاں فروری1997ء میں ان بھائیوں کو تھانہ بلایا گیا اور تھانے میں ان پر دفعہ C-298 کے تحت مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ انھوں نے جماعت کراچی کو اطلاع دی تو فوری طور پر مکرم مشتاق احمد ندیم ایڈووکیٹ صاحب کو تھانے بھجوایا گیا۔ اس طرح ان کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور ہوگئی۔ 8ماہ یہ کیس چلا۔ بعد ازاں جج صاحب نے باعزت طور پر کیس سے بری کر دیا۔106

مکرم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ کے اعزاز میں دعوت

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب امیر جماعت سوئٹزرلینڈ کے اعزاز میں گیسٹ ہاؤس کراچی میں مورخہ 11/مارچ1997ء کو دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ حاضری 100/افراد تھی۔ آپ نے وہاں کے حالات سنائے۔107

جسٹس دوراب پٹیل صاحب کی وفات پر تعزیت

جسٹس دوراب پٹیل صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ کراچی کے ایک وفد نے 16/مارچ1997ء کو ان کے گھر جا کر تعزیت کی۔ وفد میں مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر

جماعت احمدیہ کراچی ،مکرم کنور ادریس صاحب،مکرم علی احمد طارق صاحب اور مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی شامل تھے۔

اس وفد نے عاصمہ جہانگیر صاحبہ اور بہرام آوری صاحب سے بھی ملاقات کی۔ 108

کراچی میں بعض عمائدین سے ملاقات

20/اپریل 1997ءکوعیدالاضحیٰ کے موقع پر مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب،مکرم یوز یڈ تاثیر صاحب اور مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے درج ذیل احباب سے ملاقات کی۔انھیں قرآن کریم، جماعتی کتب اور کیک کا تحفہ پیش کیا۔

1۔ جسٹس سید سجاد علی شاہ صاحب۔جج سپریم کورٹ
2۔ جسٹس عبدالحفیظ میمن صاحب
3۔ جسٹس مرزا صلاح الدین صاحب
4۔ جسٹس شفیع محمدی صاحب
5۔ جسٹس کمال منصور عالم صاحب
6۔ خالداسحاق ایڈووکیٹ صاحب
7۔ علامہ عقیل ترابی صاحب۔شیعہ عالم 109

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا دورہ کراچی

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بحیثیت ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ،کراچی کے دورہ پر تشریف لائے۔3/اکتوبر 1997ءکو گیسٹ ہاؤس کراچی میں خصوصی اجلاس ہوا۔آپ نے مردم شماری کے متعلق ہدایات دیں۔مکرم اللہ بخش صادق صاحب بھی موجود تھے۔ 110

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پر سیمینار

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی شخصیت کے بارے میں ایک سیمینار مورخہ 6/دسمبر 1997ءکو بیت الرحمٰن کلفٹن میں منعقد ہوا۔

مکرم قاضی ایم جے اسد صاحب نے اپنا مضمون سنایا جبکہ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب کا مضمون بھی پیش کیا گیا۔حاضری 200 افراد تھی۔ 111

حوالہ جات باب ششم

1۔ الحراب سوونیئر لجنہ کراچی صفحہ 45
2۔ مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب سے حاصل کردہ معلومات
3۔ تحریر مکرم کرامت حسین مختار صاحب سے ماخوذ
4۔ سرکلر شائع کردہ جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 25/مئی 1988ء
5۔ ریکارڈ خدام الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی
6۔ ریکارڈ خدام الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی
6.a۔ تحریر مکرم کرامت حسین مختار صاحب سے ماخوذ
7۔ تحریر مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
8۔ تحریر مکرم عصمت اللہ صابر صاحب
9۔ الفضل 7/دسمبر 1988ء صفحہ 8
10۔ خالد۔ جنوری 1990ء صفحہ 41
11۔ مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ کی تحریر سے ماخوذ و مصباح اپریل مئی 1988ء صفحہ 34
12۔ سوونیئر جماعت احمدیہ کراچی 90-1989ء
13۔ خط مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب بنام صدران حلقہ جات نمبر 33 مورخہ یکم فروری 1989ء
14۔ خط مکرم چوہدری رکن الدین صاحب بنام میجر بشیر احمد طارق صاحب نمبر KT-3262 مورخہ 28/جنوری 2000ء
15۔ رپورٹ پروگرام صد سالہ جشن تشکر و رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی
16۔ محبت کے امر دیپ از مبارک احمد کھوکھر صاحب صفحہ 172
17۔ رسالہ خالد ربوہ۔ جنوری 1990ء صفحہ 40-41
18۔ خطوط مجلس صحت سندھ و بلوچستان مورخہ 88-12-14 اور مورخہ 89-2-2
18.a۔ ریکارڈ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کراچی

18.b۔ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سے انٹرویو

19۔ کتاب ایف آئی آر صفحہ 847-848

20۔ تاریخی معلومات لجنہ اماء اللہ صفحہ 119 شائع شدہ ستمبر 1990ء

21۔ الفضل 8/جون 1989ء صفحہ 5

22۔ فہرست حاصل کردہ از دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

23۔ الفضل 9/اپریل 1989ء صفحہ 1 تا 8

24۔ عید کارڈ شائع کردہ جماعت احمدیہ کراچی کی تحریر سے ماخوذ

25۔ رپورٹ صد سالہ جشن تشکر لجنہ کراچی ستمبر 1988ء تا اکتوبر 1989ء

26۔ رسالہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء صفحہ 201

27۔ خط مکرم سیکرٹری صاحب خصوصی تحریکات جماعت احمدیہ کراچی محررہ 27/اپریل 2007ء

28۔ رسالہ خالد ربوہ۔ جنوری 1990ء صفحہ 41

29۔ سالانہ رپورٹ 1989ء انصاراللہ ضلع کراچی

30۔ سوونیئر جماعت احمدیہ کراچی 1989ء صفحہ 5

31۔ سوونیئر لجنہ اماء اللہ کراچی 1989ء (الحراب) صفحہ 21

32۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب اور مکرم طاہر محمود صاحب سے ماخوذ

33۔ تحریر مکرم حافظ محمد صدیق صاحب سے ماخوذ

34۔ چٹھی شعبہ صد سالہ جوبلی کراچی نمبر JK-1782 مورخہ 30/نومبر 1993ء

35۔ پمفلٹ شائع کردہ جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 15/نومبر 1992ء

36۔ سوونیئر جماعت احمدیہ کراچی 1989ء سے ماخوذ

37۔ سوونیئر جماعت احمدیہ کراچی 1989ء سے ماخوذ

38۔ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کراچی سے ماخوذ اور سرکلر از افسر جلسہ سالانہ کراچی

38.a۔ الفضل سالانہ نمبر۔ 31/دسمبر 1989ء صفحہ 59

38.b۔ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب کے انٹرویو سے ماخوذ

39۔ رپورٹ خدام الاحمدیہ حلقہ اورنگی ٹاؤن سے ماخوذ

40۔ سہ ماہی مجلّہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان جلد 2 شمارہ نمبر 1 رجنوری 1991ء
صفحہ 19 از الفضل 8/اپریل 1991ء صفحہ 8
41۔ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کراچی
42۔ ماخوذ از رپورٹ جلسہ سالانہ کراچی 1990ء
42.a۔ مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب کی تحریر سے ماخوذ
42.b۔ رپورٹ افتتاحی تقریب سلطان القلم لائبریری سے ماخوذ
42.c۔ تحریر مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب سے ماخوذ
43۔ رپورٹ شعبہ جائیداد کراچی
43.a۔ پمفلٹ شائع کردہ ادارہ المصلح کراچی
43.b۔ المصلح کراچی جلد 6 شمارہ 14-13 مورخہ یکم جولائی تا 31/جولائی 1996ء ٹائٹل پیج
43.c۔ المصلح یکم جون 1998ء
43.d۔ المصلح یکم اکتوبر 1999ء
43.e۔ المصلح کراچی یکم تا 31/اکتوبر 1996ء صفحہ 1
43.f۔ ناصر محمود ظفر صاحب کی تحریر سے ماخوذ
44۔ خطوط حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بنام مکرم چوہدری رکن الدین صاحب
45۔ مکرم کمانڈر عبدالمومن صاحب اور مکرم بشیر الدین صدیقی صاحب سے حاصل کردہ معلومات
46۔ الفضل 10/جون 1991ء صفحہ 8
47۔ مکرم رشید احمد آنند صاحب سے انٹرویو اور مکرم مبارک آنند صاحب کی تحریر سے ماخوذ
48۔ خالد سیدنا طاہر نمبر۔ صفحہ 271-272
49۔ مکرم عبدالستار قمر صاحب کی تحریر
50۔ الفضل 9/جنوری 1992ء صفحہ 3
51۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
52۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
53۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

54۔ رسالہ المصلح کراچی یکم اگست تا31اگست 1992ء صفحہ 9-10
55۔ چٹھی شعبہ خصوصی تحریکات جماعت احمدیہ کراچی نمبرJK-1782 مورخہ 30/نومبر 1993ء
56۔ مکرم سید عبدالستار قمر صاحب سے حاصل کردہ معلومات
57۔ رسالہ خالد سیدنا طاہر نمبر۔مارچ اپریل2004ء صفحہ 202
58۔ رسالہ خالد سیدنا طاہر نمبر۔مارچ اپریل2004ء صفحہ 203
59۔ خط مکرم سیکرٹری خصوصی تحریکات کراچی محررہ 07-04-27 سے ماخوذ
60۔ کتاب ایف آئی آر صفحہ 820-821
61۔ کتاب ایف آئی آر صفحہ 831
62۔ کتاب ایف آئی آر صفحہ 281-282
63۔ مکرم مرزا صفدر علی صاحب سے حاصل کردہ معلومات
64۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
65۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 14/جولائی 1994ء صفحہ 12-13
66۔ روزنامہ امن کراچی 14/جولائی 1993ء
67۔ غیر مطبوعہ حالات زندگی مکرم عبدالوہاب احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ سے ماخوذ
68۔ المصلح کراچی یکم نومبر تا30/نومبر 1993ء صفحہ 19
69۔ رپورٹ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی سے ماخوذ
70۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 14/جولائی 1993ء صفحہ 13
71۔ الفضل 28/مارچ 1997ء صفحہ 5
72۔ مکرم عبدالحمید میر خان صاحب اور مکرم راؤ احمد علی صاحب سے حاصل کردہ معلومات
73۔ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔اپریل 1997ء
74۔ روزنامہ قومی اخبار کراچی 10/جنوری 1994
75۔ الفضل 19/جنوری 1994ء صفحہ 1
76۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
77۔ غیر مطبوعہ حالات زندگی مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد صاحب صفحہ 98 تا125

78۔ مکرم ناصر محمود صاحب ظفر کی تحریر سے ماخوذ
79۔ الفضل 18؍جولائی 2003ء صفحہ 2
80۔ ایف آئی آر اسیران گلشن لطیف سے ماخوذ
81۔ الفضل 16؍نومبر 1994ء صفحہ 1
82۔ الفضل 8؍دسمبر 1994ء صفحہ 1
83۔ الفضل یکم دسمبر 1994ء صفحہ 5-6
84۔ الفضل 12؍اکتوبر 1999ء صفحہ 2-3
85۔ خط شعبہ خصوصی تحریکات نمبر JK-1782 مورخہ 30؍نومبر 1993ء
86۔ خط شعبہ خصوصی تحریکات نمبر JK-2833 مورخہ 27-06-1995
87۔ خط شعبہ خصوصی تحریکات نمبر JK-2135-2171 مورخہ 31-07-1994
88۔ خط مرکزی سیکرٹری خصوصی تحریکات کراچی محررہ 27-04-07 سے ماخوذ
89۔ غیر مطبوعہ حالات زندگی مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد صاحب۔ صفحہ 98 تا 125
90۔ مولانا مظہر اقبال صاحب کی تحریر
91۔ کتاب ایف آئی آر صفحہ 851
92۔ سرکلر جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 5؍جولائی 1995ء
93۔ الفضل 29 مئی 1996ء صفحہ 1
93.a شعبہ جائیداد کراچی کی رپورٹ سے ماخوذ
94۔ تحریر مکرم جمیل احمد بٹ صاحب سے ماخوذ
95۔ احمدیہ ویب سائٹ سے حاصل کردہ معلومات
96۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
97۔ ماہنامہ خالد۔ اکتوبر 1996ء صفحہ 63
98۔ تحریر مکرم رانا وسیم احمد صاحب سے ماخوذ
99۔ روزنامہ جنگ کراچی ’’جمعہ ایڈیشن‘‘ 31؍جنوری 1997ء صفحہ 3
100۔ اقتباس از خط حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بنام مکرم کنور ادریس صاحب محررہ 12-11-96

100.a۔ الفضل 19/دسمبر 1996ء صفحہ 1، محترم مکرم ارشد احمد صاحب کی تحریر مورخہ 2010-06-01
101۔ روزنامہ جرأت کراچی 22/مارچ 2000ء
102۔ الفضل 10/مارچ 1997ء صفحہ 5، الفضل 4/فروری 1997ء صفحہ 1
103۔ تحریر بر کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ
104۔ الفضل 22/فروری 1997ء صفحہ 3
105۔ الفضل 18/مارچ 1997ء
105.a۔ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کی تحریر سے ماخوذ
106۔ مکرم عابد حسین بٹ صاحب مربی سلسلہ کی تحریر سے ماخوذ
107۔ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کی تحریر سے ماخوذ
108۔ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کی تحریر سے ماخوذ
109۔ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کی تحریر سے ماخوذ
110۔ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کی تحریر سے ماخوذ
111۔ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کی تحریر سے ماخوذ

باب ہفتم

(1997ء تا 2010ء)



باب ہفتم

واقعہ بیت الانوار ڈرگ کالونی

یہ 23؍جنوری 1998ء کی بات ہے رمضان کا آخری عشرہ جاری تھا، بعض احباب جماعت بیت الانوار ڈرگ کالونی میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے کہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مخالفین کا ایک گروہ جمعۃ الوداع کے دن بعد از نماز جمعہ بیت الانوار پر جلوس کی شکل میں پہنچا اور اس پر حملہ کیا اس دوران پولیس بھی وہاں پہنچی ۔آخر کار جماعت کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ فی الحال بیت الانوار کو نمازوں اور دیگر پروگراموں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ بیت کو سیل (Seal) نہیں کیا گیا بلکہ جماعت نے احتیاطی کارروائی کے طور پر فی الحال بیت کو جماعتی پروگراموں کے لیے استعمال کرنا بند کر دیا جبکہ بیت جماعت کے قبضہ میں ہی رہی ۔ جو احباب اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے انھیں بکتر بند گاڑیوں میں بٹھا کر ڈرگ روڈ کی بیت المبارک میں پہنچایا گیا۔

2005ء میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی ہدایات کے پیش نظر محدود پیمانے پر نمازیں وغیرہ شروع کی گئیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکمل طور پر بیت کو استعمال کرنے کی توفیق بخشے اور بیت کی رونقیں بحال ہو جائیں آمین۔ بیت پر حملہ کے نتیجے میں بعض خدام جو باہر ڈیوٹی پر تھے ،ان پر بھی تشدد کیا گیا۔ اس واقعہ کے ایک متاثر مکرم محمد اشرف چیمہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

”1998ء میں بیت الانوار ڈرگ کالونی پر مخالفین نے حملہ کر دیا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا احمدی احباب بیت میں اعتکاف کی حالت میں تھے ۔ بعد نماز جمعہ

بیت الثناء ماڈل کالونی میں قائد مجلس محترم راجہ رضوان احمد صاحب نے اعلان کیا کہ خدام تشریف رکھیں۔ ہم تقریباً 15 سے 20 خدام قائد مجلس کے ہمراہ بیت الانوار پہنچے تو مخالفین بیت کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ چنانچہ ہم بیت میں داخل نہ ہو سکے، بیت سے باہر ہم میں سے بعض کو پکڑ لیا گیا۔ خاکسار کو پہلے ریلوے کی پٹڑی پر لٹا دیا گیا اور تشدد کیا اور کہا کہ ابھی ٹرین آئے گی تو اس کا کام تمام ہو جائے گا لیکن ایک شخص نے انہیں کہا کہ اسے یہاں سے ہٹاؤ۔ پھر وہ مجھے ریلوے لائن سے ملحقہ قبرستان میں لے گئے اور ایک پول کے ساتھ باندھ دیا اور بار بار پوچھتے کہ بتاؤ اندر مسجد میں کتنے لوگ ہیں اور اس میں اسلحہ کتنا ہے۔ میں نے کہا کہ ہمت ہے تو اندر جاؤ اس پر وہ مجھے مارتے حتیٰ کے ایک نوجوان نے ایک بڑا پتھر اٹھا کر میرے سر پر مارا جس سے میرا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ میں نے انھیں کہا کہ تم زیادہ سے زیادہ میری جان لے سکتے ہو اس سے زیادہ تم کیا کر لو گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے غیر معمولی جرأت، ہمت اور ایمان کی دولت عطا فرمائی ایک ذرہ برابر بھی خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔ اسی اثناء میں پولیس کی موبائل آ گئی اور وہ مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کسی لڑکے نے آ کر مجھے پول سے کھول دیا اور میں فوراً باہر مین روڈ پر آ گیا، جہاں ہمارے چند بزرگ اور احباب کھڑے تھے ان میں سے ایک خادم طارق احمد علوی صاحب تھے جو ہماری مجلس کے ہی خادم تھے وہ فوراً مجھے CAA کی ڈسپنسری میں لے گئے اور مرہم پٹی کروائی۔ اس کے بعد مجھے ڈرگ روڈ میں محترم امیر صاحب کراچی محترم نواب مودود احمد خان صاحب کے سامنے پیش کیا گیا''

اس واقعہ میں زخمی ہونے والے خدام سے خود ملاقات کرنے کے لیے محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 25 جنوری 1998ء کو ماڈل کالونی تشریف لائے۔ بیت الثناء ماڈل کالونی میں محترم امیر صاحب نے زخمی ہونے والے تینوں خدام یعنی مکرم راجہ رضوان احمد صاحب، مکرم محمد اشرف چیمہ صاحب اور مکرم مظفر احمد بگھیو صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تسلی دی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

مکرم امیر صاحب کے ساتھ آنے والوں میں مندرجہ ذیل افراد بھی شامل تھے۔

1۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب۔ نائب امیر کراچی

2۔ مکرم مبشر احمد ملک صاحب۔ نگران کراچی

3۔ مکرم طارق سجاد صاحب ۔ قائد ضلع کراچی

4۔ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب ۔ نائب قائد ضلع کراچی

5۔ مکرم قائد صاحب ڈرگ کالونی

6۔ مکرم شاہد عمر ناصر صاحب ۔ مربی اطفال ضلع کراچی

دو مربیان سلسلہ بھی اس وفد میں شامل تھے۔[1]

اس واقعہ کے بارے میں مکرم راجہ رضوان احمد صاحب سابق قائد مجلس ماڈل کالونی تحریر کرتے ہیں:

''ہم تقریباً 3 بجے بیت الانوار کے سامنے شوکت عمر میموریل ہسپتال والی روڈ پر موجود تھے۔ وہاں جا کر جو حالات دیکھے تو بیت الانوار کے سامنے کوئی تقریباً 350 سے 400 کے لگ بھگ مجمع موجود تھا اور دو پولیس کی موبائل بھی موجود تھیں۔ خاکسار کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب ہم کیا کریں اور اس وقت اپنے تمام خدام سے رابطہ بھی مشکل دکھائی دے رہا تھا۔

خاکسار نے جب جائزہ لیا تو اس مجمع میں اور آس پاس ڈرگ کالونی اور دوسری مجالس کے خدام بھی نظر آئے۔ خاکسار ایک خادم کو لے کر بیت الانوار کی دوسری طرف جس طرف ریلوے کی پٹری ہے گیا، تاکہ بیت الانوار پر نظر رکھی جائے۔ خاکسار جب اس جگہ پہنچا تو وہاں دو خدام ڈرگ روڈ کے اور ایک خادم ڈرگ کالونی مجلس کا نظر آیا جس میں سے ایک نے خاکسار کو سلام بھی کیا۔ جب ہماری نظر بیت الانوار پر پڑی تو اسی وقت پتھراؤ شروع ہو گیا جس کے بعد بھاگ دوڑ شروع ہو گئی۔ اسی دوران خاکسار ریلوے پھاٹک (ڈرگ کالونی) پر پہنچ گیا۔ ریلوے پھاٹک پر جب ہم پہنچے تو خاکسار کی نظر شارع فیصل والی روڈ سے آتے ہوئے مکرم ومحترم امیر صاحب کراچی کی گاڑی پر پڑی۔ امیر صاحب (مکرم نواب مودود احمد خان صاحب) گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے اور ان کے ساتھ مکرم نائب امیر صاحب (مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب) تشریف فرما تھے۔ اور پچھلی سیٹ پر ایک صاحب اور موجود تھے۔ جب خاکسار نے امیر صاحب کی گاڑی کو دیکھا اور امیر صاحب نے اپنی گاڑی کا رخ بیت الانوار والی روڈ کی طرف کیا تو خاکسار سخت پریشان ہوا کیونکہ میرے خیال سے اس وقت امیر صاحب کا وہاں جانا کسی بھی صورت مناسب نہیں تھا۔ ابھی خاکسار امیر صاحب کی گاڑی کی طرف بھاگنے ہی والا تھا کہ چوہدری محمد احمد صاحب

موٹر سائیکل پر نظر آئے۔ خاکسار نے مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کو آواز دی اور کہا کہ امیر صاحب کے پیچھے فوری جائیں اور ان کو بیت الانوار کی طرف جانے سے روکیں۔ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب فوراً امیر صاحب کے پیچھے چلے گئے، مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کے ساتھ ایک اور خادم بھی تھا۔ اسی دوران ڈرگ روڈ کے خدام بھاگے اور ان کے ساتھ میری مجلس کا ایک خادم بھی بھاگا اور مجھے کہا قائد صاحب بھاگیں وہ لوگ آرہے ہیں جب میں نے پیچھے دیکھا تو کوئی 20 سے 25 کی تعداد میں لڑکے ہماری طرف آرہے تھے۔ اب خاکسار ان کی نظر میں آ گیا کیونکہ جن خدام کو ان لوگوں نے دیکھا یا پہچان لیا تھا وہ ہمیں یہ کہتے ہوئے گئے کہ قائد صاحب بھاگیں، اس بھاگ دوڑ میں میرے ساتھ والا خادم ان لوگوں کے ہاتھ آ گیا۔ جس پر مجبوراً مجھے بھی رکنا پڑا میں نے اس خادم کو بچانے کی کوشش کی جو کہ بے سود تھی کیونکہ اب ان میں سے کچھ نے مجھ پر بھی حملہ کر دیا۔

خاکسار کسی طریقہ سے ان سے جان چھڑانے میں کامیاب ہو گیا اور اسٹاپ تک پہنچا اور وہاں سے فوراً ایک ٹیکسی لے کر دوبارہ اپنے خدام تک پہنچا انھیں اطلاع دی کہ مکرم مظفر احمد بگھیو صاحب کو ان لوگوں نے پکڑ لیا ہے فوری اس کی مدد کے لیے چلو۔ ابھی ہم تمام خدام کو جمع کرنے میں کامیاب بھی نہیں ہوئے تھے کہ بیت الانوار کے ساتھ والی گلی سے یہ لوگ داخل ہو گئے تھے۔ جس کا مجھے علم نہ ہوا۔ میں چند خدام کو لے کر اسی گلی میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہی لڑکے جو کہ مجھ پر اور مکرم مظفر احمد صاحب بگھیو پر حملہ کر چکے تھے سامنے سے بھاگتے ہوئے آرہے ہیں اور وہ اس قدر قریب آ گئے تھے کہ ہمارا ان سے بچ جانا ممکن نہیں تھا اور یہ لوگ تعداد میں بھی کافی زیادہ تھے جب کہ ہم صرف 5 خدام تھے، خاکسا نے اپنے باقی خدام کو بھاگنے کا اشارہ کیا، تین خدام تو بھاگ گئے لیکن ایک خادم مکرم اشرف چیمہ صاحب ان کی گرفت میں آ گئے جب ان کی تلاشی لی گئی تو ان کے پاس سے ایک جماعتی رسید نکلی جس پر یہ لوگ بہت مشتعل ہو گئے اور ان کو مارنا شروع کر دیا اسی طرح کچھ لوگوں نے خاکسار کو بھی دوبارہ پکڑ لیا۔

مکرم اشرف چیمہ صاحب کو یہ لوگ مارتے مارتے گلی سے باہر لے گئے لیکن خاکسار سے ان کی ہاتھا پائی گلی میں ہوتی رہی ان کی کوشش یہ بھی تھی کہ مجھے بھی گلی سے باہر پٹڑی کی طرف جس کے قریب قبرستان اور ان لوگوں کی مسجد ہے لے جایا جائے۔ لیکن میری مزاحمت پر یہ لوگ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ اس دوران پولیس والے آئے جس کی وجہ سے انھوں نے مجھے

چھوڑ دیا۔ خاکسار نے پولیس والوں کو کہا کہ میرے دو اور ساتھیوں کو یہ لوگ دوسری طرف لے گئے ہیں جس پر پولیس والے ان لوگوں کی طرف بھاگے اور دو پولیس والوں نے مجھے پکڑ کر اپنی موبائیل میں بٹھا دیا۔ (بعد میں معلوم ہوا کہ پولیس والوں کو دیکھ کر ان لوگوں نے ان دو خدام کو بھی چھوڑ دیا تھا) اور کچھ دیر کے بعد پولیس والوں نے خاکسار کو کہ تم چلو اور پاس کھڑی بکتر بند گاڑی میں بیٹھو میں نے کہا میرے دو ساتھی کہاں ہیں تو انھوں نے کہا کہ وہ بھی آجائیں گے تم تو اپنی جان بچاؤ (پولیس والوں کا سلوک مناسب تھا بلکہ ایک پولیس والا جو کہ حوالدار تھا اس نے خاکسار سے کافی ہمدردی کی اور ان مولویوں کو کافی برا بھلا کہا)۔

اس کے بعد یہ گاڑی مجھے لے کر بیت الانوار والی گلی میں داخل ہوئی۔ اس گلی میں کوئی 150 سے 200 کے قریب لوگ جماعت کے خلاف نعرے بازی کر رہے تھے، بیت الانوار کے دروازے کے سامنے SDM اور SHO کافی تعداد میں پولیس والوں کے ساتھ کھڑے تھے، دروازے پر قائد صاحب ضلع (مکرم طارق سجاد صاحب) اور مکرم مبشر احمد ملک (نگران کراچی) کھڑے تھے اس کے بعد بیت سے کچھ افراد آئے اور بکتر بند گاڑی میں سوار ہوئے اور پولیس کی نگرانی میں ہم لوگوں کو ڈرگ روڈ کی بیت المبارک میں لے جایا گیا۔

وہاں پر خاکسار کو معلوم ہوا کہ میرے ایک خادم مکرم مظفر احمد بگھیو صاحب کو انھوں نے کافی مار کر چھوڑ دیا تھا، وہ اپنے گھر پہنچ گئے ہیں اور اسی طرح دوسرے خادم مکرم اشرف چیمہ صاحب کو بھی کافی مارا ہے اور ان کے سر سے کافی خون بہا ہے جو کہ فرسٹ ایڈ کے بعد اسی جگہ بیت المبارک میں موجود ہیں، اسکے بعد خاکسار کو بھی فرسٹ ایڈ دی گئی۔" [2]

دورہ سندھ برائے تعلیم القرآن

مکرم ومحترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ہدایت کے مطابق کراچی سے ایک وفد میرپور خاص، کنری اور حیدرآباد کی جماعتوں کے دورہ کے سلسلہ میں مورخہ 29 اپریل 1998ء کو روانہ ہوا۔

اس وفد میں مکرم اشفاق حسین صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی، مکرم حافظ اعظم خان صاحب اور مکرم جمال الدین امروہوی صاحب معلمین تعلیم القرآن

جماعت احمدیہ کراچی شامل تھے۔ یہ وفد دورہ مکمل کر کے مورخہ 3 مئی 1998ء کو واپس کراچی آیا۔

وفد 29 اپریل کی رات کو میر پور خاص پہنچا رات آرام کیا اور 30/اپریل کی صبح کنری پہنچا۔ اسی دن ناصر آباد میں بعد نماز ظہر اجلاس عام منعقد کیا۔ بعد ازاں اسی دن بعد نماز عشاء محمود آباد میں اجلاس عام منعقد ہوا۔

مورخہ یکم مئی کو کنری میں بعد نماز جمعہ اجلاس عام منعقد ہوا۔ اسی دن بعد نماز عشاء ٹنڈو غلام علی میں اجلاس عام منعقد ہوا۔ وفد مورخہ 2/مئی کو میر پور خاص کے لیے روانہ ہوا اور شام ساڑھے پانچ بجے میر پور خاص میں ناصرات کے لیے اجلاس عام منعقد ہوا اور بعد نماز عشاء اطفال و انصار و خدام کے لیے اجلاس عام منعقد کیا گیا۔

مورخہ 3 مئی کو وفد حیدر آباد پہنچا۔ یہاں مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید بھی تشریف لائے ہوئے تھے لہٰذا امیر صاحب حیدر آباد کی ہدایت پر صرف مکرم اللہ بخش صادق صاحب کا پروگرام ہی منعقد ہو سکا۔[3]

اس وفد کے دورہ کے حوالہ سے مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع میر پور خاص و تھر نے اپنے تاثرات اس طرح دئے:

''خاکسار کی رائے میں یہ اجلاس بہت ہی کامیاب رہا اور کراچی سے آئے ہوئے حافظ محمد اعظم صاحب، اشفاق حسین صاحب اور جمال الدین امروہوی صاحب نے بہت ہی شاندار طریق پر قرآن کریم صحیح طریق پر پڑھنے کی تعلیم دی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ان اساتذہ کی ٹیم مستقل بنیاد پر اس ضلع میں یہ پروگرام اگر جاری رکھے تو اس کے بہت ہی مفید نتائج نکلیں گے۔ انشاء اللہ خاکسار اس سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کے لئے ہر دم تیار ہے۔''

مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری نے اپنے تاثرات اس طرح دئے:

''مرکز کی ہدایت پر جو ٹیم کراچی سے تشریف لائی انھوں نے تعلیم القرآن کے سلسلے میں جو لیکچرز دئے پوری جماعت بہت محظوظ ہوئی اور تمام دوستوں نے اُسے آئندہ کے لئے بہت مفید بتایا۔ جس احسن طریقہ سے انھوں نے دوستوں کو سمجھایا اُس سے ہر احمدی متاثر پایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے دل میں اسی طرح سے قرآن پاک کی محبت قائم رکھے اور اس ٹیم کو بھی زیادہ

سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

ایٹمی تابکاری سے بچنے کے لئے دوائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 29 رمئی 1998ء کے خطبہ جمعہ میں ایٹمی تابکاری سے بچنے کے لیے دو ہومیو پیتھک دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ دوائیں درج ذیل تھیں۔

1۔ ریڈیم برومائڈ (Radium Bromide CM)

2۔ کارسی نوسن (Carcinocin CM) 4

کراچی میں جماعتی نظام کے تحت ان دواؤں کا انتظام کر کے تمام حلقہ جات میں تقسیم کروائی گئیں اور دواؤں کے استعمال کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

کراچی کے ایک شخص کے انعامی سوالات اور ان کے جوابات

کراچی کے ایک شخص الیاس ستار صاحب بی کام ایل ایل بی۔ صدر ’’صوت الاسلام‘‘ ٹرسٹ کراچی نے کراچی سے ایک رنگین اور کارٹونوں سے مزین رسالہ شائع کیا جس کا عنوان ’’کیا احمدی قادیانی جواب دے سکتے ہیں۔‘‘ تھا۔

اس رسالے میں انھوں نے پانچ سوالات احمدیوں کے سامنے رکھے اور ان کا جواب دینے والے کو ایک لاکھ پھر ایک کروڑ اور بعد ازاں 10 کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔

مذکورہ بالا شخص کراچی میں اکثر احمدیوں سے ملتا رہتا اور ان کے سامنے یہ سوالات رکھتا۔ احمدی احباب اپنے اپنے علم کے مطابق اس کو جواب دیتے۔

ان سوالات کے جوابات کراچی کے ایک غیر از جماعت رسالہ ’’محشر‘‘ کے ایڈیٹر صاحب نے انٹرویو کی شکل میں مکرم محمد ذکریا خان صاحب حلقہ ڈرگ کالونی کراچی سے بھی حاصل کئے اور انٹرویو انھوں نے اپنے رسالہ میں شائع کر دیا۔اس کے علاوہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے بھی ان سوالات کے جوابات دئے۔

ان سوالات کے دندان شکن جوابات محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بھی دئے جو الفضل انٹرنیشنل 20 رنومبر 1998ء تا 26 رنومبر 1998ء کے صفحات نمبر 11 تا 13 پر شائع



مجلس عاملہ امیر جماعت احمدیہ کراچی 13-2010ء

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1۔مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب 2۔مکرم چوہدری منیر احمد صاحب 3۔مکرم جمیل احمد بٹ صاحب 4۔مکرم شیخ عبدالمجید صاحب 5۔مکرم محمد نسیم تبسم صاحب (مربی ضلع) 6۔مکرم چوہدری رکن الدین صاحب
7۔محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی 8۔مکرم نعیم احمد خان صاحب 9۔مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب 10۔مکرم مسعود احمد خان صاحب 11۔مکرم قریشی محمود احمد صاحب 12۔مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب 13۔مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب

(دائیں سے بائیں) کھڑے ہوئے: 1۔مکرم افتخار احمد صاحب 2۔مکرم حیدر الدین ٹیپو صاحب 3۔مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب 4۔مکرم محمود محمد شرما صاحب 5۔مکرم لطیف احمد خاور صاحب 6۔مکرم کیپٹن رانا بشارت احمد صاحب 7۔مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب
9۔مکرم محمد اسلم امتیاز صاحب 10۔گروپ کیپٹن امجد احمد صاحب 11۔مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب 12۔مکرم عبدالستار قمر صاحب 13۔مکرم محمد طارق سجاد صاحب 14۔مکرم مرزا طیب احمد صاحب 15۔مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب



صدور حلقہ جات جماعت احمدیہ کراچی 09-2011ء

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1۔مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب 2۔مکرم محمد رمضان صاحب 3۔مکرم ملک سارنگ احمد صاحب 4۔مکرم جمیل احمد بٹ صاحب 5۔مکرم چوہدری رکن الدین صاحب (سیکرٹری خصوصی تحریکات) 6۔محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی
7۔مکرم نعیم احمد خان صاحب (نائب امیر جماعت کراچی) 8۔مکرم شیخ عبدالمجید صاحب 9۔مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب 10۔مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب (قائمقام) 11۔مکرم عبدالمالک خان صاحب 12۔مکرم مرزا نذیر احمد صاحب 13۔چوہدری عبدالحفیظ صاحب
(دائیں سے بائیں) پیچھے کھڑے: 1۔مکرم طٰحہ مصطفیٰ صاحب 2۔مکرم ارشد احمد محمود صاحب 3۔مکرم طاہر احمد بٹ صاحب 4۔مکرم ڈاکٹر عرفان خالق صاحب 5۔مکرم نعیم احمد صاحب 6۔مکرم عزیز اللہ صاحب 7۔مکرم ادریس احمد صاحب 8۔مکرم چوہدری محمود احمد صاحب 9۔مکرم نصیر احمد شاہد صاحب
10۔مکرم راجہ شاہد احمد صاحب (قائمقام) 11۔مکرم نعیم احمد گوندل صاحب 12۔مکرم قریشی محمد الیاس صاحب 13۔مکرم مرزا بشارت احمد صاحب 14۔مکرم مرزا شفیق احمد خان صاحب 15۔مکرم زبیر احمد خان صاحب
(دائیں سے بائیں) نیچے بیٹھے ہوئے: 1۔مکرم نثار احمد صاحب 2۔مکرم سعدی ذکریا خان صاحب 3۔مکرم وسیم رفاقت اللہ صاحب 4۔مکرم ناصر احمد گوندل صاحب 5۔مکرم ڈاکٹر انس ربانی صاحب 6۔مکرم ثمین مجید صاحب 7۔مکرم ارشد احمد بھنڈاری صاحب 8۔مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب
9۔مکرم محمد عارف فاضل صاحب 10۔مکرم ارفاق احمد صاحب 11۔مکرم قریشی محمد الیاس صاحب 12۔مکرم مرزا بشارت احمد صاحب 13۔مکرم مرزا شفیق احمد خان صاحب 14۔مکرم زبیر احمد خان صاحب



اراکین عاملہ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی 2010ء

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1۔مکرم سید خالد وقار صاحب 2۔مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب 3۔مکرم چوہدری رکن الدین صاحب (سیکرٹری خصوصی تحریکات) 4۔محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی 5۔محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان)
6۔محترم حافظ مظفر احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ پاکستان) 7۔مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (ناظم ضلع) 8۔مکرم نعیم احمد خان صاحب (نائب امیر) 9۔مکرم سیّد منیر احمد صاحب

(دائیں سے بائیں) کھڑے ہوئے: 1۔مکرم محمود محمد شرما صاحب 2۔مکرم رانا افتخار احمد صاحب 3۔مکرم عبدالستار قمر صاحب 4۔مکرم ملک عتیق احمد صاحب 5۔مکرم چوہدری ادریس احمد صاحب 6۔مکرم چوہدری سفیر احمد صاحب 7۔مکرم ھبۃ اللہ کاہلوں صاحب 8۔مکرم قریشی محمد الیاس احمد صاحب
9۔مکرم نصیر احمد زاہد صاحب 10۔مکرم شوکت جاوید صاحب 11۔مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب 12۔مکرم طارق عطاء اللہ صاحب 13۔مکرم مجیب احمد ناصر صاحب

(دائیں سے بائیں) نیچے بیٹھے ہوئے: 1۔مکرم زبیر احمد بٹ صاحب 2۔مکرم سہیل احمد صاحب 3۔مکرم راجہ رضوان احمد صاحب 4۔مکرم عارف جاوید صاحب



زعماء اعلیٰ مجالس انصاراللہ ضلع کراچی 2010ء

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1۔مکرم میاں عبدالسمیع صاحب 2۔مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب (نائب ناظم اول) 3۔مکرم قریشی محمود احمد صاحب (سابق ناظم علاقہ کراچی) 4۔محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی 5۔محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان)
6۔مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (ناظم ضلع کراچی) 7۔مکرم نعیم احمد خان صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی) 8۔مکرم چوہدری بشیرالدین محمود احمد صاحب

(دائیں سے بائیں) کھڑے ہوئے: 1۔مکرم ذکاءاللہ صاحب 2۔مکرم صابر عثمان ہاشمی صاحب 3۔مکرم چوہدری منظور احمد صاحب 4۔مکرم ناصر احمد شاہد صاحب 5۔مکرم قریشی محمد الیاس احمد صاحب 6۔مکرم طٰہٰ مصطفیٰ صاحب 7۔مکرم محمد شاہد قریشی صاحب 8۔مکرم محمد نذیر صاحب
9۔مکرم محمد مبشر احمد صاحب 10۔مکرم مسعود احمد صاحب 11۔مکرم مظفر احمد سہگل صاحب 12۔مکرم ڈاکٹر عبدالہادی صاحب 13۔مکرم نعیم اللہ صاحب 14۔مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب 15۔مکرم عطاءاللہ صاحب 16۔محمد یوسف اختر صاحب 17۔مکرم طارق عطاءاللہ صاحب 18۔مکرم محمد سرور صاحب

(دائیں سے بائیں) نیچے بیٹھے ہوئے: 1۔مکرم اسد سعید صاحب 2۔مکرم شفیق احمد شاہد صاحب 3۔مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب 4۔مکرم طاہر محمود صاحب 5۔مکرم حفیظ احمد مختار صاحب 6۔مکرم محمد یونس صاحب 7۔مکرم شجاع اللہ خان صاحب 8۔مبشر احمد بھنڈاری صاحب 9۔مکرم اقبال محمود صاحب



اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی 11-2010ء

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1۔مکرم عبدالرحمٰن ناصر قریشی صاحب 2۔مکرم طاہر فیروز بھٹی صاحب 3۔مکرم وحید منظور میر صاحب 4۔مکرم اطہر اکرم چٹھہ صاحب 5۔مکرم ملک عبدالمومن صاحب 6۔مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب (قائد ضلع) 7۔مکرم شیخ منصور احمد صاحب
8۔مکرم عامر اقبال سیفی صاحب 9۔مکرم سید فہیم احمد صاحب 10۔مکرم مبشر احمد سرور صاحب 11۔مکرم ڈاکٹر عطاء المنان صاحب

(دائیں سے بائیں) کھڑے ہوئے: 1۔مکرم نصر من اللہ یحییٰ احمد خان صاحب 2۔مکرم عطاء القیوم بٹ صاحب 3۔مکرم داؤد محسن صاحب 4۔مکرم راحت احمد کرامت صاحب 5۔مکرم طاہر جاوید صاحب 6۔مکرم خاور فیروز بھٹی صاحب 7۔مکرم عاطف شہزاد صاحب 8۔مکرم طٰہٰ نعمان خان صاحب
9۔مکرم مجیب الدین امجد صاحب 10۔مکرم احسن واہلہ صاحب 11۔مکرم ظہیر احمد مجید صاحب 12۔مکرم ذیشان احمد صاحب 13۔مکرم شہزادہ خرم صاحب 14۔مکرم حبیب اللہ صاحب 15۔مکرم رضوان نصر اللہ صاحب

(دائیں سے بائیں) نیچے بیٹھے ہوئے: 1۔مکرم داؤد احمد صاحب 2۔مکرم محسن واہلہ صاحب 3۔مکرم احمد الیاس صاحب 4۔مکرم سعد فاروق صاحب 5۔مکرم نور السلام صاحب 6۔مکرم شعیب احمد مغل صاحب



قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی 11-2010ء

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1۔مکرم نعمان جمیل احمد صاحب 2۔مکرم صغیر احمد صاحب 3۔مکرم اعجاز حیدر صاحب 4۔مکرم کامران شہزاد صاحب 5۔مکرم ساجد لطیف صاحب 6۔مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب (قائد ضلع) 7۔مکرم شیخ منصور احمد صاحب (نائب قائد اوّل)

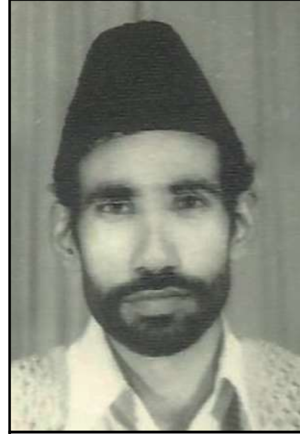
8۔مکرم محمود عارف کھوکھر صاحب 9۔مکرم طارق محمود صاحب 10۔مکرم رشید الدین بٹ صاحب 11۔مکرم ثمر احمد علی صاحب

(دائیں سے بائیں) کھڑے ہوئے: 1۔مکرم مقبول احمد گل صاحب 2۔مکرم محمد احسن انوار صاحب 3۔مکرم طارق علی پاشا صاحب 4۔مکرم فصیح احمد صاحب 5۔مکرم عدیل احمد صاحب 6۔مکرم قمر ذیشان صاحب 7۔ارشاد حسین خالد صاحب

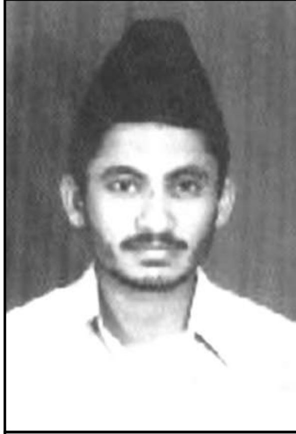
8۔مکرم سید منصور احمد صاحب 9۔مکرم عمران خان صاحب 10۔مکرم نصر احمد صدیقی صاحب 11۔مکرم انس احمد صاحب 12۔مکرم شیخ وقاص احمد صاحب 13۔مکرم عتیق حسین بٹ صاحب 14۔مکرم عابد حسین بٹ صاحب

(دائیں سے بائیں) نیچے بیٹھے ہوئے: 1۔مکرم منصور رفیق صاحب 2۔مکرم محمد ذیشان صاحب 3۔مکرم عدیل اشرف صاحب 4۔مکرم فاتح جاوید صاحب 5۔مکرم قاسم شریف صاحب 6۔مکرم شاہد رشید صاحب 7۔مکرم عبدالرحمٰن صاحب 8۔مکرم مرزا سعید احمد مغل صاحب 9۔مکرم مظفر زبیر صاحب 10۔مکرم اسامہ اقبال صاحب

مربیان کرام - کراچی سے تعلق رکھنے والے



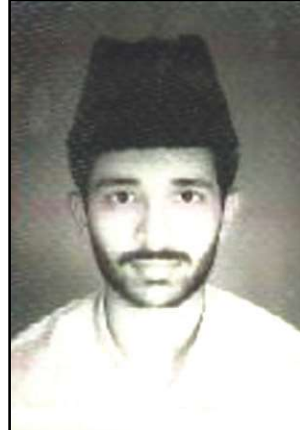
مکرم محمد انور نسیم صاحب



مکرم بشارت الرحمٰن قمر صاحب



مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب



مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب



مکرم ظفر اللہ سلام صاحب



مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب



مکرم واصف شہزاد صاحب



مکرم طاہر محمود مبشر صاحب



مکرم نادر صدیقی صاحب (مربی سلسلہ)



مکرم سید شاہد احمد صاحب



مکرم سید مشہود احمد صاحب



مکرم سید عطاء الواحد رضوی صاحب



مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب



مکرم صالح احمد صاحب



مکرم شاکر بٹ صاحب



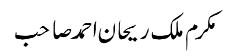
مکرم شاہد محمود بدر صاحب

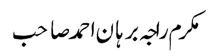


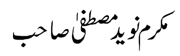
مکرم ثاقب کامران صاحب



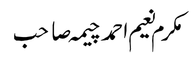
مکرم سجاد احمد صاحب

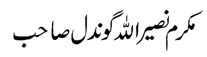

مکرم ملک ریحان احمد صاحب

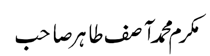

مکرم راجہ برہان احمد صاحب

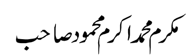

مکرم نوید مصطفیٰ صاحب

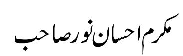

مکرم نوید مبشر صاحب


مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب


مکرم نصیر اللہ گوندل صاحب


مکرم محمد آصف طاہر صاحب


مکرم محمد اکرم محمود صاحب


مکرم احسان نور صاحب



مکرم اعجاز احمد شمس صاحب



مکرم کاشف عمران خالد صاحب



مکرم کاشف حمید باجوہ صاحب



مکرم افضل محمود صاحب



مکرم مرزا فرحان بیگ صاحب



مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب



مکرم زاہد محمود صاحب



مکرم ملک سلیم الدین صاحب



مکرم مقصود احمد ریحان صاحب



مکرم بلال طاہر صاحب



مکرم عدنان احمد صاحب



مکرم شیخ منصور نعیم صاحب

واقفینِ زندگی - کراچی سے تعلق رکھنے والے



مکرم مولوی عبدالحمید صاحب



مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب



مکرم سید طاہر احمد صاحب



مکرم ڈاکٹر حمیداللہ نصرت پاشا صاحب



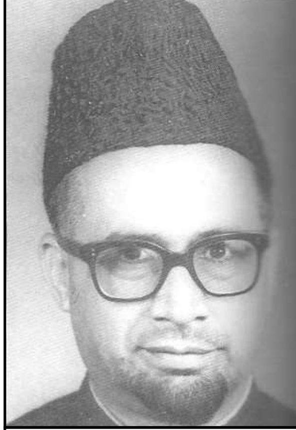
مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب



مکرم عبدالباری طارق صاحب

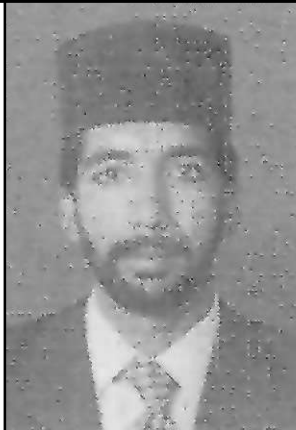
بعض واقفینِ زندگی متعین کراچی


مکرم مقصود احمد دہلوی صاحب

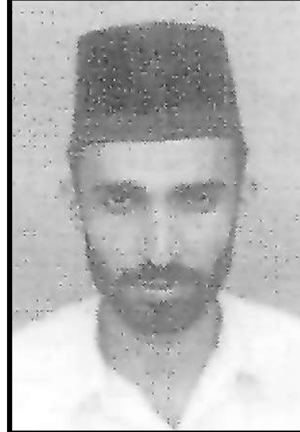

مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب


مکرم مبارک مصلح الدین صاحب


مکرم انیس احمد محمود صاحب (معلم وقف جدید)


مکرم شبیر احمد جان صاحب (معلم وقف جدید)

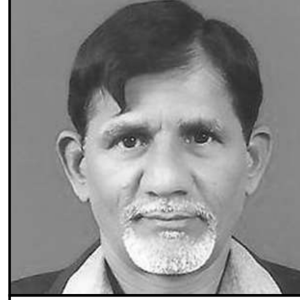

مکرم شکیل احمد قریشی صاحب (معلم وقف جدید)


مکرم کامران احمد ثاقب صاحب (معلم وقف جدید)

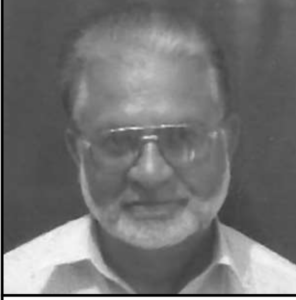

مکرم یونس احمد اسلم صاحب (درویش قادیان)

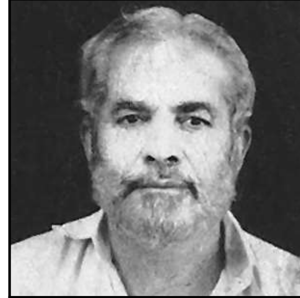

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب (درویش قادیان)

اسیرانِ راہ مولیٰ کراچی

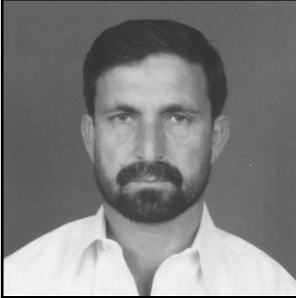

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب

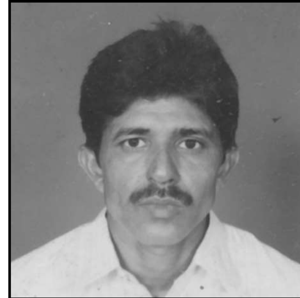

مکرم عبدالباری طارق صاحب


مکرم چوہدری محمد انوار صاحب


مکرم خواجہ عبدالمجید صاحب


مکرم ندیم احمد منہاس صاحب

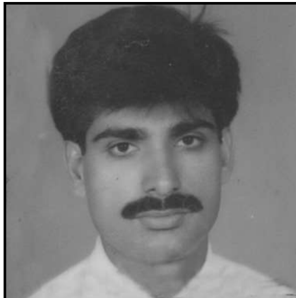

مکرم سعید احمد صاحب


مکرم علیم اللہ صاحب

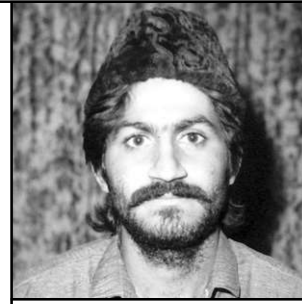

مکرم شاہد انصاری صاحب


مکرم محمد اسلم صاحب

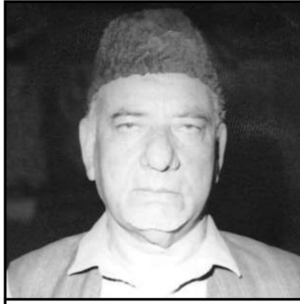

مکرم نصیر الدین صاحب

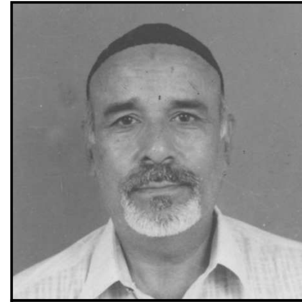

مکرم ملک مکرم احمد صاحب


مکرم نصیر احمد بٹ صاحب

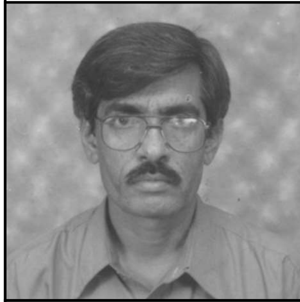

مکرم طارق انور صاحب

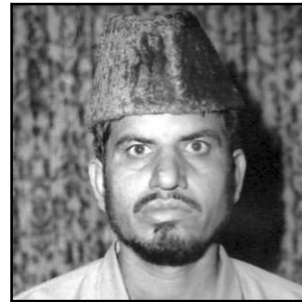

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب

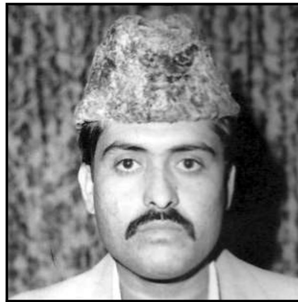

مکرم راجہ ناصر احمد صاحب

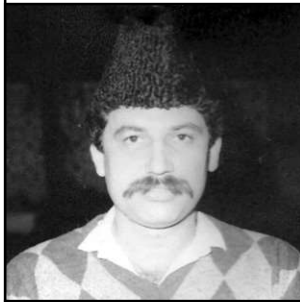

مکرم چوہدری معین الدین صاحب

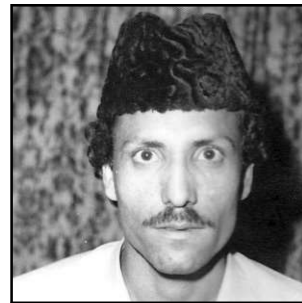

مکرم خلیل احمد آذر صاحب

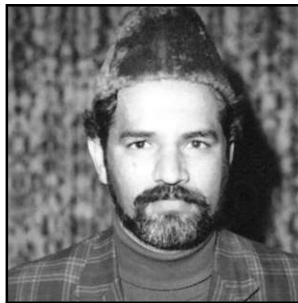

مکرم محمد یوسف ثانی صاحب


مکرم نصیر احمد صاحب

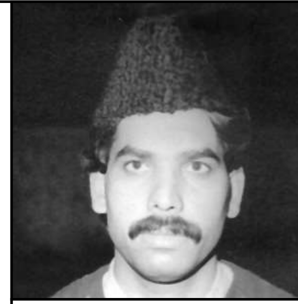

مکرم عبد السمیع صاحب


مکرم راجہ منور احمد صاحب

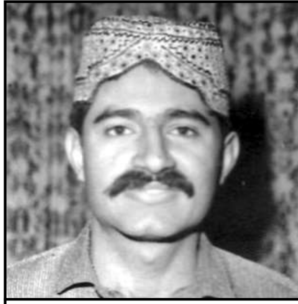

مکرم سید علیم شاہ صاحب

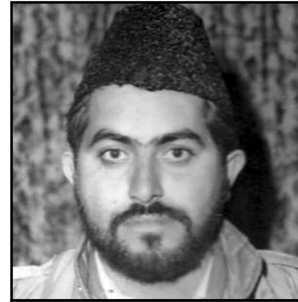

مکرم محمد ساجد قمر صاحب

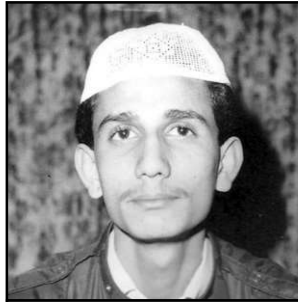

مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب


مکرم تنویر احمد صاحب

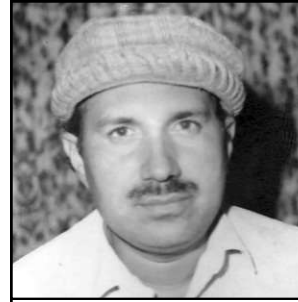

مکرم انس مختار صاحب

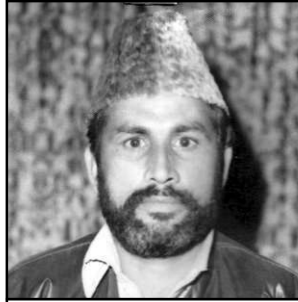

مکرم عبدالحئی صاحب

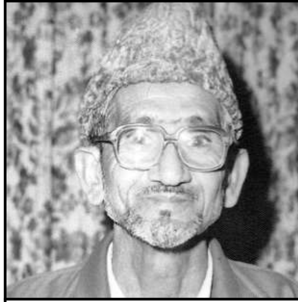

مکرم محمد حنیف ڈار صاحب


مکرم طارق محمود صاحب

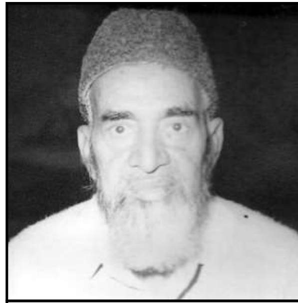

مکرم چوہدری نصیرالدین صاحب


مکرم راجہ سعید احمد صاحب

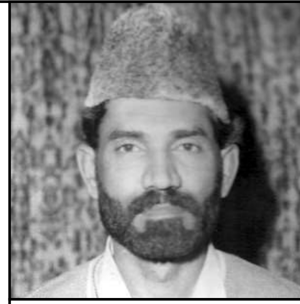

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب

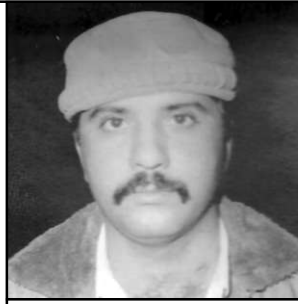

مکرم جمال الدین امروہوی صاحب

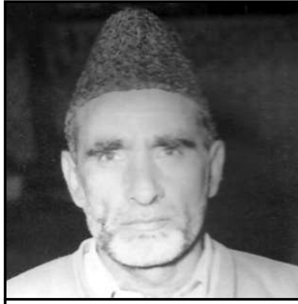

مکرم جعفر مبین صاحب

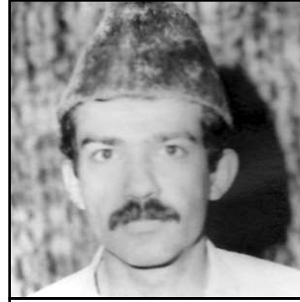

مکرم بابو عنایت اللہ صاحب


مکرم نصیر احمد طاہر صاحب


مکرم سید عبدالمالک صاحب


مکرم طاہر محمود صاحب

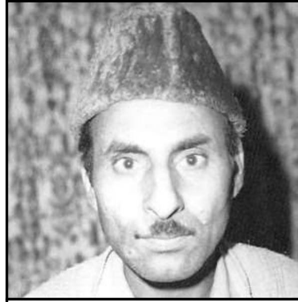

مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب

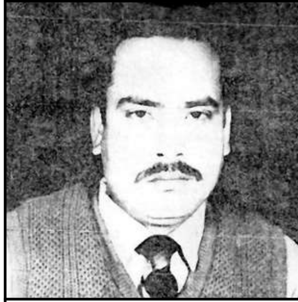

مکرم عارف محمود صاحب

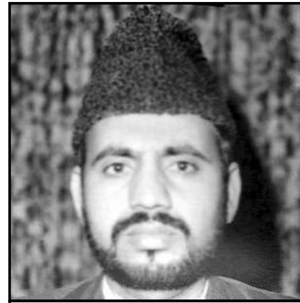

مکرم خورشید اقبال صاحب

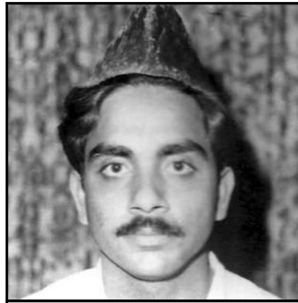

مکرم سعید احمد بٹ صاحب


مکرم منصور احمد صاحب

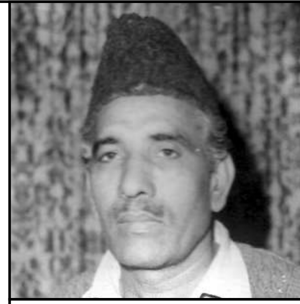

مکرم محمد یعقوب صاحب


مکرم محمود احمد قیصر صاحب

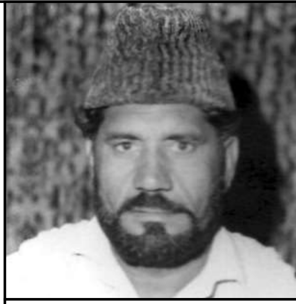

مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب


مکرم عابد مقصود صاحب

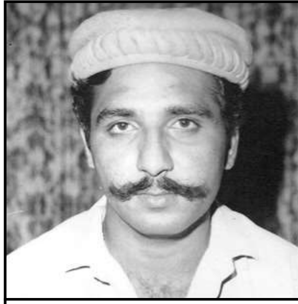

مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب



مکرم عصمت اللہ صاحب



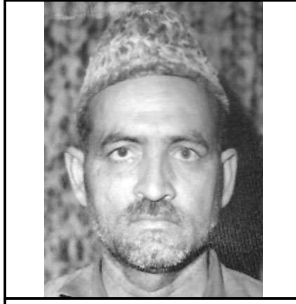
مکرم عبدالجبار صدیق صاحب



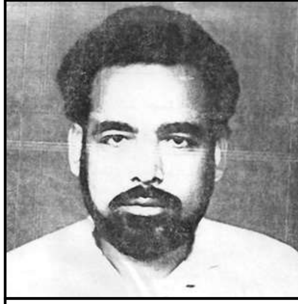
مکرم لطف الرحمٰن علوی صاحب



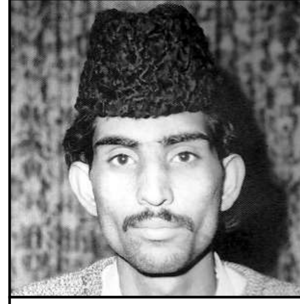
مکرم نوید احمد خان صاحب



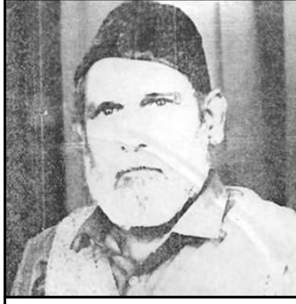
مکرم کوثر باجوہ صاحب



مکرم شیخ عبدالماجد صاحب



مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب



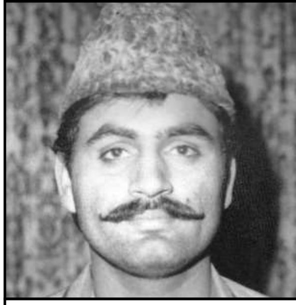
مکرم مرزا جہانگیر بیگ صاحب



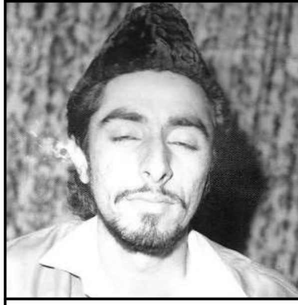
مکرم نعیم الدین صاحب



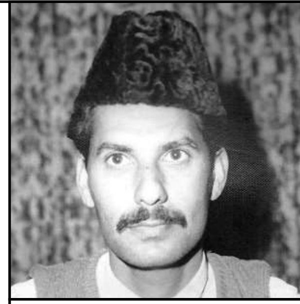
مکرم غلام ربانی صاحب



مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب



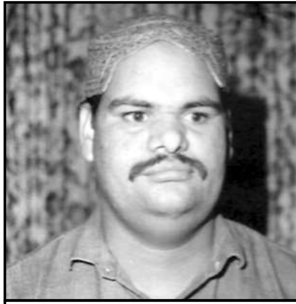
مکرم اعزاز احمد صاحب

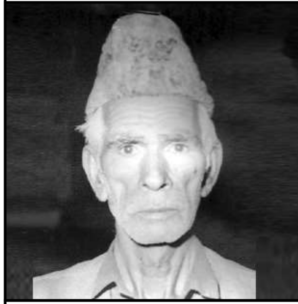

مکرم محمد اکرم جوئیہ صاحب

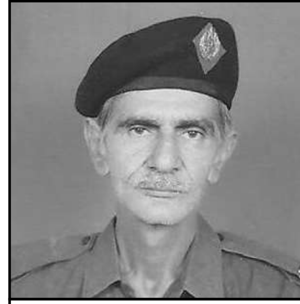

مکرم چوہدری منور احمد صاحب


مکرم حفیظ احمد گل صاحب

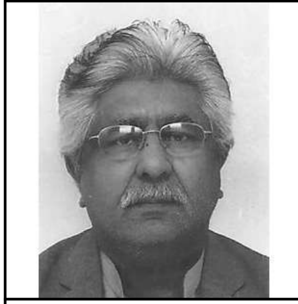

مکرم شفیق مجید صاحب


مکرم نور محمد صاحب


مکرم عبداللطیف بٹ صاحب


مکرم شیخ نصر اللہ صاحب


مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب


مکرم شیخ فضل اللہ صاحب


مکرم محمد یوسف گوندل صاحب


مکرم وسیم احمد صاحب


مکرم سید خالد محمود صاحب

کراچی کی بعض دیگر نمایاں شخصیات


مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب


مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب

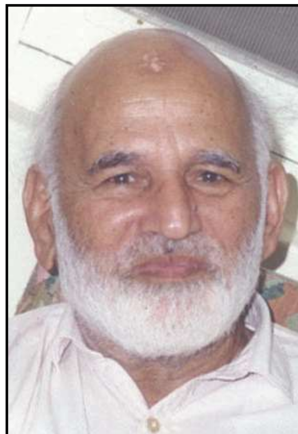

مکرم چوہدری شاہنواز صاحب


مکرم سیّد سیّد احمد ناصر صاحب

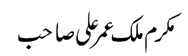

مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب

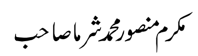

مکرم مرزا فتح محمد صاحب

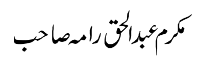

مکرم سید شوکت علی صاحب

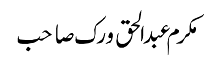

مکرم سلطان احمد طاہر صاحب

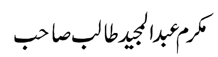

مکرم محمد نواز کٹکی صاحب

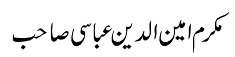

مکرم ملک عمر علی صاحب

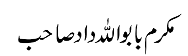

مکرم منصور محمد شرما صاحب

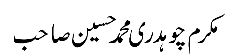

مکرم عبدالحق رامہ صاحب


مکرم عبدالحق ورک صاحب

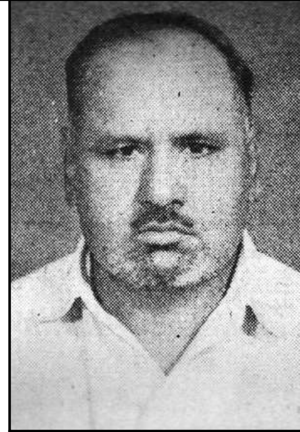

مکرم عبدالمجید طالب صاحب


مکرم امین الدین عباسی صاحب


مکرم بابو اللہ داد صاحب


مکرم چوہدری محمد حسین صاحب


مکرم محمد یعقوب قیس مینائی صاحب



مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب



مکرم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب



مکرم ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب



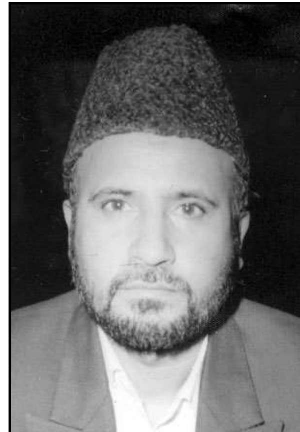
مکرم ملک منور احمد صاحب



مکرم اشفاق حسین صاحب



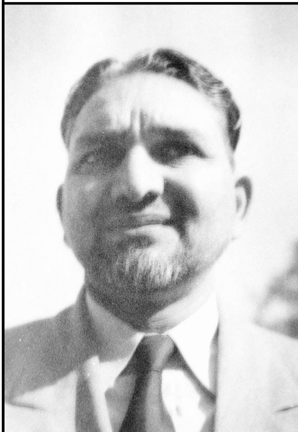
مکرم محمد عثمان ایڈووکیٹ صاحب



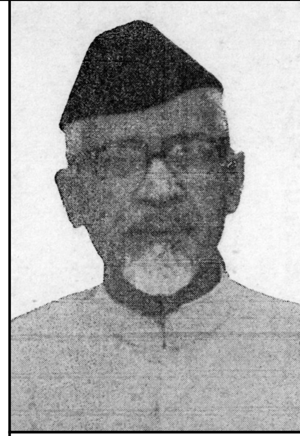
مکرم محمد اسحٰق صاحب



مکرم چوہدری نبی احمد صاحب



مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب


مکرم قاضی محمد اسلم صاحب


مکرم شیخ عبدالحق انجینئر صاحب


مکرم کموڈور رحمت اللہ باجوہ صاحب


مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب


مکرم ارشاد احمد صاحب


مکرم محمد افتخار رانا ایڈووکیٹ صاحب



مکرم کمانڈر ناصر احمد صاحب


مکرم راجہ شاہد احمد صاحب


مکرم عبدالمنان صاحب

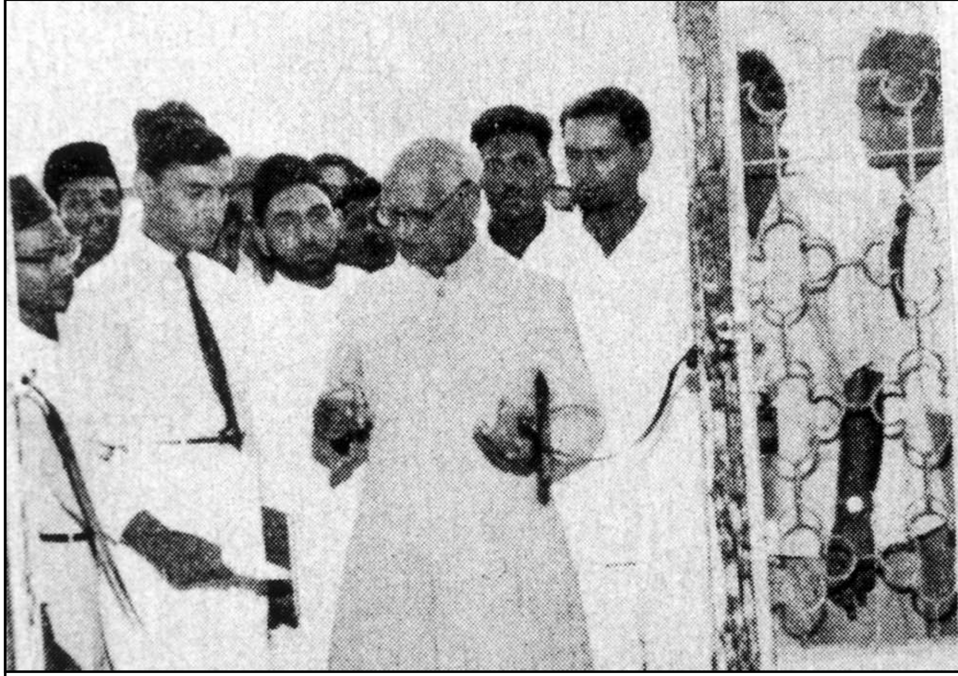
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مشاعرہ کراچی











علامہ نیاز فتح پوری صاحب ایڈیٹر رسالہ ‘‘نگار’’، فضل عمر پبلک لائبریری مارٹن روڈ کا افتتاح کرتے ہوئے



علامہ نیاز فتح پوری صاحب ایڈیٹر رسالہ ‘‘نگار’’، فضل عمر پبلک لائبریری مارٹن روڈ کا افتتاح کرنے کے بعد احباب جماعت کراچی کے ساتھ

ہوئے۔

سوال و جواب کی صورت میں یہ تحریر ذیل میں دی جارہی ہے۔

مکرم مولانا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

''رسالہ میں بنیادی طور پر جو پانچ سوالات کئے ہیں ان کا جواب ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ ان سوالات میں چار مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی کتب سے متعلق ہیں اور یہ مہدی دوراں کا زبردست الٰہی معجزہ ہے کہ جملہ سوالوں کا جواب حضورؑ نے اپنے قلم مبارک سے اس شان و شوکت سے دے دیا ہے کہ دن ہی چڑھ گیا ہے، جیسا کہ اگلی سطور سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

پہلا انعامی سوال

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ''چشمہ مسیحی'' میں صفحہ 59 پر تسلیم کیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے جانی دشمن پولوس نے پہلے تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا۔ پولوس کا 64ء یا 65ء میں انتقال ہوا لہٰذا آپ کا آیت فلما توفیتنی سے یہ استنباط کہ عیسائی حضرت عیسٰیؑ کی کشمیر میں زندگی تک توحید پر قائم رہے اور وفات کے بعد بگڑے ہیں بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا حقیقت افروز جواب

فرمایا: ''یاد رہے کہ ایسا وسوسہ صرف قلت تدبر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ورنہ کشمیر کا سفر اس فقرہ کی ضد نہیں کیونکہ مَا دُمتُ فِیهِم کے یہ معنی ہیں کہ جب تک میں اپنی امت میں تھا جو میرے پر ایمان لائے تھے۔ یہ معنے نہیں کہ جب تک میں ان کی زمین میں تھا۔ کیونکہ ہم قبول کرتے ہیں کہ عیسٰیؑ زمین شام میں سے ہجرت کر کے کشمیر کی طرف چلے گئے تھے۔ مگر ہم یہ قبول نہیں کرتے کہ حضرت عیسٰی کی والدہ اور آپ کے حواری پیچھے رہ گئے تھے۔ بلکہ تاریخ کی رو سے ثابت ہے کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسٰی کے ساتھ اور کچھ بعد میں آپ کو آملے تھے۔ جیسا کہ دھوما حواری حضرت عیسٰی کے ساتھ آیا تھا باقی حواری بعد میں آ گئے تھے۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی رفاقت کے لئے صرف ایک ہی شخص کو اختیار کیا تھا یعنی دھوما کو جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے وقت صرف حضرت ابو بکرؓ کو اختیار کیا تھا

کیونکہ سلطنت رومی حضرت عیسیٰ کو باغی قرار دے چکی تھی اور اسی جرم سے پیلاطوس بھی قیصر کے حکم سے قتل کیا گیا تھا کیونکہ وہ در پردہ حضرت عیسیٰ کا حامی تھا اور اس کی عورت بھی حضرت عیسیٰ کی مرید تھی۔ پس ضرور تھا کہ حضرت عیسیٰ اس ملک سے پوشیدہ طور پر نکلتے کوئی قافلہ ساتھ نہ لیتے اس لئے انہوں نے اس سفر میں صرف دھوما حواری کو ساتھ لیا جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے سفر میں صرف ابو بکر کو ساتھ لیا تھا اور جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی اصحاب مختلف راہوں سے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مختلف راہوں سے مختلف وقتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جا پہنچے تھے۔ اور جب تک حضرت عیسیٰ اُن میں رہے جیسا کہ آیت ما دُمتُ فِیھِم کا منشاء ہے وہ سب لوگ توحید پر قائم رہے بعد وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان لوگوں کی اولاد بگڑ گئی۔ یہ معلوم نہیں کہ کس پشت میں یہ خرابی پیدا ہوئی۔ مؤرخ لکھتے ہیں کہ تیسری صدی تک دین عیسائی اپنی اصلیت پر تھا۔ بہر حال معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد وہ تمام لوگ پھر اپنے وطن کی طرف چلے آئے کیونکہ ایسا اتفاق ہو گیا کہ قیصر روم عیسائی ہو گیا، پھر بے وطنی میں رہنا لا حاصل تھا''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 225،226۔ طبع اول، تصنیف 1905ء روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 401،402)

دوسرا انعامی سوال

سورہ حدید آیت 28 میں اللہ جلشانہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریمؑ کی پیروی کرنے والوں کے دلوں میں شفقت ڈال دی گئی اور رہبانیت (یعنی مجرد رہنے اور شادی نہ کرنے کی) نئی بات (بدعت) انہوں نے خود نکال لی۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ مگر حضرت مرزا صاحب ''مسیح ہندوستان میں'' صفحہ 78 میں لکھتے ہیں: '' جیسا کہ انجیل میں مجرد رہنے کی ترغیب دی گئی ہے ایسا ہی بدھ کی تعلیم میں ترغیب ہے''۔ اس اقتباس کے مطابق حضرت عیسیٰ نے مجرد رہنے کی ترغیب دی جو قرآن کے خلاف ہے۔ (رسالہ مذکورہ صفحہ 10)

حضرت مسیح موعودؑ کی جوابی تحریر

یاد رہے کہ حضرت اقدسؑ کا عیسائیت میں رہبانیت کی تاریخ کا عقیدہ بالکل قرآن مجید

کے مطابق ہے۔ چنانچہ حضور ''۔۔۔۔اصول کی فلاسفی'' میں سورہ حدید کی اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

''لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دستبردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے۔ اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدائے تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب کا جذبہ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے؟''۔

(............اصول کی فلاسفی صفحہ 28، 29۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342، 343)

اس واضح تحریر کے باوجود مذکورہ رسالہ کے صفحہ 10 پر یہ افترا پردازی اور بہتان طرازی کی گئی ہے کہ '' مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے عیسائیوں کو مجرد رہنے کی ترغیب دی'' حالانکہ مسیح ہندوستان میں صفحہ 78 پر حضورؑ نے خدا تعالیٰ کے تصرف خاص سے حضرت عیسیٰ کی بجائے انجیل کا لفظ لکھا ہے اور انجیل کی نسبت حضرت اقدس نے پیش کردہ کتاب کے معاً بعد کی تالیف '' تریاق القلوب'' میں صاف صاف الفاظ میں واضح فرما دیا کہ:

''بہت سی انجیلوں میں سے یہ چار انجیلیں انتخاب کی گئی ہیں جن کو بعض یونانیوں نے حضرت مسیح سے بہت پیچھے بنا کر حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کر دیا اور کوئی عبرانی انجیل عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے اور ناحق افترا کے طور پر حضرت مسیح کو ایک یونانی آدمی تصور کر لیا ہے حالانکہ حضرت مسیح کی مادری بولی عبرانی تھی کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کبھی حضرت مسیح نے ایک فقرہ یونانی کا بھی کسی سے پڑھا تھا............غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس

ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں''۔

(تریاق القلوب صفحہ 807۔تصنیف 1899ء۔روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141،142)

تیسرا انعامی سوال

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا (آل عمران:50) اس کے برعکس ''مسیح ہندوستان میں'' (صفحہ 84) سے'' ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو ہر بدھ مذہب کے ماننے والے کے پاس بھیجا''۔'' وہ بدھ مذہب کے غیر بنی اسرائیل کو کیسے تبلیغ کرنے گئے''۔(رسالہ مذکورہ صفحہ 12،13)

حضرت مہدی موعودؑ کا باطل شکن جواب

حضور اسی معرکہ آراء کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کے صفحہ 75،76 میں تحریر فرماتے ہیں:

''بلاد شام کے یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کو قبول نہ کیا اور انکو اپنے زعم میں صلیب دے دیا جس سے خدائے تعالیٰ کی باریک حکمت عملی نے حضرت مسیح کو بچا لیا تب وہ اس ملک کے یہودیوں کے ساتھ حق تبلیغ اور ہمدردی ختم کر چکے اور بباعث اس بدی کے ان یہودیوں کے دل ایسے سخت ہو گئے کہ وہ اس لائق نہ رہے کہ سچائی کو قبول کریں۔اس وقت حضرت مسیحؑ نے خدائے تعالیٰ سے یہ اطلاع پا کر کہ یہودیوں کے دس گمشدہ فرقے ہندوستان کی طرف آ گئے ہیں ان ملکوں کو طرف قصد کیا اور چونکہ ایک گروہ یہودیوں کا بدھ مذہب میں داخل ہو چکا تھا اس لئے ضرور تھا کہ وہ نبی صادق بدھ مذہب کے لوگوں کی طرف توجہ کرتا''۔

چوتھا انعامی سوال

کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' صفحہ 20،21 پر برنباس کی انجیل کو تاریخی کتاب تسلیم کیا گیا ہے۔اور اسی برنباس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ رسول اللہ کے بعد سچے نبی نہیں آئیں گے۔ پھر بانی سلسلہ سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعودؑ کا بصیرت افروز جواب

حضرت اقدس مسیح موعودؑ ''چشمہ مسیحی'' میں اناجیل اربعہ اور انجیل برنباس کا ذکر کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں:

''پادریوں کی مذہبی کتابوں کا ذخیرہ ایک ایسا ردّی ذخیرہ ہے جو نہایت قابل شرم ہے۔ وہ لوگ صرف اپنی ہی اٹکل سے بعض کتابوں کو آسمانی ٹھیراتے ہیں اور بعض کو جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک یہ چار انجیلیں اصلی ہیں اور باقی جو چھپن کے قریب ہیں جعلی ہیں۔ مگر محض گمان اور شک کے رو سے نہ کسی مستحکم دلیل پر اس خیال کی بناء ہے کیونکہ مروجہ انجیلوں اور دوسری انجیلوں میں بہت تناقص ہے اس لئے اپنے گھر میں ہی یہ فیصلہ کر لیا ہے اور محققین کی یہی رائے ہے کہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ انجیلیں جعلی ہیں یا وہ جعلی ہیں۔ اسی لئے شاہ ایڈورڈ قیصر کے تخت نشینی کی تقریب پر لنڈن کے پادریوں نے وہ تمام کتابیں جن کو یہ لوگ جعلی تصور کرتے ہیں ان چار انجیلوں کے ساتھ ایک ہی جلد میں مجلد کر کے مبارکبادی کے طور پر بطور نذر پیش کی تھیں۔ اور اس مجموعہ کی ایک جلد ہمارے پاس بھی ہے۔ پس غور کا مقام ہے کہ اگر درحقیقت وہ کتابیں گندی اور جعلی اور ناپاک ہوتیں تو پھر پاک اور ناپاک دونوں کو ایک جلد میں مجلد کرنا کس قدر گناہ کی بات تھی۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ دلی اطمینان سے نہ کسی کتاب کو جعلی کہہ سکتے ہیں نہ اصلی ٹھیرا سکتے ہیں۔ اپنی اپنی رائیں ہیں۔ اور سخت تعصب کی وجہ سے وہ انجیلیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں ان کو یہ لوگ جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ برنباس کی انجیل جس میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشگوئی ہے وہ اسی وجہ سے جعلی قرار دی گئی ہے کہ اس میں کھلے کھلے طور پر آنحضرتؐ کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ سیل صاحب نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو بھی لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اسی انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ غرض یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ لوگ جس کتاب کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ جعلی ہے یا جھوٹا قصہ ہے ایسی باتیں صرف دو خیال سے ہوتی ہیں۔(۱) ایک یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب اناجیل مروجہ کے مخالف ہوتی ہے۔(۲) دوسرے یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب قرآن شریف سے کسی قدر مطابق ہوتی ہے اور بعض شریر اور سیاہ دل انسان ایسی کوشش کرتے ہیں کہ اول اصول مسلمہ کے طور پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جعلی کتابیں ہیں اور

پھر کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں ان کا قصہ درج ہے۔ اور اس طرح پر نادان لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ **اصل بات یہ ہے کہ اس زمانہ کے نوشتوں کا جعلی یا اصلی ثابت کرنا بجز خدا کی وحی کے اور کسی کا کام نہ تھا۔ پس خدا کی وحی کا جس کسی قصہ سے توارد ہوا وہ سچا ہے گو بعض نادان انسان اس کو جھوٹا قصہ قرار دیتے ہیں اور جس واقعہ کی خدا کی وحی نے تکذیب کی وہ جھوٹا ہے اگرچہ بعض انسان اس کو سچا قرار دیتے ہوں**''۔

(چشمہ مسیحی صفحہ 605، اشاعت 9/مارچ 1906ء۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 340 تا 342)

اب اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی خدا کی وحی کا مطالعہ کیا جائے تو سورۃ آل عمران:82 اور سورۃ احزاب:8 کی روشنی میں یہ انکشاف ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم کی طرح حضرت رسول کریمؐ سے بھی عرش کے خدا نے یہ عہد لیا کہ آئندہ آنے والے نبی پر ایمان لائیں اور اس کی نصرت فرمائیں۔ اگر آنحضرتؐ کے فیضان و تاثیرات کی برکت سے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے کسی نبی کا آنا ہی ممکن نہ تھا تو نبیوں کے شہنشاہ سے یہ عہد کیوں لیا گیا؟

خدائے ذوالجلال کا کرشمہ ملاحظہ ہو کہ مولوی شبیر احمد عثمانی جیسے مشہور دیوبندی عالم نے اپنے ترجمہ قرآن کے حاشیہ میں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ سورہ احزاب:8 میں جس عہد نبوی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اسی کا ذکر سورہ آل عمران:82 میں ہے جو ان الفاظ میں ہے: **ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ.**

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پانچواں انعامی سوال

پانچواں سوال جو حضرت مصلح موعود کی تصنیف ''دعوۃ الامیر'' کے حوالہ سے ہے، دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک الہامی، مستند اور پر معارف حدیث سے ایسا کھلا استہزاء ہے جس کی توقع رشدی جیسے بدنام زمانہ گستاخ رسول سے بھی نہیں کی جاسکتی۔ یہ حدیث سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلیل القدر اور بے نظیر تصنیف ''المواهب اللدنية'' (مصنفہ حضرت علامہ

قسطلانی) کے شہرہ آفاق شارح حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی مصری نے اپنی شرح میں درج فرمائی ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ:

یعنی زاد المعاد (ابن قیم) میں ہے کہ یہ جو حضرت مسیحؑ کے بارہ میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ 33 سال کی عمر میں فوت ہوئے اس کی کوئی بھی ایسی سند نہیں ملتی جس کی طرف رجوع واجب ہو۔ شامی نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے کیونکہ یہ قول صرف نصاریٰ سے مروی ہے اور احادیث نبویہ میں یہ تصریح ہے کہ وہ120 برس کی عمر میں اٹھائے گئے تھے۔ چنانچہ طبرانی کبیر میں ثقہ راویوں کی سند سے حضرت (ام المومنین) عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے مرض الموت میں ارشاد فرمایا کہ جبرائیل ہر سال ایک دفعہ مجھے قرآن سناتے تھے مگر اس دفعہ دو بار سنایا ہے اور یہ بھی انہوں نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہیں گزرا کہ جس کی عمر پہلے سے آدھی نہ ہوئی ہے اور یہ بھی مجھے خبر دی کہ عیسیٰ بن مریم ایک سو بیس سال تک زندہ رہے تھے پس میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔

چنانچہ یہ پیشگوئی حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔ یہ الہامی حدیث ہر سچے مسلمان کے لئے موجبِ اضافۂ علم وعرفان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا تابندہ نشان ہے مگر صاحب رسالہ نے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اپنی ناپاک تنقید اور اخلاق سوز مذاق کا نشانہ بنایا ہے اور اپنے ڈھب کا نتیجہ نکالتے ہوئے سوال کیا ہے کہ اس حدیث کے مطابق حضرت آدمؑ کی عمر ایک لاکھ بائیس ہزار اور آٹھ سو اسی بنتی ہے۔ اور مرزا صاحب کو تو صرف 30 سال کی عمر میں فوت ہونا چاہیئے تھا۔ (رسالہ مذکور)

حدیث نبوی کی روشنی میں تحقیقی جواب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف بلکہ صحاح ستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک موجود ہے کہ ''**نحن معاشر الانبیاء لا نر ث ولا نورث**'' (**بخاری کتاب الخمس**)۔ ہم نبیوں کا گروہ ہیں جو وراثت نہیں پاتے نہ ہمارا کوئی ورثہ ہوتا ہے۔ صاحب رسالہ اپنی حدیث دشمنی میں عالم اسلام کی اس متفقہ حدیث اور فرمان رسول پر بھی ہرزہ سرائی کریں گے

کیونکہ قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت زکریا وغیرہ کے ورثہ کا ذکر موجود ہے۔(النمل:17، اور مریم:7) لیکن یہ ان کی محاورۂ رسول اور اسلوب رسول سے جہالت کا ثبوت ہوگا کیونکہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ تشریح بھی بخاری میں موجود ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد صرف اپنا وجود تھا نہ کہ باقی انبیاء کی وراثت کا بیان۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث بنی نضیر جلد2 صفحہ 11 مطبع عثمانیہ مصر)

میں کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ سے مروی زیرنظر حدیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ اَبی و اُمّی) نے فقط اپنی امتیازی شان بیان فرمائی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی عمروں کا فارمولا پیش نہیں کیا۔ اور ہمارا چیلنج ہے کہ کسی مستند تاریخ سے یہ منفرد خصوصیت کسی اور پیغمبر میں ثابت نہیں کی جاسکتی ۔سلسلہ انبیاء میں یہ اعجاز صرف ہمارے نبی کریمؐ کو عطا ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کی عمر سے بھی نصف مدت پانے کے باوجود آپ نے ایسی عظیم الشان کامیابی حاصل کی جو اپنی نظیر آپ ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہوکر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے............ میں نبیوں کی عزت وحرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ وریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔''

(الحکم 17/جنوری 1901ء صفحہ 2)

دیوبندی نقطہ نگاہ سے اتمام حجت

مولوی محمد انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی تنظیم ''مجلس ختم نبوت'' کے لئے ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ حافظ محمد اکبر شاہ بخاری نے ''اکابر علماء دیوبند'' (صفحہ 83 تا 91) میں ان کے علمی مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ان کے دو ہزار شاگردوں میں مفتی محمد شفیع، مولوی محمد ادریس کاندھلوی اور یوسف لدھیانوی کے مرشد و ہادی محمد یوسف بنوری جیسے علماء بھی شامل ہیں۔مولوی انور کشمیری صاحب کا شمار احمدیت کے بدترین معاندین میں سے ہوتا ہے مگر مسیح محمدی

کے قادر و مقتدر خدا کی قدرت کا یہ نشان ہے کہ جہاں ''ختم نبوت'' کا ایک نیا ''چیمپئن'' احمدیت کی مخالفت میں حضرت عیسیٰ کی 120 سالہ عمر سے متعلق حدیث نبوی کے تقدس کا پارہ پارہ کر رہا ہے وہاں ''عالمی مجلس ختم نبوت'' کراچی کے مذہبی رہنماء انور کاشمیری کو آج سے ساٹھ سال قبل یہ اعتراف کرنا پڑا کہ یہ حدیث صحیح ہے مگر اس میں صرف اولوالعزم نبیوں کا ذکر ہے۔(علماء سلف قرآن مجید کی رو سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اولوالعزم تسلیم کرتے ہیں)۔

انور کاشمیری صاحب کہ یہ اعتراف ان کی کتاب '' فیض الباری'' جلد 3 صفحہ 263 (مطبوعہ 1357ھ مطابق 1938ء) میں موجود ہے۔اور انہوں نے مذکورہ حدیث کے الفاظ نقل کرنے کے بعد صاف لفظوں میں اس کی توجیہہ یہ بیان کی ہے کہ: **ان التصنیف باعتبار اولوالعزم من الانبیاء علیہم السلام....الخ۔**

کچھ ''دس کروڑ'' کے انعام کے بارہ میں

محض خدا کی دی ہوئی توفیق اور اس کے فضل سے جناب الیاس ستار صاحب کے پانچوں مایہ ناز انعامی سوالات کی دھجیاں فضائے بسیط میں بکھر چکی ہیں تاہم یہ بے انصافی ہوگی کہ ان کو دس کروڑ روپے کے انعام کی پیشکش پر داد نہ دی جائے۔

ملک کے ایک ادیب چودھری سردار محمد خان عزیز اپنی کتاب ''ملاّ نصر الدین'' کے صفحہ 130 پر رقمطراز ہیں۔

''ایک دفعہ ملاّ سخت بیمار ہو گئے اور بچنے کی امید نہ رہی۔ چنانچہ وصیت کے لئے ملاّ نے فوراً ایک وکیل کو بلوایا اور مندرجہ ذیل وصیت تحریر کروائی:

ایک ہزار دینار محلے کے مدرّس کو دئے جائیں۔

پانچ صد دینار محلے کے فقیروں میں تقسیم کر دئے جائیں۔

پانچ صد دینار سے محلے کی مسجد تعمیر کر دی جائے۔

پانچ صد دینار سے ایک مکتب تعمیر کیا جائے۔

ایک ہزار دینار مسافروں کی مہمان نوازی میں خرچ کیا جائے۔ جو کچھ باقی بچے وہ بیوی

کے لئے ہے وغیرہ وغیرہ

وکیل ملاّ کی مبلغ مالی حالت سے بخوبی واقف تھا۔ جب وصیت تحریر و تکمیل کر چکا، تو ملاّ سے کہنے لگا کہ ملا معلوم ہوتا ہے کہیں سے کوئی دفینہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ ملا نے کہا ''تم میری حالت سے اچھی طرح واقف ہو۔ بالکل مفلس ہوں۔ ایک دینار بھی پاس نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنی دریا دلی سے وصیت تحریر کروا رہا ہوں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جب لوگ میری وصیت پڑھیں تو کم از کم کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ملا بڑا کنجوس اور لئیم شخص تھا''۔

امام مہدی کا انتظار اور حضرت بانی سلسلہ کی پُر جلال پیشگوئی

جناب الیاس ستار صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ 38 پر تلقین فرمائی ہے کہ '' سچے مہدی کا انتظار کریں''۔ انتظار مہدی کی ناکام تحریک بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی حقانیت پر ایک زندہ اور دائمی برہان ہے کیونکہ حضرت اقدس نے ایک سو سات برس قبل نہ صرف یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ ہی موعود مہدی و مسیح ہیں بلکہ یہ پرجلال پیشگوئی بھی فرمائی کہ:

'' میں تو اس وقت موجود ہوں مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر ہی آوے۔ تا میں ملزم ٹھہر سکوں۔ آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اترتے دکھائی دیں۔ اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہل حق کی دعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔ مسیح تو آ چکا لیکن آپ نے اس کو شناخت نہیں کیا اب یہ امید موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی۔ یہ زمانہ گزر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اترتے نہیں دیکھے گا''۔

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ 155 مطبوعہ 1891ء)

بعد ازاں اپنی کتاب '' تحفہ گولڑویہ'' میں 1894ء کے نشان کسوف وخسوف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

'' یہ بھی یاد رکھو کہ یہ عقیدہ اہل سنت اور شیعہ کا مسلم ہے کہ مہدی جب ظاہر ہوگا تو صدی کے سر پر ہی ظاہر ہوگا۔ پس جبکہ مہدی کے ظہور کے لئے صدی کے سر کی شرط ہے۔ تو اس صدی

میں تو مہدی کے پیدا ہونے سے ہاتھ دھو رکھنا چاہیئے کیونکہ صدی کا سر گزر گیا اور اب بات دوسری صدی پر جا پڑی اور اس کی نسبت بھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیونکہ جب کہ چودھویں صدی جو حدیث نبوی کی مصداق تھی اور نیز اہل کشف کے کشفوں سے لدی ہوئی تھی خالی گزر گئی تو پندرھویں صدی پر کیا اعتبار رہا۔ پھر جبکہ آنے والے مہدی کے ظہور کے لئے کوئی لچھن نظر نہیں آتے اور کم سے کم سو برس پر بات جا پڑی تو اس بیہودہ نشان خسوف کسوف سے فائدہ کیا ہوا۔ جب اس صدی کے سب لوگ مر جائیں گے اور کوئی خسوف کسوف کا دیکھنے والا زندہ نہ رہے گا تو اس وقت تو یہ کسوف خسوف کا نشان محض ایک قصہ کے رنگ میں ہو جائے گا اور ممکن ہے کہ اس وقت علمائے کرام اس کو ایک موضوع حدیث کے طور پر سمجھ کر داخل دفتر کر دیں۔ غرض اگر مہدی اور اس کے نشان میں جدائی ڈال دی جائے تو یہ ایک مکروہ بد فالی ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز ارادہ ہی نہیں ہے کہ اس کی مہدویت کو آسمانی نشانوں سے ثابت کرے۔ پھر جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ نشان اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جبکہ خدا کے رسولوں کی تکذیب ہوتی ہے اور ان کو مفتری خیال کیا جاتا ہے تو یہ عجیب بات ہے کہ مدعی تو ابھی ظاہر نہیں ہوا اور نہ اس کی تکذیب ہوئی مگر نشان پہلے ہی سے ظاہر ہو گیا''۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 32، 33۔ اشاعت یکم ستمبر 1902ء قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دنیا بھر کے علماء کو ایک ارب کا انعامی چیلنج

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مہدی و مسیح کا انتظار کرنے والے جملہ علماء ظواہر کو 1994ء سے یہ انعامی چیلنج دے رکھا ہے کہ:

''اگر تمام علماء مل کر تمام تدابیر کو بروئے کار لاتے ہوئے اس صدی کے دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ بجسد عنصری آسمان سے اتار کر دکھا دیں گے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ روپے نقد انعام پیش کیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو انہی کے عقیدہ کے مطابق ہم یہ چیلنج بھی دیتے ہیں کہ پھر وہ گدھا نکال کر دکھائیں جو دجال کا گدھا کہلاتا ہے۔ اور جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر ہاتھ کا فاصلہ بتایا گیا ہے اور جس کی دیگر علامتیں احادیث میں مذکور ہیں۔ کیونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق پہلے ظاہری طور پر اس ''خر دجال'' نے ظاہر ہونا ہے اور پھر

عیسیٰ علیہ السلام نے آنا ہے۔ پس ہم چیلنج دیتے ہیں کہ یہ علماء وہ ظاہری گدھا نکال کر دکھائیں اور سو مولویوں کے نام ہمیں دے دیں تو جماعت احمدیہ ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کروڑ روپیہ انعام کے طور پر پیش کرے گی''۔

(اخبار بدر قادیان، ضمیمہ 22-29 دسمبر 1994ء صفحہ 2)

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

5

کراچی میں ایک مباہلہ

مورخہ 3 /جون 1999ء کو ماڈل کالونی کراچی میں مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب کے مکان پر ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں سوالات کے جواباب کے لئے مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ مدعو تھے۔ اس محفل سوال و جواب میں کراچی کے ایک صاحب الیاس ستار نامی نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ شرکت کی۔ مکرم الیاس ستار صاحب ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف اعتراضات کی مہم کی تشہیر کر رہے تھے اور ایک نام نہاد ''ایک کروڑ کا انعامی چیلنج'' کے عنوان سے پمفلٹ کی تقسیم کرتے پھرتے تھے۔

مجلس سوال و جواب میں موضوع گفتگو ان کا یہی پمفلٹ تھا۔ مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ نے ان کے اعتراضات کے جوابات اس تفصیل اور انداز سے دیئے کہ حاضرین مجلس کے چہروں پر ایک نمایاں اثر دکھائی دے رہا تھا۔ مکرم الیاس ستار صاحب اس ساری صورت حال سے بہت بوکھلاہٹ کا شکار ہوئے اور غصہ میں آ گئے اور گفتگو میں بعض نا مناسب باتیں بھی کر گئے۔ تاہم سلسلہ گفتگو جاری رہا اور ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے معاندین احمدیت کو دیئے گئے ''مباہلہ'' کے چیلنج کے ذکر پر حواس باختہ ہو گئے اور پھر اچانک غصہ میں اپنی

جگہ سے اٹھے اور مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ کے قریب آ کر بڑے غصہ سے اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ ان کے اس اعلان پر جماعت احمدیہ کے مربیان کی طرف سے ان کو سمجھانے کی کوشش کی گئی اور بتایا گیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کے مخاطب وہ مخالف قوم لیڈر اور اکابرین ہیں جن کے پیچھے ایک بڑی جماعت ہو اور لوگ ان کی سرداری قبول کرتے ہوں۔ آپ ان شرائط کو پورا نہیں کرتے۔ مکرم الیاس ستار صاحب کے اپنے ساتھیوں نے بھی انھیں اس ارادہ سے باز رکھنے کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے پر مصر رہے جس پر دونوں مربیان نے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کا فریق بننا قبول کر لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی 1999ء کے جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر اپنے خطاب میں مباہلہ کی وضاحت کرتے ہوئے اس مباہلہ کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔

مکرم الیاس ستار صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کی اصل کاپی پر دستخط کئے اور ساتھ ہی فریقین کے مابین ایک معاہدہ تحریر پایا۔ جس کی رُو سے اس مباہلہ کو ''من وعن'' پاکستان اور انگلستان کے اخبارات میں شائع کروایا جائے گا۔ چنانچہ ہماری طرف سے الفضل انٹرنیشنل لندن اور لندن کے ایک دوسرے اخبار میں یہ اعلان شائع کروا دیا گیا۔ چونکہ گزشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان میں احمدیوں پر بعض قانونی پابندیاں ہیں اور ہم ملکی قانون کی پابندی کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور قبل ازیں مباہلہ کے اشتہار تقسیم کرنے کی وجہ سے بکثرت احمدیوں کو جیلوں میں ڈالا جا چکا تھا لہٰذا ان امور کے پیش نظر جناب الیاس ستار صاحب پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ وہ اس مباہلہ کی اشاعت وتشہیر سے پہلے حکومت سے اس بات کی تحریری ضمانت لے کر دیں کہ اس کی اشاعت کے نتیجے میں ہم میں سے کسی پر کسی قسم کی کوئی قانونی گرفت نہیں ہو گی لیکن بار بار کی یاد دہانیوں کے باوجود بھی الیاس ستار صاحب نے ایسی ضمانت حکومت سے لے کر نہیں دی اور اس بنیادی شرط کو پورا کئے بغیر اخبارات میں تشہیر کرواتے رہے اور توجہ دلانے کے باوجود اس لغو حرکت سے باز نہ آئے اور محض سستی شہرت کے حصول کے لئے معاہدہ کی بنیادی اخلاقی شرط کو پورا کئے بغیر اخبارات، اپنے رسالوں اور انٹرنیٹ کے ذریعہ اس کی تشہیر کرتے رہے جس کا انھیں یکطرفہ طور پر کوئی حق نہیں پہنچتا تھا اور یہ سراسر ایک غیر اخلاقی حرکت تھی اور مباہلہ جیسے انتہائی سنجیدہ معاملہ کے ساتھ محض ایک مذاق تھا اور ان کی یہی حرکت

دراصل مباہلہ میں شکست کی علامت تھی اور گویا عملاً انھوں نے مباہلہ میں اس طرح فراڈ کر کے اپنی شکست کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ ہماری طرف سے ان کی اس غیر اخلاقی حرکت کا ایک پریس نوٹ کے ذریعہ روزنامہ الفضل ربوہ، روزنامہ ہلال پاکستان کراچی، نوائے نواب شاہ اور بعض دیگر اخبار میں اعلان کروا دیا گیا۔

اگرچہ الیاس ستار صاحب اپنی اس غیر اخلاقی اور غیر ذمہ درانہ اور غیر سنجیدہ حرکت کی بناء پر عملاً مباہلہ سے راہ فرار اختیار کر گئے تھے البتہ یہاں ایک دلچسپ نشان کا ذکر کرنا نا مناسب نہ ہوگا کہ جناب الیاس ستار صاحب نے اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کے بعد ایک اشتہار بعنوان ''ط پر ظ'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو مخاطب کرتے ہوئے درج ذیل اعلان کیا:

''آپ نے 34ویں جلسے (یعنی جلسہ سالانہ یو۔کے 1999ء۔ ناقل) میں حاضرین سے کہا تھا کہ وہ زیادہ تعداد میں اس لئے آئے ہیں کہ وہ اس جلسہ کو اس صدی کا آخری جلسہ سمجھ رہے ہیں۔ انشاء اللہ قیامت سے پہلے یہ 34واں جلسہ، قادیانیت کا آخری جلسہ ثابت ہو گا۔''

یہ الیاس ستار صاحب کی ایک تعلّی تھی اور اس کی بناء وہ مباہلہ پر رکھ رہے تھے لیکن چشمِ دنیا بار بار یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ احمدیت کے جلسے پہلے سے نمایاں شان کے ساتھ منعقد ہو رہے ہیں اور دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا پیغام دیتے ہوئے آپ کی فتح کی نوید سنا رہے ہیں اور دشمنوں کو نامرادیوں کا پیغام دے رہے ہیں۔ 6

پہلا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 8، 9/اگست 1998ء کو گلشن مہران کراچی میں منعقد ہوا۔ اجتماع 8/اگست شام 7 بجے سے شروع ہو کر 9 اگست کو دوپہر ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔

اس اجتماع میں خصوصاً ان خدام کو آنے کی دعوت دی گئی تھی جو 23 مارچ کو منعقد ہونے والے ضلعی اجتماع میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ ہر مجلس مقامی کراچی کو خدام کی شمولیت کے لیے ایک مخصوص ٹارگٹ دیا گیا۔

مجالس کو یہ بھی کہا گیا کہ صرف ان خدام کو اس اجتماع میں شامل کریں جو رات اجتماع گاہ میں ہی گزاریں، رات کو واپس جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ خدام نے خیمہ جات خود نصب کر کے اس میں رات بسر کی اس طرح مرکزی اجتماع ربوہ کی کچھ یاد تازہ ہوگئی۔ اس وقت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب قائد علاقہ کراچی تھے۔

ایٹمی جنگ اور نقل مقانی کے اقدامات:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 23/ستمبر 1998ء کی ترجمۃ القرآن کلاس میں پاکستان اور ہمسایہ ممالک کے سیاسی حالات میں بگاڑ اور تناؤ میں روز بروز اضافہ کا جائزہ لیتے ہوئے جنگ کے امکانی خطرات کا ذکر فرمایا اور جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ایسے خطرات وارد ہونے سے قبل حفاظتی اقدامات کی طرف توجہ دینی چاہیے اور منصوبہ تیار کرنا چاہیے۔

حضور نے فرمایا۔

''اب ایران کی جنگ جو شروع ہو رہی ہے، اس کو روکنے کے لیے انہوں نے ہر ممکن کوشش کی ہے، مگر رک نہیں رہی اور ایران آج کل تجزیہ کر رہا ہے (کہ) عراق کے ساتھ جو ان کی جنگ ہوئی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ان کو کیا دینا پڑا۔ کیا کھویا اور کیا حاصل کیا۔ وہ موازنہ کر رہا ہے اس سے۔ لیکن اس میں بھی اس وقت امریکہ کی پوری تائید عراق کو حاصل تھی اور ایرانی قوم میں یہ بہادری ہے کہ جب فیصلہ کریں کہ ہمارا انتقام کا حق ہے تو پھر وہ عواقب سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ تو اب بھی اگرچہ کہا جا رہا ہے کہ وہ عراق کے عواقب دیکھ رہے ہیں۔ مگر میرے خیال میں یہ صرف ٹالنے کا ایک بہانہ ہے۔ وہ دیر کر رہے ہیں کچھ تاکہ اتنی دیر میں اپنی تنصیبات کو مستحکم کر لیں۔

اس کے مقابل پر امریکہ بھی ان کو پوری مدد دے رہا ہے اور میزائلز وغیرہ کے ساتھ انہوں نے بارڈر کو مزین کر دیا ہے۔ اس کی طرف بھی تیزی آ رہی ہے کابل کی طرف بھی گولہ باری کے لحاظ سے۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ جنگ چھڑ گئی تو کیا ہندوستان اس سے استفادہ نہیں کرے گا یہ ہے سوال۔ لات حین مناص کا جو نقشہ ہے وہ بنتا ہے کہ اگر یہ جنگ چھڑ جائے تو ناممکن ہے کہ ہندوستان اس سے استفادہ نہ کرے۔ اور اگر ہندوستان الجھا دے پاکستان کو تو

طالبان کی براہ راست سرپرستی وہ کر ہی نہیں کر سکتے۔ پھر وہ مسلمان ریاستیں ہیں وہ کھل کر مسعود کی.........وہ کھل کر حملہ کر دے تو طالبان کو ہر طرف سے گھیر سکتا ہے۔ اور ان پر بھی وہی حـــاسبــا آنی چاہیے۔ان کے حالات کے نتیجہ میں اورلگتا ہے وہی آئے گی تو فکر یہ ہے کہ اگر پاکستان اس جنگ میں ملوث نہ بھی ہوجیسا کہ اس نے فیصلہ کرلیا ہے۔ہم پیچھے ہٹ جائیں گے تو ہندوستان جب استفادہ کرے گا تو کیا یہ جنگ چھڑ کر ایٹمی جنگ میں تبدیل ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اگر ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو جائے تو پھر بہت سی بستیاں خاویہ ہو جائیں گی۔ بہت سے شہر ہیں جو خـــاویـــہ ہو جائیں گے۔لیکن اس صورت میں پھر احمدیوں کے بچنے کی جو پیشگوئی ہے۔اس میں گزشتہ کے حوالے سے وہ اب غور کرنا چاہیے تاریخ پر، کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے مومن بندوں کو نکالا تھا۔ وارننگ جو دی گئی، اس کے نتیجے میں ایک تو یہ امکان ہے کہ بڑے بڑے شہروں کو چھوڑ کر اس وقت جب کہ آثار ظاہر ہو چکے ہوں پورے، پہلے ہی دوسرا انتظام جن بستیوں میں منتقل ہونے کے لیے ان کے پاس پہلے سے سازوسامان موجود ہو اور یہ ممکن ہے۔ ایسی پلاننگ کرنا عین ممکن ہے۔ احمدیوں کیلئے ممکن ہے۔سب کے لیے ناممکن ہے۔احمدیوں کی تنظیم اور ہے ان کی تعداد نسبتاً کم ہے، ان میں بھائی چارہ ، ہمدردی ہے۔ایک دوسرے کی خاطر قربانی کر سکتے ہیں۔تو پیشتر اس کے کہ افراتفری کا عالم ہو۔ افراتفری کے احتمال کے پیش نظر منصوبہ بنناضروری ہے‘‘۔

حضور کی درج بالا ہدایات کی روشنی میں مرکز نے جماعتوں کو خطوط لکھے جس میں کہا گیا کہ:

دشمن کے حملہ کے کئی رخ ہو سکتے ہیں۔آبادیوں کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں بڑے شہروں سے حفاظتی نقطہ نظر سے نقل مکانی کی ضرورت ہوگی۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی ، اسلام آباد وغیرہ میں بکثرت احمدی رہائش پذیر ہیں۔خطرہ بڑھ جانے کے وقت ان دوستوں کو بہر حال ان جگہوں سے نکلنا پڑے گا۔ان کو سنبھالنے اور ان کی رہنمائی کے لیے لائحہ عمل تجویز کرنے کے لیے درج ذیل کوائف درکار ہیں۔

کل تعداد افراد کتنے احمدی نقل مکانی اپنے ذاتی انتظام کے تحت کریں گے۔

ذاتی انتظام کی صورت میں جن اضلاع میں جائیں گے ان کی ضلع وار تقسیم

کتنے احباب کے لیے جماعتی طور پر انتظام کرنا ضروری ہوگا۔

مندرجہ بالاکوائف کی روشنی میں نقل مکانی کا جو منصوبہ تیار کیا گیا، اس کے مطابق جماعت احمدیہ کراچی کے احباب کو جنگ کی صورت میں درج ذیل علاقوں میں بھجوانے کا پروگرام بنایا گیا۔

1۔ عمرکوٹ 2۔ بدین 3۔ میرپورخاص
4۔ خیرپور 5۔ سانگھڑ 6۔ نواب شاہ

جماعت احمدیہ کراچی نے جماعتی پروگرام کے تحت نقل مکانی کرنے والے احباب کے لیے جو منصوبہ تیار کیا اس کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل تھے۔

1۔ امیر قافلہ
2۔ نائب امیر قافلہ
3۔ ضرورت ٹرانسپورٹ (حلقہ وائز، کتنی بسوں کی ضرورت ہوگی)
4۔ بسوں کی روانگی کے مین پوائنٹس
5۔ بسوں کی روانگی کے علاقائی پوائنٹس
6۔ ہر بس کے مسافروں کی تعداد، نام وغیرہ
7۔ بس انچارج کا نام

ذاتی انتظام کے تحت نقل مکانی کرنے والوں کے الگ کوائف اکٹھے کیے گئے۔

AACP کراچی چیپٹر کا قیام

AACP (ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز) کراچی چیپٹر کا قیام 7/مارچ 1999ء کو ہوا۔ اس دن مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی کی صدارت میں احمدیہ ہال کراچی میں AACP کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔[6.a]

مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب AACP کراچی چیپٹر کے پہلے چیئرمین منتخب ہوئے۔[6.b]

مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کی وفات

جماعت احمدیہ کراچی کے مخلص، بے لوث، انتھک اور فدائی بزرگ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب مورخہ 16ر ستمبر 1999ء کو انتقال کر گئے۔ آپ جماعت احمدیہ کراچی کے نائب امیر تھے اور اس کے ساتھ ساتھ سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی وفات پر فرمایا:

''آپ کا نام آتے ہی عمر بھر کی وہ بے لوث، خاموش خدمتیں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں جو آپ کی زندگی کا عنوان بن چکی ہیں''۔[7]

روزنامہ الفضل کراچی نے آپ کی وفات پر جو قرارداد شائع کی وہ درج ذیل ہے۔

آہ ! مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب

16ر ستمبر 1999ء کی تاریخ ہم سب کیلئے یہ منحوس خبر لائی کہ ہمارے قابل احترام بزرگ مکرم ومحترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی ہمیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ **انا للّٰہ وانا الیہ راجعون**

محترم بیگ صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ پاکستان کے قیام سے پہلے سے ہی جماعت کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ میں فرائض انجام دیتے چلے آرہے تھے اور پاکستان کے قیام کے بعد تادم واپسی جماعت، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ کے اہم عہدوں پر فائز رہے۔

محترم بیگ صاحب اپریل 1921ء کو بمقام کلیانہ ریاست جیند انڈیا میں پیدا ہوئے۔ بیگ صاحب کے والد مکرم ومحترم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ 1928ء میں کراچی تشریف لے آئے تھے۔ مرحوم کی وفات کے وقت عمر تقریباً 80 سال تھی۔ کراچی میں ہی آپ نے ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم مکمل کی۔ محکمہ ریلوے میں سرکاری طور پر اور ایسٹرن سروسز کراچی میں پرائیویٹ طور پر ملازمتیں کیں۔ بعد میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور کامیاب ایڈووکیٹ کی حیثیت سے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ سندھ اور کراچی میں جماعت کے خلاف، اپنی مدبرانہ قابلیت سے، اہم اور مشکل مقدمات میں کامیابیاں حاصل کیں۔

ملکی اور غیر ملکی حالات پر مرحوم بیگ صاحب کی گہری نظر تھی اور ان حالات پر تبصرہ مختلف اجلاسات میں کرتے رہتے تھے۔

پندرہ روزہ المصلح کراچی کے سر پرست تھے۔ان کی رہنمائی ہر لحہ ہمیں میسر تھی اور گا ہے بگاہے المصلح کے لیے رہنما اصول سے ادارہ کو آگاہ کرتے رہتے تھے۔افسوس ہے کہ ادارہ ایک پر درد، پر مغز اور پر جوش رہنما سے محروم ہو گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مرزا عبد الباسط بیگ صاحب اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ بیگ صاحب کی ایک نامور بیٹی مکرمہ بشریٰ داؤد صاحبہ جو بیک وقت ادیب ،مضمون نگار اور مقررتھیں، پہلے ہی وفات پا چکی ہیں۔جن کا غم بیگ صاحب کو مرتے دم تک رہا۔ ادارہ اس اندوہناک موت پر مرحوم کے جملہ لواحقین سے تعزیت پیش کرتا ہے۔ بیگ صاحب کی وفات کے بعد جو خلاء جماعتی طور پر پیدا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جلد پورا فرمائے۔ آمین 8

عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر آئی ہسپتال

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے پیش کردہ ایک تحفہ عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر آئی ہسپتال کا افتتاح مورخہ 20 رفروری 2000ءکو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بھارت کے ہاتھوں انجام پذیر ہوا۔اس موقع پر آپ نے جو خطاب فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

’’حضرت مسیح موعودؑ نے بار ہا یہ بات بیان فرمائی ہے کہ ہمارے دین کا خلاصہ دو باتیں ہیں۔

1۔ بندے کا اپنے خالق سے مضبوط تعلق اور
2۔ بندے کا بندے سے ہمدردی اور خدمت کا تعلق

حضرت مسیح موعودؑ کے آباءطب سے تعلق رکھتے تھے اور حضور بھی اپنے پاس ادویہ رکھتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی روایت ہے کہ قادیان اور دیہات کی بوڑھی عورتیں آپ کی

خدمت میں حاضر ہو کر اپنی امراض بیان کرتیں اور لمبی گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جاتا اور دوسری طرف مجھے حضرت اقدس کی دینی مصروفیات یعنی دین حق کی مدافعت میں آپ کی طرف سے مضامین و کتب کی تحریر و تصنیف کا بھی علم تھا لہٰذا ایک مرتبہ ایک رفیق نے حضورؑ سے عرض کی کہ حضورؑ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے اور بہت اہم کام آپ کے سپرد ہیں یہ بوڑھی عورتیں آ کر اپنی اور اپنے بچوں کی بیماریاں آپ سے بیان کرتی ہیں آپ ان کو دوائیں دیتے ہیں اور لمبی گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا مولوی صاحب یہ بھی تو دین کا ایک حصہ ہے۔

ظاہری تدبیر کے ساتھ ساتھ دعا کی طرف توجہ کرنا بہت ضروری ہے کیوں کہ شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ کے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی آنکھیں دکھنے آ گئیں۔ نہایت بے چینی کی کیفیت تھی اور آنکھیں انگارے کی طرح سرخ تھیں حضرت مسیح موعودؑ نے دیکھا تو آپ کے دل میں درد پیدا ہوا آپ نے خدا کے حضور دعا کی تو آپ کو الہام ہوا ''**برق طفلی بشیر**'' کہ میرے بیٹے بشیر کی آنکھیں روشن ہو گئیں آپ نے ظاہری تدبیر کو اختیار کرتے ہوئے اپنے بیٹے کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور کہا آنکھیں کھولو اب وہ خدا کی معجزانہ قدرت سے بالکل صحیح سلامت نظر آنے لگیں۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول بہت اعلیٰ پایہ کے حکیم تھے لیکن یہ طبی خدمت صرف ظاہری دوا دینے کے نتیجے میں ہی نہ ہوتی تھی بلکہ درحقیقت دعا کے نتیجہ میں ہوتی تھی۔ حضرت چوہدری رستم علی صاحب کا مشہور واقعہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے کہ کئی دنوں سے ان کی اہلیہ تکلیف میں مبتلا تھیں، زچگی کی تکلیف تھی لیکن ولادت نہ ہوتی تھی بار بار حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرتے سارا دن پریشان رہے شام کا وقت ہوا تو اور پریشان ہو گئے کہ اگر رات کو تکلیف بڑھ گئی تو قادیان جیسی چھوٹی سی جگہ پر کیا ہو گا؟ چوہدری صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کیفیت بتائی تو حضور نے دوا کی چند پڑیاں آپ کو دیں۔ ایک یا دو پڑیاں مریضہ کو کھلانے سے افاقہ ہو گیا اور ولادت بھی ہو گئی۔ اور تمام گھر والے آرام سے سو گئے۔ دوسرے دن فجر کے وقت حضرت خلیفہ اول کی نظر حضرت چوہدری رستم علی صاحب پر پڑی تو آپ نے مریضہ کا حال پوچھا۔ حضرت چوہدری

رستم علی صاحب نے عرض کیا کہ حضور آپ کی دوا سے مریضہ کو افاقہ ہو گیا تھا ولادت بھی ہو گئی اور ہم سب لوگ آرام سے سو گئے اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:

''میاں تم اور تمہارے گھر والے تو آرام سے سو گئے
مگر نورالدین تو رات بھر تمہارے لئے جاگتا رہا''

مامور من اللہ اور خلفاء کا وجود تو ہمارے لیے سبق ہوتا ہے جب احمدی ڈاکٹر بھی اس جذبہ کا اظہار کریں گے تو تب انہیں دل کی گہرائیوں سے اپنی بے بسی کا احساس ہو گا۔

وہ جب ظاہری سائنس اور اس کے طریق کو دیکھیں گے اور پھر بھی مسائل حل نہ ہوں گے تو پھر وہ خدا کے آستانہ پر جھکیں گے اور دعا کریں گے کہ ہم بھی اس مریض کی طرح عاجز ہیں جو علم تو نے ہمیں دیا اس کے مطابق تو ہم کر رہے ہیں ۔ یہ دوائیاں اور یہ آلات تو صرف تدابیر میں شامل ہیں شفا تو تیرے ہاتھ میں ہے اور جب تیرا اذن ہو جائے گا تو شفا ہو جائے گی۔ احمدی ڈاکٹرز کو دعا کے ساتھ ایک اور ضروری امر کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اور وہ ہے۔ **''خندہ پیشانی''**

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا آپؐ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے۔ ایک مرتبہ آپؐ ایک سفر سے واپس آرہے تھے رستہ میں آپؐ نے ایک بڑھیا دیکھی جس نے ایک وزنی گٹھڑی سر پر اٹھا رکھی تھی۔ تھوڑا رستہ چل کر تھک جاتی تو گٹھڑی سر سے اٹھا کر کچھ سانس لے لیتی اور پھر سر پر اٹھا کر چل پڑتی ۔ آنحضورؐ اس کے قریب گئے اور کہا اے بڑھیا اگر اجازت ہو تو تیری گٹھڑی میں اٹھا لیتا ہوں پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں مکہ جا رہا ہوں اس پر وہ عورت کہنے لگی کہ تم نے میری بڑی خدمت کی ہے میں تمہیں اور صلہ تو نہیں دے سکتی البتہ ایک نصیحت کرتی ہوں کہ مکہ میں ایک جادوگر ہے اس سے بچ کر رہنا وہ لوگوں کا ایمان خراب کر دیتا ہے، فتنہ وفساد پھیلا رکھا ہے۔ آنحضورؐ نے پوچھا اے بڑھیا اس جادوگر کا کیا نام ہے تو اس نے جواب دیا ''محمدؐ'' تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ محمدؐ تو میں ہی ہوں اس پر بڑھیا کہنے لگی اگر تو محمدؐ ہے تو سب باتیں جھوٹی ہیں اگر تو محمدؐ ہے اور تیرا یہ کردار ہے تو میں تیرے لائے ہوئے دین پر ایمان لاتی ہوں۔

ہماری جماعت کے کام معمولی حالت سے شروع ہوتے ہیں اور پھر ترقی کرتے کرتے مضبوط حالت پر قائم ہو جاتے ہیں اور پھر اچھے بھی لگنے لگتے ہیں۔ مخلوق کے لیے فائدہ مند بھی

ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے آج اس ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر جب عاجزانہ دعائیں کریں تو یہ دعا خاص طور پر کریں کہ اے اللہ ہم نے تو بہت معمولی طور پر اس ہسپتال کا آغاز کیا ہے تو اسے معمولی حالت سے بلند تر سے بلند تر کرتا چلا جا اور اس پر ایسا وقت بھی آئے کہ یہ ہسپتال نہ صرف کراچی بلکہ دوسرے علاقوں کے لئے بھی مثالی ہسپتال بن جائے۔ (آمین)

جنہوں نے ہسپتال کے کام اور اسے اس پوزیشن تک لانے میں حصہ ڈالا ہے ان کی نیتوں کو اے اللہ تو بہتر جانتا ہے۔ تو ان کی نیتوں کے مطابق ان سے سلوک فرما اور موجودہ کام کرنے والوں کی نیت کو بھی درست رکھ اور انہیں بھی اس یقین پر قائم کر دے کہ جیسے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ظاہری تدبیر تو کرنی ہی ہے اگر نہیں کرتے تو گستاخی ہے اللہ کا حکم ہے کہ تدبیر اختیار کرو لیکن اس پر انحصار نہ ہو بلکہ ہمیشہ اللہ کے فضل پر ان کی نظریں لگی رہیں اور یہ یقین ہو کہ اگر اللہ کا فضل ہوگا تو کام ہوگا ورنہ نہیں۔

سلسلہ احمدیہ تو روحانی اور جسمانی ہر دو بیماریوں کو شفا دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں احسن رنگ میں حصہ ڈالنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)'' 9

اس ہسپتال کے افتتاح کی اطلاع محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھجوائی تو حضور نے فرمایا:

''آپ کی فیکس ملی۔ ہسپتال کے افتتاح کی خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ الحمد اللہ۔ بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے جماعت اور عوام الناس کے لئے بہت مفید اور بابرکت بنائے۔ بنی نوع انسان کی خدمت میں اہم کردار ادا کرے۔ تمام امور خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ قدم قدم پر آپ کی نصرت فرمائے اور مخلص خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار خدمت کرنے والے عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔''

جیسا کے اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ عقیل بن عبد القادر ویلفیئر آئی ہسپتال جماعت احمدیہ کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر بطور تحفہ پیش کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ لہٰذا اس منصوبہ کا آغاز 1989ء میں کیا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں اس منصوبہ کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی تو حضور نے ''عقیل بن عبد القادر ویلفیئر ہسپتال'' نام تجویز فرمایا اور پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ ''عقیل بن عبد القادر کے لئے اگر ہسپتال کو اسپیشلسٹ کرنا ہے تو پھر آنکھوں کا کرنا

چاہیے کیونکہ وہ آنکھوں کے اسپیشلسٹ تھے۔ باقی اسکیم بہت زبردست ہے اور کراچی جماعت کی استعدادوں اور معیار کے مطابق ہے“۔

جب اس ہسپتال کی اسکیم پر عملدرآمد شروع ہوا تو محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے محترم میجر جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کو جو آئی اسپیشلسٹ تھے مورخہ 3/جولائی 1989 ء کو ہسپتال کی تعمیر کے لئے رہنمائی کی غرض سے خط لکھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب 1990ء میں کراچی تشریف لائے اور مورخہ 9/مئی 1990ء کو ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں شرکت کی ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس وقت موجود بلڈنگ کا معائنہ کیا اور اسے ہسپتال کے لئے موزوں قرار دیا اور فرمایا کہ معمولی ردو بدل کے بعد آئی ہسپتال کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے لیکن مکمل استعمال کے لئے ناکافی ہے۔

مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے لاہور سے ایک آرکیٹکٹ مکرم وسیم احمد صاحب کو بھجوایا جنھوں نے موجودہ بلڈنگ کا معائنہ کر کے مکرم ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کی رہنمائی میں ہسپتال کا نقشہ تیار کیا جو پسند کیا گیا۔

مورخہ 7/جولائی 1995ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو پہلی دفعہ جو تفصیلی منصوبہ پیش کیا گیا اس کے جواب میں حضور نے اپنے 11 جولائی 1995 ء کے خط میں بعض ضروری معلومات چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی سے دریافت کی تھیں ۔ حضور کے خط کی روشنی میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے 6 نومبر 1995ء کو ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کو خط لکھا اور اس میں Feasibility رپورٹ تیار کرنے کی درخواست کی ۔ اس دوران مکرم میجر جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کی وفات ہوگئی اور یہ منصوبہ آگے نہ بڑھ سکا۔

مورخہ 26/مارچ 1998 ء کو مکرم ومحترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ حضور کی منظوری سے مکرم میجر جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کے توسط سے ایک آئی ہسپتال تشکیل دینے کا کام شروع کیا گیا تھا لیکن جنرل صاحب کی وفات نیز وسائل کی کمی کی وجہ سے اس منصوبہ پر کام شروع نہیں کیا جا سکا۔ اب آئی ہسپتال دس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے شروع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے ۔ اس پر حضور نے ”الحمدللہ دعا“ کے الفاظ اپنے دستخط کے ساتھ تحریر فرمائے۔

حضور کے دعائیہ خط کے بعد بلڈنگ میں ردوبدل کا کام فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کے اپنے فنڈ کے ساتھ شروع کیا گیا۔ اس کے بعد سوسائٹی نے 22 لاکھ روپے کا نظر ثانی شدہ منصوبہ تیار کر کے مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی میں پیش کیا اور مرکز سے 12 لاکھ روپے کے عطیات وصول کرنے کی اجازت طلب کی گئی کیونکہ دس لاکھ روپے کی رقم سوسائٹی کے پاس پہلے سے موجود تھی۔

اس منصوبے میں مکرم شریف احمد بانی صاحب نے چار لاکھ روپے کی گرانقدر رقم پیش کر دی اسکے بعد مزید احباب نے عطایا کے وعدہ جات پیش کر دیئے۔ آلات (Equipments) کے حصول کے منصوبہ کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس میں مکرم شریف احمد بانی صاحب نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے مکرم ومحترم امیر صاحب کو اپنے خط مورخہ 10 مئی 1999ء میں پہلے مرحلے کے لئے، اپنے والد مکرم جناب محمد صدیق بانی صاحب کی طرف سے 24 لاکھ روپے کی رقم پیش کی۔ نیز انھوں نے یہ بھی لکھا کہ ہسپتال کے افتتاح کے بعد ان کو اجازت دی جائے کہ وہ اپنے والد صاحب کی طرف سے دوسرے اور تیسرے مرحلے کے لئے بھی رقم ادا کرسکیں۔ ان کی اس پیش کش کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منظوری عطا فرما دی۔ اس طرح خدا کے فضل سے جو آلات (Equipments) لئے گئے وہ بہترین، اعلیٰ سے اعلیٰ معیار کے اور یورپ وامریکہ سے درآمد شدہ تھے۔ اس ہسپتال میں آنکھوں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کیلئے درکار تمام بنیادی اور انتہائی جدید ٹیکنالوجی پر مبنی بیشتر ساز وسامان موجود ہے۔

اس ہسپتال میں Cataract Surgery اور Corneal Transplant یعنی قرنیہ کی پیوند کاری ہو رہی ہے۔ اس طرح Squaint اور Glaucoma کا علاج بھی ہو رہا ہے۔ Cataract پاکستان بلکہ پوری دنیا میں Blindness کی بہت بڑی وجہ ہے اور یہ ہسپتال اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی قلیل عرصہ میں ایک اعلیٰ درجہ کے جدید Affordable Cataract Center کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر عبد القدیر صاحب کی مساعی قابل قدر رہی۔ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کی کوشش ہے کہ جلد ہی ہسپتال امراض چشم کی مزید Sub Specialities جن میں Vitreo Retinal Surgery اور Treatment of Diabetes Mellitus وغیرہ شامل ہیں، کا قیام بھی یہاں عمل میں آجائے اور یہ ہسپتال ان Sub

Specialities ،جن کے ذریعہ آنکھوں کے انتہائی پیچیدہ امراض کا علاج ہوتا ہے اور جن کیلئے درکار زیادہ ترEquipment ہسپتال میں موجود ہیں، کیلئےReferral hospital کا درجہ حاصل کر کے امراضِ چشم کا ایک مکمل ادارہ بن جائے ، نیز آگے چل کر یہ ہسپتال پوسٹ گریجویٹ ڈاکٹرز کیلئے ایک ٹریننگ سینٹر بن کر ملک کو Trained Human Resources مہیا کرنے والا ایک Center بھی بن جائے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اعزاز میں تقریب

مورخہ 21رفروری 2000ء کو بمقام دارالصدر کراچی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی طرف سے ایک تقریب منعقد کی گئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ومحترم صاحبزادہ نے خطاب میں فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کا قیام حضرت مصلح موعود نے فرمایا اور آپ خود تنظیمی کاموں میں از حد دلچسپی لیا کرتے تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے ایک اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سب سے زیادہ قیاس شیطان نے کیا اور وہ ملعون ٹھہرا لہٰذا رپورٹیں قیاس پر مبنی نہیں ہونی چاہئیں۔ حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے کہ رپورٹ کو مرصع بنایا جاتا ہے جبکہ ٹھوس حقائق کم ہوتے ہیں۔ کارگزاری ایسی ہو کہ اس سے تنظیم کو فائدہ پہنچے اور اس کا پتہ چلے۔ خلیفہ وقت کے منشاء پر نظر رکھیں جو بھی تحریکات ہیں ان پر عمل کریں کیونکہ ان کے پیچھے قوموں کی زندگی وابستہ ہے۔

بعد ازاں حاضرین نے صاحبزادہ صاحب سے ان کی درویشی کی زندگی، جماعت احمدیہ ہندوستان کے ذریعہ بڑے پیمانے پر ہونے والی دعوت الی اللہ اور اس کے غیر معمولی نتائج ، ہندوستان میں احمدیت کی مخالفت اور نو مبائعین کی تربیت سے متعلق سوالات کئے۔ آخر میں دعا ہوئی اور حاضرین کو ریفریشمنٹ دیا گیا۔[10]

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی کراچی تشریف آوری

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بطور ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ اپریل 2000ء میں کراچی تشریف لائے۔ 23 اپریل 2000ء کو آپ نے ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر آئی

ہسپتال کا دورہ فرمایا، بلڈنگ کا معائنہ فرمایا اور ہسپتال کی مینجنگ کمیٹی اور ڈاکٹر صاحبان کی ایک میٹنگ کی صدارت فرمائی۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر محسن احمد صاحب، مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی، مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب، مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب، مکرم کیپٹن سلیم احمد، مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب، مکرم ڈاکٹر ظفر داؤد صاحب اور مکرم چوہدری رکن الدین صاحب بھی موجود تھے۔ اسی دن آپ نے زیر تعمیر بیت العزیز عزیز آباد اور زیر تعمیر بیت الرحیم گلشن اقبال غربی کا دورہ بھی فرمایا۔ 11

5 احمدیوں کی راہ مولیٰ میں اسیری

کراچی کے 5 احمدیوں کو مئی 2000ء میں حب (بلوچستان) میں دعوت الی اللہ کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ یہ گرفتاری مولوی محمد یعقوب ساسولی اور مولوی اسد اللہ کی ایماء پر عمل میں آئی۔ تاہم بعد مذاکرات اس شرط پر ان احباب کو رہا کیا گیا کہ یہ آئندہ اس علاقہ میں نہیں آئیں گے۔

گرفتار ہونے والے احباب کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم مولانا محمد عثمان صاحب شاہد مربی سلسلہ
2۔ مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب
3۔ مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب ابن مکرم عبدالحفیظ صاحب
4۔ مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب ابن مکرم عبدالمالک صاحب
5۔ مکرم قمر الاسلام صاحب 12

تربیتی و تنظیمی دورہ جات برائے سندھ

1999-2000ء میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے یہ پروگرام بنایا کہ اندرون سندھ کی مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کو تنظیمی اور تربیتی لحاظ سے فعال کرنے کے لئے کراچی سے تجربہ کار خدام کے وفود بھجوائے جائیں۔

اس سلسلے میں مکرم و محترم مہتمم صاحب تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا جو ارشاد 11 جولائی 2000ء کو موصول ہوا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی سر دست

50 ایسے خدام کے نام بھجوائیں جو بہترین ،مخلص اور خدمت دین کا شوق رکھنے والے ہوں اور ہر ماہ کم از کم دو دن وقف کر سکیں۔آپ نے مزید فرمایا کہ ان خدام کو تلقین کی جائے کہ وہ درج ذیل امور کا مطالعہ کریں اور اپنی نوٹ بک پر نوٹس لے لیں۔

1۔ نماز با ترجمہ مکمل

2۔ لائحہ عمل خدام الاحمدیہ

3۔ ملفوظات یا دیگر کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ

4۔ خطبات حضور انور باقاعدگی سے سنیں اور نوٹس لیں۔

آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ اگست 2000ء کے شروع میں کوشش ہوگی کہ آپ خدام سے براہ راست رابطہ کیا جائے اور اگست میں باقاعدہ ان کے دورے شروع ہوجائیں گے۔اس ارشاد کے موصول ہونے کے بعد مجالس مقامی سے ایسے خدام کے نام بھجوانے کی درخواست کی گئی اور نام آنے شروع ہو گئے،ضلع کی طرف سے،مرکز سے اس اسکیم کے بارے میں بعض استفسار کئے گئے۔جن کا جواب مکرم مہتمم صاحب تربیت نے مورخہ 23/جولائی2000ءکو بھجوایا۔آپ کی طرف سے جو جواب بھجوایا گیا وہ درج ذیل تھا:

''اس سلسلہ میں عرض ہے کہ کم از کم ہر ماہ دو دن وقف کرسکیں کیونکہ ہماری خواہش ہے کہ جس مجلس میں جائیں وہاں ایک دن ضرور رہیں۔تاکہ مجلس کا اچھی طرح جائزہ لے سکیں اور door to door جاکر کمزور خدام سے رابطہ بھی کرسکیں۔نیز نومبائعین وغیرہ سے بھی مل سکیں اور ایک دن اُن کے جانے آنے میں صرف ہوسکتا ہے۔اگر بالفرض ان سے کوئی دو ماہ بعد دو دن دے سکتا ہے تو اُسے بھی شامل کرلیں مگر ایسے تھوڑے ہوں۔کوشش یہی کریں کہ ہر ماہ دو دن وقف کرسکیں باقی الا ماشاء اللہ اگر کسی ماہ وقف نہ کرسکیں کسی مجبوری کے باعث تو خیر ہے۔مگر عزم ان کا یہی ہو کہ ہر ماہ دو دن وقف کریں گے۔ایک دن تو رخصت کا مل جاتا ہے۔اگر وہ اپنی ملازمت میں ڈیوٹی دینے کے معاً بعد سفر پر نکل سکیں تو اگلا دن وہاں گزار کر رات کو واپس آسکتے ہیں یہاں مرکزی دورے بھی بعض عہدیدار اسی طرح کرتے ہیں کہ دفتری اوقات کے معاً بعد دورے پر نکل جاتے ہیں اگلا دن رخصت کا ہوتا ہے اُسی رات سفر کرکے تیسرے دن صبح ڈیوٹی سے پہلے واپس آجاتے ہیں۔بہرحال یہ سب باتیں ان کے سامنے رکھ دیں کہ سندھ کے علاقہ

میں بعض دور کی جگہیں بھی ہیں بعض نزدیک کے علاقے بھی ہیں جہاں ان خدام نے خدمت کرنی ہے۔ ہاں اگر کوئی دو دن سے زیادہ وقت دے سکے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

ان کی ٹریننگ فی الحال کراچی میں ہی ہوگی۔ ہم نصاب تیار کر رہے ہیں جو انہیں بھجوا دیا جائے گا۔ بنیادی معلومات انہیں آتی ہوں، نماز با ترجمہ اچھی طرح آتی ہو، بنیادی مسائل سے آگاہ ہوں، درس دے سکیں، کوئی نہ کوئی کتاب سلسلہ کی زیر مطالعہ ہو، حضور کے خطبات اور پروگرامز دیکھنے والے ہوں، نمازی ہوں، قرآن کریم آتا ہو۔ بنیادی شرط اخلاص کی ہے محض لِلّٰہ کام کریں۔ دعا کرنے والے ہوں تو مجھے اُمید ہے کہ جہاں بے شمار برکتیں یہ خود سمیٹیں گے وہاں جماعتوں میں بیداری کی نئی روح پھونکنے والے ہوں گے۔

اس اسکیم کے تحت ضلع کراچی کے جن خدام نے اپنے نام پیش کئے وہ درج ذیل تھے۔

1۔	مکرم نعیم احمد مجوکہ صاحب	مارٹن روڈ
2۔	مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب	مارٹن روڈ
3۔	مکرم شیخ مظفر احمد صاحب	مارٹن روڈ
4۔	مکرم شیخ محمد سلمان صاحب	مارٹن روڈ
5۔	مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب	مارٹن روڈ
6۔	مکرم سید مبارک احمد صاحب	عزیز آباد
7۔	مکرم محمد احسن صاحب	عزیز آباد
8۔	مکرم ناصر محمود ظفر صاحب	عزیز آباد
9۔	ملک مبارک محمود مجوکہ صاحب	عزیز آباد
10۔	مکرم کامران احمد صاحب	عزیز آباد
11۔	مکرم ثاقب نعیم صاحب	کلفٹن
12۔	مکرم عثمان شاہد شیخ	کلفٹن
13۔	مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب	کلفٹن
14۔	مکرم اسامہ اقبال صاحب	سوسائٹی
15۔	مکرم بشیر احمد صاحب	ڈرگ کالونی

16۔ مکرم محمود احمد مبشر صاحب عزیز آباد
17۔ مکرم عمران اطہر صاحب ڈرگ کالونی
18۔ مکرم مزمل بشیر شاہد صاحب ڈرگ کالونی
19۔ مکرم شیخ نعیم احمد صاحب ڈرگ کالونی
20۔ مکرم تنویر ستار بٹ صاحب اورنگی ٹاؤن
21۔ مکرم رشید الدین بٹ صاحب اورنگی ٹاؤن
22۔ مکرم نوید احمد صاحب گلشن سرسید
23۔ مکرم شیخ ارشد احمد بھنڈاری صاحب گلشن سرسید
24۔ مکرم کاشف شہزاد صاحب ملیر کینٹ
25۔ مکرم قمر الدین احمد صاحب ملیر کینٹ
26۔ مکرم شمس الدین احمد صاحب ملیر کینٹ
27۔ مکرم جاوید گل صاحب ملیر کینٹ
28۔ مکرم وقاص اصغر صاحب ماڈل کالونی
29۔ مکرم راجہ ذیشان احمد صاحب ماڈل کالونی
30۔ مکرم محمد احسان خالد صاحب اسٹیل ٹاؤن
31۔ مکرم طارق محمود صاحب اسٹیل ٹاؤن
32۔ مکرم نصر احمد صدیقی صاحب اسٹیل ٹاؤن
33۔ مکرم عطاء الرحمٰن طارق صاحب گلشن اقبال
34۔ مکرم منیر احمد صاحب ماڑی پور
35۔ مکرم عبد الرؤف زاہد صاحب نارتھ کراچی
36۔ مکرم راشد لطیف صاحب نارتھ کراچی
37۔ مکرم سید محمد شاہ صاحب صدر
38۔ مکرم ذوالفقار قریشی صاحب النور
39۔ مکرم خالد محمود صاحب النور

40۔ مکرم عامر محمود صاحب گلستان جوہر
41۔ مکرم شہزاد فاروقی صاحب گلستان جوہر
42۔ مکرم سردار محمد محمود صاحب گلستان جوہر
43۔ مکرم طارق محمود صاحب گلستان جوہر
44۔ مکرم حافظ محمد بشیر صاحب محمود آباد
45۔ مکرم بشارت احمد اعجاز صاحب محمود آباد
46۔ مکرم شکیل احمد صاحب محمود آباد
47۔ مکرم شہزاد احمد بھٹی صاحب محمود آباد
48۔ مکرم خواجہ شیراز تقی صاحب محمود آباد
49۔ مکرم عبدالرزاق صاحب اورنگی ٹاؤن
50۔ مکرم افضل محمود صاحب کورنگی
51۔ مکرم خالد محمود صاحب کورنگی
52۔ مکرم ناصر احمد بجہ صاحب کورنگی
53۔ مکرم وحید احمد صاحب ڈرگ روڈ
54۔ مکرم سید فہیم احمد صاحب ڈرگ روڈ
55۔ مکرم ظہیر احمد صاحب ڈرگ روڈ
56۔ مکرم زبیر احمد بٹ صاحب ڈرگ روڈ
57۔ مکرم عمران خلیل ڈار صاحب ڈرگ روڈ
58۔ مکرم مرزا شکیل احمد صاحب ڈرگ روڈ
59۔ مکرم شاہد احمد مقصود صاحب بلدیہ ٹاؤن
60۔ مکرم محمد اکرم صاحب بلدیہ ٹاؤن
61۔ مکرم مصطفیٰ صادق صاحب تیموریہ
62۔ مکرم خواجہ محمد اکرم نائک صاحب تیموریہ
63۔ مکرم قیصر محمود صاحب گلستان جوہر
64۔ مکرم شاہد محمود صاحب گلستان جوہر

مندرجہ بالا خدام کیلئے مرکز نے ایک کتابچہ ''زادراہ'' کے نام سے شائع کر کے بھجوایا جو تمام جانے والے خدام کو انفرادی طور پر دیا گیا۔اس کتابچہ میں دورہ کرنے کے لئے جو بھی ضروری باتیں ہدایات اور تربیتی اور تنظیمی امور تھے وہ درج کئے گئے تھے۔اس کے علاوہ دورہ کے بعد بھجوایا جانے والا رپورٹ فارم بھی موجود تھا۔

سب سے پہلا وفد جو اندرون سندھ تنظیمی و تربیتی دورہ پر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی سے گیا وہ مکرم راجہ ذیشان احمد صاحب اور مکرم وقاص اصغر صاحب مجلس ماڈل کالونی پر مشتمل تھا۔

اس دور میں مکرم محمد شفیق قیصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اور مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب ناظم تربیت ضلع کراچی تھے۔ 13

دورہ جات پر مرکز کا خوشکن تبصرہ

کراچی کے خدام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اسکیم کے تحت اندرون سندھ کے کامیاب دورہ جات کئے اور اپنی رپورٹیں مرکز بھجوائیں جس پر مرکز سے تبصرے بھی موصول ہوئے۔ایسا ہی ایک تبصرہ درج ذیل ہے۔(یہ تبصرہ مکرم کاشف شہزاد صاحب ،مکرم قمرالدین احمد صاحب اور مکرم شمس الدین احمد صاحب مجلس ملیر کینٹ کی رپورٹ پر بھجوایا گیا تھا۔)

مکرم مہتمم صاحب تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر فرماتے ہیں:

الحمد اللہ کہ آپ کو مجلس مبارک آباد ضلع حیدر آباد کا کامیاب دورہ کرنے کی توفیق ملی۔دورے کی رپورٹ اتنی خوشکن ، دیدہ زیب،خوشخط ، جامع اور تفصیلی تھی کہ دل سے آپ کیلئے دعا نکلی۔اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ترقیات سے نوازے۔(آمین)

کئی بار تبصرہ کرنے لگا مگر وقت کی کمی کے باعث رک گیا کیونکہ ایسی رپورٹ پر تبصرہ کرنا آسان نہیں۔بس یہی گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ استقلال کو پسند فرماتا ہے۔مستقل مزاج شخص ہی کامیاب ہوا کرتا ہے اس لئے آپ نے اس وقت تک اس مجلس کا پیچھا نہیں چھوڑنا جب تک کہ وہ تمام کام جو آپ انہیں بتا آئے ہیں وہ کر نہیں لیتے۔اس مجلس میں ایک نئی زندگی کی روح پھونک دیں ۔کیونکہ آپ مسیح کے غلام ہیں۔مُردوں کو زندہ کریں۔اس کے لئے مسلسل محنت ، دعائیں، عاجزانہ دعائیں، پُردرد دعائیں اور محنت کی ضرورت ہے۔

مزید تبصرے کی تو ضرورت نہیں آپ کی نظر نے تمام باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جو آپ نے تجویز دی ہے کہ تمام امور پر اکٹھی توجہ دینے کی بجائے چند امور پر ہر ماہ خصوصی توجہ دی جائے تو یہ معقول تجویز ہے۔ آپ مناسب حال حکمت کے ساتھ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ اس مجلس کے اندر جانے سے آپ زیادہ بہتر طور پر ان کے مسائل سمجھنے لگے ہیں۔ آپ نے خود ان تمام مسائل کو دور کرنا ہے۔ انکی کمزوریوں کو دور کرنا ہے اور آہستہ آہستہ اُن میں تمام نیکیاں جاری کرنی ہیں۔ اب میدان کھلا ہے اور تین شیر اِس میدان میں اتر چکے ہیں اس لئے اب ہمیں کوئی فکر نہیں۔ بس ہر ماہ آپ کی طرف سے خوشکن رپورٹس کا انتظار رہے گا۔

مسعود احمد سلیمان۔ مہتمم تربیت، مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان[14]

مدرسۃ الحفظ کراچی کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کراچی کے تحت بیت الحمد مارٹن روڈ میں مدرسۃ الحفظ کراچی کا قیام 2رستمبر 2000ء کو عمل میں آیا۔ اس مدرسہ کا انچارج مکرم حافظ محمد اعظم خان صاحب کو مقرر کیا گیا۔ جبکہ اساتذہ میں حافظ محمد اکرم صاحب، حافظ عطاء العلیم صاحب، حافظ عمر سکندر صاحب ، حافظ عبدالصبور صاحب، حافظ عطاء النور صاحب اور حافظ جواد صاحب وغیرہ شامل تھے۔

سب سے پہلے عزیزم بلال طارق چوہدری صاحب نے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔[15] اس کلاس کے لئے 22 ڈیسکس اور ایک الماری مکرم شریف احمد صاحب (Wood Works) والوں نے عطیہ کیں۔ اس دور میں مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی تھے جبکہ مکرم اشفاق حسین صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی تھے۔ چند سال کے بعد یہ مدرسہ بوجوہ بند کرنا پڑا۔

آئی بینک ۔ ربوہ

آئی بینک ربوہ جو نور آئی ڈونر ایسوسی ایشن کے زیر انتظام قائم کیا گیا اس کا افتتاح مورخہ 5رنومبر 2000ء کو ایوان محمود ربوہ میں ہوا۔ اس موقع پر ربوہ اور دیگر اضلاع سے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہم افراد کو نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا اعزازی ممبر بنایا

گیا ان کو اس تقریب میں خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

مہمان خصوصی مکرم اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے اعزازی ممبران میں ممبر شپ سرٹیفکیٹس تقسیم فرمائے۔ ان اعزازی ممبران میں قائد صاحب ضلع کراچی مرزا اویس عمر نصر اللہ صاحب بھی شامل تھے۔16

دعوت الی اللہ میں نمایاں کارگزاری

کراچی کے مکرم سید سجاد احمد خالد صاحب نے 2000-1999ء میں پورے پاکستان کے داعیان خصوصی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے انھیں خصوصی سند حسن کارکردگی عطا کی گئی۔17

خلافت جوبلی علم انعامی

2000-1999ء میں مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کراچی نے بین المجالس مقابلہ علم انعامی میں اول پوزیشن حاصل کی اور خلافت جوبلی علم انعامی حاصل کیا۔ یہ علم انعامی 81-1980ء کے بعد کراچی کی کسی مجلس مقامی کو حاصل ہوا۔ اس سال مکرم محمد محمود مودی صاحب قائد مجلس نارتھ کراچی تھے۔18

قحط زدگان بلوچستان اور تھرپارکر کی امداد

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تحت بلوچستان میں 2000ء میں آنے والے قحط کے موقع پر امداد کی گئی۔ اس سلسلے میں ضلع کراچی کے 7 ڈاکٹرز پر مشتمل وفد نے خدمات سرانجام دیں۔ ڈاکٹرز کے نام درج ذیل ہیں جنہوں نے اس خدمت میں حصہ لیا۔

1۔ ڈاکٹر عطاء المنان صاحب
2۔ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب
3۔ ڈاکٹر عمر سلیم صاحب
4۔ ڈاکٹر محمود احمد خان صاحب
5۔ ڈاکٹر منصور احمد مجوکہ صاحب
6۔ ڈاکٹر فاروق احمد صاحب
7۔ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب

مندرجہ بالا ڈاکٹرز نے کوئٹہ میں 8 تا 28/جون 2000ء طبی خدمات انجام دیں۔ اس

دوران 3500 مریضوں کا علاج کیا گیا اور 1,12,000 روپے کی ادویات اور متفرق 10,000 روپے خرچ ہوئے۔ اسی طرح قحط زدگان تھرپارکر کے لئے مبلغ 26,000 روپے کا سامان بھیجا گیا۔[19]

مرزا غلام قادر کرکٹ ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کے تحت جون، جولائی 2001ء میں پہلا مرزا غلام قادر کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔

اس ٹورنامنٹ کا فائنل نیشنل بینک آف پاکستان اسٹیڈیم میں مجلس خدام الاحمدیہ النور کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل کالونی کراچی کے درمیان کھیلا گیا جو مجلس النور نے 7 وکٹوں سے جیت لیا۔ مکرم طارق ممتاز صاحب مجلس النور کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

آخر میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے انعامات تقسیم فرمائے۔

فائنل میچ کی خبر کراچی کے روزنامہ ''خبریں'' نے اپنی 10 جولائی 2001ء کی اشاعت میں شامل کی۔[20] اس دور میں مکرم محمد شفیق قیصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی تھے۔

اسیران راہ مولیٰ 2000ء

یہ 29/جولائی 2000ء کی بات ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کا دوسرا دن تھا اور دو دوست ایک گوٹھ میں ایک مہمان کو جلسہ سنوانے کے لئے لانے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ لیکن انھوں نے دھوکہ کیا، انھوں نے 20,25 افراد جمع کئے ہوئے تھے۔ جن سے ان کا بحث مباحثہ ہوا۔ اس دوران دو تین گاڑیوں میں مولوی بھی پہنچ گئے۔ جو انھیں سرجانی تھانے لے گئے۔ تین دن وہ دوست وہاں اسیر رہے۔ اس کے بعد FIR کاٹی گئی اور جیل بھیج دیا گیا۔ تین دن جیل میں رہے اس کے بعد ضمانت ہوئی۔ 10,12 پیشیوں کے بعد کیس ختم ہوا۔ جو احباب اسیر راہ مولیٰ رہے وہ درج ذیل تھے۔

1۔ مکرم سعید احمد صاحب
2۔ مکرم خلیل احمد آذر صاحب [21]

تالیفِ قلوب نو مبائعین

مورخہ 18 ردسمبر 2001ء بروز منگل عید الفطر کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی ہدایت پر مجلس ڈرگ روڈ کراچی نے عید اپنے نومبائعین بھائیوں کے ساتھ منائی۔

قائد صاحب مجلس ڈرگ روڈ اور مجلس عاملہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ناظم صاحب خدمت خلق نے وفد کی صورت میں ہر خادم سے انفرادی رابطہ کیا۔اس تحریک میں تمام خدام بھائیوں نے بھر پور تعاون کیا اور مبلغ =/3015روپے کی وصولی ہوئی جبکہ ضلع کی طرف سے =/2000 روپے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔عید سے ایک روز قبل تحائف کی خریداری اور پیکنگ کی گئی۔

مورخہ 18 ردسمبر کو صبح 9:00 بجے 5 افراد پر مشتمل قافلہ قائدصاحب مجلس ڈرگ روڈ کی قیادت میں روانہ ہوا۔صبح 11:00 بجے قافلہ گھارو کے ایک گوٹھ بھٹو فارم پہنچا، بچوں سے ملاقات کی اور سب احباب کوعید کی مبارکباد دی اس کا جواب انھوں نے بھی گرم جوشی سے دیا۔30 منٹ کی اس ملاقات میں بچوں میں 35 پیکٹ (جن میں بسکٹ، ٹافیاں اور چاکلیٹ موجود تھے)اور مٹھائی کے 6 ڈبے بطور تحفہ پیش کئے گئے۔یہاں سے یہ قافلہ 11:30 پر روانہ ہوا اور 12:00 بجے گوٹھ بھوہارو پہنچا۔

اس موقع پر وفد کے اراکین نے بچوں سے۔۔۔۔اور (دین حق) کے بارے میں جو معلومات انھوں نے سیکھی تھیں سنیں، یہاں گوٹھ والوں نے چائے پیش کی۔یہاں سے روانہ ہوکر قریباً 2:15 پر قافلہ ٹھٹھہ پہنچا۔

یہاں بھی نو مبائعین سے ملاقات کی اور عید کی مبارکباد پیش کی گئی۔یہاں بھی بچوں میں 55 پیکٹ اور بڑوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔شام 3:45 پر قافلہ واپسی کیلئے روانہ ہوا۔راستے میں ظہر وعصر کی نمازیں گھارو میں ادا کی گئیں اور شام 7:10 بجے قافلہ کے اراکین ڈرگ روڈ پہنچ گئے۔[22]

پہلی علمی ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت پہلی علمی ریلی مورخہ 29اور30دسمبر 2001ء بمقام

ربوہ منعقد ہوئی۔ اس ریلی میں تلاوت، نظم، مطالعہ کتب، حفظ قرآن اور دینی معلومات کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اس اولین علمی ریلی میں کراچی کے درج ذیل انصار نے پوزیشنز حاصل کیں۔

مقابلہ تلاوت	مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب	سوم
مقابلہ حفظ قرآن	مکرم محمد اسحاق صاحب	سوم
مقابلہ نظم	مکرم حمید احمد شاہد صاحب	اول [23]

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی کراچی تشریف آوری

فروری 2002ء

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بحیثیت ناظر اعلیٰ فروری 2002ء میں بھی کراچی تشریف لائے۔ آپ کی آمد کا مقصد کوٹھی دارالصدر کا معائنہ کرنا تھا۔ یہ کوٹھی صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ آپ نے کوٹھی کا معائنہ فرمایا اور تزئین و آرائش اور مرمت کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔[24]

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و اسکالرشپ

کراچی کے مکرم شریف بانی صاحب نے اپنے والد محترم کے نام سے میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و اسکالرشپ اسکیم کا اجراء کیا۔ اس اسکیم کے تحت پاکستان بھر کے تمام بورڈز میں انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ، پری میڈیکل اور جنرل گروپ) میں الگ الگ اول پوزیشن لینے والے احمدی طلباء طالبات کو گولڈ میڈل اور 25,000 روپے کا انعام دیا جاتا ہے۔ اس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 2000ء میں عنایت فرمائی جبکہ پہلی تقریب 19 مئی 2002ء کو منعقد ہوئی۔[25]

اسی طرح میٹرک کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے (سائنس اور جنرل گروپ) میں الگ الگ اول پوزیشن لینے والے احمدی طلباء و طالبات کو 10,000 روپے کا انعام دیا جاتا ہے۔

اس اسکیم کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ متعلقہ طالب علم نے بورڈ سے لازماً اول پوزیشن حاصل کی ہو بلکہ اس کی شرط یہ ہے کہ پورے پاکستان کی سطح پر احمدی طلباء طالبات میں اس کے سب سے زیادہ نمبر ہونے چاہئیں۔ اس اسکیم کی دوسری تقریب تقسیم انعامات مورخہ 20 رفروری 2003ء کو منعقد ہوئی۔[26] یہ اسکیم ابھی تک جاری ہے۔

بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن کے ایک حصہ کا مسمار کیا جانا

روزنامہ مارننگ اسپیشل کراچی نے اپنی اشاعت مورخہ 7راگست 2002ء میں یہ خبر شائع کی کہ:

''اورنگی ٹاؤن میں قادیانیوں کی عبادت گاہ ہنگامہ آرائی کے بعد مسمار، تفصیلات کے مطابق اورنگی ٹاؤن سیکٹر ساڑھے گیارہ مومن آباد محلّہ اسلام نگر میں واقع قادیانیوں کی عبادت گاہ کا کچھ حصہ انکروچمنٹ کے دوران یوسی 1 کے ناظم نے مسمار کرا دیا تھا۔ گزشتہ روز (یعنی 6راگست 2002ء۔ مؤلف) مسمار شدہ حصے کو دوبارہ تعمیر کیا جا رہا تھا کہ مجلس تحفظ نبوت کے اراکین وہاں پہنچ گئے اور قادیانیوں کو ایسا کرنے سے منع کیا جس پر وہاں دونوں فریقوں میں تکرار شروع ہو گئی اور بحث نے ہنگامہ آرائی کی شکل اختیار کر لی۔ لوگوں کے جذبات مشتعل ہو گئے اور انھوں نے قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مسمار کر دیا اور علاقے میں توڑ پھوڑ مچائی، اس دوران پولیس موقع پر پہنچ گئی اور انھوں نے دونوں فریقوں کے لوگوں کو پکڑ لیا اور تھانے لے گئی۔''[27] مکرم کرامت حسین مختار صاحب کے مطابق مخالفین نے ایک منصوبہ کے مطابق سڑک چوڑی کرنے کے بہانے چند دوسرے گھروں کے ساتھ بیت الحفیظ کے ایک حصہ کو جو آٹھ فٹ پر مبنی ہے مسمار کر دیا۔ اس کے بعد دوسرے گھر تو تعمیر ہو گئے لیکن بیت الحفیظ تعمیر کرنے میں رکاوٹ ڈالی جاتی رہی۔

انصاراللہ علاقہ سندھ کے پہلے ورزشی مقابلہ جات

مجلس انصاراللہ علاقہ سندھ کے تحت پہلے ورزشی مقابلہ جات گلشن جامی کراچی میں مورخہ 18راگست 2002ء کو منعقد ہوئے۔

ان مقابلہ جات میں سکھر، لاڑکانہ، نواب شاہ کے علاوہ کراچی کی بارہ مجالس کے 97 انصار نے شرکت کی۔

مندرجہ ذیل مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔

1۔ والی بال 2۔ ٹیبل ٹینس 3۔ رسہ کشی 4۔ کلائی پکڑنا

افتتاح مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی نے کیا جبکہ اختتامی پروگرام کی صدارت مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم انصار اللہ علاقہ سندھ نے کی اور انعامات تقسیم فرمائے۔29

ایک پولیس آفیسر کی پینٹنگز کی نمائش

ایک احمدی پولیس آفیسر مکرم انسپکٹر خان شاہنواز خان صاحب ایس ایچ او (SHO) لیاقت آباد پولیس اسٹیشن کی پینٹنگز کی نمائش مورخہ 3 ستمبر 2002ء کو آرٹس کونسل کراچی میں منعقد ہوئی۔ یہ نمائش دائرہ ادب وثقافت (انٹرنیشنل) نے منعقد کروائی۔

اس نمائش میں رکھی گئی پینٹنگز کا موضوع ''اللہ'' تھا۔آپ نے کائنات کے ذرہ ذرہ میں اللہ تعالیٰ کے وجود کا تصوراتی خاکہ پیش کیا۔ نمائش کا افتتاح جناب سید کمال شاہ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس سندھ نے کیا۔ دیگر شرکاء میں کویت اور عمان کے سفارتکار، تجارتی، ثقافتی اور سماجی تنظیموں کے عہدیدار وغیرہ شامل تھے۔

سید کمال شاہ صاحب آئی جی پولیس سندھ نے اپنی صدارتی تقریر میں انسپکٹر شاہنواز صاحب کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ سندھ پولیس کی خوش نصیبی ہے کہ اس میں انسپکٹر شاہنواز جیسا باصلاحیت افسر موجود ہے، جو ہر نقطہ نظر سے ''اللہ'' کو دیکھتا ہے۔30

جلسہ سالانہ جماعت کراچی 2003ء

جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ سالانہ مورخہ 26 جنوری 2003ء بمقام گلشن مہران کراچی منعقد ہوا۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب تھے۔

جلسہ کے اجلاس اول کی کارروائی کا آغاز صبح پونے گیارہ بجے ہوا۔ افتتاحی خطاب محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ ظالم اور جابر حکمران نے کوشش کی تھی کہ جماعت احمدیہ ختم ہو جائے اس میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ جلسہ سالانہ پر پابندی لگا دی جائے لیکن اسے کیا پتہ تھا کہ اس نے خدا سے ٹکر لی ہے۔ لیکن یہ ایک

نشان ہے کہ اب تمام دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ ہم جلسہ دیکھتے ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر یہ ترقی ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ سچے ہیں۔محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ جلسہ کی تقاریر کو غور سے سنیں تا کہ آپ کی قوت یقین میں اضافہ ہو۔

اس کے بعد مکرم جمیل احمد بٹ صاحب نے نہایت روح پرور، اثر انگیز اور جذباتی تقریر کی (عنوان۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی)۔اس کے بعد محترمہ عالیہ سفیر صاحبہ نے لجنہ کے پنڈال سے تقریر کی۔(عنوان۔تربیت اولاد)

اس اجلاس کے آخری تقریر مکرم و محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمائی۔آپ نے فرمایا کہ آدم سے لیکر تمام انبیاء اس دور سے ڈراتے آئے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ڈرایا ہے اس دور سے ،اس دھویں سے سب نے ہی ڈرایا ہے۔آج کے دور میں یہ دھواں مومن و کافر سب کے گھروں میں داخل ہوگا۔ یہ دھواں Waves کی شکل میں ہمارے گھروں میں بھی آرہا ہے۔اس سے بچنا ہے۔

اجلاس دوم میں مکرم مولانا مظہر اقبال صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی شفقت علیٰ خلق اللہ کا ذکر کیا۔اس کے بعد محترمہ امتہ النور صاحبہ نے (دین حق) میں (رفیقات) کا مقام کے موضوع پر لجنہ کے پنڈال سے تقریر کی۔

اس اجلاس کا خصوصی خطاب مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں کا تھا۔آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ دنیا کی کسی جماعت سے نہیں۔ایک ہی مثال ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ۔جس طرح اُن کے ساتھ حالات پیش آئے اسی طرح ہمارے ساتھ حالات ہوئے جو فضل ان پر نازل ہوئے وہی ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔آج جو فضل ہیں وہ چودہ سو سال قبل ہونے والے فضلوں کا اعادہ ہیں۔آج صرف جماعت احمدیہ پر ساری دنیا میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ 175 ملکوں میں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے۔ اختتامی خطاب مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمایا۔[32]

فضل عمر ہسپتال کا بیگم زبیدہ بانی ونگ

کراچی کے ایک دوست مکرم شریف احمد بانی صاحب نے اپنی والدہ کے نام سے فضل

عمر ہسپتال ربوہ میں تعمیر ہونے والے بیگم زبیدہ بانی ونگ کے اخراجات برداشت کئے۔ مورخہ 20 رفروری 2003ء کوفضل عمر ہسپتال میں بیگم زبیدہ بانی ونگ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔33 اس شعبہ کی منظوری اور اس کا نام ''بیگم زبیدہ بانی ونگ'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تجویز فرمایا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی کراچی تشریف آوری اپریل 2003ء

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بحیثیت ناظر اعلیٰ 12 راپریل 2003ء کو کراچی تشریف لائے۔ آپ کوٹھی دارالصدر میں قیام پذیر تھے۔ آپ نے کوٹھی کی تزئین و آرائش کا معائنہ کیا اور اس کی اچھی Renovation پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

اس دورے میں آپ مکرم مرزا طیب احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے اسی طرح سمندر کی سیر کی اور 13 راپریل کو جماعت احمدیہ کراچی کی نئی خرید کردہ 36 ایکڑ زمین کا دورہ بھی فرمایا۔ اس دورہ میں آپ کے ہمراہ مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت کراچی، مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب اور مکرم چوہدری رکن الدین صاحب بھی تھے۔

یہ دورہ اس لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب 12 اپریل بروز ہفتہ (Saturday) کو کراچی تشریف لائے اور اگلے ہی ہفتے (Saturday) کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات ہوئی یعنی 19 راپریل 2003ء کو۔ اور اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا بطور خلیفۃ المسیح الخامس انتخاب ہوا۔

اس دورہ کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ مورخہ 13 راپریل 2003ء کو مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کا اجتماع بیت العزیز عزیز آباد میں منعقد ہونا تھا۔ 12 راپریل کی رات کو مکرم قریشی محمود احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی، مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم علاقہ مجلس انصاراللہ کراچی، مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب اور مکرم ملک منور احمد صاحب قائد اشاعت (جو بطور نمائندہ مرکز یہ تشریف لائے ہوئے تھے) پر مشتمل وفد حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اس اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جا سکے۔ لیکن آپ نے شرکت پر آمادگی کا

اظہار نہیں فرمایا اور مکرم ملک منور احمد صاحب سے فرمایا کی آپ مرکزی نمائندہ ہیں آپ ہی کافی ہیں۔

اس دوران کسی نے عرض کیا کہ آپ ناظر اعلیٰ ہیں احباب سے آپ کا تعارف بھی ہو جائے گا۔ اس پر آپ نے یہ تاریخی جملہ کہا۔

''جس نے تعارف حاصل کرنا ہو وہاں آ جائے''

معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی حکمت کام کر رہی تھی کہ چند دنوں میں آپ نے خلافت کے بابرکت مقام پر فائز ہو جانا ہے لہٰذا اس وقت تعارف کی ضرورت نہیں اب صرف جماعت کراچی کے انصار سے ہی کیا پوری جماعت احمدیہ عالمگیر سے آپ کا عظیم الشان تعارف ہونے والا ہے۔ دوسرے یہ الفاظ آپ کی عاجزی وانکساری پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ 34

تعمیر بیت الفتوح لنڈن میں حصہ

جماعت احمدیہ کراچی نے بیت الفتوح لنڈن کی تعمیر میں جولائی 2003ء تک 62,65,03/= روپے ادا کرنے کی توفیق پائی۔ 35

احمدیت کے اشد مخالف مولوی کا انجام

احمدیت کے اشد مخالف مولانا شاہ احمد نورانی کا 11 دسمبر 2003ء کو اسلام آباد (پاکستان) میں انتقال ہوا۔

مولانا شاہ احمد نورانی مستقل طور پر کراچی میں رہائش پذیر تھے اور ان کی تدفین بھی کراچی میں ہوئی۔ مولانا 1970ء میں کراچی سے پہلی مرتبہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور قومی اسمبلی سے 15 اپریل 1972ء کو اپنے پہلے خطاب میں ہی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ 30 جون 1974ء کو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی میں جو تحریک پیش کی گئی وہ بھی مولانا شاہ احمد نورانی نے پیش کی تھی۔ انھوں نے احمدیت کی مخالفت میں متعدد ممالک کے دورے کئے اور وہاں تقریروں، تحریروں اور سیمنارز کے ذریعہ اپنے زعم میں مخالفت کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کی بلکہ ایک دفعہ تو افریقہ کے دورے سے واپس آ کر یہ بیان دیا کہ انھوں نے جماعت احمدیہ کے اسی فیصد مراکز بند کروا دئے ہیں لیکن اس جھوٹے پراپیگنڈے کے

ثبوت میں بند ہونے والے کسی ایک مرکز کا نام تک نہ لیا۔

مولانا شاہ احمد نورانی کوئی معمولی مولوی نہیں تھے بلکہ غیر احمدی سیاسی اور مذہبی حلقوں میں بلند مقام کے حامل تھے۔ اُن کی ان خصوصیات کا اظہار روزنامہ جنگ کراچی نے ان کی وفات کی خبر دیتے ہوئے 12دسمبر 2003ء کی اشاعت میں یوں کیا:

''عالمِ اسلام کی ممتاز ہستی، بلند پایہ عالمِ دین ، بین الاقوامی سطح پر مسلمہ مبلغ اسلام ، ہزاروں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے اور 1970ء کے عشرہ سے پاکستان کے سیاسی افق پر چھائے ہوئے، معتدل مزاج سیاسی رہنما، متحدہ مجلس عمل کے سربراہ''۔

روزنامہ دن لاہور نے اپنی 12دسمبر 2003ء کی اشاعت میں اُن کے بارے میں ریمارکس دیتے ہوئے لکھا،

''آپ پاکستان کی تاریخ کی وہ واحد شخصیت تھے جن پر تمام مذہبی جماعتیں اعتبار کرتی تھیں اور اختیار دیتی تھیں۔''

روزنامہ پاکستان لاہور نے اپنی 12دسمبر 2003ء کی اشاعت میں یوں لکھا:

''مولانا نورانی مسلم علماء کی تنظیم کے بارہ سال تک اعزازی سیکرٹری جنرل رہے۔ انھوں نے 1972ء میں دارالارقم مکہ مکرمہ میں ورلڈ اسلامک مشن کی بنیاد رکھی۔ وہ انٹرنیشنل اسلامک مشنریز گلڈ کے صدر بھی رہے۔ وہ 1972ء میں پارلیمنٹ کی آئینی کمیٹی کے رکن بھی رہے اور انھوں نے اسلامی دفعات کے لئے بھی کام کیا۔ وہ ملی یکجہتی کونسل کے بھی صدر رہے۔''

روزنامہ جنگ کراچی کی 12دسمبر 2003ء کی اشاعت میں شامل ایک مضمون کے مطابق ان کی شادی مدینہ منورہ میں قطب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن مدنی کی صاحبزادی سے ہوئی۔

اس مرتبہ اور مقام کے حامل مولانا شاہ احمد نورانی کی وفات جن حالات اور جس انداز سے ہوئی اس کا تذکرہ تمام ملکی اخبارات نے واضح اور جلی طور پر کیا۔ ان اخبارات میں سے بعض کی خبریں ذیل میں دی جارہی ہیں جن سے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ جو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے حوالے سے کذب بیانی کرتے تھے خود ان کا انجام اللہ تعالیٰ نے کیسا عبرتناک کیا۔

روزنامہ دن لاہور نے اپنی 12 دسمبر 2003ء کی اشاعت کے صفحہ 1 اور 6 پر تحریر کیا:

''ممتاز عالم دین اور متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ جمعرات کو پونے بارہ بجے دن مولانا شاہ احمد نورانی پارلیمنٹ لاجز میں واقع اپنے کمرے میں موجود تھے کہ انھیں دل کی تکلیف ہوئی۔ باتھ روم میں دل کا دورہ پڑنے سے مولانا شاہ احمد نورانی گر گئے جہاں سے انھیں ان کے سیکرٹری حسنات قادری نے دیگر افراد کے ہمراہ پولی کلینک ہسپتال پہنچایا۔''

روزنامہ پاکستان لاہور نے 12 دسمبر 2003ء کی اشاعت میں لکھا:

''متحدہ مجلس عمل اور جمعیت علمائے پاکستان کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی انتقال کر گئے۔ انھیں جمعرات کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ وہ متحدہ اپوزیشن کے سینٹروں کے ہمراہ پریس کانفرنس کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ غسل خانے میں ہی انھیں دل کی تکلیف ہوئی۔ ان کے پرائیویٹ سیکرٹری حسنات احمد قادری نے غسل خانے کے دروازے پر دستک دیکر کہا کہ حضرت پریس کانفرنس کو دیر ہو رہی ہے لیکن اندر سے مولانا نورانی کے کراہنے کی آواز آئی جس پر وہ فوری طور پر غسل خانے میں داخل ہو گئے اور مولانا نورانی کو اٹھا کر باہر لائے۔''

روزنامہ پاکستان راولپنڈی نے اپنی 12 دسمبر 2003ء کی اشاعت میں لکھا:

''متحدہ مجلس عمل کے سربراہ اور ممتاز عالم دین مولانا شاہ احمد نورانی 77 برس کی عمر میں جمعرات کو صبح دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ تفصیلات کے مطابق مولانا شاہ احمد نورانی نے جو متحدہ اپوزیشن کے دیگر رہنماؤں کے ہمراہ جمعرات کو بارہ بجے پارلیمنٹ ہاؤس کے کمیٹی روم میں پریس کانفرنس سے خطاب کرنا تھا۔ وہ پریس کانفرنس میں شرکت کی تیاری کے لئے سیکٹر ایف ایٹ فور میں واقع گھر جہاں وہ رہائش پذیر تھے، کے باتھ روم میں گئے اور باتھ روم میں ہی انھیں دل کا شدید دورہ پڑا اور جب وہ کافی دیر تک باتھ روم سے باہر نہ آئے تو ان کے ساتھ وہاں موجود ان کے ترجمان حسنات احمد قادری نے باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انھیں اندر سے مولانا شاہ احمد نورانی کے کراہنے کی آواز آئی تو انھوں نے فوری طور پر انھیں باہر نکالا۔''

روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی 12 دسمبر 2003ء کی اشاعت کے صفحات نمبر 1 اور 10 پر

تحریر کیا:

''مولانا شاہ احمد نورانی جمعرات کو ساڑھے گیارہ بجے دن اپنی اقامت گاہ واقع ایف ایٹ فور میں غسل خانے میں وضو کے لئے گئے اور جب وہ کافی دیر تک باہر نہ آئے تو ان کے معتمد خاص حسنات احمد قادری نے غسل خانے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انھیں مولانا کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ انھوں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو مولانا کو شدید درد میں پایا۔ انھیں فوراً پولی کلینک لے جایا گیا۔ پولی کلینک کے ڈاکٹر شہباز قریشی کا کہنا ہے کہ مولانا جب ہسپتال پہنچے تو ان کی سانس رکی ہوئی تھی اور چہرے کا رنگ زرد تھا۔ خیال ہے کہ گھر سے ہسپتال کے راستے میں ہی وہ اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر چکے تھے۔''

بیت المبارک ڈرگ روڈ سے کلمہ مٹایا جانا

مورخہ 11راگست 2003ء کو پولیس نے بیت المبارک ڈرگ روڈ میں گھس کر کلمہ مٹایا۔36

مجلس انصاراللہ پاکستان کے پہلے مقابلہ مقالہ نویسی میں پوزیشن

مجلس انصاراللہ پاکستان نے 2003 سے مقابلہ مقالہ نویسی کے انعقاد کا آغاز کیا۔

پہلے ہی سال یعنی 2003ء میں منعقد ہونے والے مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''حضرت شہزادہ عبد الطیف شہید'' میں اول پوزیشن حاصل کرنے کی سعادت مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کے ناصر مکرم مسعود احمد ظفر صاحب آف مجلس عزیز آباد کو ملی۔37

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کی تعمیر میں حصہ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کا سنگ بنیاد 27 رمضان المبارک 2003ء کو مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے رکھا جبکہ کام کا آغاز جنوری 2004ء سے ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں فرمایا کہ:

''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ربوہ میں خلافت رابعہ کے شروع میں یہ خواہش تھی کہ یہاں ایک ایسا ادارہ ہو جو اس علاقے میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لیے سہولت میسر کر سکے۔ تو بات اس دور میں کچھ چلی بھی تھی لیکن پھر اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ حضور کی آخری دنوں میں اس طرف دوبارہ توجہ پیدا ہوئی تھی لیکن خلافت خامسہ کے شروع میں اس پر کام شروع ہوا''۔38

کراچی کے مکرم شریف احمد بانی صاحب نے اپنے والد بزرگوار مکرم محمد صدیق بانی صاحب کی طرف سے اس ہسپتال کے لئے نمایاں مالی خدمت کی۔ لہٰذا اس فلور کا نام جس کے ذریعہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بیگم زبیدہ بانی ونگ سے ملایا گیا ہے، ''صدیق بانی فلور'' رکھا گیا۔

بین الاقوامی مقابلہ حسن قرأت میں پوزیشنز

2005ء میں ایم ٹی اے پر پہلی مرتبہ بین الاقوامی مقابلہ حسن قرأت منعقد ہوا جس میں ساری دنیا سے بہترین قاری اصحاب نے اپنی قرأت ریکارڈ کر کے بھجوائیں۔

اس اولین بین الاقوامی مقابلہ حسن قرأت میں کراچی کے مکرم بلال طاہر صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح دوسرے مقابلہ حسن قرأت میں جو 2006ء میں منعقد ہوا مکرم بلال طاہر صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ مکرم ذاکر مسلم بٹ صاحب نے جو کراچی کے رہنے والے ہیں لیکن آجکل جرمنی میں رہتے ہیں، پہلی پوزیشن حاصل کی۔39

آئی بنک و بلڈ بنک ربوہ

ربوہ میں 2005ء میں آئی بنک کی نئی عمارت تعمیر ہوئی جس کا نام'' نورالعین۔ دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ'' رکھا گیا۔ اس عمارت میں مرکز عطیہ خون (بلڈ بنک) بھی موجود ہے۔

اس عمارت کے قیام کے سلسلہ میں کراچی کے دوست مکرم حیدر الدین ٹیپو صاحب کی خدمات بھی شامل تھیں۔40

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء میں نظم

جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ دسمبر 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

اس جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں کراچی کے مکرم حمید احمد شاہد صاحب کو نظم سنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 41

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب آف منظور کالونی کراچی 19 مارچ 2006ء کو (راہ خدا میں قربان) ہو گئے۔ آپ 19 مارچ کو ساڑھے بارہ بجے اپنی کیمسٹ کی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہیلمٹ پہنے ہوئے دو موٹر سائیکل سوار آئے اور ان پر یکے بعد دیگرے چار فائر کر کے فرار ہو گئے۔ مکرم شیخ صاحب کو زخمی حالت میں فوری طور پر جناح ہسپتال کراچی منتقل کیا گیا جہاں 3،4 گھنٹے بعد محترم شیخ صاحب وفات پاگئے۔ اسی رات ان کی کراچی میں تدفین کی گئی۔ 42

پہلی دفعہ پانچ مجالس انصاراللہ کا مشترکہ اجتماع

مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کی تاریخ میں پہلی بار پانچ مجالس انصاراللہ کا مشترکہ سالانہ اجتماع مورخہ 23 جولائی 2006ء کو بمقام حئی پولٹری فارم جام گوٹھ ملیر کراچی منعقد ہوا۔ پانچ مجالس کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی
2۔ مجلس انصاراللہ گلشن جامی
3۔ مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ
4۔ مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی
5۔ مجلس انصاراللہ گلشن حدید

اس اجتماع کی خصوصیت یہ تھی کہ راجہ منیر احمد خان صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصااللہ پاکستان نے خصوصی طور پر اس اجتماع میں شرکت فرمائی۔

اس اجتماع کا افتتاح مکرم چوہدری رکن الدین صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمایا۔ جبکہ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نائب صدر دوم مجلس انصاراللہ پاکستان نے فرمائی اور اپنے خطاب سے نوازا۔ اس اجتماع کے موقع پر اطفال کے مابین تقریری مقابلہ کا انعقاد بھی ہوا۔ اجتماع کی کل حاضری تقریباً 300 افراد رہی۔ 43

خورشید عطاء انعامی اسکالرشپ

یہ اسکیم مکرم مرزا عطاء الرحمٰن بیگ صاحب نے اپنی اہلیہ مکرمہ خورشید عطاء صاحبہ کے نام سے جاری کی۔ آپ کراچی کے رہنے والے ہیں لیکن کچھ عرصہ قبل کینیڈا میں رہائش اختیار کر لی۔ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن بیگ صاحب نے 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں خط تحریر کیا جس کے بعد حضور نے اس اسکالرشپ کی منظور عطا فرمائی۔

اس اسکالرشپ کی پہلی تقریب تقسیم انعامات 12 راگست 2006ء کو مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہال میں منعقد ہوئی۔ 44

اس اسکالرشپ کے تحت انٹر میڈیٹ پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپ میں چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم / طالبہ علم کو پندرہ، پندرہ ہزار روپے کے دو انعامات اور جنرل گروپ بشمول جنرل سائنس گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم کو پندرہ، پندرہ ہزار روپے کے نقد انعام دئے جاتے ہیں۔ 45

نوٹ بک برائے سائقین

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ پاکستان 2003ء کی جن تجاویز کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت منظور فرمایا ان میں تجویز نمبر 1 میں ممبران شوریٰ کی طرف سے تجویز کردہ لائحہ عمل بھی شامل تھا۔ جس کے تحت سائقین کو احساس دلایا گیا کہ ان کا شعبہ نہایت اہم ہے نیز سائقین کے پاس ان کے حزب کے جملہ خدام کا مکمل ریکارڈ موجود ہونا چاہیے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی نے اس تجویز کردہ لائحہ عمل کو عملی شکل دینے کے لئے ایک نوٹ بک 2006ء میں متعارف کروائی۔ جس کا نام ''نوٹ بک برائے سائقین'' رکھا گیا۔

اس نوٹ بک میں سائقین کی طرف سے انجام دئے جانے والے تقریباً تمام کاموں کا احاطہ کرتے ہوئے انھیں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ بڑی مفید نوٹ بک ہے جو ہر سائق کے پاس موجود ہونی چاہیے۔ اس طرح حزب کے ہر خادم کا روزانہ ریکارڈ سائق کے پاس ایک ہی جگہ موجود ہوگا۔46

حفظ قرآن کلاس کا اجراءنو

10ر دسمبر 2006ء کو جماعت احمدیہ کراچی کی حفظ قرآن کلاس کا اجراءنو ہوا۔ یہ کلاس دارالنصر (ہاؤسنگ سوسائٹی) میں شروع ہوئی۔ پہلے سال 8 طلباء نے داخلہ لیا۔ بعدازاں یہ تعداد بڑھتی گئی۔ دسمبر 2008ء میں طلباء کی تعداد 18 ہوگئی۔ اس کلاس کے بعض طلباء نے 2007ء اور 2008ء کے رمضان میں بعض حلقہ جات کراچی میں نماز تراویح بھی پڑھائی۔ اس کلاس کے اجراء میں مکرم کیپٹن رانا بشارت احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی کا کردار بہت اہم رہا اس کلاس کے استاد مکرم حافظ محمد اکرم صاحب ہیں۔ مکرم مسرور احمد صاحب اور مکرم محمد عرفان صابر صاحب بھی کچھ عرصہ معاونت کرتے رہے۔47

احمدی خاتون کا نمایاں اعزاز

مکرمہ لیفٹیننٹ کرنل نصرت ظفر صاحبہ (اے ایم سی) کمبائنڈ ملٹری ہسپتال ملیر کینٹ کراچی کو ان کی ماہرانہ طبی کارکردگی اور پیشہ ورانہ میڈیکل خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان کی جانب سے تمغۂ امتیاز (ملٹری) عطا کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مورخہ 23ر مارچ 2007ء کو کراچی کور آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک پر وقار تقریب میں مہمان خصوصی لیفٹیننٹ جنرل احسن اظہر حیات کور کمانڈر کراچی نے یوم پاکستان کے موقع پر ان کو تمغہ امتیاز (ملٹری) دیا۔48

مقابلہ نظم نگاری میں پوزیشن

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی 2008ء کے موقع پر ایک مقابلہ نظم نگاری منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں کراچی کے مکرم خلیل احمد خلیل صاحب آف عزیز آباد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔48.a

مرکزی اسپورٹس ریلی اطفال سندھ و بلوچستان

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی زیرنگرانی ''پہلی مرکزی اسپورٹس ریلی برائے اضلاع سندھ و بلوچستان'' کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس ریلی کے انعقاد کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے حوالے کی گئی تھی۔

یہ ریلی 22، 23، 24/جون 2007ء کو کراچی کے نیشنل اسپورٹس ٹریننگ اینڈ کوچنگ سینٹر میں منعقد ہوئی۔ 6/اضلاع کے 108 اطفال نے شرکت کی۔

اس ریلی میں فٹ بال، رسہ کشی، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے علاوہ 6 دیگر ایتھلیٹکس کے مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔

کراچی میں 23/جون 2007ء کو ہونے والی تیز اور طوفانی بارش کی وجہ سے اسپورٹس ریلی دوسرے ہی دن ختم کرنی پڑی۔ اختتامی تقریب 24 جون کو بیت العزیز عزیز آباد میں منعقد کی گئی جہاں اطفال کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔49

اسیران راہ مولیٰ 2007ء

جون 2007ء میں دو خدام مکرم شاہد انصاری صاحب اور مکرم عامر انصاری صاحب گرفتار کئے گئے۔ ان دونوں کا تعلق حلقہ گلشن سرسید کراچی سے تھا۔50

دو احمدی ڈاکٹرز کی راہ مولیٰ میں قربانی

کراچی میں ستمبر 2007ء میں رمضان المبارک کے دوران دو احمدی ڈاکٹرز مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کو 20/ستمبر کو، جب وہ اپنی کار میں کلینک سے گھر جا رہے تھا، راستہ میں اغوا کیا گیا اور پھر انہیں تشدد کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ آپکی وفات کی خبر روزنامہ ایکسپریس کراچی نے اپنی 23/ستمبر 2007ء کی اشاعت میں شامل کی۔

محترم ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب کو 26/ستمبر 2007ء کو جب وہ افطاری کے بعد اپنا

کلینک کھولنے کے لئے وہاں پہنچے ہی تھے کہ دو موٹر سائیکل سواروں نے انھیں سر اور گردن پر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ آپکی وفات کی خبر روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی 27 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں شامل کی۔[51]

کراچی میں احمدیوں کے خلاف سازش کا انکشاف

کراچی میں ایک مخالف گروپ کی گھناؤنی سازش کا انکشاف ستمبر 2007ء میں ہوا جب ایک پانچ رکنی مذہبی انتہا پسندوں کا گروپ پکڑا گیا جس نے انکشاف کیا کہ کراچی میں انھوں احمدیوں کو اغوا کر کے ہلاک کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اسی سلسلہ کی پہلی کڑی محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کا اغوا اور قتل ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی 8/اکتوبر 2007ء کی اشاعت میں اس بارے میں ڈی آئی جی کراچی منظور مغل صاحب کا بیان شائع کیا۔[52]

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے نمائندہ کے طور پر آمد

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے نمائندہ کی حیثیت میں آپکی ہدایات کے تحت یکم/دسمبر 2007ء کو کراچی کے دورہ پر تشریف لائے۔

حضور کو جماعت احمدیہ کراچی کے چندہ تحریک جدید کی وصولی کے حوالے سے فکر و توجہ پیدا ہوئی کیونکہ کراچی کی تجنید لاہور کی جماعت کی تجنید کے تقریباً برابر ہے لیکن جماعت احمدیہ کراچی کے چندہ تحریک جدید کی وصولی کئی سال سے جماعت لاہور سے تقریباً آدھی ہے۔ لہٰذا حضور نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو خصوصی طور پر کراچی بھجوایا کہ وہ اس سلسلے میں مساعی کریں۔

محترم چوہدری صاحب نے مختلف مواقع پر خطاب کئے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کراچی اس سال تحریک جدید کی مد میں 2 کروڑ روپے وصولی کرے۔[53]

مارٹن روڈ میں ریسرچ سیل اور لائبریری کا قیام

2007ء میں بیت الحمد مارٹن روڈ میں ریسرچ سیل اور لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔اس کے قیام میں مکرم مولانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ مارٹن روڈ کی کوششوں کا عمل دخل ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اس کا نام ''فضل عمر ریسرچ سیل و لائبریری'' تجویز فرمایا۔54

مکرم بشارت احمد مغل صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

آپ کو 24رفروری 2008ء کو نامعلوم قاتلوں نے گولیوں کے ذریعہ راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔آپ منظور کالونی کراچی کے صدر حلقہ تھے۔55

مکرم شیخ سعید احمد صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف منظور کالونی یکم ستمبر 2008ء کو فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہوئے جبکہ آپ 13رستمبر 2008ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔56

مجلس مشاورت 2008ء کی ایک اہم کارروائی

پاکستان بھر کی جماعتوں کی مجلس مشاورت مورخہ 28 تا 30 اپریل 2008ء بمقام ایوان محمود ربوہ منعقد ہوئی۔

دوران مشاورت تیسرے اور آخری دن مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر خلافت احمدیہ کے ساتھ تجدیدِ وفا کا اظہار کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کی۔

اس قرارداد پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنے کے لئے جن سترہ احباب نے اس موقع پر تقاریر کیں ان میں کراچی کے مکرم کیپٹن بشارت احمد رانا صاحب بھی شامل تھے۔58

احمدیت کی بناء پر ملازمت سے نکالا جانا

مئی 2008ء میں کراچی کی ایک ٹیکسٹائل مل صدیق سنز ڈینم اسپنگ ملز سے 55 احمدی

ملازمین کو احمدیت کی بناء پر ملازمت سے نکال دیا گیا۔ نکالے جانے والے احمدی ملازمین کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم نثار احمد اٹھوال صاحب
2۔ مکرم منیر احمد شیخ صاحب
3۔ مکرم مبارک احمد اٹھوال صاحب
4۔ مکرم عبدالسلام کھوسہ صاحب
5۔ مکرم منصور احمد اٹھوال صاحب
6۔ مکرم عبدالسلام گرگیز صاحب
7۔ مکرم رانا نثار احمد صاحب
8۔ مکرم عبدالقیوم کھوسہ صاحب
9۔ مکرم رانا خلیل احمد صاحب
10۔ مکرم طاہر احمد گرگیز صاحب
11۔ مکرم رانا عبدالستار صاحب
12۔ مکرم عبدالعزیز گرگیز صاحب
13۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب
14۔ مکرم محمد اسلم کھوسہ صاحب
15۔ مکرم لطیف احمد کھوسہ صاحب
16۔ مکرم آفتاب احمد کھوسہ صاحب
17۔ مکرم ظہور احمد صاحب
18۔ مکرم عبدالرزاق کھوسہ صاحب
19۔ مکرم محمد صادق کھوسہ صاحب
20۔ مکرم ساجد احمد کھوسہ صاحب
21۔ مکرم محمد اکرم کھوسہ صاحب
22۔ مکرم اقبال احمد کھوسہ صاحب
23۔ مکرم رانا عمران احمد صاحب
24۔ مکرم جلال احمد کھوسہ صاحب
25۔ مکرم واحد احمد کھوسہ صاحب
26۔ مکرم ذولفقار احمد کھوسہ صاحب
27۔ مکرم زاہد احمد کھوسہ صاحب
28۔ مکرم بلال احمد کھوسہ صاحب
29۔ مکرم راشد احمد کھوسہ صاحب
30۔ مکرم وجاہت احمد کھوسہ صاحب
31۔ مکرم خالد احمد کھوسہ صاحب
32۔ مکرم صداقت احمد صاحب
33۔ مکرم ناصر احمد کھوسہ صاحب
34۔ مکرم محمد احمد کھوسہ صاحب
35۔ مکرم ریاض احمد صاحب
36۔ مکرم آصف احمد صاحب
37۔ مکرم راشد احمد شیخ صاحب
38۔ مکرم فاروق احمد کھوسہ صاحب
39۔ مکرم صلاح الدین گرگیز صاحب
40۔ مکرم عبدالقادر بلوچ صاحب
41۔ مکرم بلاول احمد صاحب
42۔ مکرم محمد حنیف صاحب
43۔ مکرم رفاقت احمد صاحب
44۔ مکرم ضیاء احمد صاحب

45۔ مکرم قمرالدین گرگیز صاحب
46۔ مکرم احمد کمال صاحب
47۔ مکرم ساجن احمد صاحب
48۔ مکرم منور احمد صاحب
49۔ مکرم محبوب احمد بلوچ صاحب
50۔ مکرم اللہ دتہ صاحب
51۔ مکرم وحید احمد بلوچ صاحب
52۔ مکرم شاہنواز گرگیز صاحب
53۔ مکرم محمد یونس صاحب
54۔ مکرم پیر بخش گرگیز صاحب
55۔ مکرم خالد احمد گرگیز صاحب[59]

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے سلسلے میں کراچی کے پروگرامز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر نے 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات 26/مئی 1908ء کو ہوئی جبکہ 27/مئی 1908ء کو حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب ہوئے اور یوں جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کا آغاز ہوا۔ اس طرح 27/مئی 2008ء کو جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کو قائم ہوئے 100 سال ہو گئے۔

اس سال کو منانے کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں، نوافل اور نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی اور ایک خلافت جوبلی فنڈ کے قیام کا بھی اعلان فرمایا۔

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے 2008ء کے آغاز میں ایک سرکلر موصول ہوا جو درج ذیل ہے۔

''خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخل ہونے کی طرف ہمارا سفر بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ اور اس کے لئے بھرپور تیاری کر رہے ہوں گے۔ خلافت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورا ہونے پر مورخہ 27 مئی 2008ء کو ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ لندن میں جلسہ یوم خلافت کے انعقاد پر عالمگیر جماعت سے خطاب فرما رہے ہیں۔ جو MTA کے ذریعہ تمام دنیا میں Live نشر ہوگا انشاء اللہ۔ امید ہے پاکستان وقت کے مطابق

2 بجے دوپہر یہ خطاب ہو۔معین پروگرام کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں ابھی سے تیاری کریں کہ ہر فرد جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب سے مستفیض ہو۔اگر حالات اجازت دیں تو اس اہم اجلاس کا اجتماعی پروگرام بھی بن سکتا ہے۔نومبائعین کو بالخصوص مدعو کیا جائے۔اس سے قبل ایک سرکلر کے ذریعہ آپ سے درخواست کی گئی تھی کہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے انعقاد سے قبل اس امر کا تفصیلی جائزہ لے لیں کہ کیا ہر گھرانہ میں MTA کا نظام ہے۔امید ہے اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ایسے گھروں میں ڈشیں لگوانے کا کام شروع کر دیا ہوگا جہاں MTA نہیں ہے۔مستحق اور غریب گھرانوں میں صاحب حیثیت اور ثروت احباب کے ذریعہ ڈشیں مہیا کرنے کی بھی درخواست اس سے قبل کی جا چکی ہے۔

اس کے علاوہ ''خلافت ڈے'' کے حوالہ سے درج ذیل پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔

1۔ مورخہ 27 مئی کو نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پروگرام شروع کئے جائیں۔اس کے لئے ملکی حالات کے پیش نظر چھوٹے چھوٹے سنٹرز بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ممبرات لجنہ گھروں میں انفرادی طور پر نماز تہجد کا اہتمام کریں۔اور خلافت جیسے عظیم انعام پر سوسال پورے ہونے پر خدا کے حضور شکرادا کریں۔

2۔ اس روز فجر کی نماز کے بعد اجتماعی دعا اور خلافت کی اہمیت و برکات پر دروس کا انتظام کیا جائے۔

3۔ اس روز جماعتیں اپنے وسائل کے مطابق بکرے کی قربانی کا انتظام کریں۔

4۔ انفرادی طور پر احباب جماعت، یتامیٰ، بیوگان، مساکین وغرباء میں صدقات تقسیم کریں۔

5۔ اس روز بچوں میں شرینی تقسیم کی جائے۔

6۔ احمدی احباب اپنے گھروں میں خلافت کی برکات کا ذکر کثرت سے کریں۔سوسال میں خلافت کی برکت کے ذریعہ اپنے اور اپنے خاندان پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا ذکر کریں اور خلفاء کی دعاؤں کی قبولیت کے تذکرے ہوں تا آئندہ نسلوں کو علم ہو کہ ہم پر خلافت کی وجہ سے کیا کیا برکات نازل ہوئی ہیں۔

7۔ احباب جماعت اپنے مہمان حضرات کو بھی گھروں میں مدعو کریں۔خلافت کی برکات

اوراس اہم نعمت کے مبارک نتائج کا تذکرہ کریں۔

8۔ ماہ مئی کے چاروں خطبات خلافت کی برکات اوراس کی اہمیت پر ہوں۔اس سلسلہ میں نظارت ہذا سے مدد بھی لی جاسکتی ہے۔

9۔ اہالیان ربوہ اس روز بہشتی مقبرہ میں حاضر ہوکر خلفاء کی قبروں پر دعا کریں۔

10۔ مقامی طور پر ہر جماعت ’’یوم خلافت‘‘ کی مناسبت سے اپنے وسائل اور حالات کے مطابق کوئی دن مقرر کر کے اجلاس کا اہتمام کرے۔ربوہ میں محلّہ جات کی سطح پر یہ اجلاس ہوں۔ اگر حالات اجازت دیں تو بلاک وائز بھی منعقد ہو سکتے ہیں۔

اہم جماعتی دن

یوم خلافت کے علاوہ یوم مصلح موعود، یوم مسیح موعود کا انعقاد بھی کیا جائے۔اگر اجلاس کے انعقاد کے لئے حالات سازگار نہ ہوں تو اس کے قریب ترین خطبات جمعہ میں اس دن کی مناسبت سے روشنی ڈالی جائے۔

پانچوں خلفاء کے انتخاب کے دنوں کی مناسبت سے تقاریب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا انتخاب 27/مئی ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب 14/مارچ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا انتخاب 8/نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا انتخاب 10/جون اورامام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب 22/اپریل کوعمل میں آیا۔

یہ ایام اس لحاظ سے اہمیت کے حامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمودہ پیشگوئی کے تسلسل کو جاری رکھ کر ہم پر احسان کیا۔ان ایام کی یاد میں اگر بڑے جلسوں کے انعقاد کے لئے حالات اجازت نہ دیں تو ہر نماز سنٹر پر چھوٹی سطح پر تقریب منعقد کر کے یادرس وتدریس کے لئے متعلقہ تاریخ کی مناسبت سے خلیفۃ المسیح کے کارہائے نمایاں اورتحریکات کا ذکر کر کے احباب جماعت کوتوجہ دلائی جائے۔ یا ان تاریخوں کے قریب ترین خطبات جمعہ میں تحریکات کا ذکر ہوسکتا ہے۔

مشاعروں کا انعقاد

بڑی جماعتیں ''خلافت'' کے موضوع پر مشاعروں کا انتظام کریں اور احمدی شعراء خلافت کے حوالہ سے اپنا اپنا کلام پیش کریں۔

نمائش کا اہتمام

پاکستان بھر کی بڑی جماعتیں خلافت کے موضوع پر نمائش کا اہتمام کریں۔ جس میں خلافت کے موضوع پر کتب، خلفاء کے تبرکات، قرآن کریم مع تراجم۔ خلفاء کے ساتھ تصاویر اور خلافت کے بارے میں تحریکات نمایاں طور پر آویزاں کی جائیں۔ خلافت کی ضرورت پر غیروں کے بیان اور جماعت کی ترقیات کے اعترافات کو بھی لگایا جائے۔

نیز خلفاء نے جماعتوں کے اگر دورہ جات کئے ہوں تو ان کا ریکارڈ تیار کر کے تصاویر کے ساتھ اس نمائش کا حصہ بنایا جائے۔ اور اس ریکارڈ سے مرکز کو بھی مطلع کریں۔ نیز ان جگہوں یا مقامات کی تصویر جہاں خلفاء نے قیام فرمایا، نمایاں کی جائیں۔

متبادل جلسہ ہائے سالانہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس موقعہ پر ربوہ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے سامان مہیا فرمادے۔ اجازت نہ ملنے کی صورت میں حالات اگر اجازت دیں اور ضلعی سطح پر جلسہ کا انعقاد ممکن ہو تو جماعتیں متبادل جلسہ ہائے سالانہ منعقد کریں اور خلافت کے مواضیع پر تقاریر ہوں۔ اس کی تحریری اجازت نظارت ہذا سے پیشگی حاصل کریں۔

جلسہ پیشوایان مذاہب عالم

اپنی سہولت کے مطابق تاریخ خود مقرر کریں۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی سہولت کے مطابق تاریخ خود مقرر کریں۔

نومبائعین کے اجلاسات

جماعتیں حسب سہولت نومبائعین کے الگ اجلاسات منعقد کریں اور باقی تمام پروگرامز میں نومبائعین کی حاضری کو یقینی بنایا جائے۔ دیگر تمام پروگرامز میں بھی نومبائعین کو شامل کیا جائے۔

مطالعہ کتب

کوشش کی جائے کہ اس سال درج ذیل کتب ہر فرد جماعت مطالعہ کرے۔ دروس میں بھی کتب کو سنانے کا انتظام ہوسکتا ہے۔

1۔ رسالہ الوصیت اور کشتی نوح از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

2۔ منصب خلافت، اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات اور نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

اہل قلم حضرات سے خدمات

اہل علم و قلم حضرات سے اخبار الفضل و دیگر جرائد و رسائل کے لئے مضامین لکھوائے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب کی طرف توجہ دلائی جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے 50 فیصد گھروں میں یہ کتب مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

نظام وصیت میں شمولیت

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد اور مبارک تحریک کے مطابق امراء اور صدران بھرپور سعی فرمادیں کہ ہر جماعت میں 50 فیصد کمانے والے اس مبارک نظام سے منسلک ہو چکے ہوں۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے جو اس حوالہ سے باثمر نہ ہو۔

امراء، صدران، مربیان و معلمین و دیگر عہدیداران احباب جماعت کو انفرادی طور پر بھی اور اجلاسات و دروس و تقاریر کے ذریعہ احباب جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہیں نیز روحانی پروگرام کی تعمیل کے لئے بھرپور سعی فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعائیہ خط لکھنے کی تلقین کی جائے۔

مرکز کی طرف سے تفصیلی پروگرام موصول ہونے کے بعد مکرم ومحترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے ان پروگراموں پر عمل درآمد کروانے کے لئے ایک کمیٹی قائم فرمائی جو درج ذیل احباب پر مشتمل تھی۔

1۔ مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد۔چیئر مین
2۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سیکرٹری وقفِ نو وناظم انصاراللہ ضلع کراچی
3۔ مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سیکرٹری تصنیف واشاعت
4۔ مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی
5۔ مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب شعبہ اصلاح وارشاد
6۔ مکرم حمید احمد شاہد صاحب شعبہ اصلاح وارشاد
7۔ مکرم محمود محمد شرما صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع کراچی
8۔ مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین

اس کمیٹی نے اپنی کئی میٹنگز کے بعد مرکزی پروگرام پر عمل درآمد کے لئے درج ذیل فیصلہ جات کئے۔

1۔ کراچی کے تمام احمدی خاندانوں کو ایک خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی یادگاری شیلڈ دی جائے۔
2۔ بچوں کو مختلف تحائف دئے جائیں۔
3۔ ایک مشاعرہ بر موضوع ''خلافت'' منعقد کیا جائے۔
4۔ ایک نمائش بر موضوع ''خلافت'' منعقد کی جائے۔
5۔ المصلح کراچی کا خلافت نمبر شائع کیا جائے۔

یادگاری شیلڈ کی تقسیم

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مونوگرام کی خوبصورت یادگاری شیلڈ جماعت احمدیہ کراچی کے ہر خاندان کو 27رمئی 2008ء سے قبل پہنچائی گئی۔

مئی 2008ء کے خطبات جمعہ

ماہ مئی 2008ء کے تمام خطبات جمعہ ضلعی انتظام کے تحت جماعت احمدیہ کراچی کی تمام بیوت و مراکز میں ’’خلافت‘‘ کے مختلف موضوعات پر دیئے گئے۔ اس طرح احباب جماعت کو خطبات جمعہ کے ذریعہ خلافت کی اہمیت، ضرورت اور برکات سے آگاہ کیا گیا۔

27 مئی 2008ء کا مقدس دن

اس روز کثرت سے احباب نے اپنے دفاتر سے چھٹی لے کر صد سالہ خلافت ڈے کے پروگراموں میں شرکت کی۔ اس دن کا آغاز جماعت احمدیہ کراچی کے مختلف مراکز نماز میں نماز تہجد سے ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی جبکہ لجنہ نے گھروں پر ہی نماز تہجد ادا کی۔

نماز فجر کے بعد ’’خلافت کی اہمیت و برکات‘‘ کے موضوع پر درس دیا گیا۔ یہ درس بھی ضلعی سطح پر حلقہ جات کو فراہم کیا گیا تھا۔

اسی دن بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خطاب لنڈن سے براہ راست نشر ہوا جس کا انتظام حلقہ جات میں اجتماعی طور پر کیا گیا۔ مراکز میں اس دوران کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کراچی کے انتظام کے تحت اطفال، ناصرات اور بچوں میں تحائف تقسیم کئے گئے۔ یہ تحفہ ایک پیکٹ پر مشتمل تھا جس میں غبارے، چاکلیٹ، ٹافیاں اور ایک پین شامل تھا۔ پین پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 1908ء اور جماعت احمدیہ کراچی درج تھا۔

27 رمئی 2008ء والے دن حلقہ جات میں بکرے بھی صدقہ کئے گئے۔

المصلح کراچی کا خلافت جوبلی نمبر

جماعت احمدیہ کراچی کے رسالہ ’’المصلح‘‘ کا خلافت جوبلی نمبر اگست 2008ء میں شائع کیا گیا۔ یہ ایک خوبصورت، دیدہ زیب اور معلومات سے پر اشاعت تھی جسے مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب، سیکرٹری تصنیف و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی نے جلسہ سالانہ لنڈن 2008ء کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا۔ بعد

میں 3ر ستمبر 2008ء کو حضور انور نے رسالہ کی اشاعت پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:

''آپ کا خط اور رسالہ المصلح کا خلافت نمبر موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت میں برکت دے اور قبول فرمائے۔ ہمیشہ آپ کی نصرت فرمائے اور مزید اپنے فضلوں سے نوازے۔ سب معاونین کو میرا محبت بھرا سلام پہنچا دیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین''

خلافت احمدیہ صد سالانہ جوبلی محفل مشاعرہ

جماعت احمدیہ کراچی کے زیرِ انتظام گیسٹ ہاؤس جماعت احمدیہ کراچی واقع ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کے سبزہ زار پر مورخہ 16 نومبر 2008ء کو یہ محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ اس مشاعرہ کی صدارت مکرم ومحترم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی نے فرمائی جبکہ دیگر شعراء میں کراچی سے خلیل احمد قریشی صاحب، شاہد تسنیم صاحب، منور احمد خالد صاحب، محمد عثمان صاحب، طارق سجاد صاحب، بابر عطاء صاحب، علی احمد طارق صاحب، خلیل آذر صاحب، مبارک احمد مبارک صاحب، اقبال مجیدی صاحب، صابر ظفر صاحب، شاہد منصور صاحب، ربوہ سے مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب اور ڈیرہ غازی خان سے رشید قیصرانی صاحب نے شرکت کی۔ تین احمدی شاعرات مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، امۃ الباری ناصر صاحبہ اور خیر النساء منصور صاحبہ کا کلام ترنم سے حمید احمد شاہد صاحب، کامران شہزاد صاحب، فرقان محمود صاحب اور فراز احمد صاحب نے سنایا۔

اس مشاعرہ کی خاص بات یہ تھی کہ خلافت احمدیہ کی شان میں چار زبانوں اردو، پنجابی، پشتو اور بلوچی میں بھی شعری زبان میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس مشاعرہ کی میزبانی کے فرائض مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی نے انجام دیئے جبکہ مشاعرہ کو مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب نے قلمبند کیا اور اس کی رپورٹ رسالہ المصلح میں شائع کروائی۔ ایم ٹی اے کی ٹیم نے مکرم عبد الستار قمر صاحب کی قیادت میں اس کی ریکارڈنگ کی۔ جبکہ پرتکلف کھانے کا انتظام مکرم محمد طارق سجاد صاحب سیکرٹری ضیافت کی نگرانی میں ہوا۔

جلسہ جات صد سالہ خلافت جوبلی

جماعت احمدیہ کراچی کے تحت یکم فروری 2009ء کو دو جلسے منعقد کئے گئے۔ صبح کے وقت جلسہ بیت العزیز میں منعقد کیا گیا جبکہ شام کو احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔

ان جلسوں میں شرکت کے لئے مرکز سے مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ اور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تشریف لائے۔ ان دونوں بزرگان نے دونوں جلسوں میں خطاب فرمایا۔ جبکہ مقامی طور پر کراچی سے عزیز آباد والے جلسہ میں مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ اور احمدیہ ہال میں مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے تقاریر کیں۔

عزیز آباد کے جلسہ میں کراچی کے 36 حلقہ جات میں سے 24 حلقہ جات شامل ہوئے اور مرد و زن اور بچوں کی مجموعی حاضری 4400 رہی جبکہ احمدیہ ہال میں باقی 12 حلقہ جات شامل ہوئے اور حاضری 1790 رہی۔ 56.a

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے پروگرامز

1۔ خلافت جوبلی بیچ والی بال ٹورنامنٹ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کے زیرِ انتظام بین العلاقہ بیچ والی بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ٹورنامنٹ مورخہ 22-23 مارچ 2008ء بمقام ساحل سمندر ہاکس بے منعقد ہوا۔

اس ٹورنامنٹ میں 11 علاقہ جات کی 15 ٹیموں نے شرکت کی۔ ٹیموں کو 4 پولز میں تقسیم کیا گیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے کیا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم اسفند یار منیب صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ فائنل ربوہ کی A ٹیم اور ربوہ کی B ٹیم کے درمیان ہوا۔ جسے ربوہ کی B ٹیم نے جیت لیا۔ ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والے تمام احباب میں یادگاری شیلڈز اور اسناد تقسیم کی گئیں۔

2۔ سوونیئرز برموقع خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

1۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تمام خدام میں ایک کی چین (Key Chain) تقسیم کی گئی جس پر ہر خادم کا نام کندہ تھا۔

2۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کے تمام اطفال کو ہاتھ پر باندھنے والی گھڑی تقسیم کی گئی جس پر صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی درج تھا۔

3۔ امتحان کتب سلسلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تمام ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام مختلف کتب سلسلہ کے امتحان 2008ء کی ہر سہ ماہی میں لئے گئے۔ان کتب میں ''رسالہ الوصیت''۔''منصب خلافت''۔''اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات'' اور''خلافت حقہ۔۔۔۔''اور''نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر'' شامل تھیں۔

خدام کے سہ ماہی اول کے امتحان میں کراچی کے مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب مجلس تیموریہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔[60] سہ ماہی سوم کے امتحان میں مکرم راشد محمود صاحب مجلس ملیر کینٹ نے اول پوزیشن حاصل کی۔[61] سہ ماہی چہارم کے امتحان میں کراچی کے مکرم محمود عارف کھوکھر صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کی۔[62]

4۔ آل پاکستان خلافت جوبلی کوئز

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو خلافت احمدیہ جوبلی 2008ء کے بابرکت اور تاریخی موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و اجازت سے ایک کوئز مقابلے کے انعقاد کی توفیق ملی۔اس مقابلے میں اول آنے والے خادم کو پچاس ہزار روپے نقد اور گولڈ میڈل کا حقدار قرار دیا گیا۔مقابلے کا نصاب کتابچہ عام دینی معلومات، کتاب معلومات، خطبات مسرور جلد اول اور تاریخ احمدیت جلد اول جدید ایڈیشن پر مشتمل تھا۔

یہ مقابلہ ابتداً مجالس کی سطح پر منعقد ہوا جس میں 36 اضلاع کی 387 مجالس کے 1442

خدام شامل ہوئے۔ پھر اضلاع اور علاقہ کی سطح پر مقابلہ ہوا۔ اس طرح کوارٹر فائنل کے لئے 42 خدام کا انتخاب کیا گیا۔ کوارٹر فائنل 29/اگست 2008ء کو ربوہ میں جبکہ سیمی فائنل 30/اگست 2008ء کو ربوہ میں ہی منعقد ہوئے، فائنل کے لئے 12 خدام نے کوالیفائی کیا جس میں کراچی کے شمائل بن طاہر صاحب، رانا وسیم احمد صاحب اور ایاز محمود صاحب بھی شامل ہوئے۔ فائنل مقابلہ کراچی میں 30 نومبر و یکم دسمبر 2008ء کو منعقد ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی نے نہایت احسن انداز میں اس مقابلہ کو منعقد کروایا۔ فائنل مقابلے میں شرکت کے لئے مکرم فرید احمد نوید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم ثاقب کامران صاحب مہتمم تعلیم، مکرم مشہود احمد صاحب مہتمم وقارِ عمل اور مکرم اقبال احمد صاحب معاون صدر برائے ضلع کراچی بھی تشریف لائے۔ فائنل مقابلہ نہایت جدید انداز میں کمپیوٹرز کی مدد سے منعقد کیا گیا جس کے لئے ایک پرائیویٹ ہال کا انتظام کیا گیا تھا۔ سخت مقابلے کے بعد مکرم لقمان احمد صاحب ربوہ نے اول، مکرم عدنان احمد صاحب راجن پور نے دوم اور مکرم شمائل بن طاہر صاحب کراچی نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

اس کوئز کے فائنل کے انعقاد کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تحت قائم کی گئی کمیٹی کے اسماء درج ذیل ہیں:

1- مکرم محمود محمد شرما صاحب نگران اعلیٰ
2- مکرم شیخ منصور احمد صاحب نائب نگران
3- مکرم محمود احمد شاہد صاحب سیکرٹری
4- مکرم عبدالرحمٰن ناصر قریشی صاحب نگران کمپیوٹر/ سافٹ ویئر
5- مکرم وحید منظور میر صاحب نگران ڈیزائننگ و معاون کمپیوٹر/ سافٹ ویئر
6- مکرم اسد مجید صاحب نگران وقارِ عمل
7- مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب نگران ٹرانسپورٹ/ مہمان نوازی
8- مکرم عرفان احمد صاحب نگران اسٹیج و ریکارڈنگ MTA
9- مکرم عامر احمد صاحب نگران طعام
10- مکرم سیّد فہیم احمد صاحب نائب سیکرٹری
11- مکرم عاطف شہزاد صاحب نائب نگران اسٹیج و ریکارڈنگ MTA

12- مکرم عامر درد صاحب معاون ڈیزائننگ
13- مکرم کامران شہزاد صاحب میزبان کوئز

5۔ مجلس انصار اللہ پاکستان کے مقابلہ مقالہ نویسی میں پوزیشن

صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر مجلس انصار اللہ پاکستان کے تحت تمام ذیلی تنظیموں کے لئے ایک مقابلہ مقالہ نویسی کا اہتمام کیا گیا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ میں کراچی کے عزیزم احمد طلحہ مجلس ماڈل کالونی نے اول پوزیشن حاصل کی جبکہ کراچی کے ہی عزیزم عاقب مقبول مجلس منظور کالونی نے دوم پوزیشن حاصل کی۔ 63

مجلس انصار اللہ کراچی کے پروگرامز

1۔ جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے تحت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر ایک جلسہ 25 مئی 2008ء کو احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں انصار کے علاوہ کثیر تعداد میں خدام اور اطفال نے بھی شرکت کی۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم ومحترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ جبکہ مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے شرکت کی اور تقاریر فرمائیں۔

2۔ سوونیئرز برموقع خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے تحت 25 مئی 2008ء کو منعقد ہونے والے جلسہ خلافت میں شرکت کرنے والے ہر ناصر، خادم اور طفل میں ایک پین بطور سوونیئر تقسیم کیا گیا۔ اس پین پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی اور مجلس انصار اللہ ضلع کراچی درج تھا۔

3۔ امتحانات کتب سلسلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تمام ذیلی

تنظیموں کے زیرِ اہتمام مختلف کتب سلسلہ کے امتحان 2008ء کی ہر سہ ماہی میں لئے گئے ۔ان میں ''رسالہ الوصیت''۔''منصب خلافت''۔''اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات''، ''خلافت حقہ۔۔۔۔''اور''نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر'' شامل تھیں۔

انصار اللہ کے سہ ماہی اول کے امتحان میں کراچی کے مکرم عبد الرشید سماٹری صاحب نے دوم پوزیشن جبکہ کراچی کے مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی ۔[64]

سہ ماہی دوم کے امتحان میں مکرم عبد الرشید سماٹری صاحب آف کراچی اول رہے۔[65]

سہ ماہی سوم میں کراچی کے مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب اور مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب سوم رہے۔[66]

4۔ مقابلہ مقالہ نویسی میں پوزیشن

مجلس انصار اللہ پاکستان نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر ایک مقابلہ مقالہ نویسی کا اہتمام کیا ۔اس مقابلہ میں کراچی کے مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب نے اول پوزیشن حاصل کی ۔[67]

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے پروگرامز

1۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مختلف سوونیئرز

1۔ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے 2008ء کا کیلنڈر شائع کیا جو خطاطی کے مختلف نمونوں پر مشتمل تھا۔

2۔ جیولری بکس۔ ناصرات کے جلسہ یومِ خلافت میں شرکت کرنے والی تمام ناصرات کو یہ جیولری بکس دیئے گئے۔

3۔ سرامک پلیٹ، مجلّہ اور ڈائری

اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کراچی کی بعض مجالس نے بھی بعض اشیاء بنوائیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مجلس سوسائٹی:۔	ٹیبل کلاک، شیلڈز
مجلس ڈیفنس:۔	مگ، چھوٹے تہنیتی کارڈز
مجلس عزیز آباد:۔	پین
مجلس صدر:۔	لیٹر پیڈ
مجلس ناظم آباد:۔	وال کلاک
مجلس گلشن اقبال شرقی:۔	پین ہولڈرز
مجلس محمود آباد:۔	کی چین

2۔ پروگرامز ایم ٹی اے

1۔ خلافت جوبلی کے حوالے سے ناصرات الاحمدیہ ضلع کراچی نے پروگرام ''کسوٹی'' کی دو اقساط ریکارڈ کروائیں۔

2۔ ناصرات الاحمدیہ کراچی کے خلفائے احمدیت کے بارے میں پروگرامز تیار کئے گئے۔

3۔ مساعی بسلسلہ ترجمۃ القرآن

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی طرف سے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر پروگرام بنایا گیا کہ کراچی میں ایک ہزار با ترجمہ قرآن جاننے والی خواتین ہوں۔ یہ وعدہ حضور کو ایک ہزار باترجمہ قرآن جاننے والی خواتین کے ناموں کے تحفہ کی شکل میں تھا۔

خواتین میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے مرکز کی اجازت سے ایک میڈل دینے کا فیصلہ ہوا۔ اس میڈل کا نام ''عائشہ میڈل'' تجویز ہوا۔ یہ میڈل ہر ترجمہ قرآن مکمل جاننے والی لجنہ کی رکن کو دیا جائے گا۔ 05-2004ء میں قرآن کریم باترجمہ جاننے والی ممبرات لجنہ کراچی کی تعداد 593 تھی۔ 2010ء میں یہ تعداد بڑھ کر 985 ہوگئی۔

4۔ کوئز مقابلہ جات

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ناصرات الاحمدیہ کے مقابلہ کوئز

میں شرکت کرنے کے لئے کراچی کی سطح پر مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔
یہ مقابلہ جات 31 جنوری 2008ء کو منعقد ہوئے۔نتائج درج ذیل رہے۔

1۔ رسالہ الوصیت:۔	حنا ریاض	عزیز آباد	اول
	ھبۃ الرشید	ماڈل کالونی	دوم
2۔ منصب خلافت:۔	بشریٰ نوید		اول
	رمیلہ شہاب	رفاہ عام	دوم
3۔ الاظہار لذوات الخمار:۔	لبنیٰ نوید	ماڈل کالونی	اول
	سائرہ حنا	عزیز آباد	دوم
4۔ المصابیح:۔	مسرت صباء	عزیز آباد	اول
	عطیۃ العلیم	رفاہ عام	دوم

5۔ امتحان کتب سلسلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تمام ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام مختلف کتب سلسلہ کے امتحان 2008ء کی ہر سہ ماہی میں لئے گئے۔

ان کتب میں ''رسالہ الوصیت''۔''منصب خلافت''۔''اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات'' اور'' خلافت حقہ۔۔۔۔'' اور'' نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر'' شامل تھیں۔لجنہ اماء اللہ کے تحت خواتین نے مختلف سینٹرز پر آکر امتحان دیا۔ان امتحانات کی تیاری کروانے کے لئے ابتداء میں open book پیپرز لئے گئے۔

6۔ شعبہ اشاعت کی کارگزاری

صدسالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں طاہر فاؤنڈیشن ،حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطابات اور خطبات شائع کر رہی ہے۔اس سلسلہ میں 2000ء تا 2003ء کے خواتین سے متعلق خطابات کا کام لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے سپرد کیا گیا۔کراچی میں یہ کام مکرمہ امۃ النور طیب صاحبہ کی زیرنگرانی مکمل کیا گیا۔مختلف آڈیو اور وڈیو کیسٹس سے یہ خطابات سن کر تحریری شکل میں منتقل کئے گئے۔جن ممبرات نے اس سلسلہ میں خدمات انجام دیں انکے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرمہ قدسیہ ریحان صاحبہ جلسہ سالانہ برطانیہ	خطاب 29 جولائی 2000ء
2۔ مکرمہ صائمہ ناصر صاحبہ جلسہ سالانہ جرمنی	خطاب 26 اگست 2000ء
3۔ مکرمہ فرح نصیر صاحبہ جلسہ سالانہ بیلجیئم	خطاب 3 جون 2000ء
4۔ مکرمہ ھبتہ الرشید صاحبہ جلسہ سالانہ انڈونیشیا	خطاب یکم جولائی 2000ء
5۔ مکرمہ ارم منصور صاحبہ جلسہ سالانہ برطانیہ	خطاب 27 جولائی 2002ء

توہین آمیز خاکوں کے جواب میں مقالہ جات

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے جواب میں مقالہ جات لکھنے کا کام طالبات کے سپرد کیا گیا۔ مقالہ جات کے عنوانات اور لکھنے والی ممبرات کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ''(دینِ حق) اور رواداری''

مقالہ نگار مکرمہ راحت بشریٰ صاحبہ

2۔ ''یورپ اور مغرب میں (دینِ حق) کیوں ضروری ہے''

مقالہ نگار مکرمہ ندرت بشریٰ صاحبہ

3۔ ''عصر حاضر کی بے راہ رویاں اور (دینِ حق)''

مقالہ نگار مکرمہ امتہ الجلیل مقصود صاحبہ

4۔ ''رسول اکرمؐ کی تعلیمات''

مقالہ نگار مکرمہ سیدہ شہزاد صاحبہ

5۔ ''دیگر پیشوایانِ مذاہب کی تعلیم اور آنحضرتؐ کا نمونہ''

مقالہ نگار مکرمہ نصرت نذیر صاحبہ

7۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کے مقابلہ مقالہ نویسی میں پوزیشنز

مجلس انصار اللہ پاکستان نے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر ایک کل پاکستان مقابلہ مقالہ نویسی کا اہتمام کیا۔ اس مقابلے میں لجنہ اماء اللہ کراچی کی 25 لجنات اور 4 ناصرات نے حصہ لیا۔

مندرجہ ذیل لجنہ کراچی نے پوزیشنز حاصل کیں۔

1۔ مکرمہ عابدہ اسحٰق صاحبہ ڈرگ روڈ ۔ پانچویں پوزیشن

2۔ مکرمہ خیر النساء منصور صاحبہ گلشن اقبال شرقی ۔ گیارہویں پوزیشن

مندرجہ ذیل ناصرہ نے پوزیشن حاصل کی۔

1۔ مکرمہ عنبر یوسف صاحبہ، عزیز آباد ۔ ساتویں پوزیشن

8۔ جلسہ یوم خلافت ناصرات الاحمدیہ کراچی

مورخہ 13رجولائی 2008ء کو احمدیہ ہال کراچی میں ناصرات الاحمدیہ کراچی کا جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔

صحابیات و دیگر کے بارے میں کتب کی اشاعت

مکرمہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے 4 مئی 2008ء کو اپنے دورہ کراچی کے موقع پر یہ کام لجنہ کراچی کے سپرد کیا۔ آپ کی خواہش تھی کہ پڑھی لکھی خواتین کے اس شہر میں صحابیات و دیگر خواتین کے بارے میں بچوں کے لئے آسان زبان میں کتب لکھی جائیں۔

یہ کام مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی زیرنگرانی انجام پذیر ہوا۔ اس سلسلے میں درج ذیل کتب تحریر کی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو چکی ہیں۔

1۔ حضرت صفیہؓ مؤلفہ مکرمہ امۃ النور طیب صاحبہ

2۔ حضرت زینب بنت جحشؓ مؤلفہ مکرمہ امۃ الحفیظ ریحان صاحبہ

3۔ حضرت جویریہؓ مؤلفہ مکرمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ

4۔ حضرت ام حبیبہؓ مؤلفہ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

5۔ حضرت حفصہؓ مؤلفہ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

6۔ حضرت ام سلمہؓ مؤلفہ مکرمہ امۃ النور طیب صاحبہ

مندرجہ ذیل کتب جو مکمل ہیں مگر ابھی شائع نہیں ہوئیں۔

1۔ حضرت سودہؓ مؤلفہ مکرمہ سعادت اکرم صاحبہ

2۔ حضرت زینبؓ بنت خزیمہ مؤلفہ مکرمہ امتہ النور طیب صاحبہ
3۔ حضرت سیدہ امتہ الحئی صاحبہ مؤلفہ مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ
4۔ بیگم صاحبہ سید غلام سرور شاہ صاحبہ مؤلفہ مکرمہ برکت ناصر صاحبہ
5۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹی صاحب
مؤلفہ مکرمہ امتہ الناری ناصر صاحبہ
6۔ حضرت ام مظفر صاحبہ مؤلفہ مکرمہ برکت ناصر صاحبہ

اشاعت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ڈاک ٹکٹس

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے موقع پر مختلف ممالک نے ڈاک کے ٹکٹس شائع کئے۔

جماعت احمدیہ کراچی کے پندرہ روزہ رسالہ ''المصلح'' کو یہ توفیق ملی کہ اس کے شمارہ یکم ستمبر تا 16ر ستمبر 2008ء میں یہ ٹکٹس پہلی مرتبہ اکٹھے شائع کئے گئے۔

جن ممالک کے ٹکٹس شائع ہوئے ان میں گھانا، آسٹریلیا، امریکہ کینیڈا، انڈونیشیا، سیرالیون، ناروے اور اسپین شامل ہیں جبکہ جرمنی کا ایروگرام شائع کیا گیا جس پر ٹکٹ پرنٹ تھا۔

یہ ٹکٹس اور ایروگرام مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب ربوہ، مکرم شیخ کامران احمد صاحب آسٹریلیا، مکرم وسیم احمد نسیم صاحب امریکہ اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن کے توسط سے حاصل ہوئے۔ ان احباب سے ٹکٹس جمع کرنے کا کام مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب آف کراچی نے انجام دیا۔69

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی احباب کراچی کیلئے دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خط بنام امیر صاحب کراچی وممبران جماعت احمدیہ کراچی محررہ 18ر دسمبر 2008ء میں تحریر فرمایا کہ:

آپ نے عیدالاضحیٰ کی پرُخلوص مبارکباد پیش کی ہے۔ جزاک اللہ

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ ساتھ رہے اور ایمان اور ایقان اور وفا اور قربانی میں

بڑھاتا چلا جائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور رحمتوں اور فضلوں سے سب کی جھولیاں بھر دے اور آئندہ بھی روحانی اور جسمانی خوشیاں دکھاتا چلا جائے اور آپ سب کو دونوں جہان میں کامیاب کرے اور اپنے پیاروں میں شمار فرمائے۔ آمین

آپ سب کو بھی میری طرف سے بہت بہت عید مبارک ہو۔ 71

سوونیئر تحریک جدید 2008ء کی اشاعت میں تعاون

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے موقع پر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے خلفاء احمدیت کی مصروفیات اور تحریکات پر مشتمل ایک خوبصورت سوونیئر شائع کیا۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کے صدر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تھے جبکہ ایک اور رکن مکرم مرزا افضل احمد صاحب بھی تھی۔

اس سوونیئر کی اشاعت میں کراچی کے مکرم شیخ داؤد احمد صاحب اور مکرم محمود محمد شرما صاحب نے بہت تعاون کیا۔ ان دونوں احباب کا تذکرہ کرتے ہوئے مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مکرم شیخ داؤد احمد صاحب کراچی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے ڈیزائننگ میں عزیزم مرزا افضل احمد صاحب کی بھرپور مدد کی اور جو امور ابتدائی طور پر ناممکن نظر آتے تھے، انھیں محض اللہ کے فضل سے ممکن بنایا۔ اسی طرح مکرم و محترم محمود محمد شرما صاحب کراچی ہیں جو متفرق امور میں عزیزم کی مدد کرتے رہے''۔ 72

میر پور خاص حملہ کے زخمی

8ر ستمبر 2008ء کو میر پور خاص میں ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب پر فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں آپ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے گارڈ مکرم محمد عارف صاحب بھی تھے۔ اس حملہ میں عارف صاحب کے پیٹ میں گولیاں لگیں جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کو اسی رات 11 بجے کراچی منتقل کر دیا گیا۔ آپ جماعت احمدیہ کراچی

کے گیسٹ ہاؤس میں رہائش پذیر رہے جہاں ان کا علاج جاری رہا۔[73]

ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین کا دلیرانہ بیان

ایم کیوایم کے قائد جناب الطاف حسین صاحب نے مورخہ 19 ستمبر 2008ء کو گلشن اقبال کراچی میں گلشن اقبال ریذیڈنٹ سوسائٹی کے افطار ڈنر سے گلشن اقبال کے ہاکی گراونڈ میں لندن سے براہ راست ٹیلیفونک خطاب کیا۔ اس خطاب کو سننے کے لئے گلشن اقبال اور اس سے ملحقہ علاقوں کے معززین اور حق پرست عوام نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی جن میں ڈاکٹرز، انجینئرز، علمائے کرام، بزنس کمیونٹی، اساتذہ کرام اور زندگی کے دیگر شعبوں کے افراد شامل تھے۔ اس موقع پر ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے ارکان، حق پرست وزراء اور ٹاؤن ناظمین بھی موجود تھے۔

جناب الطاف حسین نے اپنے بیان میں کہا کہ:

''رمضان المبارک ایک مقدس مہینہ ہے جس میں مذہب اسلام سے تعلق رکھنے والا ہر فرد اپنے اپنے حساب سے عبادت الٰہی میں مصروف رہتا ہے............ احمدیوں کے بارے میں بہت سے مولویوں کے فتوے سنے ہوں گے کہ الطاف حسین نے خطاب میں احمدیوں کے قتل کی مذمت کی تو بہت فتوے دیئے گئے............ احمدیوں کو آئین پاکستان کے تحت غیر مسلم قرار دیا گیا تو کیا غیر مسلم قرار دینے سے شہریت ختم ہو جاتی ہے............ مذہب کی بناء پر شہریت کا تعین ہو تو برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک میں صرف عیسائیوں کو شہریت ملے گی تو ان مسلمانوں کا کیا ہوگا جو وہاں رہتے ہیں............ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تو کیا اب ان سے جینے کا حق بھی چھین لینا چاہتے ہیں۔ یہ کونسا اسلام ہے کہ احمدیوں کو قتل کر دیا جائے............ میرے خلاف فتوے آنے لگے، میں نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہوں اور آخری وقت تک مانتا رہوں گا اور میرا یہ ایمان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ لیکن میری نظر میں یہ غلط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والے کو قتل کر دیا جائے کیونکہ اللہ اس کو پسند نہیں کرتا۔ کہا گیا کہ احمدیوں کے بارے میں نہ بولیں۔ میں نے کہا میں بولوں گا، تمہاری ایسی کی تیسی۔ صرف احمدی ہی نہیں بوہری، عیسائی، ہندوؤں کی حفاظت کرنا نہ صرف حکومت کا فرض ہے بلکہ ایم کیو ایم

یہ فرض ادا کرے گی۔ جسے یہ قبول نہیں وہ الطاف حسین کو چھوڑ دے۔ میں آپ سے مؤدبانہ اپیل کرتا ہوں، میری تبلیغ یہی ہے۔ اگر آپ مجھے چھوڑنا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی مجھے چھوڑ دیں............آپ کہیں تو ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے علیحدہ بیٹھ جاؤں''۔[74]

روزنامہ ایکسپریس کراچی کے مطابق جناب الطاف حسین نے کہا کہ:

''ملاؤں نے احمدیوں کے خلاف طرح طرح کے فتوے جاری کئے۔ نوابشاہ اور میر پور خاص میں 2 احمدی رہنماؤں کو قتل کیا گیا۔ میں نے ان کے قتل کی مذمت کی تو مجھے احمدیوں کا ایجنٹ قرار دیا گیا............میں کسی بھی اقلیت کو قتل کی حمایت نہیں کرونگا''۔[75]

محترم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب کی وفات پر جناب الطاف حسین نے جن خیالات کا اظہار کیا ان کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 12/ستمبر 2008ء میں فرمایا:

''پہلے تو ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین صاحب کا ایک بیان جو یہیں لندن میں ہی رہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ طب کے مقدس پیشے سے وابستہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کا قتل میر پور خاص کے شہریوں کا بہت بڑا نقصان ہے۔ انھوں نے کہا کہ سفاک قاتلوں نے ہزاروں مریضوں کو بلا امتیاز رنگ ونسل، زبان، مذہب اور عقیدہ علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرنے والے ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب کو قتل کر کے ثابت کر دیا کہ یہ عناصر مسلمان تو کجا انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہیں۔ انھوں نے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے وحشیانہ قتل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قتل کی واردات سندھ میں مذہبی انتہا پسندی اور طالبانائزیشن کی سازشوں کا تسلسل ہے۔ جو عناصر مذہب، عقیدہ اور فقہ سے اختلاف کی بناء پر بے گناہ شہریوں کو قتل کر رہے ہیں وہ انسانیت کے کھلے دشمن ہیں''۔[76]

کراچی کی معروف کالم نگار و ادیبہ کا اہم مضمون

پاکستان کی ایک معروف کالم نگار اور ادیبہ محترمہ زاہدہ حنا صاحبہ نے اپنا ایک کالم روزنامہ ''ایکسپریس'' کی اشاعت مورخہ 23/نومبر 2008ء میں سپرد قلم فرمایا جس میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی خدمات کے علاوہ بعض دوسرے اہم امور بھی قلم زد کئے۔ آپ

تحریر فرماتی ہیں کہ۔

سیاہ اچکن اور سفید شلوار، سر پر سفید پگڑی اور پیروں میں کُھسّے پہنے ہوئے وہ شخص سویڈن کے بادشاہ سے نوبل انعام لے رہا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کی قومیت پاکستانی اور شہریت انگلستانی تھی۔ 1926ء میں جھنگ میں پیدا ہوا تو برطانوی ہندوستانی تھا۔ 21 نومبر 1996ء کو آکسفورڈ میں اس جہاں سے گزرا تو برطانوی پاکستانی تھا۔ نظری طبعیات کی دنیا کا ایک بہت بڑا نام۔ دنیا اس کے قدموں میں نگاہیں بچھاتی تھی اور وہ اپنے دیس کی فضاؤں اور ہواؤں کو ترستا تھا۔ بین الاقوامی سطح پر اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا گیا لیکن اس کے دیس نے اسے ٹھکرا دیا۔ وہ بیسیویں صدی میں سائنس کی دنیا کے اہم ترین دماغوں میں سے ایک تھا لیکن ذاتی صدمات نے آخر اسے بولنے اور چلنے سے محروم کیا۔ اس کے باوجود موت سے چند ہفتوں پہلے تک کام کرتا رہا۔ وہ لوگ جو اس کے فولادی اعصاب کے قائل تھے، انھوں نے کئی بار یہ منظر بھی دیکھا کہ کسی بین الاقوامی سیمینار میں کوئی پاکستانی نوجوان سائنس دان، وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے اس شخص کے گھٹنوں کو ہاتھ لگا رہا ہے اور اپنی مٹی سے جدائی کا غم اور اپنے دیس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھا ہوا ہے۔ سائنس دانوں کی بین الاقوامی برداری کا یہ کامیاب اور مشہور انسان دیارِ غیر میں دنیا سے رخصت ہوا، دل شکستہ اور دل گرفتہ۔ جن فضاؤں میں رہنا اس جلا وطن کی آرزو تھی، وہاں اس کا تابوت آیا۔

یہ شخص جس کا نام عبدالسلام تھا، اس نے کامیابیوں کا سفر 14 برس کی عمر سے شروع کیا جب وہ پنجاب بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں صوبہ بھر میں اول آیا۔ یاد رہے کہ اس وقت کا پنجاب تقسیم نہیں ہوا تھا۔ یہ ایک ایسا اعزاز تھا جس پر جھنگ کے مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں نے مل کر جشن منایا، بھنگڑے ڈالے۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے دروازے اس پر کھلتے چلے گئے، سلام نے کیمبرج سے نظری سائنس میں شاندار نمبروں سے گریجویشن کیا۔ پاکستان بن چکا تھا۔ نئے ملک کی تعمیر کے جذبے سے سرشار سلام وطن واپس آئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر ہو گئے، جلد ہی انھیں شعبہ ریاضی کا سربراہ بنا دیا گیا۔ لیکن یہاں وہ اپنے محبوب کام یعنی ''تحقیق'' سے محروم ہوئے۔ آخر کار 2 برس بعد انھوں نے کیمبرج جانے کا فیصلہ کیا۔ اپنے اس فیصلے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے ''نیو سائنٹسٹ'' کی نینا ہال سے کہا تھا کہ ''جلد

ہی یہ بات مجھے معلوم ہوگئی کہ میں پورے ملک میں نظری طبعیات کی عملی تحقیق سے جڑا ہوا واحد فرد ہوں۔کسی کو اس سے دلچسپی نہیں تھی کہ میں کسی تحقیق میں مصروف ہوں یا نہیں۔ بی اے کے طالب علموں کو ریاضی پڑھانے کے علاوہ میرے فرائض میں کالج کی فٹ بال ٹیم کی نگرانی بھی تھی''۔

وہ پھر پاکستان واپس آئے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ پاکستان میں سائنس کی ترویج اور اپنے نوجوانوں پر تحقیق کے دروازے وا کر سکیں گے۔ 1961ء سے 1974ء تک وہ صدر پاکستان کے چیف سائنٹیفک ایڈ وائزر رہے۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور سائنٹیفک کمیشن آف پاکستان کے سرگرم رکن رہے۔'سپارکو' کے بانی چیئر مین ہوئے لیکن 1974ء کے بعد یہاں کی زمین ان پر تنگ ہوگئی اور انھوں نے انگلستان کی شہریت اختیار کی۔

وہ تیسری دنیا کی آزادی کے باوجود ان کی غربت اور امیر ملکوں کی محکومی سے کڑھتے تھے۔تیسری دنیا کے ذہین نوجوانوں کے لیے انھوں نے نظری طبعیات کے لیے اٹلی میں ایک مرکز قائم کیا جو آج سائنسی تحقیق میں دنیا کے اہم ترین اداروں میں سے ایک ہے۔ وہ ''تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز'' کے پہلے صدر ہوئے۔تیسری دنیا اور بہ طور خاص مسلم دنیا میں سائنس کی تعلیم اور تحقیق سے دوری انھیں مضطرب رکھتی تھی۔ 1979ء میں جب نظری طبعیات میں انھیں دوسرے 2 سائنس دانوں کے ساتھ نوبل انعام سے نوازا گیا تو اس کے کچھ دنوں بعد یونیسکو کی جنرل کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا کہ ''مسلم دنیا کو ساٹھ ارب ڈالر سے زیادہ کی سالانہ آمدنی عطا ہوئی ہے، بین الاقوامی معیار کے مطابق ان ممالک کو تقریباً ایک ارب ڈالر سائنس اور ٹیکنالوجی پر خرچ کرنا چاہیے۔آٹھویں،نویں، دسویں اور گیارہویں صدی میں ان کے آباواجداد سائنس اور ٹیکنالوجی کی شمع روشن رکھنے والے تھے۔ان ہی کے آباواجداد نے بغداد اور قاہرہ میں سائنس کی اکادمیاں شروع کیں۔ایک بار پھر سخاوت کا مظاہرہ کیجیے۔سائنس پر ایک ارب ڈالر خرچ کیجیے۔ایک ٹیلنٹ فنڈ قائم کیجیے۔آخری فرق قابلیت سے ہی پڑتا ہے۔اس قابلیت (ٹیلنٹ) فنڈ سے استفادہ صرف مسلم اور عرب ممالک تک محدود نہ رکھیے بلکہ سب ہی ترقی پذیر ممالک کے لیے عام کیجیے۔اس فنڈ میں میرا ذاتی حقیر عطیہ ساٹھ ہزار ڈالر ہوگا جو 10 دسمبر کو سویڈش اکیڈمی بطور انعام مجھے دے رہی ہے۔''

اپنی ایک تقریر میں انھوں نے کوریا کے صدر کے اس جملے کا ذکر کیا ہے جس میں انھوں

نے کہا تھا کہ ”چین کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی دوڑ میں پچھاڑنا کوریا کا نصب العین ہوگا۔“ سلام کا کہنا تھا کہ کوریا جیسے ایک چھوٹے سے ملک کے اس نصب العین کا اندازہ کیجیے جو اس نے چین جیسے ملک کے مقابل آنے اور اس کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی دوڑ میں شکست دینے کے لیے طے کیا ہے۔ یہ اسی طرح کی بلند حوصلگی تھی جس نے کوریا کو سائنس شناس بنا دیا۔ پچھلی صدی کے آخر میں جب میجی (Meiji) انقلاب رونما ہوا تھا تو کچھ ایسا ہی معاملہ جاپان کے ساتھ پیش آیا تھا۔ جاپان کے ملکی آئین میں پانچ شقیں تھیں پانچویں شق تھی ”علم حاصل کیا جائے خواہ جہاں کہیں بھی ملے“ علم کا مطلب جاپانیوں کے لیے تھا سائنس۔ 100 سال پہلے یہی صورت حال سویڈن میں ہوئی۔ کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے سویڈن میں قحط پڑتے تھے اور وہ اپنے وجود کا احساس بھی نہیں کر سکتا تھا؟ یہی روس میں بھی ہوا۔ لینن نے اور اس کے بعد اسٹالن نے اسے روسی حکومت کی پالیسی میں شامل کر لیا تھا۔ اور روس کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی کہ سائنس کو فروغ دیا جائے۔ پیٹر اعظم نے صدیوں پہلے یہی فرمان جاری کیا تھا۔ آج کے حالات میں مجھے ڈر ہے کہ بغیر حکومت کی مدد (کے) سائنس کو فروغ نہیں دیا جا سکتا۔“ اپنی اس تقریر میں انھوں نے اسی سویڈن کا ذکر کیا ہے جو آج دنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ملکوں میں سے ہے اور جہاں سے ہر سال دنیا کی ذہانتوں کو سائنس، سماجی علوم اور ادب کے شعبوں میں نوبل انعام دیا جاتا ہے۔

یہ ایک دل دوز کہانی ہے کہ انھوں نے پاکستان میں سائنسی علوم کی ترقی اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے کیا کچھ نہ کرنا چاہا اور سرکار نے، دربار نے، جامعات نے ان کی کس کس طرح ہمت شکنی نہ کی۔ آج جب ہم گیہوں اور دوسری اجناس کی قلت پر روتے ہیں۔ غلہ دوسرے ملکوں سے برآمد کرتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ انھیں یاد کریں جو یہ کہتے تھے کہ زراعت ہماری شہ رگ ہے۔ ہمیں سیم وتھور اور کھارے پانی کو میٹھا کرنے کی ٹیکنالوجی پر توجہ دینی چاہیے ورنہ ہمارے ہاتھ میں کشکول ہوگا اور ہم اقوام عالم میں ذلیل ورسوا ہو رہے ہوں گے۔ وہ یہ بات بار بار کہتے تھے کہ ہم اپنی غربت سے اسی وقت لڑ سکتے ہیں جب ہم اپنی ذہانتوں کی پرورش کریں۔ حصول علم، غریب بچے کا بھی حق ہے جو اسے ملنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ ”سائنسی سوچ بنی نوع انسان کا مشترکہ سرمایہ ہے۔“

اپنے اس نابغہ روزگار کو ہم نے پاکستان میں دفن ہونے کی ”اجازت“ دی، اس کے

لیے ہمیں اس وقت کی حکومت کا شکر گزار ہونا چاہیے اور اس بات کا شکوہ نہیں کرنا چاہیے کہ ان کی تدفین سرکاری اعزاز کے بغیر ہوئی۔ 1998ء میں ''پاکستانی سائنسدان'' سیریز میں ان کا نام بھی شامل ہوا اور محکمہ ڈاک نے ان کا یادگاری ٹکٹ بھی جاری کیا، اس کے لیے ہمیں نواز حکومت کی ''ہمت'' کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

ابن رشد سے عبد السلام تک ہمارا اور ہمارے حکمرانوں کا اپنے دانشوروں ، سائنس دانوں اور فلسفیوں سے ایک ہی رویہ رہا۔ کوئی ملحد تھا، کوئی زندیق اور کوئی مرتد۔ علمی اور سائنسی تحقیق و جستجو کا کسی بھی فرد کے مذہب سے تعلق نہیں ہوتا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ سائنس دان کا عقیدہ کچھ بھی ہوسکتا ہے لیکن سائنس سیکولر ہے۔ ہم نے یہ نکتہ صدیوں پہلے فراموش کر دیا تھا اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم نیم تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی کو خرید کر ہم سمجھتے ہیں کہ ترقی کرسکیں گے۔ یہ خوش فہمیاں ہمیں زوال کی ڈھلان پر لے گئی ہے۔ پستی کے اس سفر کو ہم صرف اسی وقت روک سکتے ہیں جب ہم اپنی ذہانتوں کا اعتراف کریں اور انھیں وہ تمام مواقع مہیا کریں، جس کے بعد ہی کوئی سماج ترقی کرتا ہے۔

الکندی نے نویں صدی عیسوی میں تحریر کیا تھا ''ہمارے لیے یہی مناسب ہے کہ ہم سچائی تسلیم کرنے میں نہ شرمائیں اور جہاں کہیں سے بھی وہ حاصل ہوا سے اپنے میں جذب کرلیں۔ جو سچائی کی تلاش میں نکلتا ہے، اس کے لیے خود سچائی سے زیادہ کوئی شے قیمتی نہیں ہے۔ یہ اسے کبھی کم حیثیت نہیں بناتی ،کبھی رسوا نہیں کرتی۔'' 77

مکرم مبشر احمد صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

آپ مورخہ 20رفروری2009ء کو رات پونے دس بجے اپنی فیکٹری سے موٹر سائیکل پر اپنے گھر جا رہے تھے کہ منگھو پیر روڈ کراچی پر واقع ایک دینی مدرسہ کے سامنے آپ پر فائرنگ ہوئی جس سے(آپ راہ مولیٰ میں قربان) ہو گئے۔(قربانی) کے وقت آپ کو دو گولیاں لگیں۔ ایک پشت پر بائیں طرف لگ کر آر پار ہوگئی اور دوسری پشت پر ریڑھ کی ہڈی سے ہٹ کر دائیں طرف لگی۔ 79

اوّلین تعلیم القرآن کلاسز

شعبہ تعلیم القرآن - جماعت احمدیہ کراچی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شعبہ تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی کے زیر انتظام جون۔جولائی 2009ء میں تعلیم القرآن کلاسز منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

یہ کلاسز کراچی میں اپنی نوعیت کی پہلی کلاسز تھیں،جنھیں مرکزی تعلیم القرآن کلاسز ربوہ کی طرز پر منعقد کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہر کلاس کا دورانیہ دس دن تھا۔

چونکہ اس سال سے نظارت تعلیم القرآن ربوہ نے کراچی کے لئے تعلیم القرآن کلاسز کی تعداد کم کر کے صرف ایک کر دی تھی، اس لئے بھی یہ کلاسز منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا تاکہ کراچی میں ہی زیادہ سے زیادہ احباب فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ کلاسز دراصل ماہ جون۔ جولائی 2009ء میں گرمیوں کی چھٹی ہونے کی وجہ سے اسکول اور کالجز کے طلباء کے لئے منعقد کی گئی تھیں لیکن دوسرے طلباء اور احباب کو بھی شرکت کی اجازت تھی۔

کلاسز منعقد کرنے کے حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ پروگرام بنایا جا سکے۔ کمیٹی کے اراکین درج ذیل تھے۔

1۔ مکرم کیپٹن بشارت احمد رانا صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی- چیئر مین کمیٹی
2۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سیکرٹری کمیٹی
3۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن،کلفٹن۔ممبر
4۔ مکرم مظفر احمد سہگل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن، تیموریہ۔ممبر
5۔ مکرم مظفر احمد قمر صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ،محمود آباد۔ممبر
6۔ مکرم احسان الحق صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ،ناظم آباد۔ممبر

کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق درج ذیل مقامات کلاسز کے انعقاد کے لئے مقرر کئے گئے۔

1۔ بیت الثناء، ماڈل کالونی ۔ یکم جون تا 10 جون 2009ء
2۔ بیت العزیز، عزیز آباد ۔ 11 جون تا 20 جون 2009ء

3۔ بیت النعیم، کورنگی کالونی ۔ 21 جون تا 30 جون 2009ء
4۔ بیت الحمد، بلدیہ ٹاؤن ۔ یکم جولائی تا 10 جولائی 2009ء
5۔ بیت الشرف، گلشن اقبال شرقی ۔ 11 جولائی تا 20 جولائی 2009ء
6۔ احمدیہ ہال، صدر ۔ 21 جولائی تا 30 جولائی 2009ء

بعد ازاں بیت النور، النوراور بیت المبارک، ڈرگ روڈ میں بھی کلاسز منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

ان کلاسز میں درج ذیل نصاب کے مطابق تدریس ہوئی۔

1۔ تجوید وترتیل قرآن
2۔ ترجمۃ القرآن
3۔ ابتدائی عربی گرائمر
4۔ کتاب ''حقیقۃ الوحی'' تصنیف حضرت مسیح موعودؑ پر بات چیت

کراچی میں ہونے والی شدید بارشوں اور شہر کے دوسرے عمومی حالات کی وجہ سے احمدیہ ہال صدر میں کلاس کا انعقاد نہ ہو سکا۔اس طرح کُل 7 مقامات پر کلاسز کا انعقاد ہوا۔

ان کلاسز میں درج ذیل مدرسین نے تدریس کے فرائض انجام دئے۔

1۔ مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب۔مربی سلسلہ
2۔ مکرم حافظ عطاء العلیم صدیقی صاحب
3۔ مکرم عبدالخالق سونگی صاحب ۔مربی سلسلہ (آپ نے 2 مقامات پر تدریس کے فرائض انجام دئے۔)
4۔ مکرم فضل الٰہی شاہد صاحب۔مربی سلسلہ
5۔ مکرم مقصود احمد منیب صاحب۔مربی سلسلہ
6۔ مکرم جمال الدین امروہوی صاحب۔معلم تعلیم القرآن کراچی
7۔ مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب۔مربی سلسلہ (آپ نے 2 مقامات پر تدریس کے فرائض انجام دئے۔)

8۔ مکرم حافظ عمر سکندر صاحب ۔معلم تعلیم القرآن (آپ نے 2 مقامات پر تدریس کے فرائض انجام دیئے۔)

9۔ مکرم محمد عثمان شاہد صاحب۔مربی سلسلہ

10۔ مکرم مسرور احمد صاحب۔معلم تعلیم القرآن

11۔ مکرم محمد بشیر کھٹانہ صاحب۔معلم تعلیم القرآن

12۔ مکرم طارق محمود کھوکھر صاحب۔مربی سلسلہ

13۔ مکرم مدثر احمد صاحب۔متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

14۔ مکرم وقاص احمد بھٹی صاحب۔متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کراچی میں منعقد ہونے والی ان اولین تعلیم القرآن کلاسز میں حاضری حوصلہ افزا رہی۔کل 270 احباب نے اس کلاس سے فائدہ اٹھایا۔80

ان کلاسز کے انعقاد کی رپورٹ جب نظارت تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوائی گئی تو مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کی طرف سے مکرم کیپٹن رانا بشارت احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی کے نام مندرجہ ذیل خط موصول ہوا۔81

''آپ کی طرف سے مختلف حلقہ جات میں ہونے والی تعلیم القرآن کلاسز کی رپورٹ ملی۔ ماشاء اللہ بہت اچھا منظم کام ہوا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے آپ اس طرز پر کلاسز جاری رکھیں گے............کان اللہ معکم''

احمدی شاعر کا اعزاز

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے 14راگست 2009ء کو احمدی شاعر مکرم صابر ظفر صاحب کو ادب (شاعری) میں ان کی نمایاں کارکردگی پر تمغہ امتیاز دینے کا اعلان کیا۔82

حقیقۃ الوحی کے امتحان میں نمایاں کامیابی

مجلس مشاورت ربوہ 2008ء میں احباب جماعت سے حقیقۃ الوحی کا امتحان لینے کی تجویز پیش کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد

حقیقۃ الوحی کے صفحات 1 تا 142 کا پرچہ نمبر 1 لیا گیا۔ اس پرچہ کے امتحان میں کراچی کی جماعت 3625 پرچے بھجوا کر اول رہی۔83

مقابلہ بین الاضلاع اطفال الاحمدیہ میں اوّل پوزیشن

2009-2008ء میں مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی نے آل پاکستان مقابلہ بین الاضلاع میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

اس سال مکرم وحید منظور میر صاحب ناظم اطفال ضلع کراچی اور مکرم محمود محمد شرما صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی تھے۔

اطفال کو پہلی بار گھروں پر جا کر تحائف دینے کا پروگرام

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی نے سال 10-2009ء کے آغاز میں ضلع کراچی کے تمام اطفال سے پہلی بار اُن کے گھروں پر جا کر ملاقات کرنے اور انہیں گفٹ دینے کا پروگرام بنایا۔

اس پروگرام کے تحت اطفال میں تقسیم کرنے کے لئے ایک خوبصورت پنسل پاؤچ پر پانچ بنیادی اخلاق پرنٹ کروائے گئے۔ اسی طرح اطفال کیلئے چاکلیٹ، ٹافیاں اور ماؤتھ فریشنر وغیرہ کا ایک گفٹ پیک بھی تیار کیا گیا۔ ایک گفٹ پیک اور پاؤچ پر 35 روپے خرچ آیا۔ اور 850 گفٹ پیک تیار کیے گئے۔ جن پر -/29,750 روپے خرچ ہوئے۔

عیدالاضحیٰ سے ایک دن قبل ضلع کراچی کی جملہ 34 مجالس میں یہ تحائف تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا گیا اور اس کیلئے محترم قائد صاحب ضلع کراچی کی اجازت سے ممبران ضلعی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ پر تمام مجالس کو تقسیم کیا گیا اس سلسلے میں علاقائی عاملہ کے دو ممبران کا تعاون بھی شامل رہا۔

پروگرام کے مطابق عیدالاضحیٰ سے ایک دن قبل مورخہ 27/نومبر 2009ء کو جملہ مجالس میں اطفال سے اُن کے گھروں پر جا کر انفرادی طور پر ملاقات کی اور اُن میں تحائف تقسیم کئے۔ جن مجالس میں ملاقات ایک دن میں مکمل نہیں ہوسکی اُن سے عید کے دنوں میں بھی

ملاقات کی گئی۔ الحمدللہ عید کے تیسرے روز تک ضلع کراچی کی تمام مجالس کے دورہ جات مکمل کر لئے گئے۔

محترم قائد صاحب ضلع کراچی کی خاص ہدایت کے مطابق ان دورہ جات میں کسی بھی قسم کا کوئی اور کام مثلاً وصولی چندہ، اطلاع اور رپورٹ وغیرہ شامل نہیں کیا گیا۔

ان دورہ جات میں صرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ کا تحفہ اور پیار خصوصی طور پر اطفال تک پہنچایا گیا۔

اس سال مکرم وحید منظور میر صاحب ناظم اطفال ضلع کراچی اور مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی تھے۔

تقسیم تحائف کی رپورٹ پر
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

''اگر آئندہ بھی ایسا پروگرام کریں تو اس کی رپورٹ مجھے بھجوائیں''۔

چندہ وقف جدید دفتر اطفال میں اوّل پوزیشن

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی نے 2009ء میں پورے پاکستان میں چندہ وقف جدید دفتر اطفال میں اوّل پوزیشن حاصل کی جس کا اعلان پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 8رجنوری 2010ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

اطفال، ناصرات اور بچگان کو گھروں پر جا کر تحائف دینے کا پروگرام

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کو عیدالفطر 2010ء کے موقع پر ضلع ہذا کے جملہ اطفال، ناصرات اور بچگان (سات سال سے کم عمر بچے بچیاں) سے اُن کے گھروں پہ جا کر ملاقات کرنے، تحائف دینے اور اطفال کو حضورِ انور کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کا پیار بھرا تحفہ پہنچانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ناصرات اور بچگان کو پہلی بار اس پروگرام میں شامل

کیا گیا۔

تحائف کی تیاری:

تحائف کی تیاری محترم قائد صاحب ضلع کراچی کی ہدایت کے مطابق رمضان سے قبل شروع کر دی گئی۔ سب سے پہلے اطفال، ناصرات اور بچگان (سات سال سے کم عمر بچے بچیاں) کی مجالس وائز فہرستیں تیار کی گئیں تا کہ ٹوٹل تعداد کے مطابق تحائف تیار کئے جا سکیں۔

اس سلسلہ میں اطفال، ناصرات اور بچگان کیلئے الگ الگ ڈیزائن کے خوبصورت پاؤچ کا انتخاب کیا گیا، اطفال اور ناصرات کے پاؤچز پر پانچ بنیادی اخلاق پرنٹ کروائے گئے۔ جبکہ بچگان کے پاؤچ میں اسٹیشنری آئٹم (پنسل، ربڑ، شارپنر، اسکیل اور کلر پنسل) ڈالے گئے۔ اسی طرح ایک ٹافی چاکلیٹ وغیرہ کا ایک خوبصورت پیکٹ تیار کیا گیا جس میں 2 چاکلیٹ، 4 ٹافیاں، بسکٹ، ماؤتھ فریشنر اور غبارے ڈالے گئے۔ ضلع کراچی کے جملہ اطفال میں کتاب ''کامیابی کی راہیں'' نیا ایڈیشن تحفۃً تقسیم کی گئیں۔ ایک گفٹ پیک اور پاؤچ پر 55 روپے خرچ ہوئے اور 3,750 گفٹ پیک اور پاؤچ تیار کیے گئے۔ جن پر دو لاکھ روپے سے زائد خرچ ہوئے۔ اسی طرح 650 کتب ''کامیابی کی راہیں'' تقسیم کی گئیں جن کی مالیت ایک لاکھ روپے سے زائد ہے۔ اسی طرح جملہ اطفال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پیغام (برموقع ریلی مجلس اطفال الاحمدیہ UK) چھپوا کر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحائف کی خریداری اور پیکنگ کا تمام کام ضلعی سطح پر کیا گیا۔ خریداری اور پیکنگ کا یہ کام ایک ہفتہ میں مکمل ہوا، جبکہ 10 خدام روزانہ کام کرتے رہے۔ جبکہ آخری 4 دن/رات 6 خدام نے مسلسل کام کیا۔ عید سے ایک روز قبل تمام مجالس کے الگ الگ پیکٹ تیار کر دیئے گئے۔

تقسیم تحائف:

پروگرام کے مطابق عیدالفطر (مورخہ 11ستمبر 2010ء) کے تین دنوں میں تحائف کی تقسیم کا کام مکمل کر لیا گیا۔ عیدالفطر کے پہلے دن سے ضلع کراچی کی جملہ 34 مجالس میں تحائف کی تقسیم شروع کی گئی اور اس کیلئے محترم قائد صاحب ضلع کراچی کی اجازت سے ممبران ضلعی مجلس

عاملہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ پر تمام مجالس کو تقسیم کیا گیا اس سلسلہ میں علاقائی عاملہ کے ممبران کا تعاون بھی شامل رہا۔محترم قائد صاحب علاقہ وضلع نے بھی مجلس گلشن احمد اور مجلس کلفٹن میں تحائف تقسیم کئے۔ضلعی اور علاقائی عاملہ کے 37 اراکین نے اس سلسلہ میں دورہ کیا اور تمام اطفال، ناصرات اور بچگان کے گھروں میں جا کر تحائف تقسیم کیے۔اس موقع پر 863 اطفال، 999 ناصرات اور 1,837 بچگان میں تحائف تقسیم کئے گئے۔اس طرح کُل 3,699 تحائف قریباً 1,350 گھروں تقسیم کئے گئے۔اس پروگرام میں اسپیشل چلڈرن (معذور بچوں) کا خاص خیال رکھا گیا اور اُن میں بھی تحائف تقسیم کئے گئے۔اسی طرح (راہ مولیٰ میں قربان ہو جانے والوں) کے گھروں میں بھی تحائف پہنچائے گئے۔

نگران مجالس برائے تقسیم تحائف

تحائف کی تقسیم کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹی کے اسماء درج ذیل ہیں:

نمبر	نام مجلس	نام نگران
1	النور	مکرم محمد احسن انوار صاحب
2	بلدیہ ٹاؤن	مکرم طاہر فیروز بھٹی صاحب
3	بحریہ ٹاؤن	مکرم سیّد محمد اختر شاہ صاحب
4	کلفٹن	مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب (قائد ضلع کراچی)
5	دستگیر سوسائٹی	مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب
6	ڈیفنس سوسائٹی	مکرم اطہر اکرم چٹھہ صاحب
7	ڈرگ کالونی	مکرم حبیب اللہ صاحب
8	ڈرگ روڈ	مکرم ظہیر مجید صاحب
9	گلستانِ جوہر شمالی	مکرم احمد الیاس صاحب

10	گلستانِ جوہر جنوبی	مکرم مبین رضوی صاحب
11	گلشن احمد	مکرم سیّد منصور احمد صاحب (قائد علاقہ کراچی)
12	گلشن اقبال	مکرم ڈاکٹر عطاء المنان صاحب
13	گلشن سرسیّد	مکرم ملک عبدالسلام صاحب
14	گلشن عمیر	مکرم ملک عبدالمومن صاحب
15	گلزار ہجری	مکرم محمد کلیم صاحب
16	کورنگی	مکرم احمد نعیم صاحب
17	کورنگی کریک	مکرم شہزادہ خرم صاحب
18	لانڈھی	مکرم شہزادہ خرم صاحب
19	لیاقت آباد	مکرم سیّد مدثر احمد صاحب
20	محمود آباد	مکرم عبدالعزیز صاحب
21	ملیر کینٹ	مکرم چودھری لئیق احمد صاحب
22	ملیر کالونی	مکرم سیّد جمال احمد صاحب
23	منظور کالونی	مکرم مجیب الدین امجد صاحب
24	ماڑی پور	مکرم احمد الیاس صاحب
25	مارٹن روڈ	مکرم امتیاز الحق صاحب
26	ماڈل کالونی	مکرم مبشر سرور صاحب مکرم عاطف شہزاد صاحب
27	ناظم آباد	مکرم اکرام عابد صاحب

28	نارتھ کراچی	مکرم شیخ منصور احمد صاحب
29	اورنگی ٹاؤن	مکرم راحت احمد کرامت صاحب مکرم خاور فیروز بھٹی صاحب
30	رفاہِ عام	مکرم حبیب اللہ صاحب
31	صدر	مکرم عبدالرحمٰن ناصر قریشی صاحب
32	سوسائٹی	مکرم سیّد فہیم احمد صاحب
33	اسٹیل ٹاؤن	مکرم محمد داؤد محسن صاحب
34	تیموریہ	مکرم وحید منظور میر صاحب

مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

کراچی کے مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب کو 18 اور 19 رمئی 2010ء کی درمیانی شب تقریباً ساڑھے بارہ بجے موٹر سائیکل پر سوار افراد نے سر پر گولی مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔ آپ اپنے میڈیکل اسٹور سے واپس گھر جا رہے تھے کہ راستے میں یہ سانحہ پیش آیا۔84

جماعت احمدیہ کراچی کے وفد کی لاہور روانگی

28 رمئی 2010ء کا سانحہ لاہور، جس میں دہشت گردی کے نتیجے میں 86 احمدی (راہ مولیٰ میں قربان) اور 124 زخمی ہوئے، دنیا میں بسنے والے احمدیوں کے لئے انتہائی دکھ اور غم کی خبر تھی۔

اس حادثہ کے براہ راست متاثرین سے ملاقات کی غرض سے جماعت احمدیہ کراچی کا ایک وفد 29 رمئی 2010ء بروز ہفتہ لاہور پہنچا۔ اس وفد میں مکرم جمیل احمد بٹ صاحب امیر وفد، مکرم محمود احمد قریشی صاحب اور مکرم محمود محمد شرما صاحب شامل تھے۔ اس وفد نے دو دن لاہور میں قیام کیا اور جماعت کے زعماء، کارکنان، راہ مولیٰ میں قربان ہوجانے والوں کے پس ماندگان، ہسپتال میں زیرِ علاج زخمیوں اور دورانِ واردات بیوت میں موجود اور محفوظ رہنے والے بہت سے

افراد سے ملاقات کی۔[85]

کراچی کے عبدالستار ایدھی صاحب کے لئے امن ایوارڈ

جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء کے تیسرے روز یکم اگست کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب سے قبل حضور کی موجودگی میں سال 2010ء کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کیا جانے والا انٹرنیشنل پیس پرائز جناب عبدالستار ایدھی صاحب کو دیئے جانے کا اعلان مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے کیا۔

یہ پرائز 2009ء میں شروع کیا گیا تھا جو دنیا میں مذہبی، سماجی، معاشی یا اقتصادی معاملات میں پُر امن کوشش کرنے والے شخص کو دیا جاتا ہے۔[86]

جناب عبدالستار ایدھی کا تعلق کراچی سے ہے اوران کی سماجی تنظیم ''ایدھی فاؤنڈیشن'' کا ہیڈکوارٹر کراچی میں ہے۔

مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی

کراچی کے مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب کو اورنگی ٹاؤن میں 16 اور 17 اگست 2010ء کی درمیانی شب تقریباً سوا بارہ بجے فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔[87]

آپکے سینے پر کم از کم 13 گولیاں لگیں۔ آپ اپنا کلینک بند کر کے اپنی کار میں بیٹھے ہی تھے کہ آپ پر گولیاں برسا کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔[88]

پاکستان کے بدترین سیلاب میں امداد

پاکستان میں 2010ء کے وسط میں بدترین سیلاب نے تباہی مچائی جس سے 20 ملین لوگوں سے زیادہ متاثر ہوئے۔

اس سیلاب کے نتیجے میں صوبہ جات پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کے علاوہ صوبہ سندھ کے اضلاع بھی شدید متاثر ہوئے۔ ان متاثرین میں احمدی احباب بھی شامل تھے۔

سندھ کے ضلع نوشہرو فیروز میں آنے والے سیلاب سے وہاں کے علاقے مائی جوبھان اور گوٹھ غلام محمد سہتو نیز ضلع لاڑکانہ کے علاقہ گورگیج اور انور آباد بھی متاثر ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی نے ان علاقوں کے احمدی احباب کو قبل از وقت وہاں سے محفوظ علاقوں میں منتقل کیا۔ بعد ازاں ادویات، تحائف اور راشن کے ذریعہ بھی ان کی امداد کی گئی۔89

انچارج تاریخ احمدیت کا سلطان القلم لائبریری کا دورہ

اکتوبر 2010ء میں محترم اسفند یار منیب صاحب انچارج تاریخ احمدیت نے سلطان القلم لائبریری کراچی کا دورہ کیا اور لائبریری دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ خلافت لائبریری ربوہ کے بعد اتنی بڑی لائبریری میں نے نہیں دیکھی۔ آپ کے ہمراہ مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت و اصلاح ارشاد کراچی اور مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب لائبریرین بھی تھے۔90

احمدیہ بیت پر حملہ کی منصوبہ بندی کرنے والے گرفتار

سی سی پی او کراچی فیاض لغاری نے سینٹرل پولیس ہیڈ آفس میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے بتایا کہ ایس ایس پی انویسٹی گیشن ویسٹ زون (ون) خرم وارث کی خصوصی ہدایت پر پولیس نے اورنگی ٹاؤن کے علاقے بلاک ڈی سیکٹر ساڑھے گیارہ قبرستان میں ناکہ بندی کر کے مقابلے کے بعد ملزمان نسیم حیدر عرف فرعون اور آصف رشید عرف دنبہ کو گرفتار کر کے ملزمان کے قبضے سے ایک کلاشنکوف یک نائن ایم ایم پستول سمیت 4 ٹی ٹی پستول، ایک رپیٹر گن اور مختلف اقسام کی گولیاں برآمد کر لیں ہیں۔ پریس کانفرنس کے بعد صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے سی سی پی او کراچی فیاض احمد لغاری نے کہا کہ ملزمان کا تعلق کالعدم تنظیم لشکر جھنگوی سے ہے اور ملزمان اورنگی ٹاؤن میں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کی منصوبہ بندی کے بعد حملے کی نیت سے علاقے میں آئے تھے۔91

کینیا میں پہلے ہومیو کلینک کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیا میں مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا کی رپورٹ پر اس بات کی منظوری عطا فرمائی تھی کہ کینیا

میں مجلس نصرت جہاں کے تحت پہلے ہومیو کلینک کا آغاز کر دیا جائے۔

اس کلینک کے لئے مکرم ہومیو ڈاکٹر اسد احمد صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب آف گلشن اقبال کراچی کا تقرر تجویز کیا گیا۔ جسے پیارے آقا نے منظور فرمایا۔مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے 2001ء میں DHMS کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور تقرر سے پہلے کراچی میں اپنا ہومیو کلینک چلاتے تھے۔ 27/مئی 2010ء کو مکرم ڈاکٹر صاحب خیریت سے نیروبی پہنچ گئے۔اور کلینک کے افتتاح کی تیاری شروع کر دی۔

مورخہ 25/ستمبر 2010ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ کینیا کے پہلے ہومیو کلینک کا ایک پُر وقار تقریب کے ذریعہ افتتاح کر دیا گیا۔92

جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کے موقع پر خدمات

قادیان کی بابرکت زمین پر جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اپنا 119واں جلسہ سالانہ مورخہ 26 تا 28/دسمبر 2010ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جس میں دنیا بھر سے 22 ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے۔ پاکستان سے لگ بھگ 5000 احباب نے اس جلسہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔جس میں کراچی کے 500 سے زائد لوگ شامل تھے۔مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے 100 سے زائد خدام کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور ان میں سے اکثر کو جلسہ کے انتظامات کے حوالہ سے خدمت کی توفیق بھی ملی۔

مرکز کی ہدایت پر 16/دسمبر 2010ء کو ضلع کراچی کے ابتدائی تین خدام مکرم رشیدالدین بٹ صاحب مجلس اورنگی ٹاؤن، مکرم عاطف شہزاد صاحب مجلس ملیر کالونی اور مکرم احمد الیاس صاحب مجلس گلشن احمد کراچی سے روانہ ہوئے جو جلسہ سالانہ قادیان کی ڈیوٹی والے اس قافلے میں شامل تھے جو 18/دسمبر 2010ء کو ربوہ سے واہگہ بارڈر کے راستے قادیان پہنچا اور اس کے بعد 22 تا 24/دسمبر تک مزید خدام اسی راستے قافلوں کی صورت میں قادیان پہنچے۔اس بار قادیان جانے والے اکثر خدام کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ وہ اس پاک بستی میں آئے ہوں۔

قادیان میں جلسہ کے انتظامات کے حوالہ سے مرکزی ہدایات کے تابع ہوتے ہوئے ضلع کراچی کو مندرجہ ذیل خدمت کی توفیق ملی۔

حفاظتی ڈیوٹی دارالمسیح

ضلع کراچی کے تین خدام مورخہ 19/دسمبر سے اس کام پر مامور رہے اور یہ سلسلہ 30/دسمبر تک جاری رہا۔

حفاظتی ڈیوٹی برموقع نمازِ جمعہ

مورخہ 24/دسمبر کو ضلع کراچی کے 13 خدام نے اس موقع پر جملہ انتظامات میں حصہ لیا۔

حفاظتی ڈیوٹی برائے جلسہ گاہ

مورخہ 24/دسمبر کی رات ضلع کراچی کے 16 خدام پر مشتمل ایک ٹیم نے جلسہ گاہ کی ڈیوٹی سنبھالی جو 25/دسمبر کی صبح 6 بجے تک جاری رہی۔

ڈیوٹی برائے لوائے احمدیت

مورخہ 26/دسمبر 2010ء کو صبح 8 بجے حسب ہدایت ضلع کراچی کے 23 خدام پر مشتمل ٹیم نے جلسہ گاہ پہنچ کر یہ ڈیوٹی سنبھال لی۔

یہ ڈیوٹی جلسہ کے تینوں دن جاری رہی جس کا دورانیہ صبح لوائے احمدیت کے لہرائے جانے سے شام کو اُتارے جانے تک کا تھا۔

ضلع کے تین خدام جلسہ گاہ کے اسٹیج کی ڈیوٹی پر مامور رہے۔

جلسہ کے دوسرے روز لوائے احمدیت کو جلسہ گاہ میں لانے اور واپس لے جانے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سپرد کی گئی۔ اور اس روز لوائے احمدیت لہرانے کے وقت پاکستان کے 4 خدام خصوصی ڈیوٹی پر مامور تھے، جن میں دومرکزی نمائندگان، ایک نمائندگی (راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں) کی فیملیز اور ایک نمائندگی پاکستان بھر کے قائدین اضلاع کو دی گئی۔ قائدین اضلاع کی نمائندگی کے لئے مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب قائد ضلع کراچی کو سعادت نصیب ہوئی۔

حفاظتی ڈیوٹی دارالمسیح

جلسہ کے اختتام پر 28/دسمبر کی رات 10 بجے تا صبح نماز فجر ضلع کراچی کے 16 خدام پر

مشتمل ٹیم نے دارالمسیح کی حفاظتی ڈیوٹی انجام دی۔

ڈیوٹی برائے MTA انٹرنیشنل

ضلع کراچی کے 2 خدام MTA کی اس ٹیم کے ممبر تھے جو اس جلسہ کی کوریج اور دیگر انتظامات کے حوالے سے متحرک تھی۔[93]

روحانی خزائن کے حوالہ سے انٹرنیٹ پر ایک اہم خدمت

جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ پر ایک ایسا نظام تیار کیا گیا ہے جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مجموعہ روحانی خزائن میں سے کوئی لفظ تلاش کرنا ہو تو تلاش کیا جا سکے گا اور جہاں جہاں وہ لفظ ہوگا ان مقامات تک رسائی ہو سکے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 31ر دسمبر 2010ء میں اس بارے میں فرمایا کہ یہ بہت مشکل کام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں کی ٹیم نے یہ کام کیا ہے۔

اس ٹیم میں کراچی کے حلقہ رفاہ عام کے مکرم مبارک احمد صاحب بھی شامل ہیں۔[94]

اس بارے میں مکرم مبارک احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

''خاکسار کا نام مبارک احمد ہے۔ خاکسار کے والد کا نام فرحت اللہ ضیاء صاحب ہے۔ خاکسار محترم عبدالمنان خالد صاحب (مرحوم) کا نواسہ اور مکرم ضیاء اللہ صاحب حال کینیڈا کا پوتا ہے۔ خاکسار جس روحانی خزائن کے سرچ انجن پر کام کر رہا تھا اور کر رہا ہے، اس کے انچارج مکرم فضل الرحمٰن فضل صاحب ہیں جو چنئی (بھارت) کے رہنے والے ہیں اور اس کو کافی عرصہ سے شروع کئے ہوئے ہیں۔ خاکسار اس کام میں مکرم عبدالخالق سولنگی صاحب مربی سلسلہ کے توسط سے شامل ہوا۔ یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔

17ر نومبر 2010ء بروز بدھ یکم شوال عید کے روز خاکسار بمعہ اپنی فیملی کے مربی صاحب سے ملنے ان کے گھر گیا جہاں پر مربی صاحب نے بذریعہ انٹرنیٹ خاکسار کا تعارف فضل صاحب سے کروایا اور انھوں نے ابتدائی طور پر چند فائلز (Files) خاکسار کو کام کرنے کے لئے دیں اور خاکسار کو ان پر کام کرنے کو کہا۔ خاکسار نے ان پر work کر کے ان کو واپس کیں تو

انھوں نے ایک مکمل جلد خاکسار کو دے دی اور خاکسار کو ہدایت کی کہ انھوں نے اسے بطور تحفہ قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کی خدمت میں پیش کرنا ہے لہٰذا اسے بیس دنوں میں مکمل کریں تاکہ ان پر باقی کا ضروری کام کر کے انھیں نیٹ پر Upload کیا جا سکے۔ خاکسار نے بالکل ہدایت کے مطابق ان کو وہ فائل واپس کر دی اور اس طرح روحانی خزئن کے سرچ انجن کے کام میں خدمت کی توفیق پائی۔''

انصاراللہ ضلع کراچی کی اوّل پوزیشن

سال 2010ء میں مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے آل پاکستان مقابلہ بین الاضلاع میں کارکردگی کی بنیاد پر اوّل پوزیشن حاصل کی۔

اس سال مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی تھے۔

حوالہ جات باب ہفتم

1۔ مکرم راجہ رضوان احمد صاحب قائد مجلس ماڈل کالونی کی رپورٹ سے ماخوذ
2۔ مکرم راجہ رضوان احمد صاحب کی رپورٹ سے ماخوذ
3۔ مکرم اشفاق حسین صاحب کی ڈائری سے ماخوذ
4۔ الفضل 21/جنوری 1999ء صفحہ 6
5۔ الفضل انٹرنیشنل 20/نومبر تا 26 نومبر 1998ء صفحہ 11 تا 13
6۔ تحریر مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ سے ماخوذ
6.a۔ مکرم سید حسین احمد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
6.b۔ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب سے حاصل کردہ معلومات
7۔ تحریر بر کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ
8۔ رسالہ المصلح کراچی
9۔ الفضل 9/اپریل 2001ء
10۔ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی سے ماخوذ
11۔ MTA کراچی پر ریکارڈ تقاریب سے ماخوذ
12۔ اخبار امت 11/مئی 2000ء
13۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
14۔ خط مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب مہتمم تربیت پاکستان سے ماخوذ
15۔ مکرم حافظ اعظم خان صاحب سے حاصل کردہ معلومات
16۔ خالد۔ مارچ 2001ء صفحہ 35-36
17۔ سند حسن کارکردگی سے ماخوذ
18۔ خالد۔ دسمبر جنوری 2000ء
19۔ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی سے ماخوذ

20۔ روزنامہ خبریں کراچی 10/جولائی 2001ء
21۔ مکرم خلیل احمد آذر صاحب کی تحریر سے ماخوذ
22۔ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ۔ کراچی
23۔ رسالہ انصاراللہ فروری 2002ء صفحہ 39
24۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سابق نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی
25۔ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کردہ معلومات
26۔ الفضل 30/ستمبر 2003ء صفحہ 2
27۔ روزنامہ مارننگ اسپیشل 7/اگست 2002ء
29۔ رسالہ انصاراللہ ربوہ۔ اکتوبر 2002ء صفحہ 40
30۔ ماہنامہ صدائے وطن۔ اکتوبر 2002ء صفحہ 12
32۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
33۔ الفضل 30/ستمبر 2003ء صفحہ 2
34۔ مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب سے انٹرویو
36۔ احمدیہ ویب سائٹ سے حاصل کردہ معلومات
37۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب سے حاصل کردہ معلومات
38۔ رسالہ خالد۔ ستمبر 2007ء صفحہ 27-28
39۔ مکرم بلال طاہر صاحب کی تحریر سے ماخوذ
40۔ رسالہ خالد۔ جولائی 2005ء صفحہ 29 تا 32
41۔ مکرم حمید احمد شاہد صاحب سے حاصل کردہ معلومات
42۔ الفضل 5/اپریل 2006ء صفحہ 1
43۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ
44۔ نظارت تعلیم ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
45۔ رسالہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر 2005ء صفحہ 38-39)
46۔ نوٹ بک برائے سائقین سے ماخوذ

47۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب
48۔ الفضل 14/اپریل 2008ء صفحہ 1
48.a۔ الفضل 16/اپریل 2008ء صفحہ 11
49۔ رسالہ تشحیذ الاذہان اکتوبر 2007ء صفحہ 45
50۔ مکرم شاہد انصاری صاحب سے حاصل کردہ معلومات
51۔ روزنامہ ایکسپریس 23/ستمبر 2007ء اور روزنامہ جنگ کراچی 27/ستمبر 2007ء
52۔ روزنامہ جنگ کراچی 8/اکتوبر 2007ء
53۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
54۔ مکرم مولانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ سے حاصل کردہ معلومات
55۔ روزنامہ ڈان کراچی 25/فروری 2008ء صفحہ 15
56۔ الفضل 15/ستمبر 2008ء صفحہ 1
56.a۔ الفضل 13/مارچ 2009ء صفحہ 11
59۔ مکرم نثار احمد صاحب حلقہ بحریہ سوسائٹی کی تحریر مورخہ 11/جون 2008ء سے ماخوذ
60۔ خالد۔مئی 2008ء صفحہ 37
61۔ خالد۔اکتوبر 2008ء صفحہ 43
62۔ خالد۔جنوری 2009ء صفحہ 39
63۔ الفضل 7/اپریل 2008ء صفحہ 4
64۔ الفضل 9/مئی 2008ء صفحہ 2
65۔ رسالہ انصاراللہ ربوہ۔جولائی 2008ء صفحہ 41
66۔ الفضل 8/اکتوبر 2008ء صفحہ 1
67۔ الفضل 7/اپریل 2008ء صفحہ 4
69۔ المصلح کراچی۔یکم ستمبر تا 16/ستمبر 2008ء ٹائٹل پیج صفحہ 2
70۔ رپورٹ جماعت احمدیہ ضلع کراچی سے حاصل کردہ معلومات
71۔ خط حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

72۔ خلافت احمدیہ صد سالہ سوونیئر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ۔عرض حال صفحہ 4
73۔ مکرم محمد عارف صاحب سے حاصل کردہ معلومات
74۔ روزنامہ جنگ کراچی 20ستمبر 2008ء صفحہ 13
75۔ روزنامہ ایکسپریس کراچی 20ستمبر 2008ء صفحہ 5
76۔ الفضل 21اکتوبر 2008ء صفحہ 5
77۔ روزنامہ ایکسپریس کراچی 23نومبر 2008ء
79۔ رپورٹ شعبہ امور عامہ کراچی سے ماخوذ
80۔ رپورٹ تعلیم القرآن کلاسز شعبہ تعلیم القرآن کراچی سے ماخوذ
81۔ خط مکرم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی محررہ 8ستمبر 2009ء
82۔ خالد۔اکتوبر 2009ء صفحہ 36
83۔ الفضل 24جون 2009ء صفحہ 2
84۔ رپورٹ شعبہ امور عامہ کراچی سے ماخوذ
85۔ المصلح کراچی۔یکم تا 16جون 2010ء صفحہ 15
86۔ رسالہ انصار اللہ ستمبر 2010ء صفحہ 28-29
87۔ الفضل 20اگست 2010ء صفحہ 1
88۔ رپورٹ شعبہ امور عامہ کراچی سے ماخوذ
89۔ رسالہ خالد مؤرخ احمدیت نمبر۔اگست ستمبر 2010ء صفحہ 297-298
90۔ مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب کی رپورٹ سے ماخوذ
91۔ روزنامہ مقدمہ کراچی۔11اکتوبر 2010ء صفحہ 1 اور 3
92۔ روزنامہ الفضل یکم نومبر 2010ء صفحہ 6
93۔ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی رپورٹ
94۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 31دسمبر 2010ء سے ماخوذ

باب ہشتم

ضمیمہ جات

باب ہشتم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خراجِ تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

’’کراچی کے بعض نوجوانوں میں (رفقاء) کا رنگ پایا جاتا ہے۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مندرجہ بالا ارشاد کا کراچی کے چار بزرگان نے تذکرہ فرمایا ہے۔

ان بزرگان میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امیر جماعت مکرم نواب مودود احمد خان صاحب نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی منعقدہ 2003ء کے موقع پر اپنی تقریر میں ذکر فرمایا۔

مکرم چوہدری عبد المجید صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی و جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے تحریر فرمایا کہ:

’’خاکسار نے اس کا ذکر ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹی صاحب کی زبانی سنا تھا مگر یہ علم نہیں کہ حضور نے کب اور کہاں یہ ارشاد فرمایا تھا اور یہ کبھی تحریر میں بھی نہیں آیا۔‘‘

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی نے تحریر فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

’’کراچی کے بعض نوجوانوں میں (رفقاء) کا رنگ پایا جاتا ہے۔‘‘

مکرم عبد الطیف شاد صاحب جو احمدیہ بک ڈپو کراچی کے انچارج ہیں، انھوں نے بھی اپنی تحریر میں اس ارشاد کا تذکرہ کیا ہے۔

تجنید جماعت احمدیہ کراچی

پاکستان بننے سے قبل جماعت احمدیہ کراچی ایک چھوٹی سی جماعت تھی۔ پاکستان بننے سے قبل کراچی میں رہنے والے بزرگان اور جو پاکستان بننے کے فوراً بعد کراچی آئے، ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیام پاکستان سے قبل جماعت احمدیہ کراچی کے کل افراد کی تعداد تقریباً 125 سے 150 کے درمیان تھی۔

دسمبر 1944ء کی ایک رپورٹ کے مطابق کراچی میں بالغان کی تعداد 80 تھی۔ اس سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کل تعداد افراد جماعت کراچی 150 کے لگ بھگ ہوگی۔

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی جو پاکستان بننے کے قریب ہی کراچی تشریف لائے تھے ان کے مطابق پاکستان بننے سے قبل جماعت احمدیہ کراچی اتنی چھوٹی تھی کہ اس کے چندہ دہندگان کی تعداد صرف 17 تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایک ارشاد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قیام پاکستان سے قبل جماعت کراچی بہت ہی چھوٹی ہوا کرتی تھی۔ حضور نے 8 ستمبر 1950ء کو احمدیہ ہال کراچی کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

’’اس وقت جتنے نمازی موجود ہیں، چار سال قبل (یعنی 47-1946ء میں۔ مؤلف) اس کا پانچواں بلکہ دسواں حصہ بھی جماعت نہ تھی۔ پہلے جماعت نے ایک کمرہ کرایہ پر لیا ہوا تھا جس میں زیادہ سے زیادہ دو تین صفیں ہوتی تھیں۔‘‘ [1]

حضور مزید فرماتے ہیں کہ:

’’آج سے چار سال پہلے موجودہ نمازیوں سے پانچواں حصہ بھی جماعت نہیں تھی بلکہ جو لوگ مجھے اس وقت نظر آ رہے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دسواں حصہ بھی جماعت نہیں تھی۔ صرف ایک کمرہ جماعت نے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے جب میں جمعہ کے لئے جاتا تو زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں تین صفیں ہوا کرتی تھیں بلکہ ایسے جمعے بھی گزرے ہیں، جب دو صفیں بھی نہیں بنتی تھیں اور وہ کمرہ اس بیت کے برآمدہ کے کوئی تیسرے حصہ کے برابر ہو گا۔ حد سے حد نصف ہوگا۔‘‘ [1-a]

مکرم برکت اللہ ایڈووکیٹ صاحب کے مطابق جماعت کراچی کے افراد کی تعداد سوا سو کے قریب تھی اور 30 کے قریب گھرانے آباد تھے۔ مکرم محمد یعقوب قیس مینائی صاحب کے مطابق پاکستان بننے سے قبل عیدین کی نمازیں گاندھی گارڈن (موجودہ زولوجیکل گارڈن) میں ہوتی تھیں اور اس موقع پر اندازاً 82 آدمی موجود ہوتے تھے۔ مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب کے مطابق 1945ء میں کراچی میں صرف 60-50 افراد کی جماعت تھی۔ 1-b

1948ء میں کراچی میں مرد پانچ چھ سو کے قریب تھے عورتیں چار پانچ سو کے قریب تھیں۔ اس حوالے سے بچے ملا کر جماعت کی تعداد 1948ء میں بارہ تیرہ سو کے قریب بنتی ہے۔ 1-c

1959-60ء میں جماعت کراچی کی تعداد تقریباً 5000 افراد تھی۔ 1-d

آج جماعت احمدیہ کراچی کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ الحمدللہ

جماعت احمدیہ کراچی میں حلقہ جات کا قیام

قیام پاکستان سے قبل جماعت احمدیہ کراچی ایک ہی حلقہ پر مشتمل تھی پھر جب مہاجرین کے آنے کے بعد جماعت کراچی کی تعداد بڑھنے لگی تو سوال پیش ہوا کہ جماعت کو حلقہ جات میں تقسیم کر دیا جائے۔

شروع میں دو تین حلقے تجویز ہوئے۔

1959-60ء تک کراچی میں درج ذیل حلقہ جات قائم ہو چکے تھے۔

1۔ حلقہ جنوبی
2۔ حلقہ شرقی
3۔ جیک لائن
4۔ رامسوامی
5۔ سعید منزل
6۔ صدر
7۔ فیڈرل ایریا
8۔ پیر الٰہی بخش کالونی
9۔ لی مارکیٹ
10۔ لارنس روڈ
11۔ مارٹن روڈ
12۔ ناظم آباد
13۔ ہاؤسنگ سوسائٹی
14۔ کورنگی کریک

15۔ ڈرگ روڈ 16۔ ماڑی پور

17۔ مالیر 18۔ منوڑہ[2]

1960-61ء میں درج ذیل حلقہ جات بھی موجود تھے۔

1۔ ناظم آباد جنوبی 2۔ ناظم آباد شمالی 3۔ لانڈھی

1961-62ء میں درج ذیل مزید حلقہ جات قائم ہوئے۔

1۔ عزیز آباد 2۔ لیاقت آباد 3۔ محمود آباد [2-a]

1966-67ء میں درج ذیل مزید حلقہ جات موجود تھے۔

1۔ دستگیر 2۔ ڈرگ کالونی 3۔ سعود آباد [2-b]

1973-74ء میں درج ذیل حلقہ جات بھی موجود تھے۔

1۔ محمد علی سوسائٹی 2۔ ڈیفنس سوسائٹی 3۔ اورنگی ٹاؤن

4۔ النور سوسائٹی 5۔ ناظم آباد وسطی

جبکہ حلقہ سعید منزل ختم کیا جا چکا تھا۔

1986-87ء میں درج ذیل حلقہ جات بھی موجود تھے۔

1۔ اورنگی ٹاؤن 1 2۔ اورنگی ٹاؤن 2 3۔ اقبال ٹاؤن

4۔ اسٹیل ملز (اسٹیل ٹاؤن) 5۔ المنصور 6۔ شیر شاہ

7۔ کورنگی کالونی 8۔ کلفٹن 9۔ گڈاپ

10۔ گلشن اقبال شرقی 11۔ گھارو 12۔ گلشن اقبال غربی

13۔ ماڈل کالونی 14۔ مالیر کالونی 15۔ نارتھ کراچی

اس دوران حلقہ جات سعود آباد، جنوبی، جیکب لائنز اور منوڑہ ختم کر دئے گئے۔ حلقہ سعود آباد ختم کر کے حلقہ جات مالیر کالونی اور ماڈل کالونی تشکیل دئے گئے۔ اسی طرح حلقہ گلشن مصطفیٰ حلقہ دستگیر کو تقسیم کر کے قائم کیا گیا جسے بعد میں ختم کر دیا گیا۔

1993-94ء میں درج ذیل حلقہ جات موجود تھے۔

1۔ بلدیہ ٹاؤن 2۔ تیموریہ 3۔ منظور کالونی

1995-96ء میں درج ذیل حلقہ بھی موجود تھا۔

1۔ گلستان جوہر

اس دوران حلقہ جات گھارو اور گڈاپ کا تعلق کراچی سے ختم کر دیا گیا۔ اسی طرح حلقہ اورنگی ٹاؤن نمبر 1 اور نمبر 2 کو ملا کر اس کا نام حلقہ اورنگی ٹاؤن رکھ دیا گیا۔ اسی طرح حلقہ ناظم آباد وسطی اور ناظم آباد جنوبی کو ختم کر کے اس کا نام حلقہ ناظم آباد رکھ دیا گیا اس سے قبل حلقہ جات المنصور اور اقبال ٹاؤن بھی ختم کر دئے گئے تھے۔ اسی دوران حلقہ گلشن جامی قائم ہوا اور حلقہ ملیر کینٹ کو اس میں ضم کر دیا گیا۔ حلقہ بحریہ قائم کیا گیا، حلقہ شرقی ختم کر دیا گیا، اسی طرح حلقہ نارتھ کراچی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک نیا حلقہ گلشن سر سید کے نام سے قائم کر دیا گیا۔ 2005-06ء میں حلقہ ڈرگ کالونی کو تقسیم کر کے نیا حلقہ رفاہ عام قائم ہوا۔ جبکہ 2007-08ء میں حلقہ گلستان جوہر کو تقسیم کر کے حلقہ جات گلستان جوہر شمالی، گلستان جوہر جنوبی اور گلشن عمیر قائم ہوئے۔ اسی طرح حلقہ گلشن اقبال شرقی کو تقسیم کر کے نیا حلقہ گلزار ہجری قائم کیا گیا۔

اس وقت جماعت احمدیہ کراچی میں 36 حلقہ جات موجود ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

حلقہ جات جماعت احمدیہ کراچی

1۔ حلقہ اسٹیل ٹاؤن	2۔ حلقہ لانڈھی
3۔ حلقہ کورنگی کالونی	4۔ حلقہ ملیر کالونی
5۔ حلقہ ماڈل کالونی	6۔ حلقہ گلشن جامی
7۔ حلقہ رفاہ عام	8۔ حلقہ ڈرگ کالونی
9۔ حلقہ ڈرگ روڈ	10۔ حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی
11۔ حلقہ محمد علی سوسائٹی	12۔ حلقہ محمود آباد
13۔ حلقہ منظور کالونی	14۔ حلقہ کلفٹن
15۔ حلقہ ڈیفنس	16۔ حلقہ کورنگی کریک
17۔ حلقہ صدر	18۔ حلقہ اورنگی ٹاؤن
19۔ حلقہ ناظم آباد	20۔ حلقہ مارٹن روڈ
21۔ حلقہ لیاقت آباد	22۔ حلقہ دستگیر سوسائٹی

23۔	حلقہ عزیز آباد	24	حلقہ گلشن اقبال غربی
25۔	حلقہ گلشن اقبال شرقی	26۔	حلقہ گلزار ہجری
27۔	حلقہ گلستان جوہر شمالی	28۔	حلقہ گلستان جوہر جنوبی
29۔	حلقہ گلشن عمیر	30۔	حلقہ النور
31۔	نارتھ کراچی	32۔	حلقہ گلشن سرسیّد
33۔	حلقہ بحریہ	34۔	حلقہ بلدیہ ٹاؤن
35۔	حلقہ تیموریہ	36۔	حلقہ ماڑی پور

بیوت جماعت احمدیہ کراچی (از قیام پاکستان تا حال)

1۔	احمدیہ ہال۔صدر	2۔	بیت الحمد۔ مارٹن روڈ
3۔	بیت المجیب۔ ناظم آباد	4۔	بیت العزیز۔عزیز آباد
5۔	بیت المبارک۔ ڈرگ روڈ	6۔	بیت الحمد۔ بلدیہ ٹاؤن
7۔	بیت النعیم۔کورنگی کالونی	8۔	بیت ۔لانڈھی
9۔	بیت الخبیر۔اسٹیل ٹاؤن	10۔	بیت ۔ملیر کالونی
11۔	بیت الحمد۔گلشن جامی	12۔	بیت الانوار۔ ڈرگ کالونی
13۔	بیت الرحمٰن ۔کلفٹن	14۔	بیت المحمود۔محمود آباد
15۔	بیت الہدیٰ ۔منظور کالونی	16۔	بیت ۔کورنگی کریک
17۔	بیت الحفیظ۔اورنگی ٹاؤن	18۔	بیت المبارک۔ اورنگی ٹاؤن
19۔	بیت الشرف۔گلشن اقبال شرقی	20۔	بیت النور۔النور سوسائٹی
21۔	بیت الرفیق۔لیاقت آباد	22۔	بیت النصرت ۔دستگیر
23۔	بیت القدوس۔ ناظم آباد	24	بیت ۔ ماڑی پور
25۔	بیت الحبیب ۔ نارتھ کراچی	26۔	بیت الثناء۔ ماڈل کالونی
27۔	دارالنصر۔ ہاؤسنگ سوسائٹی	28۔	بیت الھدیٰ۔اختر کالونی
29۔	بیت العلیم ۔ تیموریہ	30۔	بیت الرحیم۔گلشن اقبال غربی

31۔ بیت مسرور۔رفاہ عام سوسائٹی 32۔ بیت الھادی۔گلستان جوہر

کراچی کی ابتدائی بیوت (از قیام پاکستان تا 1966ء)

1966ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کراچی نے اپنی مدد آپ کے تحت 8 بیوت قائم کر لی تھیں اور یہ معیار پورے پاکستان کی جماعتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔

کراچی کی ان بیوت کی تعمیر کے حوالے سے 1966ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمایا:

''ہر جماعت کو اپنی مقامی ضروریات کے مطابق اپنا چندہ کرنا چاہیئے۔مثلاً کراچی میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم نے کبھی بھی کسی جماعت سے مدد نہیں لی۔ بلکہ بعض جماعتوں کو مدد ضرور دی ہے۔ پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں آٹھ (بیوت) قائم ہیں۔احمدیہ ہال قریباً 2 لاکھ روپے کی مالیت کا ہے۔ مارٹن روڈ کی (بیت) پر 60 ہزار روپیہ لگ چکا ہے اور ابھی ڈیڑھ لاکھ کی اور تجویز ہے جو تھوڑے ہی عرصہ میں انشاء اللہ پوری ہو جائے گی۔بیس ہزار روپیہ ناظم آباد کی (بیت) پر لگ چکا ہے۔آٹھ ہزار روپیہ عزیز آباد کی (بیت) پر لگ چکا ہے۔تیس ہزار روپے گولیمار کی (بیت) پر لگ چکا ہے۔ (بیت) ڈرگ روڈ 25 ہزار روپے کی ہے۔ پھر جیکب لائنز میں ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ہم نے ہزار دو ہزار روپیہ لگا کر وہاں (بیت) کھڑی کر دی ہے۔''[3]

آٹھویں بیت، بیت الرفیق لیاقت آباد تھی۔ اسی طرح 1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے پہلے دورہ کراچی کے موقع پر بیت النصرت دستگیر کا سنگ بنیاد رکھا۔اس طرح 1966ء تک کراچی میں قائم ہونے والی بیوت کی تعداد 9 ہوگئی۔

کراچی کی بعض ابتدائی بیوت کا تذکرہ

1۔ احمدیہ ہال : اس کا تذکرہ گزشتہ اوراق میں آچکا ہے۔
2۔ بیت المجیب ناظم آباد : اس کا تذکرہ گزشتہ اوراق میں آچکا ہے۔
3۔ بیت القدوس ناظم آباد (گولیمار) : اس کا تذکرہ گزشتہ اوراق میں آچکا ہے۔

4۔ بیت الحمد مارٹن روڈ

1948ء میں مکرم چوہدری محمد حسین صاحب والد مکرم چوہدری عبد المجید صاحب نے بیت الحمد مارٹن روڈ کی بنیاد ڈالی۔

ابتداء میں مکرم چوہدری محمد حسین صاحب اکیلے ہی اس مقام پر چٹائی بچھا کر نماز پڑھ لیتے اور چٹائی لپیٹ کر سامنے چوہدری رشید احمد صاحب کے کوارٹر میں رکھ دیتے۔ کچھ عرصہ یہ سلسلہ جاری رہا۔اس کے بعد اور احمدی احباب بھی شامل ہونے لگے۔

بعد ازاں چھپر ڈال کر اور رسیاں باندھ کر حد بندی کی گئی جو پولیس نے ہٹا دی۔ دو تین مرتبہ ایسا ہوا۔لیکن عبادت کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دوران مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کوشش کرتے رہے کہ کسی طرح حکومت کی طرف سے نماز باجماعت پڑھنے کی اجازت مل جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1949ء میں ڈپٹی کمشنر کراچی جناب محمد اسحٰق صاحب، جو مشہور قانون دان خالد اسحٰق صاحب کے والد تھے، نے عارضی شیڈ بنا کر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔

مکرم چوہدری صاحب نے اس زمین کی الاٹمنٹ کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ چونکہ (بیوت) کی الاٹمنٹ کے متعلق حکومت کی پالیسی ایسی تھی جس کے تحت زمین کی الاٹمنٹ ناممکن تھی تاہم مکرم چوہدری صاحب نے ہمت نہ ہاری اور بالآخر انتہائی نامساعد حالات سے گزر کر وزارت محنت حکومت پاکستان سے باضابطہ الاٹمنٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔مکرم چوہدری صاحب یہ خوشخبری لے کر جب مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے پاس پہنچے تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے علم تھا کہ یہ امر محال ہے بلکہ ناممکن ہے لیکن آپ کے انہماک کو دیکھ کر آپ کی دل شکنی کے خوف سے منع نہیں کرتا تھا۔ یہ الاٹمنٹ آپ کی کوششوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

بیت الحمد مارٹن روڈ کے پلاٹ کی الاٹمنٹ 1951ء میں ہوئی۔

اسکی چار دیواری کی تعمیر کا سنگ بنیاد 23مارچ1952ء کو رکھا گیا۔ یہ سنگ بنیاد مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے نصب فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب 1953ء میں کراچی کے دورہ پر تشریف لائے تو اس وقت اس بیت کی تعمیر جاری تھی۔حضور نے 28راگست 1953ء کو اس زیرِتعمیر بیت میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور نے فرمایا کہ:

''سب سے پہلے تو مَیں اللہ تعالیٰ کا اس امر پر شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے ہماری جماعت کو یہاں ایک (بیت) بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔خصوصاً جبکہ پہلے بھی جماعت ایک وسیع ہال بنا چکی ہے جس میں نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔(حضور کا اشارہ احمدیہ ہال کراچی کی طرف تھا۔مؤلف) گو وہ ہال کراچی کی ضروریات کے لحاظ سے کافی نہیں۔بہر حال اب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہاں بھی (یعنی مارٹن روڈ میں۔مؤلف) ایک (بیت) بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے..........آج ہی مجھے جماعت کی طرف سے ایک چٹھی ملی تھی کہ اس (بیت) کا نام رکھ دیا جائے۔(بیت) کا نام تو (بیت) ہی ہے۔یہی نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔باقی محلوں کے لحاظ سے اور شہروں کے لحاظ سے اگر اس (بیت) کا بھی کوئی نام رکھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔لیکن اس کا نام (بیت) کراچی رکھنا مناسب نہیں کیونکہ ابھی جماعت نے بڑھنا اور ترقی کرنا ہے اور یہ (بیت) اتنی وسیع نہیں کہ سارے کراچی کے احمدی یہاں نمازیں پڑھ سکیں۔درحقیقت (بیت) کراچی وہی کہلائے گی جس میں کراچی کے تمام موجودہ اور آئندہ آنے والے احمدی سما سکیں۔''

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، صدر۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے دورہ کراچی اگست 1965ء کے موقع پر اس بیت کی تعمیر نو کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس کی موجودہ عمارت کی تعمیر کا آغاز 1977ء میں ہوا۔اس سلسلے میں ایک کمیٹی قائم ہوئی جس نے فنڈز کے حصول کے لئے کام شروع کیا۔

1978ء میں اس کی عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی جبکہ فنشنگ کا کام بعد میں مکمل ہوا۔

5۔ بیت الرفیق لیاقت آباد

اس بیت کا پلاٹ 1966ء میں خریدا گیا۔اس پر چھپر ڈال کر بیت کا آغاز کیا گیا۔یہ پلاٹ 80 گز کا تھا۔

بعدازاں 1988ء میں اس کے ساتھ مزید 80 گز کا پلاٹ خرید کر پختہ بیت تعمیر کی گئی۔

مکرم محمد اسلم امتیاز صاحب اس سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مجلس مارٹن روڈ کے عرصہ قیادت کے دوران (آپ نومبر 1971ء سے چار سال تک قائد رہے۔مؤلف) خاکسار کو توفیق ملی کہ بیت الرفیق خلقہ لیاقت آباد، جو اس وقت بالکل کچی تھی بلکہ صرف ایک پلاٹ کی شکل میں تھی اور چھت وغیرہ نام کی کوئی چیز بھی نہ تھی، کو تھوڑا صاف ستھرا اور فرش پکا کرنے کی غرض سے امیر صاحب کے آفس میں بغرض فنڈز لینے گیا تو اس وقت چوہدری صاحب مرحوم (چوہدری احمد مختار صاحب) نے غالباً 80 یا 100 روپے سیکرٹری مال صاحب سے دلوائے۔ جب اس تھوڑی سی رقم سے کام کا آغاز کیا گیا تو ایک احمدی دوست نے بقیہ کام کا سارا خرچ خود اٹھا لیا اور اس طرح سے بیت الرفیق کا فرش پکا ہو گیا اور آدھے حصہ پر ٹین کی چھت بھی پڑ گئی اور وضو کے لئے بھی جگہ تیار ہو گئی''۔

6۔ بیت العزیز عزیز آباد

جب فیڈرل بی ایریا رہائشی اسکیم 16 حکومت نے شروع کی تو اس جگہ میسرز ایسٹرن سروسز لمیٹڈ، جس کے مالک مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی تھے، نے ایک کمرہ سیمنٹ کے اسٹاک کے لئے بنایا ہوا تھا کیونکہ انھیں یہاں مکانات تعمیر کرنے کا ٹھیکہ ملا ہوا تھا۔

1962ء میں جب ان کا تعمیراتی کام ختم ہوا تو مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے یہ کمرہ جماعت احمدیہ کراچی کو دے دیا۔ جماعت نے اس کمرہ کو اپنے خرچ پر درست کروایا اور کچھ مزید توسیع دی۔

بالآخر حکومت کی طرف سے یہ پلاٹ الاٹ کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس کی چار دیواری بنائی گئی۔ کچھ کمرے بنائے گئے۔ لائبریری اور لجنہ اماء اللہ کے دفتر کی تعمیر کی گئی اور کچھ رہائش نوواردوں کے لئے مخصوص کی گئی۔

اس بیت کی ابتدائی تعمیر میں مکرم سلطان احمد طاہر صاحب کی کوشش بھی شامل رہی۔ بعد ازاں بیت العزیز کی موجودہ خوبصورت اور وسیع عمارت تعمیر کی گئی۔

7۔ بیت المبارک ڈرگ روڈ

بیت المبارک ڈرگ روڈ 1948ء میں قائم ہوئی۔ اس کے قیام کا سہرا مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب سابق پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی کے سر ہے۔ آپ نے ہزار مخالفتوں کے باوجود ڈرگ روڈ میں ایک قطعہ اراضی حاصل کر کے اس پر ایک عارضی نوعیت کی بیت بنوائی جو بعد میں مکرم متقی محمد حسین صاحب سابق پریذیڈنٹ ڈرگ روڈ کی کوششوں سے ایک خوبصورت اور وسیع بیت کی صورت اختیار کر گئی۔

قیام پاکستان سے قبل نمازیں وغیرہ مکرم متقی محمد حسین صاحب کے مکان پر ہوا کرتی تھیں۔

1948ء میں مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب اپنے محکمانہ تبادلے کے بعد ڈرگ روڈ کراچی تشریف لائے تو نماز جمعہ اور دیگر پروگرامز آپ کے مکان پر منعقد ہونے لگے۔ اس دوران مکرم کیپٹن صاحب حلقہ ڈرگ روڈ کے پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے تو آپ نے حلقہ میں بیت کے قیام کی منصوبہ بندی شروع کی اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی اور 1948ء میں ہی ایک قطعہ اراضی جماعت کو مل گیا جس پر ایک رات میں وقار عمل کر کے ترپالوں، چٹائیوں، بانسوں اور بلیوں کی مدد سے ایک عارضی بیت تعمیر کر دی گئی۔ 1950ء میں مکرم کیپٹن صاحب کا کراچی سے تبادلہ ہو گیا۔

بعد ازاں مکرم متقی محمد حسین صاحب کے دور صدارت میں اس بیت کو سیمنٹ اور بلاکس کی مدد سے مستقل حیثیت دی گئی اور آخر کار مزید توسیع اراضی کے بعد 458 مربع گز پر بیت کی عمارت اور دفاتر نئے سرے سے تعمیر کر دئے گئے۔

کچھ عرصہ بعد اس بیت کی دوسری منزل کی تعمیر بھی مکمل ہوئی۔

8۔ بیت جیکب لائنز کراچی

یہ بیت مکرم ماسٹر کرم دین صاحب کے کوارٹر کے باہر والی جگہ پر قائم کی گئی تھی۔ مکرم ماسٹر صاحب پی ڈبلیو ڈی میں ملازم تھے اور جیکب لائنز میں انھیں کوارٹر ملا ہوا تھا۔ اس کوارٹر کے باہر جو جگہ تھی اسے انھوں نے بیت کے استعمال کے لئے دے دیا تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی جگہ تھی جس میں 10 تا 12 افراد نماز ادا کر سکتے تھے۔ اس بیت کی دیواریں تو بنی ہوئی تھیں لیکن چھت

وغیرہ نہیں تھی ۔ جب سرکاری ملازمین کو یہاں سے شفٹ کیا گیا تو مکرم ماسٹر صاحب بھی اسلام آباد چلے گئے بعدازاں اس علاقے کومسمار کیا گیا تو یہ بیت بھی ختم ہوگئی۔

9۔ بیت النصرت دستگیر

اس کا تذکرہ گزشتہ اوراق میں آچکا ہے۔

10۔ بیت الثناء ماڈل کالونی

اس بیت کے لئے مکان 1974ء میں خریدا گیا۔ 1984ء سے قبل جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے جومہمان کراچی تشریف لاتے تھے ان کے لئے اس بیت کے تین کمرے بطور گیسٹ ہاؤس استعمال ہوتے رہے۔اس بیت کا کل رقبہ 560 مربع گز ہے۔

بعدازاں اس کی پہلی منزل پر مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا۔

کراچی سے تعلق رکھنے والے یا کراچی تشریف لانے والے

رفقاء حضرت مسیح موعودؑ

1۔	حضرت مرزا غلام رسول صاحب	2۔	حضرت شیخ عبدالکریم صاحب
3۔	حضرت حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری	4۔	حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
5۔	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی	6۔	حضرت شیخ نیاز محمد صاحب
7۔	حضرت حکیم دین محمد صاحب	8۔	حضرت عبدالرحیم نیر صاحب
9۔	حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب	10۔	حضرت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب
11۔	حضرت شیخ عبدالحق صاحب انجینئر	12۔	حضرت ڈاکٹر سراج الحق صاحب
13۔	حضرت بابو فتح محمد شرما صاحب	14۔	حضرت محمد ابراہیم خان صاحب
15۔	حضرت گلزار خان صاحب	16۔	حضرت عبدالرحیم درد صاحب
17۔	حضرت ذوالفقار علی خان صاحب گوہر	18۔	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
19۔	حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	20۔	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
21۔	حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	22۔	حضرت مرزا شریف احمد صاحب
23۔	حضرت نواب عبداللہ خان صاحب	24۔	حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب
25۔	حضرت عبدالواحد میرٹھی صاحب	26۔	حضرت حاجی بقاء اللہ صاحب
27۔	حضرت شیخ جلال الدین صاحب	28۔	حضرت ڈاکٹر عبدالرحمٰن رانجھا صاحب
29۔	حضرت منشی سراج الدین کانپوری صاحب	30۔	حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب
31۔	حضرت چوہدری مختار احمد صاحب	32۔	حضرت حامد حسن خان مراد آبادی صاحب
33۔	حضرت شیخ محمد کرم الٰہی پٹیالوی صاحب	34۔	حضرت قریشی محمد عثمان صاحب
35۔	حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب	36۔	حضرت صوفی محمد رفیع صاحب
37۔	حضرت مرزا صالح علی صاحب	38۔	حضرت ڈاکٹر احمد دین صاحب

39۔	حضرت ماسٹر پریل صاحب	40۔	حضرت قاضی نظیر حسین صاحب
41۔	حضرت شیخ عبدالحق صاحب	42۔	حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب
43۔	حضرت منشی کریم الدین عباسی صاحب	44۔	حضرت آغا محمد عبداللہ خان صاحب
45۔	حضرت حاجی محمد صدیق صاحب پٹیالوی	46۔	حضرت مرزا عزیز احمد صاحب
47۔	حضرت غلام حسنین صاحب	48۔	حضرت ودھاوے خان صاحب
49۔	حضرت حکیم عبدالصمد دہلوی صاحب	50۔	حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب
51۔	حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی	52۔	حضرت حافظ جمال احمد صاحب
53۔	حضرت میاں جان محمد صاحب	54۔	حضرت خداداد خان رسائیدار صاحب
55۔	حضرت ملک حسن محمد صاحب	56۔	حضرت مولوی عبدالغفور صاحب
57۔	حضرت پروفیسر عبدالقادر صاحب بھاگلپوری	58۔	حضرت سید محمد اشرف صاحب
59۔	حضرت سید محمد فاضل شاہ صاحب	60۔	حضرت مرزا برکت علی صاحب
61۔	حضرت میر قاسم علی صاحب	62۔	حضرت خواجہ کرم داد چنگوی صاحب
63۔	حضرت صوفی غلام محمد صاحب	64۔	حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی
65۔	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب	66۔	حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب
67۔	حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب	68۔	حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری
69۔	حضرت سید میر مہدی حسن صاحب	70۔	حضرت شیخ محمد یوسف صاحب
71۔	حضرت علی محمد صاحب بی اے بی ٹی	72۔	حضرت پیر نیاز نصراللہ ہاشمی صاحب
73۔	حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس	74۔	حضرت قاضی محمد یوسف صاحب
75۔	حضرت نور احمد لدھیانوی صاحب	76۔	حضرت امام الدین صاحب سمبڑیالوی
77۔	حضرت حکیم شیخ رحمت اللہ کاٹھگڑھی صاحب	78۔	حضرت محمد افضل صاحب
79۔	مکرم مولوی محمد علی صاحب	80۔	مکرم مرزا خدا بخش صاحب
81۔	حضرت شیخ خواجہ محمد شریف صاحب	82۔	حضرت عبدالسلام عمر صاحب

کراچی کے بعض ابتدائی اور پرانے دوست

قبل از قیام پاکستان

1۔	مکرم صوبیدار فدا محمد صاحب	2۔	حضرت شیخ عبد الکریم صاحب
3۔	مکرم حکیم ڈاکٹر محمد یعقوب قیس مینائی صاحب	4۔	حضرت بابو خدا داد صاحب رسائیدار
5۔	مکرم ملک برکت اللہ ایڈووکیٹ صاحب	6۔	مکرم جمعدار گلزار خان صاحب
7۔	حضرت حکیم دین محمد صاحب	8۔	مکرم منشی فرزند علی شاہ صاحب
9۔	مکرم مولوی محمد نواز کٹکی صاحب	10۔	مکرم بابو عبد الرزاق صاحب
11۔	مکرم حاجی محمد رمضان سندھی صاحب	12۔	مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب
13۔	مکرم ماسٹر عبد الغفور صاحب	14۔	مکرم ایوب خان صاحب
15۔	مکرم بابو محمد یوسف صاحب	16۔	مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب
17۔	حضرت شیخ نیاز محمد صاحب	18۔	مکرم شیخ مبارک علی صاحب
19۔	مکرم بابو محمد شفیع صاحب	20۔	مکرم خان رفیع الزماں خاں صاحب
21۔	مکرم چوہدری احمد جان صاحب	22۔	مکرم مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب
23۔	مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب	24۔	مکرم بابو اللہ داد خان صاحب
25۔	مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب	26۔	مکرم ماسٹر امین الدین عباسی صاحب
27۔	مکرم چوہدری محمود احمد صاحب	28۔	مکرم سیٹھ سید محمود احمد صاحب
29۔	مکرم محمد عیسیٰ خان صاحب	30۔	حضرت ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب
31۔	مکرم صوفی عبد الحکیم صاحب	32۔	مکرم حاجی عبد الکریم صاحب
33۔	مکرم عبد الغفور خان صاحب	34۔	مکرم چوہدری فضل احمد صاحب
35۔	مکرم کمانڈر منظور الحق صاحب	36۔	مکرم سید رحمت علی شاہ صاحب
37۔	مکرم عطاء اللہ زریں قلم صاحب	38۔	مکرم چوہدری انور علی راجپوت صاحب

39۔	مکرم ملک منیر احمد صاحب	40۔	مکرم ملک سارنگ خان صاحب
41۔	حضرت ڈاکٹر سراج الحق صاحب	42۔	مکرم چوہدری ولی داد صاحب
43۔	مکرم بابو فیض الحق خان صاحب	44۔	مکرم نور الدین فاضلانی صاحب
45۔	مکرم مرزا عبد الرشید بیگ صاحب	46۔	مکرم میر محمد احمد تالپور صاحب
47۔	مکرم مرزا عبد الوحید بیگ صاحب	48۔	مکرم مرزا عطاء الرحمٰن بیگ صاحب
49۔	مکرم میر نور احمد تالپور صاحب	50۔	مکرم چوہدری ممتاز علی راجپوت صاحب
51۔	مکرم میر مبارک احمد تالپور صاحب	52۔	مکرم مفتی عبد السلام صاحب
53۔	مکرم اشفاق حسین صاحب	54۔	مکرم مفتی منظور احمد صاحب
55۔	مکرم عبد القادر صاحب	56۔	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب
57۔	مکرم بشیر احمد سیال صاحب	58۔	مکرم محمد اقبال صاحب
59۔	مکرم متقی محمد حسین صاحب	60۔	مکرم بابو نذیر احمد صاحب M.E.S
61۔	مکرم ملک مبارک احمد صاحب	62۔	مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب D.M.O ریلوے
63۔	مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب	64۔	مکرم ڈاکٹر محمد مبین الحق صاحب
65۔	مکرم محمد شہزادہ خان صاحب	66۔	مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب
67۔	مکرم ڈاکٹر غلام رسول صاحب	68۔	مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب
69۔	مکرم ملک جمیل احمد صاحب	70۔	مکرم یونس احمد اسلم صاحب درویش قادیان
71۔	مکرم ڈاکٹر مہر محمد قریشی صاحب	72۔	مکرم نور محمد صاحب
73۔	حضرت فتح محمد شرما صاحب	74۔	مکرم صوفی عبد الرحمٰن صاحب
75۔	مکرم شیخ منیر الدین احمد صاحب	76۔	مکرم شیخ محمد صدیق صاحب ٹھیکیدار
77۔	مکرم منصور محمد شرما صاحب	78۔	حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب
79۔	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب	80۔	مکرم شیخ عبد المجید صاحب
81۔	مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب	82۔	مکرم مولوی محمد عمر سندھی صاحب
83۔	مکرم غلام حسین صاحب۔ڈرگ روڈ	84۔	مکرم شمیم یوسف صاحب

85-	مکرم شیخ امتیاز علی صاحب۔تھانیدار ڈرگ روڈ	86-	مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان
87-	حضرت محمد ابراہیم خاں صاحب	88-	مکرم بشیر الدین عباسی صاحب
89-	مکرم حکیم محمد احسن صاحب	90-	مکرم سید مقبول حسین صاحب
91-	مکرم مولوی ابوالفضل صاحب	92-	حضرت مرزا غلام رسول صاحب
93-	مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب	94-	مکرم چوہدری علی محمد صاحب
95-	مکرم شیخ محمد غوث صاحب		

مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ

مقیم کراچی

1۔	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب	2۔	مکرم حافظ مبارک احمد صاحب
3۔	مکرم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب	4۔	مکرم مولانا محمد نذیر قریشی صاحب
5۔	مکرم مولانا محمد یار عارف صاحب	6۔	مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب
7۔	مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب	8۔	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
9۔	مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب	10۔	مکرم عبدالمنان شاہد صاحب
11۔	مکرم محمد اشرف ناصر صاحب	12۔	مکرم دین محمد شاہد صاحب
13۔	مکرم عبدالباسط شاہد صاحب	14۔	مکرم عبدالوہاب احمد شاہد صاحب
15۔	مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب	16۔	مکرم حیدر علی ظفر صاحب
17۔	مکرم رفیق احمد جاوید صاحب	18۔	مکرم عبدالسلام طاہر صاحب
19۔	مکرم ملک محمد سلیم شاہد صاحب	20۔	مکرم مظفر احمد منصور صاحب
21۔	مکرم شیخ محمد نعیم شاہد صاحب	22۔	مکرم لئیق احمد طاہر صاحب
23۔	مکرم سید حسین احمد صاحب	24۔	مکرم عبدالرشید طاہر صاحب
25۔	مکرم وسیم احمد شمس صاحب	26۔	مکرم مبشر احمد خالد صاحب
27۔	مکرم بشیر احمد نیر صاحب	28۔	مکرم عبدالسلام شاہد صاحب
29۔	مکرم محمد آصف طاہر صاحب	30۔	مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب
31۔	مکرم محمد عارف طاہر صاحب	32۔	مکرم مشہود احمد ناصر صاحب
33۔	مکرم مظہر اقبال صاحب	34۔	مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب
35۔	مکرم حافظ محمود احمد طاہر صاحب	36۔	مکرم طارق محمود ظفر صاحب

37-	مکرم طاہر محمود عابد صاحب	38-	مکرم علی حیدر اُوپل صاحب
39-	مکرم نصیر الدین انجم صاحب	40-	مکرم مسعود احمد ظفر صاحب
41-	مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب	42-	مکرم اقبال احمد نجم صاحب
43-	مکرم حافظ عبد الرحمان صاحب	44-	مکرم عامر ارشاد قریشی صاحب
45-	مکرم حافظ محمد صدیق صاحب	46-	مکرم سجاد احمد خالد صاحب
47-	مکرم طاہر احمد منیب صاحب	48-	مکرم طاہر احمد کاشف صاحب
49-	مکرم محمد عثمان شاہد صاحب	50-	مکرم راشد احمد نوید صاحب
51-	مکرم نصیر الدین احمد صاحب	52-	مکرم ناصر احمد محمود صاحب
53-	مکرم عبد القدیر فیاض صاحب	54-	مکرم امین احمد تنویر صاحب
55-	مکرم اسد اللہ غالب صاحب	56-	مکرم حافظ جواد احمد صاحب
57-	مکرم آصف احمد خان صاحب	58-	مکرم اعجاز احمد نیر صاحب
59-	مکرم محمد نسیم تبسم صاحب	60-	مکرم مبشر آفتاب مبشر صاحب
61-	مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب	62-	مکرم محمد صدیق گورداسپوری صاحب
63-	مکرم محمد محمود طاہر صاحب	64-	مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب
65-	مکرم لقمان احمد صاحب	66-	مکرم ظفر احمد سرور صاحب
67-	مکرم عبد الحیٔ صاحب	68-	مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب
69-	مکرم لئیق احمد منیر صاحب	70-	مکرم غلام احمد فرخ صاحب
71-	مکرم برکت اللہ محمود صاحب	72-	مکرم محمد عثمان چینی صاحب
73-	مکرم محمد صادق سماٹری صاحب	74-	مکرم ملک محمد اکرم صاحب
75-	مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب	76-	مکرم چوہدری رشید الدین صاحب
77-	مکرم عبد العلیم ناصر صاحب	78-	مکرم محمد اجمل شاہد صاحب
79-	مکرم مفتی احمد صادق صاحب	80-	مکرم حافظ عبد الاعلیٰ طاہر صاحب
81-	مکرم حافظ مزمل احمد جمالی صاحب	82-	مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

83۔	مکرم مقصود احمد صاحب منیب	84۔	مکرم عبدالخالق سولنگی صاحب
85۔	مکرم فضل الٰہی شاہد صاحب	86۔	مکرم شاہد محمود بدر صاحب
87۔	مکرم شکیل احمد مرزا صاحب	88۔	مکرم ملک سلیم الدین صاحب
89۔	مکرم طارق محمود کھوکھر صاحب	90۔	مکرم اقبال احمد منیر صاحب
91۔	مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب		

پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ کراچی ۔قبل از قیام پاکستان

1۔ حضرت شیخ نیاز محمد صاحب
2۔ مکرم عبدالرزاق خان صاحب
3۔ حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب
4۔ مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب
5۔ حضرت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب
6۔ مکرم حاجی عبدالکریم صاحب
7۔ مکرم سید رحمت علی شاہ صاحب
8۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب

نوٹ:

1947ء کے وسط میں صدارت کے بجائے امارت کا نظام دوبارہ قائم ہوگیا اور مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔

امراء کرام جماعت احمدیہ کراچی

1۔ حضرت شیخ نیاز محمد صاحب 1925-26ء
2۔ مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب 1947ء

3۔	مکرم کرنل غلام احمد صاحب	1947-48ء
4۔	مکرم حافظ عبدالسلام صاحب	1948-49ء
5۔	مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب	1949-50ء تا 1958-59ء
6۔	مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب	1959-60ء تا 1964-65ء
7۔	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	1965-66ء تا 1995-96ء
8۔	مکرم نواب مودود احمد خان صاحب	1996-97ء تا حال

نوٹ:

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کے بیان کے مطابق 1953ء کے ہنگاموں کے دور میں کچھ عرصہ کے لئے انھیں امیر جماعت کراچی مقرر کیا گیا، کیونکہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب گورنمنٹ سروس میں تھے۔ حالات ٹھیک ہونے پر مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب دوبارہ امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر کر دئے گئے۔ تاہم حضرت مصلح موعود کی ہدایت کے مطابق اس دوران بھی مشورہ اور نگرانی مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی ہی رہی۔

مراکز جماعت احمدیہ کراچی ۔قبل از قیام پاکستان

1۔ مکان محترم ڈاکٹر حاجی خان صاحب سولجر بازار

2۔ بمقام رنچھوڑ لائن

اس جگہ 1927ء میں لائبریری بھی قائم کی گئی۔

3۔ بمقام رامسوامی

1935ء میں جب مرکز نے پہلی مرتبہ کراچی میں مستقل مربی تعینات کیا اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل) بطور مربی کراچی تشریف لائے تو جماعت کراچی نے رامسوامی میں ان کی رہائش کے لئے جگہ کرایہ پر لی۔

4۔ بمقام سندھ مدرسہ کے سامنے نکل روڈ پر

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ کی تحریک پر جماعت نے رامسوامی کی جگہ چھوڑ کر نکل روڈ پر ایک وسیع جگہ کرایہ پر حاصل کی۔ یہ جگہ غالبًا 1935ء کے آخر میں لی گئی کیونکہ

فروری1936ء میں حضرت مصلح موعود پہلی مرتبہ کراچی تشریف لائے تو آپ نے یہیں رہائش اختیار فرمائی۔ یہ عمارت سندھ مدرسۃ الاسلام اور ایوانِ صنعت وتجارت کراچی کے سامنے نکل روڈ پر واقع تھی۔

5۔ بمقام الفنسٹن اسٹریٹ

جب1937ء میں کراچی میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر باقاعدہ دارالتبلیغ قائم کیا گیا اور مرکز سے جماعت کراچی کو سواسو روپے کی رقم ملنے لگی تو الفنسٹن اسٹریٹ پر حاجی غلام محمد ڈوسل اینڈ سنز والی گلی میں ایک کشادہ ہال کرایہ پر لیا گیا۔ اس گلی کے کونے پر موسیٰ جی کپڑے والوں کی دکان ہے۔

6۔ بمقام بندر روڈ متصل مطب حکیم اجمل خان

یہ مرکز 1940ء کے قریب کرایہ پر حاصل کردہ جگہ پر قائم کیا گیا۔ قیام پاکستان تک اور اس کے کچھ عرصہ بعد تک بھی بندر روڈ والا یہی مقام مرکز کے طور پر استعمال ہوتا رہا یہاں تک کہ 1950ء میں احمدیہ ہال کراچی تعمیر ہوگیا۔ یہ جگہ احمدیہ ہال کی تعمیر کے بعد بھی بطور لائبریری استعمال ہوتی رہی۔ آج کل اس جگہ رسالہ المصلح کراچی کا دفتر قائم ہے اور اس جگہ کے ایک حصہ کو جماعت احمدیہ کراچی نے خرید لیا ہے۔

کراچی کے بعض احباب جو ''مجلس نصرت جہاں'' کے تحت زندگی وقف کر کے افریقہ گئے

ڈاکٹرز

1۔ مکرم ڈاکٹر ملک سفیر احمد صاحب
2۔ مکرم ڈاکٹر نصیر الدین صاحب
3۔ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب
4۔ مکرم ڈاکٹر محمد امجد صاحب
5۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب

6۔ مکرم ڈاکٹر اظہر اقبال صاحب
7۔ مکرم ڈاکٹر ظفر احمد شیخ صاحب
8۔ مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب
9۔ مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب
10۔ مکرم ڈاکٹر فاروق احمد خان صاحب
11۔ مکرم ڈاکٹر ابراہیم صاحب
12۔ مکرم ڈاکٹر قمر علی صاحب
13۔ مکرم ڈاکٹر محبوب احمد ریحان صاحب
14۔ مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب
15۔ مکرم ڈاکٹر فضل محمد رانا صاحب
16۔ مکرم ہومیو ڈاکٹر اسد احمد صاحب
17۔ مکرمہ ڈاکٹر منصورہ سعید صاحبہ

ٹیچرز

1۔ مکرم عبدالباسط شاہد صاحب
2۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب
3۔ مکرم اعجاز احمد صاحب
4۔ مکرم ظفر اقبال صاحب
5۔ مکرم غلام قادر سعید صاحب
6۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب
7۔ مکرم منیر احمد خلیل صاحب
8۔ مکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب

کراچی کے وہ خدام جنھوں نے ’’وقف جدید‘‘ کے تحت زندگی وقف کی

1۔ مکرم انیس احمد محمود صاحب

2۔ مکرم شکیل قریشی صاحب
3۔ مکرم محمد اکرم ثاقب صاحب
4۔ مکرم شبیر احمد جان صاحب

کراچی کے خدام جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوئے

1۔ مکرم طارق محمود طارق صاحب	2۔ مکرم محمد انور نسیم صاحب
3۔ مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب	4۔ مکرم سجاد احمد صاحب
5۔ مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب	6۔ مکرم نوید مبشر صاحب
7۔ مکرم طاہر محمود مبشر صاحب	8۔ مکرم کاشف عمران خالد صاحب
9۔ مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب	10۔ مکرم محمد آصف طاہر صاحب
11۔ مکرم شاہد محمود بدر صاحب	12۔ مکرم نصیر اللہ گوندل صاحب
13۔ مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب	14۔ مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب
15۔ مکرم صالح احمد صاحب	16۔ مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب
17۔ مکرم محمد اکرم محمود صاحب	18۔ مکرم راجہ برہان احمد صاحب
19۔ مکرم ملک سلیم الدین صاحب	20۔ مکرم ملک ریحان احمد صاحب
21۔ مکرم حافظ مشہود احمد صاحب	22۔ مکرم شاہد احمد صاحب
23۔ مکرم کاشف حمید باجوہ صاحب	24۔ مکرم ثاقب کامران صاحب
25۔ مکرم احسان نور صاحب	26۔ مکرم بشارت الرحمٰن قمر صاحب
27۔ مکرم مقصور احمد ریحان صاحب	28۔ مکرم شاکر مسلم بٹ صاحب
29۔ مکرم اعجاز شمس صاحب	30۔ مکرم افضل محمود مبشر صاحب
31۔ مکرم عطاء الواحد رضوی صاحب	32۔ مکرم واصف شہزاد صاحب
33۔ مکرم بلال طاہر صاحب	34۔ مکرم نادر صدیقی صاحب
35۔ مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب	36۔ مکرم مرزا فرحان بیگ صاحب
37۔ مکرم نوید مصطفٰے صاحب	38۔ مکرم زاہد محمود صاحب

39۔ مکرم عدنان احمد وڑائچ صاحب
40۔ مکرم شیخ منصور نعیم صاحب

کراچی کے دیگر واقفین زندگی

1۔ مکرم مولوی عبدالحمید صاحب
2۔ مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب
3۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب
4۔ مکرم عبدالباری طارق صاحب
5۔ مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب
6۔ مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی

1۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب 1997-98ء تا 1998-99ء
2۔ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب 1999-2000ء تا 2000-2001ء
3۔ مکرم محمود محمد شرما صاحب 2001-2002ء تا 2002-2003ء
4۔ مکرم عبدالمنان صاحب 2003-2004ء تا 2005-2006ء
5۔ مکرم قیصر شہزاد صاحب 2006-2007ء
6۔ مکرم سید منصور احمد صاحب 2007-2008ء تا حال

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کراچی

1۔ مکرم امین الدین عباسی صاحب 1942-43ء تا 1943-44ء
2۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب 1944-45ء تا 1949-50ء
3۔ مکرم میجر شمیم احمد صاحب 1950-51ء تا 1952-53ء
4۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب 1953-54ء تا 1954-55ء
5۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب 1955-56ء تا 1956-57ء
6۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب 1957-58ء تا 1959-60ء
7۔ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب 1960-61ء تا 1961-62ء
8۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب 1962-63ء تا 1966-67ء

9۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب 1967-68ء تا 1970-71ء

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

1۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب 1969-70ء تا 1971-72ء
2۔ مکرم منظور احمد شاد صاحب 1972-73ء تا 1973-74ء
3۔ مکرم منظور احمد شاد صاحب/مکرم مبشر باجوہ صاحب/مکرم کوثر باجوہ صاحب 1974-75ء
4۔ مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب/مکرم رشید طارق صاحب 1975-76ء
5۔ مکرم رشید طارق صاحب 1975-76ء تا 1978-79ء
6۔ مکرم مظہر قریشی صاحب/مکرم زرتشت منیر احمد صاحب 1979-80ء
7۔ مکرم زرتشت منیر احمد صاحب 1979-80ء تا 1984-85ء
8۔ مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب 1985-86ء
9۔ مکرم محمود احمد قریشی صاحب 1986-87ء تا 1989-90ء
10۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب 1990-91ء تا 1996-97ء
11۔ مکرم محمد طارق سجاد صاحب 1997-98ء تا 1998-99ء
12۔ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب 1999-2000ء
13۔ مکرم مرزا اویس عمر نصر اللہ صاحب 2000-01ء تا 2002-03ء
14۔ مکرم محمود محمد شرما صاحب 2003-04ء تا 2008-09ء
15۔ مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب 2009-10ء تا حال

صدران لجنہ اماء اللہ کراچی

1۔ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ 1938ء تا 1947ء
2۔ مکرمہ احمدہ بیگم صاحبہ 1948ء تا 1959ء
3۔ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ 1959ء تا 1972ء
4۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (قائمقام) 1970ء تا 1972ء

5۔	مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ	1972ء تا 1981ء
6۔	مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ	1981ء تا 1997ء
7۔	مکرمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ	1997ء تا حال

زعماء اعلیٰ مجلس انصاراللہ کراچی

1۔	مکرم چوہدری احمد جان صاحب	1954ء
2۔	مکرم قاضی محمد اسلم صاحب	1956ء
3۔	مکرم مولوی عبدالحمید صاحب/ مکرم عبدالحق ورک صاحب	1958ء
4۔	مکرم عبدالحق ورک صاحب	1959ء
5۔	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	1960ء تا 1965ء
6۔	مکرم محمد شفیع خان صاحب	1966ء تا 1970ء

ناظمین مجلس انصاراللہ ضلع کراچی

1۔	مکرم محمد شفیع خان صاحب	1968ء تا 1970ء
2۔	مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	1971ء
3۔	مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	1972ء تا 1977ء
4۔	مکرم نعیم احمد خان صاحب	1978ء تا 1997ء
5۔	مکرم قریشی محمود احمد صاحب	1998ء تا 2006ء
6۔	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب	2007ء تا حال

ناظمین مجلس انصاراللہ علاقہ کراچی

1۔	مکرم نعیم احمد خان صاحب	1998ء تا 2006ء
2۔	مکرم قریشی محمود احمد صاحب	2007ء تا 2008ء

نوٹ: 2009ء سے انصاراللہ علاقہ کراچی کو ختم کر دیا گیا۔

جماعت احمدیہ کراچی کے پوزیشن ہولڈرز

نمبر	نام	ولدیت	کلاس	مضمون	سال	پوزیشن
1	ساجد سلطان احمد	ظفر سلطان احمد	ایم ایس سی	زولوجی	1978ء	دوسری
2	بشارت احمد	چوہدری غلام حسین	ایم اے	اسلامک ہسٹری	1978ء	تیسری
3	ماہ منیر تالپور	مبارک احمد تالپور	ایم ایس سی	فزیولوجی	1978ء	دوسری
4	ناصرہ مبارک	مبارک احمد	ایم ایس سی	جینیٹکس	1979ء	پہلی
5	نعیم الحق	این ایچ خان	ایم ایس سی	فزیولوجی	1980ء	پہلی
6	محمد بشیر مرزا	محمد رشید مرزا	ایف ایس سی	۔	1981ء	تیسری
7	ملک عبدالمنان	ملک جمال دین	ایم اے	اسلامک ہسٹری	1981ء	تیسری
8	منور احمد بھٹی	عبدالسمیع	ایم اے	اسلامک ہسٹری	1981ء	دوسری
9	شاہینہ رشید	سید عبدالرشید	بی ایڈ	۔	1981ء	تیسری
10	مصور احمد	عبدالسمیع	ایم اے	اکنامکس	1982ء	پہلی
11	سید طاہر احمد	سید احمد ناصر	بی ایس سی (آنرز)	مائیکروبایولوجی	1982ء	دوسری
12	مظفر احمد ملک	بشیر احمد ملک	ایم ایس سی	میتھمیٹکس	1982ء	دوسری
13	خالد مرزا	مرزا مظفر احمد	بی ایس سی	اسٹرکچرل انجینئرنگ	1982ء	پہلی
14	سلمیٰ چغتائی	محمد لطیف چغتائی	بی ایس سی	زولوجی	1982ء	دوسری
15	منصور احمد	ظفر احمد	آئی کام	۔	1982ء	پہلی
16	سید طاہر احمد	سید احمد ناصر	ایم ایس سی	مائیکروبایولوجی	1983ء	دوسری
17	مظفر عثمان خرم	عثمان علی مخدوم	بی ای	ایرو ناٹیکل	1984ء	پہلی
18	شبیر ملک	منیر ملک	بی ایس سی (آنرز)	اکنامکس	1987ء	پہلی
19	عمر شہاب خان	ایم اسلم خان	بی ای	الیکٹرونکس	1987ء	تیسری

20	قانتہ طاہر ہاشمی	طاہر احمد ہاشمی	ایف ایس سی	ہوم اکنامکس	1989ء	پہلی
21	سیدہ مریم صدیقہ	سید محمد نواز	بی ایس سی (آنرز)	مائیکروبایولوجی	1989ء	پہلی
22	سعید احمد شفقت	محمد افضل	ایم اے	پاکستان اسٹڈیز	1990ء	دوسری
23	قراۃ العین	میر مبارک احمد تالپور	ایم ایس سی	جغرافیہ	1990ء	پہلی
24	سیدہ مریم صدیقہ	سید محمد نواز	ایم ایس سی	مائیکروبایولوجی	1990ء	پہلی
25	مریم صادق علی	مرزا صادق علی	بی آئی ایل ایس	لائبریری سائنس	1990ء	پہلی
26	امتہ النور	سید جمیل احمد	بی اے (آنرز)	انٹرنیشنل ریلیشنز	1991ء	پہلی
27	آصفہ طاہر	سلطان احمد طاہر	بی ایس سی (آنرز)	فزکس	1991ء	دوسری
28	امتہ النور	سید جمیل احمد	ایم اے	انٹرنیشنل ریلیشنز	1992ء	پہلی
29	آصفہ طاہر	سلطان احمد طاہر	ایم ایس سی	فزکس	1992ء	دوسری
30	ہارون احمد	شیخ محمد ادریس	ایف اے	کامرس	1992ء	پہلی
31	صائمہ بشریٰ شیخ	شیخ شریف احمد	ایف ایس سی	۔	1993ء	پہلی
32	شیراز ہارون	ابرار احمد	ایم ایس سی	فزکس	1995ء	پہلی
33	فرح ناز	نصیر احمد	ایم اے	اسپیشل ایجوکیشن	1996ء	دوسری
34	راناوسیم احمد خان	بشیر الدین	بی ایس سی (آنرز)	زولوجی	1996ء	تیسری
35	راناوسیم احمد خان	بشیر الدین	ایم ایس سی	زولوجی	1997ء	دوسری
36	افشین احمد	منصور احمد	میٹرک	جنرل (گرلز)	1998ء	تیسری
37	قمر سلطان گوہر	محمد تحسین	ایم ایس سی	فزکس	1998ء	پہلی
38	محمد عارف	منور ناصر	ایم ایس سی	جینیٹکس	1998ء	پہلی
39	امۃ الصبور قریشی	ناصر احمد قریشی	میٹرک	اسپیشل ایجوکیشن	1998ء	پہلی
40	محمد افتخار مبشر	چوہدری نصیر احمد	ایم ایس سی	میتھمیٹکس	1998ء	دوسری
41	فریحہ طاہر	داؤد احمد طاہر	ایم بی اے	۔	1998ء	پہلی
42	سعیدہ چانڈیو	عبدالستار چانڈیو	ایم ایس سی	جینیٹکس	1998ء	تیسری

43	وجیہہ طاہر	داؤد احمد طاہر	ایف ایس سی	پری انجینئرنگ	1999ء	تیسری
44	روحی ریاض	ریاض احمد شہباز	ایم اے	وومن اسٹڈیز	1999ء	تیسری
45	توصیف احمد راجپوت	کرامت اللہ راجپوت	بی ای	کمپیوٹر سائنس	1999ء	پہلی
46	طارق محمود	شیخ ناصر محمود	ایم بی بی ایس	۔	2000ء	تیسری
47	ثوبیہ ارشد	ارشد احمد	بی ایس سی (آنرز)	مائیکروبایولوجی	2001ء	پہلی
48	ملیحہ ناز	عبدالرزاق	بی ایس سی (آنرز)	فزیولوجی	2001ء	پہلی
49	ثوبیہ ارشد	ارشد احمد	ایم ایس سی	مائیکروبایولوجی	2002ء	پہلی
50	وجیہہ طاہر	داؤد احمد طاہر	بی سی ایس	کمپیوٹر سائنس	2002ء	پہلی
51	ملیحہ ناز	عبدالرزاق	ایم ایس سی	فزیولوجی	2002ء	پہلی
52	منصورہ ایاز	عادل ایاز	ایم ایس سی	میتھمیٹکس	2003ء	دوسری
53	سلطان احمد	بشیر احمد	ایم آئی ایس ٹی	۔	2003ء	پہلی
54	قدسیہ سعید	شیخ سعید احمد	بی اے (آنرز)		2003ء	دوسری
55	سمیرہ طاہر	طاہر محمود	بی ایس سی (آنرز)	کیمسٹری	2004ء	دوسری
56	سائرہ نزہت	عبدالباری قیوم	بی اے	سوشیالوجی	2004ء	دوسری
57	سید عبدالباری رضوی	سید عبدالحفیظ رضوی	ایم ایس سی	اپلائڈ فزکس	2005ء	دوسری
58	محمد مظفر ملک	محمد سرفراز ملک	بی ای	کیمیکل	2005ء	تیسری
59	ھبۃ الرشید	محمد علی	بی ایل آئی ایس	لائبریری سائنس	2005ء	تیسری
60	درثمین	محمد یامین ملک	ایم ایس سی	جینیٹکس	2005ء	تیسری
61	راحت بشریٰ	محمد ارشد رانا	ایم ایس سی	میتھمیٹکس	2006ء	دوسری
62	ندرت بشریٰ	محمد ارشد رانا	ایم ایس سی	میتھمیٹکس	2006ء	پہلی
63	مسرت صبا	بشارت احمد بھٹی	بی کام (آنرز)	کامرس	2006ء	دوسری
64	عبدالرحیم	نبی بخش گجر	ایم اے	سندھی	2006ء	تیسری
65	معیز الدین احمد	عبدالرحیم	بی ای	کمپیوٹر سائنس	2007ء	پہلی

66	ماریہ جاوید	مرزا جاوید اقبال	ایم ایس سی	کیمسٹری	2007ء	تیسری
67	مسرت صباء	بشارت احمد بھٹی	ایم کام	کامرس	2007ء	پہلی
68	عائشہ بسمہ	خوشنود احمد	ایم ایس سی	اسٹیٹکس	2007ء	دوسری
69	لبنیٰ چانڈیو	عبدالستار چانڈیو	بی اے (آنرز)	انٹرنیشنل ریلیشنز	2007ء	تیسری

(ماخوذ از ویب سائٹ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 20رمئی 2010ء)



1949ء میں کراچی میں خان لیاقت علی خان وزیراعظم پاکستان قانون ساز اسمبلی کے پہلے اجلاس سے خطاب کررہے ہیں ان کے برابر حضرت سر چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب پہلے وزیر خارجہ پاکستان تشریف فرما ہیں



فلاحی تنظیم (CARE) کے مسٹر این ٹرن بل اور مس جبین اوچرٹ فضل عمر چیری ٹیبل ڈسپنسری مارٹن روڈ کے دورہ کے موقع پر (1961ء)



1969ء میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر کتب کی نمائش



1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کی دعوت پر احمدیہ ہال میں تشریف فرما ہیں



اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی کا 1996ء میں حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ گروپ فوٹو



1984ء میں اسیران راہ مولیٰ کراچی ہتھکڑیاں پہنے ہوئے دائیں سے تیسرے مکرم عبدالرحیم یونس صاحب،
چوتھے مکرم خواجہ عبدالمجید صاحب اور پانچویں مکرم شفق مجید صاحب



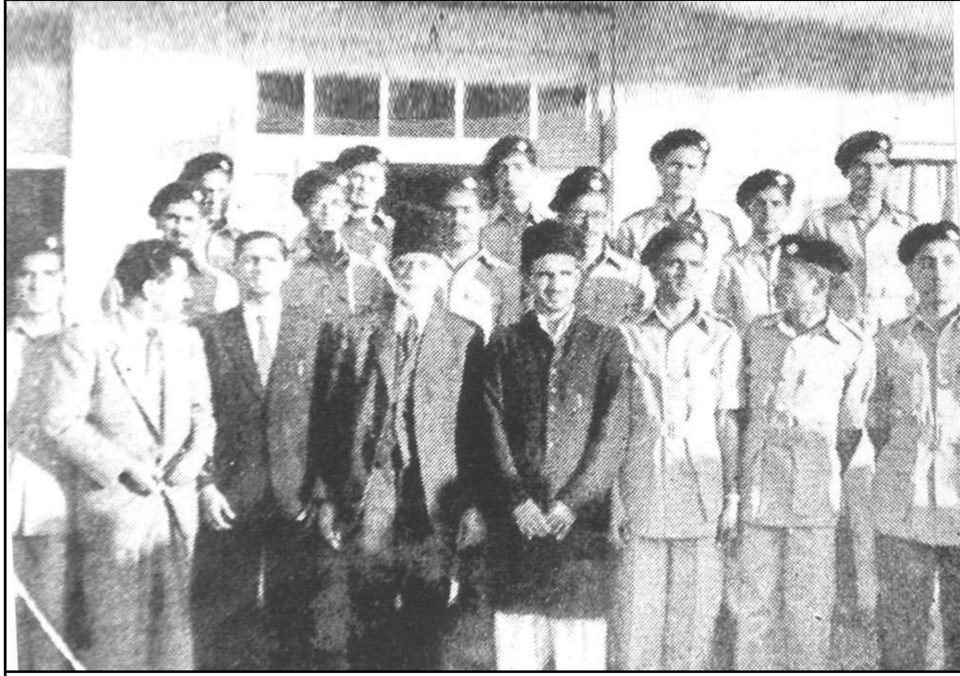
کراچی کے وکلاء اسیران راہ مولیٰ کوئٹہ کے مقدمات کی پیروی کے لئے کوئٹہ میں
بیٹھے ہوئے انتہائی بائیں جانب مکرم ظہیرالدین بابر صاحب اسیر راہ مولیٰ کا تعلق کراچی سے تھا



احباب جماعت احمدیہ کراچی کا مکرم ومحترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی
اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید کے ہمراہ گروپ فوٹو



بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن کراچی مخالفین کی جانب سے توڑ پھوڑ کے بعد



فضل عمر فرسٹ ایڈ ڈویژن کے اراکین حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہمراہ



1958ء میں فضل عمر چیری ٹیبل ڈسپنسری گولیمار کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب



کراچی میں متعین مربیان سلسلہ کا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھارت کے ساتھ گروپ فوٹو



مربیان سلسلہ مقیم کراچی 2000ء کا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھارت کے ساتھ گروپ فوٹو



اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی 2000ء کا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھارت کے ساتھ گروپ فوٹو

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر پہلی قطار: 1۔مکرم شیخ عبدالمجید صاحب 2۔مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب 3۔مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب 4۔محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی 5۔محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی بھارت
6۔مکرم بریگیڈئر عبدالوہاب صاحب 7۔مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب 8۔مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب 9۔مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر دوسری قطار: 1۔مکرم جمیل احمد بٹ صاحب 2۔مکرم چوہدری کنور ادریس صاحب 3۔مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب 4۔مکرم ایم جے اسعد صاحب 5۔مکرم نعیم احمد خان صاحب 6۔مکرم سعید احمد خان صاحب
7۔مکرم سید علی احمد طارق صاحب 8۔مکرم سید حسین احمد صاحب (مربی سلسلہ) 9۔مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب

(دائیں سے بائیں) پیچھے کھڑے ہوئے: 1۔مکرم کمانڈر عبدالمومن صاحب 2۔مکرم محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب 3۔مکرم محمود احمد بھٹی صاحب 4۔مکرم عبدالرحمٰن نیازی صاحب 5۔مکرم سید نعیم احمد صاحب 6۔مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب
7۔مکرم ملک مبارک احمد ارشاد صاحب 8۔مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب 9۔مکرم چوہدری منیر احمد صاحب 10۔مکرم محمد شفیق قیصر صاحب 11۔مکرم محمد اسلم امتیاز صاحب 12۔مکرم عبدالستار قمر صاحب 13۔مکرم قریشی محمود احمد صاحب

جماعت احمدیہ کراچی کے موجودہ واقفینِ نو

نمبر شمار	نام	ولدیت	حلقہ
1	عبدالرحمٰن	عبدالواسع احمد	النور
2	علی احمد	ملک مبارک احمد	,,
3	علشبہ طاہر	طاہر احمد کاشف	,,
4	ارسلان ارشد	محمد ارشد	,,
5	عطاء الحیٔ	میر محمود احمد	,,
6	عطاء السلام	محمود احمد قریشی	,,
7	عطیۃ الشافی	فخر احمد گوندل	,,
8	بدر ممتاز	خاور ممتاز	,,
9	دانیہ اظہر	اظہر ممتاز	,,
10	دانیہ کلیم	کلیم احمد	,,
11	دانیال مجیب ناصر	مجیب احمد ناصر	,,
12	دانیال ضیاء	محمد ضیاء الدین احمد	,,
13	فائزہ خاور	خاور ممتاز	,,
14	فارس احمد قریشی	ذوالفقار احمد قریشی	,,
15	فرقان احمد شہزاد	سلطان احمد	,,
16	غلام محی الدین	محمد یوسف کھوکھر	,,
17	ھبۃ الطاہر	طاہر احمد	,,
18	ھبۃ الکافی	ایم اکرم نوشاہی	,,
19	جاذب احمد خان	صبیح احمد خان	,,

20	جاذبہ احمد	صبوح الدین	النور
21	کمال الدین قریشی	ندیم اقبال قریشی	,,
22	کاشف مجید	مجید احمد ناصر	,,
23	خالد فاروق	فاروق محی الدین	,,
24	ایم باسل احمد	ایم اکرم نوشاہی	,,
25	ملیحہ اظہر	اظہر ممتاز	,,
26	منعم رضوان	مختار احمد	,,
27	ماریہ صدف	عبدالواسع ملک	,,
28	محمد اسد اللہ	احسان اللہ	,,
29	نگارش نعیم	نعیم احمد قریشی	,,
30	نائلہ مختار	مختار احمد	,,
31	نائمہ مختار	مختار احمد	,,
32	نصر احمد	رشید الدین قمر	,,
33	قراۃ العین	حفیظ احمد شاکر	,,
34	رستگار احمد	اظہر ممتاز	,,
35	صبیحہ رحمٰن	وسیم الرحمٰن	,,
36	ثمر احمد	رشید الدین قمر	,,
37	شیخ فرحان محمود	عامر محمود	,,
38	شیخ عامر محمود	شیخ حامد محمود	,,
39	سدرۃ المنتہیٰ	اکرم نوشاہی	,,
40	سید مبرور احمد	سید منصور احمد	,,
41	طوبیٰ مریم	حفیظ احمد شاہد	,,
42	وجاہت عمران	عمران مسعود	,,

43	واصب رحمٰن	وسیم الرحمٰن	النور
44	ذیشان احمد خالد	خالد عزیز	,,
45	احسن احمد مجوکہ	ملک افتخار احمد مجوکہ	عزیز آباد
46	عریشہ مسعود منور	مسعود احمد منور	,,
47	عتیق احمد منور	مسعود احمد منور	,,
48	ایان احمد	ملک افتخار احمد مجوکہ	,,
49	باسط عبد الرب	عبد الرب	,,
50	ہشام عبد اللہ	ملک مشتاق احمد مجوکہ	,,
51	کاشف احمد	سلیمان احمد شیخ	,,
52	ملک داؤد احمد	ڈاکٹر ملک وسیم احمد مجوکہ	,,
53	مرزا اعصام احمد	عبد القدیر	,,
54	مرزا تکریم احمد	مرزا وسیم احمد	,,
55	مرتاض احمد	ممتاز احمد	,,
56	نبیل احمد	خالد احمد	,,
57	نازیہ ارشد	محمد ارشد اقبال	,,
58	سجیل خالد	عبد الحکیم خالد	,,
59	سبحان منصور	منصور محمد	,,
60	سلطان محمود مجوکہ	ملک افتخار احمد مجوکہ	,,
61	سید صداقت احمد	سید بشارت احمد	,,
62	سید وجاہت احمد	سید بشارت احمد	,,
63	طاہر محمود راجوری	مبارک احمد راجوری	,,
64	طیب رضا	مرزا محمد رفیق	,,
65	وحید احمد فضل	محمود احمد قریشی	,,

66	یاسر جاوید	جاوید اختر	عزیز آباد
67	عابدہ	محمد سلیم	بحریہ سوسائٹی
68	ادیب	محمود احمد	,,
69	عدنان احمد کاہلوں	محمود احمد کاہلوں	,,
70	علی احمد	مبارک احمد	,,
71	اشفاق احمد	محمد حنیف	,,
72	لئیق احمد	لطیف احمد	,,
73	قراۃ العین	محمد یوسف اختر	,,
74	رفاقت احمد	بشارت احمد	,,
75	سعدیہ محمود	محمود احمد	,,
76	سائز احمد	عبدالسلام	,,
77	شیراز احمد	نثار احمد	,,
78	طارق محمود	محمود مبارک شاکر	,,
79	عمر رحمٰن	طاہر رحمٰن	,,
80	واثق احمد	اشفاق احمد اطہر	,,
81	یاسین احمد	مجید احمد	,,
82	شیخ مصور احمد	شیخ مظفر احمد	,,
83	سلمان احمد	عبدالاعلیٰ	,,
84	محمد یوسف	محمد یونس	,,
85	عمیر احمد	نصیر احمد	,,
86	شازیہ مقبول	مقبول احمد	,,
87	رشیدہ کنول	محمد غضنفر	,,
88	آغا دانیال احمد	آغا داؤد احمد	بلدیہ ٹاؤن

89	آغا منصور احمد	آغا داؤد احمد	بلدیہ ٹاؤن
90	علیزہ کاشف	سلمان پاشا	,,
91	امتہ المصور	کریم الدین	,,
92	انیق احمد	فرید احمد بھٹی	,,
93	اسد اللہ	عنایت اللہ بھٹی	,,
94	اشعر انور	انور احمد خان	,,
95	عطاء الغالب	حسن احمد	,,
96	احتشام احمد	کریم الدین	,,
97	عطیۃ الوحید	سلمان پاشا	,,
98	بلال احمد مسرور	قاضی کمال ناصر	,,
99	دانیال احمد	ناصر عباس	,,
100	انعام احمد	کریم الدین	,,
101	فہد	سید ظفر اللہ شاہ	,,
102	فہد وارث	آغا وارث احمد	,,
103	غزالہ منصور	منصور احمد	,,
104	حنا طاہر	طاہر احمد مبارک	,,
105	حمدہ محمود	طارق محمود کھوکھر	,,
106	عمران احمد	ناصر احمد بھٹی	,,
107	کاشف ریاض	محمد ریاض	,,
108	کاشفہ منان	لطف المنان	,,
109	لبید احمد	طارق محمود کھوکھر	,,
110	لنتا خوشروز	سلمان پاشا	,,
111	مدیحہ محمود	اقبال محمود	,,

112	ملیحہ نرگس	محمد ایوب	بلدیہ ٹاؤن
113	مسرور احمد	منصور احمد	,,
114	مبین احمد	چوہدری طارق احمد	,,
115	مونس جاوید	جاوید اقبال	,,
116	مطاہر احمد	منصور احمد	,,
117	مظفر احمد بھٹی	مبشر احمد بھٹی	,,
118	نبیل احمد ظفر	ماسٹر عبد الغنی	,,
119	نائلہ محمود	اقبال محمود	,,
120	اسامہ فضل	محمد فضل بھٹی	,,
121	صبیحہ ارم	محمد ایوب	,,
122	صبیحہ مسرور	حفیظ احمد	,,
123	سفیرہ مسرور	آغا سردار احمد	,,
124	سلمان محمود	ماسٹر محمود احمد	,,
125	شافعہ منیر	منیر احمد	,,
126	شاہد احمد	منور حسین بھٹی	,,
127	شیراز احمد	محمد ظریف	,,
128	سید اویس احمد	عبد الرؤف	,,
129	سیدہ حرا	عبد الرؤف	,,
130	طاہر احمد بلوچ	عبد القادر بلوچ	,,
131	تہمینہ انور	انور احمد خان	,,
132	طلحہ طیب	مظفر احمد بھٹی	,,
133	تاشفہ مسعود	مسعود طارق بٹ	,,
134	راشد مبشر صدیقی	اعجاز مبشر صدیقی	کلفٹن

135	عبدالوہاب صدیقی	اعجاز مبشر صدیقی	کلفٹن
136	فرحان سعید	سعید احمد	,,
137	محمد احمد ستکوہی	قدیر احمد ستکوہی	,,
138	ردا طاہر	ناصر احمد	,,
139	سعد احمد ستکوہی	قدیر احمد ستکوہی	,,
140	سمیط احمد طاہر	فیصل سلمان طاہر	,,
141	زوہا سہیل	سہیل عمیر	,,
142	عبدالحئی	محمد احسن	دستگیر
143	عبدالمقیت	حسنین امین	,,
144	عبدالوہاب	محمد اسلم	,,
145	عافیہ ساحر	محمد احسن عباسی	,,
146	اخلاق احمد	اختر علی	,,
147	عامر کامران	کامران ریاض	,,
148	امتہ الشکور ماہم	ڈاکٹر عبدالہادی	,,
149	عطاء ربی مبشر	ملک مبشر ناصر احمد	,,
150	عطاء المنعم	مبشر احمد	,,
151	عطیۃ الحئی	محبوب احمد	,,
152	عائش احمد شاہد	میاں شاہد احمد	,,
153	دانیہ محمود	محمود احمد	,,
154	ایقان احمد	مظفر احمد قریشی	,,
155	فائزہ انور	محمد انور	,,
156	فراز احمد	وقار احمد	,,
157	فریحہ وقار	وقار احمد	,,

158	ہادیہ رفیق	رفیق احمد	دستگیر
159	حمزہ احمد	محمد انور	,,
160	ہشام احمد	مبشر احمد	,,
161	حرا طاہر	طاہر جاوید	,,
162	حور جہاں بشریٰ ثانی	عبدالرحمٰن	,,
163	ابتسام احمد	عبدالشافی	,,
164	اسماعیل احمد خان	عطاء الکریم	,,
165	کامران لطیف	محمد لطیف	,,
166	کاشفہ محمود	چوہدری محمود احمد	,,
167	معاذ بن منصور	طاہر منصور احمد	,,
168	ملیحہ لطیف	محمد لطیف	,,
169	مریم ہادی	ڈاکٹر عبدالہادی	,,
170	مشعل منصور	طاہر منصور احمد	,,
171	مبشر محمود ظفر	ناصر محمود ظفر	,,
172	محمد طلحہ	محمد یوسف	,,
173	محمد زبیر عدیل	محمد یوسف	,,
174	مخضر محمود	محمود محمد شرما	,,
175	موسیٰ اقبال	جاوید اقبال	,,
176	نادرہ بصر	محمود محمد شرما	,,
177	رافعہ مبشر	مبشر احمد اعجاز	,,
178	صباح الدین ثاقب	جناح الدین	,,
179	سحر نور مناہل	عبدالرحمٰن	,,
180	سائرہ شمس	ابراہیم شمس	,,

181	شافعہ حسن	ڈاکٹر نجم الحسن	دستگیر
182	شیخ حمزہ احمد	شیخ منصور احمد	,,
183	شیخ محمد احمد	شیخ حبیب اللہ	,,
184	طوبیٰ النعم	مرزا محمد عتیق	,,
185	زجاجہ مصباح انور	محمد انور	,,
186	آصفہ اسلم	خواجہ اسلم	ڈیفنس
187	عبدالحئی	میجر عبدالمجید	,,
188	عبدالرافع	ڈاکٹر عبدالمنعم	,,
189	عطاءالحئی	معراج الدین	,,
190	ایان اطہر	اطہر اکرم چٹھہ	,,
191	ایاز احمد	نجم الثاقب	,,
192	دانیہ اسلم	خواجہ اسلم	,,
193	حنان احمد	مدثر احمد	,,
194	اسماعیل اسلم	خواجہ اسلم	,,
195	جنید اسلم	خواجہ اسلم	,,
196	لئیقہ مظفر	مظفر احمد	,,
197	ملیحہ خالد	خالد احمد	,,
198	مستنصر احمد	منصور احمد	,,
199	صبیح احمد صدیق	مبشر صدیق	,,
200	شہزاد بشیر	محمد سلیم احمد	,,
201	شایان اسلم	خواجہ اسلم	,,
202	تفرید احمد	فلاح الدین	,,
203	طٰہٰ ناصر	کمانڈر ناصر بھٹی	,,

204	تماضر ھبہ کریم	محمود احمد ٹھیکیدار	ڈیفنس
205	ذیشان مظفر	انس محمود منہاس	,,
206	افشاں جبیں	محمد ظفر اللہ	ڈرگ کالونی
207	انیقہ شفیق	شفیق احمد	,,
208	انعم صدیقہ	لئیق احمد	,,
209	عطاء الرحمٰن طاہر	محمد ظفر اللہ	,,
210	فیضان احمد	ملک ایم ذکریا	,,
211	فرینہ افضال	افضال احمد خان	,,
212	فائزہ حبیب	عبد المنان	,,
213	غزالہ عامر	عامر رفیع	,,
214	حزیم احمد	ڈاکٹر مسرور احمد	,,
215	مریم صدیقہ	لئیق احمد	,,
216	مسعود احمد	محمد جاوید	,,
217	معین اسلم	محمد سلیم	,,
218	نیّرہ منور	منور احمد	,,
219	راجہ عندلیب	محمد عباس جاوید	,,
220	سبیکہ احمد	ڈاکٹر مسرور احمد	,,
221	سجیل احمد	محمد جمیل	,,
222	سلمان احمد	نعمت اللہ باجوہ	,,
223	سلمانہ سوسن	ملک ایم ذکریا	,,
224	شیخ دانش احمد	شیخ انصار احمد	,,
225	طاہر رؤف	عبد الرؤف	,,
226	عثمان علی	لئیق احمد	,,

227	وجاہت احمد	مبشر فیاض	ڈرگ کالونی
228	ولید احمد	سعید احمد	,,
229	زجاجۃ النور	منور احمد طاہر	,,
230	زبیر احمد	محمد عباس جاوید	,,
231	عرفان احمد	چوہدری مقصود احمد	,,
232	عبدالماجد بھٹی	عبدالقیوم بھٹی	ڈرگ روڈ
233	عافیہ عمران بٹ	عمران بٹ	,,
234	علیان احمد	فخر الدین بھٹی	,,
235	امتہ الباقی فائزہ	عبدالمجیب تبسم	,,
236	امتہ الحئی ثوبیہ	خادم حسین	,,
237	انصار وحید	وحید احمد صدیقی	,,
238	انعم علی	بشارت علی	,,
239	اریبہ طارق	میاں طارق محمود	,,
240	اسد احمد راجہ	شاہد احمد راجہ	,,
241	آصف عمران	عمران رحیم	,,
242	عاطفہ طارق	میاں طارق محمود	,,
243	عائشہ بشیر	بشیر الدین محمود	,,
244	باسمہ نعمان	محمد نعمان	,,
245	بلال بشارت	بشارت احمد	,,
246	فریحہ مبشر	راجہ منور احمد مبشر	,,
247	فوزیہ حسین	خادم حسین	,,
248	عفیفہ صدف	فضل الحئی	,,
249	غزالہ احمد	عطاء الخبیر	,,

250	حیفہ اسحاق	محمد اسحاق	ڈرگ روڈ
251	اقرا ندیم	ندیم احمد سلام	,,
252	جہانزیب	چوہدری نسیم احمد	,,
253	خولہ بصارت	مرزا نسیم احمد	,,
254	معاذ مجیب	عبدالمجیب تبسم	,,
255	مقبول احمد بھٹی	مظفر احمد بھٹی	,,
256	ماریہ ندیم	ندیم احمد سلام	,,
257	مصور احمد بھٹی	مظفر احمد بھٹی	,,
258	مطاہر احمد	محمد لطیف شاہد	,,
259	نادیہ حسین	محمد حسین	,,
260	نادیہ سفیر	سفیرالدین بھٹی	,,
261	نائمہ کنول	رشید احمد بٹ	,,
262	قراۃ العین وحید	وحید احمد بٹ	,,
263	صبا احمد	چوہدری نسیم احمد	,,
264	سبیکہ مجیب	عبدالمجیب تبسّم	,,
265	ثناءالحئی	فضل الحئی	,,
266	شجیل احمد ڈار	شکیل احمد ڈار	,,
267	سید فائق احمد فہیم	سید فہیم احمد	,,
268	توحید احمد ناصر	بشارت احمد ناصر	,,
269	عمیر احمد ڈار	محمد حنیف ڈار	,,
270	وجیہہ جمیل	جمیل احمد	,,
271	یسریٰ محمود طارق	میاں طارق محمود	,,
272	علی احمد منصور	ملک منصور احمد	گلستان جوہر جنوبی

273	عبدالباسط فاروقی	اے مجید فاروقی	گلستان جوہر جنوبی
274	عفیفہ شاہد	ایم شاہد قیوم	,,
275	محمد اکمل نور	افضل طاہر	,,
276	امۃ المقیت عائشہ	ملک عبدالوحید	,,
277	امۃ الشافی	مشہود احمد	,,
278	ارحم خالد	ڈاکٹر خالد احسن	,,
279	فائزہ نواز	رانا یاسر نواز	,,
280	فرہاد قریشی	محمد شاہد قریشی	,,
281	حنا ناصر	ناصر احمد	,,
282	جاذب اقبال	مظہر اقبال	,,
283	کامران احمد	خوشنود احمد	,,
284	لبیقہ شمیم	ڈاکٹر شمیم احمد	,,
285	ملک داؤد احمد	ملک سعید احمد	,,
286	محمد دانش	خالد قریشی	,,
287	مدبّر احمد	وسیم احمد	,,
288	نہال منیر	کاشف منیر	,,
289	نور العین عائشہ	سردار شاہد	,,
290	رافع احمد جاوید	جاوید فرخ	,,
291	رضوان عمر	محمد عمر	,,
292	سبیکہ بشارت	مرزا بشارت احمد	,,
293	شہزیب احمد	مشہود احمد	,,
294	طاہر احمد	ظاہر احمد	,,
295	عثمان احمد	حفیظ الدین	,,

296	عفیفہ شاہد	شاہد قریشی	گلستان جوہر شمالی
297	فرہاد قریشی	شاہد قریشی	,,
298	ہالہ اظہر	اظہر محمود	,,
299	جنید نصر اللہ	محمد نصر اللہ	,,
300	مرزا یحییٰ بشیر	مرزا ایم احمد	,,
301	منیب احمد	طاہر احمد	,,
302	سید محمد فیضان احمد	سید محمد فاضل یحییٰ	,,
303	سید محمد حسن یحییٰ	سید محمد فاضل یحییٰ	,,
304	سیدہ مناہل ذاکر	سید ذاکر احمد	,,
305	تہمینہ افتخار	سید افتخار	,,
306	مریم حنا	ایم اقبال	,,
307	حمامہ وسیم احمد	شیخ وسیم احمد	گلشن اقبال غربی
308	امتہ النور	مجاہد احمد	,,
309	ارسلان محمود	صدیق محمود	,,
310	دانیہ مقصود	مقصود احمد منعم	,,
311	جاہز احمد	حفیظ احمد	,,
312	کفیل احمد	حفیظ احمد	,,
313	کاظمہ ایمان	حفیظ احمد	,,
314	فاہامہ منان	ڈاکٹر عبدالمنان	,,
315	مرزا مسرور	مرزا عطاء السلام	,,
316	مدثر علی	حاجی عبدالرؤف	,,
317	نعمانہ صدیق	صدیق محمود	,,
318	اسامہ احمد	عزیز احمد	,,

319	سباطین جاوید	چوہدری رشید احمد جاوید	گلشن اقبال غربی
320	ثمارہ حیات	منور حیات احمد	,,
321	صومان احمد	ڈاکٹر عطاء المنان	,,
322	صومانہ منان	ڈاکٹر عطاء المنان	,,
323	سید نعمان مبشر	سید مبشر احمد	,,
324	تفہیم احمد	شیخ وسیم احمد	,,
325	طاہر احمد	بشارت احمد	,,
326	تسلیم شریف احمد	شمیم احمد	,,
327	عمیر شفیع ہاشمی	زبیر احمد ہاشمی	,,
328	عروسہ حامد	چوہدری حامد سمیع	,,
329	واصف احمد	نسیم احمد	,,
330	یاسر احمد	مسعود احمد اعوان	,,
331	ہدیٰ طارق	طارق احمد خان	,,
332	اعصام احمد شاہد	عبد الشکور شاہد	گلشن اقبال شرقی
333	عبد الکبیر احمد	وسیم احمد رفاقت	,,
334	ادیب احمد	افتخار الحق	,,
335	احد جاوید	شوکت جاوید	,,
336	عماد الدین	رانا خلیل الدین احمد	,,
337	اسماء محمود بدر	طارق محمود بدر	,,
338	ایقان محمود	ذیشان محمود	,,
339	ھبۃ النور مریم	مبارک احمد	,,
340	جاذب احمد	افتخار الحق	,,
341	کاشفہ احمد	شاہد احمد	,,

342	کومل شفیق	شفیق احمد بھٹی	گلشن اقبال شرقی
343	مانیہ محسن	محسن احمد	,,
344	مریم صدیقہ	شبیر احمد چیمہ	,,
345	مشعل ہدیٰ	ڈاکٹر ناصر علی	,,
346	قاسم علی طاہر	ڈاکٹر ناصر علی	,,
347	رعنا ایاز	نور محمد ایاز	,,
348	روحی منور	عارف منور	,,
349	سائرہ الیاس	محمد رفیق احمد شاد	,,
350	صالحہ داؤد	محمد داؤد	,,
351	سارہ ظہیر	ڈاکٹر ظہیر احمد	,,
352	سجیل احمد	شفیق احمد بھٹی	,,
353	شمائل محمود بدر	طارق محمود بدر	,,
354	سید محمد احمد	سید مسعود احمد	,,
355	سیدہ مریم صدیقہ	سید مسعود احمد	,,
356	سیدہ نور العین	سید مسعود احمد	,,
357	طاہرہ نعیم	نعیم سعید	,,
358	یسریٰ وسیم	وسیم احمد رفاقت	,,
359	زجاجہ شکور	عبد الشکور شاہد	,,
360	مناہل منصور	منصور احمد	,,
361	عدیلہ راشد	فضل احمد راشد	گلشن جامی
362	عدنان سمیع ملک	عبد السمیع ملک	,,
363	عافیہ عمران	عمران سیف	,,
364	احسن احمد	احمد نعمان	,,

365	علیم احمد	سلیم اللہ باجوہ	گلشن جامی
366	الماس محمود	محمود احمد حامد	,,
367	عمامہ نور	محمد اکرم	,,
368	امتہ الاعلیٰ علیزہ	عبدالطیف شاہد	,,
369	انس احمد	مبارک احمد ضیاء	,,
370	آصف عدنان باجوہ	سفیر احمد باجوہ	,,
371	اسماء خان	ابرار احمد بلوچ	,,
372	اطہر احمد داؤد	مظہر داؤد احمد	,,
373	عطیۃ المتین	جرار الحسن	,,
374	عاطف بلال چیمہ	محمد انور چیمہ	,,
375	عاطف محمود	محمود احمد	,,
376	عتیقہ رفیق	آغا رفیق	,,
377	عائشہ مہوش	حفیظ احمد مختار	,,
378	بسمہ قدیر	ڈاکٹر عبدالقدیر	,,
379	بلال احمد عارف	عبدالمجید مجاہد	,,
380	براہین	عامر سیف	,,
381	دانیہ نعمان	احمد نعمان	,,
382	اعجاز احمد	ڈاکٹر نثار احمد	,,
383	فائزہ واہلہ	محمد عاشق واہلہ	,,
384	فیاض احمد ناصر	ریاض احمد ناصر	,,
385	ہالہ سیف	عامر سیف	,,
386	حمدہ محمود	محمود احمد حامد	,,
387	حارث احمد	ابصار احمد	,,

388	حسیب احمد	محمد اکرم	گلشن جامی
389	ہاشم محمود	محمود احمد شاہد	,,
390	حزیم احمد	رحمت اللہ	,,
391	حزقیل احمد	عدیل احمد	,,
392	ابراہیم اکرم	محمد اکرم	,,
393	عرفان احمد چیمہ	منور احمد چیمہ	,,
394	کامران سلیم	سلیم احمد	,,
395	کاشف عمران ہاشمی	صابر عمران ہاشمی	,,
396	خلیق احمد	فضل احمد راشد	,,
397	خولہ طوبیٰ	محمد حنیف	,,
398	کومل جاوید	احمد جاوید	,,
399	لبنیٰ رفیق	آغا رفیق احمد	,,
400	مدیحہ افتخار	رانا افتخار احمد	,,
401	مدیحہ رضوان	راجہ رضوان احمد	,,
402	ماہین بشارت	بشارت احمد	,,
403	ماہد احمد	مبارک احمد	,,
404	ملیحہ نوید	نوید احمد مبشر	,,
405	ملائکہ نوید	نوید احمد مبشر	,,
406	مریم واہلہ	محمد اشرف واہلہ	,,
407	مہوش ثناء	رحمت اللہ	,,
408	منیب احمد	محمد حنیف	,,
409	نبیل احمد کاشف	فضل احمد راشد	,,
410	نادیہ افتخار	افتخار احمد	,,

411	نصیر احمد	منیر احمد	گلشن جامی
412	نگہت بشیر	بابو بشیر احمد	,,
413	نعمان احمد باجوہ	نعیم اللہ باجوہ	,,
414	نعمان احمد	جرار الحسن بلوچ	,,
415	اسامہ انور	انور صابر	,,
416	رمیز احمد	بشیر احمد	,,
417	رانا ذوالفقار احمد	رانا افتخار احمد	,,
418	ریحان احمد	راجہ رضوان احمد	,,
419	روبینہ عفت غزل	منور سعید	,,
420	صباحت امان احمد	منور الدین احمد	,,
421	صباح الدین	مجید الدین بھٹی	,,
422	سعدیہ سلیم	سلیم احمد	,,
423	ثناء طاہر	عبدالقادر طاہر	,,
424	ستنشاء طاہر	عبدالقادر طاہر	,,
425	سرمد احمد	مبارک احمد	,,
426	شاہد محمود	محمود گورایہ	,,
427	شاہزیب شوکت	فضل الرحمٰن شوکت	,,
428	شائستہ طارق	ثناءاللہ طارق	,,
429	سہیل منیر بھٹی	منیر احمد بھٹی	,,
430	سلطان احمد صدیقی	محمد حسن صدیقی	,,
431	سید سہیل احمد	سید نعیم احمد	,,
432	تنزیلہ تنویر	تنویر احمد	,,
433	تحمیدہ نعیم	نعیم احمد ناصر	,,

434	عروہ سیف	عامر سیف	گلشن جامی
435	اسامہ بن نصر	محمد نصراللہ	,,
436	ولید احمد	میاں رشید احمد	,,
437	زہرہ عمران ہاشمی	صابر عمران ہاشمی	,,
438	رشید بھٹی	ناصر احمد بھٹی	,,
439	عبدالباسط	عبداللطیف طاہر	گلشن سرسید
440	عبدالحفیظ	محمد کریم بٹ	,,
441	احمد علی	بشارت علی	,,
442	امتہ الشافی	تعارف احمد	,,
443	عائشہ نصیر	نصیر احمد چیمہ	,,
444	دانیال احمد جاوید	مبشر احمد جاوید	,,
445	فراز احمد شریف	محمد شریف	,,
446	فاطمہ حنا	مقبول جاہ	,,
447	غزالہ محمود	محمود احمد	,,
448	مائرہ منیر	منیر احمد	,,
449	میاں محمد معظم	میاں عبدالمجید	,,
450	قیصرہ جہاں	خلیل احمد	,,
451	شاہدہ شریف	محمد شریف	,,
452	شیخ عارف احمد بھنڈاری	مبشر احمد بھنڈاری	,,
453	شیخ راحیل احمد	شیخ رؤف احمد	,,
454	طاہر احمد	حبیب اللہ	,,
455	توحید احمد چیمہ	نصیر احمد چیمہ	,,
456	لقمان احمد	نصیر احمد	,,

457	نائلہ صدف	مظفر	گلشن سرسید
458	عطاء المنعم خان	افتخار احمد خان	گلشن عمیر
459	دانیال مبارک	طلحہ ادریس	,,
460	آصف احمد	لطیف احمد نعمان	,,
461	کلیم اللہ	نعیم احمد	,,
462	کاشفہ امبرین	لطیف احمد نعمان	,,
463	سمیر احمد	افتخار احمد تقی	,,
464	خواجہ ثمر فراز	شیراز تقی	,,
465	خلیل احمد	لئیق احمد	,,
466	ماہم عزیز	عبدالعزیز	,,
467	مریم صدیقہ	محمد اسلم زاہد	,,
468	محمد اعزاز طاہر	عبدالسمیع	,,
469	مزمل احمد	مبشر احمد	,,
470	نائلہ عزیز	عبدالعزیز	,,
471	ثمرین شیراز	شیراز تقی	,,
472	سید علی ہاشم	سید عبدالسلام	,,
473	سجیل احمد	لئیق احمد	,,
474	انیق احمد	لئیق احمد	ہاؤسنگ سوسائٹی
475	ماریہ حسین	محسن حسین	,,
476	حامد ثناء اللہ	طارق عطاء اللہ	,,
477	جعفر احمد	اعجاز احمد	,,
478	کمال احمد	فضل عمران	,,
479	ماریہ عفت	انس ربانی	,,

480	معیزہ صلاح الدین	صلاح الدین	ہاؤسنگ سوسائٹی
481	نجمہ اطہر	اطہر محمود	,,
482	صبیحہ محسن	محسن حسین	,,
483	عزیز احمد	اعجاز احمد	,,
484	زجاجہ احمد	عرفان احمد	,,
485	ناصرہ بشیر	بشیر الدین صدیقی	,,
486	افشاں نعیم	شیخ نعیم احمد	کورنگی کریک
487	امۃ الصبوح	حامد محمود گل	,,
488	عطاء الحئی	شیخ نعیم احمد	,,
489	عطاء الشافی	خلیل احمد	,,
490	عاطف محمود	ڈاکٹر فیاض محمود	,,
491	ایاز محمود	ڈاکٹر فیاض محمود	,,
492	دانیال محبوب	محبوب احمد شاکر	,,
493	فیضان وزیر	بشارت احمد	,,
494	حذیفہ محبوب	محبوب احمد شاکر	,,
495	کاشف محمود	ڈاکٹر فیاض محمود	,,
496	محمد طٰہٰ	محمد اکرم	,,
497	سعد احمد	نعیم احمد	,,
498	صبیحہ محمود	ڈاکٹر فیاض محمود	,,
499	سلمان رفیع	رفیع احمد	,,
500	ثمرین کنول	عبد العلی	,,
501	شافعہ خلیل	خلیل احمد	,,
502	شہریار طور	بشارت احمد	,,

503	شعیب منیر	منیر احمد شاہد	کورنگی کریک
504	عروسہ نور	نور الاسلام	,,
505	عظمیٰ وسیم	وسیم احمد	,,
506	وردہ نعیم	نعیم احمد	,,
507	عبدالحئی سندھو	ڈاکٹر عبدالقدوس سندھو	کورنگی کالونی
508	آفاق احمد	وسیم احمد طاہر	,,
509	عافات احمد	مشتاق احمد بھٹی	,,
510	افشاں اشرف	محمد اشرف	,,
511	احمد نعیم	محمد رفیق احمد شاد	,,
512	احتشام الحق	ضیاء الحق	,,
513	عطاء الکلیم احسن	شکیل احمد خان	,,
514	عطیہ نور	محمد اکرم	,,
515	بشریٰ محمود	محمود احمد وینس	,,
516	فصیح الرحمٰن	فیض الرحمٰن	,,
517	غزالہ نصیر	نصیر الدین	,,
518	حماد احمد	سمیع اللہ	,,
519	حمائل وسیم	رانا وسیم احمد خان	,,
520	جری اللہ	خالد محمود	,,
521	مبرور احمد	محمود احمد	,,
522	مدیحہ محمود	محمود احمد	,,
523	منصورہ شکور	عبدالشکور	,,
524	مصور احمد	منصور احمد	,,
525	مستنصر احمد	لیاقت علی	,,

526	نعمان قدوس سندھو	عبدالقدوس سندھو	کورنگی کالونی
527	نعمان شکیل	شکیل احمد خان	,,
528	رشید احمد سامی	مبارک احمد سامی	,,
529	رضیہ خان	مشتاق احمد خان	,,
530	صغیر احمد	محمد نذیر	,,
531	سلمان احمد	سلطان محمود	,,
532	شاہزیب احمد	فیض احمد	,,
533	شکیلہ عزیز	عزیز اللہ	,,
534	شاخ اقبال	ظفر اقبال	,,
535	طاہر محمود	محمود احمد وینس	,,
536	طیب محمود	ناصر محمود	,,
537	طیبہ نور	محمد اکرم	,,
538	عمیر احمد مبشر	مبشر احمد	,,
539	وجیہہ الرحمٰن سندھو	عبدالرحمٰن سندھو	,,
540	ولید شہزاد	شہزاد عامر	,,
541	امتہ الکافی	ذکاء اللہ	لانڈھی
542	دانش مبارک	مبارک احمد	,,
543	دانیال زاہد	سید زاہد علی شاہ	,,
544	خدیجہ شاہد ماہم	محمد عثمان شاہد	,,
545	ظافرہ عثمان	محمد عثمان شاہد	,,
546	سلمان احمد شاہد	محمد عثمان شاہد	,,
547	ندا مبارک	مبارک احمد	,,
548	رمیز احمد	نصیر احمد	,,

549	سلمیٰ نعیم	نعیم احمد	لانڈھی
550	مائرہ خالد	ارشاد حسین	,,
551	سرفراز احمد	گلزار احمد محمود	,,
552	سید مجتبیٰ طاہر	سید طاہر	,,
553	طیبہ مصطفیٰ	طٰہٰ مصطفیٰ	,,
554	وقاص الرحمٰن خالد	لطیف الرحمٰن طاہر	,,
555	منصور احمد	وقار احمد	,,
556	فریدہ بٹ	مبشر احمد	لیاقت آباد
557	غزالہ بٹ	مبشر احمد	,,
558	عبدالشافی منان	اکرام عابد	,,
559	احسن فرحان	مرزا فرحان شوکت	,,
560	حاجرہ عزیز	عزیز احمد	,,
561	لبیبہ اکبر	محمد اکبر	,,
562	محمد ظفر اللہ مہر	محمد نصر اللہ مہر	,,
563	مصور احمد	منور احمد شاہد	,,
564	نعمانہ اکبر	محمد اکبر	,,
565	نائلہ فرحان	مرزا فرحان شوکت	,,
566	صائمہ مبشر	مبشر احمد	,,
567	ثناء وجاہت	خواجہ وجاہت	,,
568	شیخ عبدالنصیر	شیخ عبدالقدیر	,,
569	شہریار عابد	اکرام عابد	,,
570	وحیدہ مبشر	مبشر احمد	,,
571	عروسہ طاہر	طاہر احمد	محمود آباد

572	بلال احمد	عمران رشید	محمود آباد
573	فاران احمد	عمران رشید	,,
574	فراست احمد	بشارت احمد	,,
575	گل ریاض محمود	محمود احمد ہاشمی	,,
576	کنول زوباریہ	آصف محمود کاہلوں	,,
577	محمود احمد ثانی	آصف محمود کاہلوں	,,
578	ملک سیف اللہ خان	ملک ناصر احمد خان	,,
579	مرزا مشہود احمد	مرزا غیور احمد	,,
580	محمد اویس توصیف	عبد المجید توصیف	,,
581	صدف محمود	عرفان محمود صدیقی	,,
582	شاہزیب	منور احمد	,,
583	شہریار احمد	طاہر احمد	,,
584	طیبہ صدیقی	عرفان محمود صدیقی	,,
585	طوبیٰ سہیل بٹ	سہیل بٹ	,,
586	سدرہ صدف	ملک منور احمد	ملیر کالونی
587	اعزاز احمد الطاف	امتیاز حسین شاہد	,,
588	فرینہ اعجاز	اعجاز حسین	,,
589	ھبہ وسیم	وسیم احمد	,,
590	ماریہ طاہر	طاہر محمود	,,
591	نصیر احمد	شریف احمد	,,
592	نعمانہ نور	امتیاز حسین شاہد	,,
593	اسامہ احمد	اشرف نواز	,,
594	سائرہ نسرین	بشیر احمد	,,

595	سجاد احمد	بشیر احمد بنگالی	ملیر کالونی
596	سلمان احمد	عدنان احمد	,,
597	انیب محمود	طاہر محمود	,,
598	ذیشان احمد	عدنان احمد	,,
599	عاقب مقبول	مقبول احمد	منظور کالونی
600	عائشہ شہزاد	شہزاد احمد	,,
601	دانش احمد	عرفان احمد	,,
602	داؤد المجیب	انعام المجیب	,,
603	فرہاد احمد	زاہد احمد مغل	,,
604	فرحان محمود	خالد محمود بھٹی	,,
605	فرحانہ احمد	عرفان احمد	,,
606	فرساد احمد	آصف احمد کاہلوں	,,
607	حامیہ بشریٰ	بشارت حمید	,,
608	ھبۃ الواسع	ارشد علی	,,
609	جالب احمد	آصف مقبول	,,
610	لبیب احمد سعید	سعید احمد	,,
611	ماہدہ عاطف	عاطف مقبول	,,
612	ملیحہ عتیق	ملک محمد عتیق	,,
613	ماریہ عمران	عمران ورک	,,
614	مریم شہزاد	شہزاد احمد	,,
615	مرتاض احمد	عاطف مقبول	,,
616	مبارز احمد	ملک محمد عتیق	,,
617	مصور احمد	محمد سلیم	,,

618	نائلہ بشیر	بشیر احمد	منظور کالونی
619	نعمان احمد	حاجی ناصر احمد	,,
620	نعمانہ علی	علی رضا احمد	,,
621	سفیر احمد	بشیر احمد	,,
622	سائر احمد	چوہدری نثار احمد	,,
623	سلمانہ نسرین	منور احمد	,,
624	سارہ شہزاد	شہزاد احمد	,,
625	تاشفہ عاطف	عاطف مقبول	,,
626	وجاہت احمد	زاہد احمد مغل	,,
627	ذیشان احمد یاسر	ارشد علی	,,
628	احمد کمال	احمر ندیم	ماڑی پور
629	علی ظفر	شیخ ظفر لطیف	,,
630	فراز احمد	اعجاز احمد شمس	,,
631	ملیحہ صدف	عبدالعزیز کاشف	,,
632	مہوش اشرف	محمد اشرف شاہد	,,
633	سجیل احمد	ساجد احمد	,,
634	شمائلہ حسین بٹ	خطیب حسین بٹ	,,
635	زرنش اشرف	محمد اشرف شاہد	,,
636	زنوبیہ ارشد	ارشد احمد محمود	,,
637	عبدالولی قیوم	عبدالباری قیوم	مارٹن روڈ
638	عابدہ پروین	محمد سلیم	,,
639	امتہ الباری سحر	ظہیر احمد	,,
640	فواد احمد طاہر	ناصر احمد شاہد	,,

641	محمد اسامہ طارق	طارق احمد	مارٹن روڈ
642	رانا خالد ولید	رانا غلام مصطفیٰ	,,
643	شیخ عبدالحفیظ	شیخ عبدالمالک	,,
644	طیب وحید	عبدالوحید	,,
645	عاصمہ یٰسین	خالد یٰسین	ماڈل کالونی
646	عبدالماجد	عبدالسلام	,,
647	عبدالنصیر جمال	عبدالوحید	,,
648	عافیہ عمران	عمران ناصر صدیقی	,,
649	عافیہ رضوان	رضوان احمد	,,
650	افشاں عمران	عمران خلیل ڈار	,,
651	عائشہ عمیم	محمد اسد اللہ شیخ	,,
652	علی عبدالرحمٰن	مسعود احمد بوٹا	,,
653	علی باسل	طارق مسعود علوی	,,
654	امتہ المجیب	عبدالوحید	,,
655	امتہ الشافی	منیر احمد	,,
656	بصیر احمد	رؤف احمد	,,
657	دانیہ داؤد	داؤد احمد	,,
658	دانیال احمد	حمید وقار	,,
659	دانش احمد قریشی	شاہد احمد قریشی	,,
660	درمانہ منصور	منصور احمد	,,
661	فریحہ شاہد	شاہد احمد	,,
662	فراست احمد	شفاعت احمد ناصر	,,
663	حسن علی عابد	محمد کریم عابد	,,

664	حزقیل احمد	بشارت احمد بھٹی	ماڈل کالونی
665	افتخار نعیم	نعیم اقبال شاکر	,,
666	انعام عارف	ماہی احمد خان	,,
667	کائنات شریف	شفیق احمد قمر	,,
668	مدیحہ صدف	تنویر احمد	,,
669	ماہم سعید	راجا سعید احمد	,,
670	ملیحہ نازلی	ادریس احمد انیس	,,
671	ملیکا شہزاد	سعید شہزاد بخاری	,,
672	مناہل عظیم	عظیم احمد بھٹی	,,
673	منصور احمد	محمود احمد سلہری	,,
674	مشارق احمد	منیر احمد نوید	,,
675	مبین احمد	حمید احمد وقار	,,
676	مدثر احمد	منور احمد	,,
677	محمد شہریار لطیف	محمد کاشف لطیف	,,
678	مجاہد علی	عبدالسلام	,,
679	منورہ مبارک	مبارک احمد	,,
680	منیب احمد	حنیف احمد علیم	,,
681	مسیّب نوید	منیر احمد نوید	,,
682	نائلہ طارق	طارق انجم	,,
683	نجیب احمد عمیر	چوہدری منور علی	,,
684	نیرہ منور	منور احمد	,,
685	نمرہ آصفہ	طارق علوی	,,
686	نعمان احمد ضیاء	محمد احمد ضیاء	,,

687	رامین مہر صدیقی	محمد عطاء العلیم صدیقی	ماڈل کالونی
688	رمیز احمد ثانی	نذیر احمد	,,
689	رانا وشال احمد	رانا محمد جاوید	,,
690	راشد یاسین	خالد یٰسین	,,
691	سبیکہ شہزاد	سعید شہزاد بخاری	,,
692	صبیحہ کنول	شفاعت احمد ناصر	,,
693	سفیر احمد	چوہدری نصیر احمد	,,
694	سفیر احمد	منیر احمد	,,
695	صائمہ صدف	سرور حسین طاہر	,,
696	سلمٰی رضوان	رضوان احمد	,,
697	ثاقب مقصود	مقصود احمد	,,
698	ثاقبہ یاسین	خالد یاسین	,,
699	صبغۃ الحیٔ	شفیق احمد قمر	,,
700	سیدہ تاشفہ کاشف	سید کاشف احمد	,,
701	تمثیلہ عمران	عمران خلیل ڈار	,,
702	تاشف احمد	شاہد احمد قریشی	,,
703	تاشفہ عمران	عمران احمد خان	,,
704	عروسہ خلعت	سعید اللہ	,,
705	وجاہت احمد	شفاعت احمد	,,
706	ولید احمد	سعید اللہ	,,
707	وقاص احمد خان	سعد محمود خان	,,
708	زریاب احمد شیخ	محمد اسد اللہ شیخ	,,
709	زہرہ صنوبر	ملک کریم الدین	,,

710	ذیشان احمد	عدنان ناصر صدیقی	ماڈل کالونی
711	نعیمہ امجد	امجد احمد	محمد علی سوسائٹی
712	ابصار احمد قمر	قمر احمد ذیشان	ناظم آباد
713	عدیل طاہر	طاہر احمد بٹ	,,
714	افشاں راشد	محمد راشد کھوکھر	,,
715	ایقان احمد	احسان الحق	,,
716	ایان ندیم	ملک نسیم احمد	,,
717	جری اللہ	وحید اللہ خان	,,
718	کافیہ ساجد	ڈاکٹر ساجد ارشاد	,,
719	خلود جاوید	فرخ جاوید	,,
720	ملک محمد یحییٰ	ملک محمد یعقوب	,,
721	سرور صدیقی	غلام محمد صدیقی	,,
722	شیخ نوید احمد	شیخ عبدالوحید	,,
723	عرفان احمد	کامران احمد	
724	مرزا منیب احمد	مرزا خورشید اقبال	,,
725	مرزا نیر جمال جاوید	مرزا جاوید اقبال	,,
726	میاں وقار احمد اظہر	میاں اظہر محمود	,,
727	مظفر احمد	عبدالماجد خان	,,
728	نائلہ منور	منور احمد خالد	,,
729	راحیلہ منور	منور احمد خالد	,,
730	راجہ زبیر راشد	راجہ عبداللطیف	,,
731	صباح الدین	صلاح الدین	,,
732	ثاقب محمود	طاہر محمود	,,

733	منصور احمد میر	وحید منظور میر	ناظم آباد
734	مُدیر احمد میر	وحید منظور میر	,,
735	مسرور احمد میر	وحید منظور میر	,,
736	عرفان احمد	منور احمد	نارتھ کراچی
737	عبدالحسیب احمد	ظہیر احمد بھٹی	,,
738	عافیہ عرفان	عرفان رشید	,,
739	امتہ الشافی	مدثر رفیق احمد	,,
740	اریبہ احمد	مظفر احمد	,,
741	عطاء المحسن	طارق پرویز	,,
742	عتیقہ سنبل	ظہیر احمد بھٹی	,,
743	باسمہ امبر	ساجد لطیف	,,
744	عماد رفیق احمد	مدثر رفیق احمد	,,
745	آنیہ عرفان	عرفان رشید	,,
746	فارس احمد	محمد آصف	,,
747	ہالہ مومن	ملک عبدالمومن	,,
748	حارث احمد شمس	پروفیسر شمس الدین	,,
749	خولہ بصالت	چوہدری بشارت احمد	,,
750	لبنٰی احمد	عبدالمنان محمود	,,
751	ملک معین الدین	ملک ظہیر الدین	,,
752	مناہل سید	طارق سیّد	,,
753	مسعود احمد	عبدالرؤف زاہد	,,
754	معزز احمد	مظفر احمد	,,
755	محسن احمد	خالد احمد	,,

756	محمد عاقب قدیر	ڈاکٹر عبدالقدیر	نارتھ کراچی
757	محمد ثاقب قدیر	ڈاکٹر عبدالقدیر	,,
758	منیبہ منور	منور احمد	,,
759	نمودِ سحر	طارق محمود کھوکھر	,,
760	نصیر احمد	خدا بخش چیمہ	,,
761	نازیہ خالد	خالد محمود قریشی	,,
762	رملہ خالد	خالد محمود قریشی	,,
763	سحرش ارنب	خالد احمد	,,
764	شاہزیب سفیر احمد	ظہیر احمد بھٹی	,,
765	ثوبیہ طاہر	محمد آصف طاہر	,,
766	سید حسن احمد	ڈاکٹر سید ارشاد حسین	,,
767	سید معاذ رضوی	سید عبدالعلی عامر رضوی	,,
768	تاشفہ آصف	محمد آصف گل	,,
769	طیبہ ارشاد	محمد ارشاد	,,
770	طیبہ سنبل	سہیل محسن	,,
771	عبیدہ عثمان	محمد آصف طاہر	,,
772	طلحہ احمد	رفیق احمد زید	اورنگی ٹاؤن
773	عبدالواسع	مبشر احمد نسیم	,,
774	افشاں بٹ	مظہر ستار بٹ	,,
775	امتہ الباقی	مبشر محمود	,,
776	امتہ النور	رشید الدین بٹ	,,
777	انس احمد	رشید الدین بٹ	,,
778	انصار حسین	ناصر حسین	,,

779	اطہر احمد	اظہر احمد	اورنگی ٹاؤن
780	عطیۃ الحیٔ	محمد سلیم احمد	,,
781	عطیۃ المجیب	ظہور احمد کیانی	,,
782	عطاء الکریم بٹ	مظہر بٹ	,,
783	فریحہ عظمت	عظمت محمود	,,
784	فارس احمد	رزاق احمد	,,
785	فرزانہ شوکت	ڈاکٹر شوکت علی	,,
786	فیضان احمد	عدنان منیر	,,
787	فوزان احمد	مبشر محمود	,,
788	عرفان سرمد طاہر	محمد یعقوب	,,
789	کامران یوسف	محمد یوسف	,,
790	کاشان احمد	منیر احمد	,,
791	کنزہ الٰہی	شیخ بابر الٰہی	,,
792	لاریب رحمٰن	عطاء الرحمٰن	,,
793	محمد ابراہیم	عطاء الرحمٰن طاہر	,,
794	محمد عثمان	محمد اکرم	,,
795	نعیم احمد طاہر	خورشید احمد کیانی	,,
796	نور الہدیٰ	شاہد محمود انصاری	,,
797	قوی احمد	عطاء الرحمٰن	,,
798	رضوان احمد	رفاقت احمد	,,
799	رضوان احمد	عطاء الرحمٰن طاہر	,,
800	صبیحہ سلطانہ	ملک دوست محمد ریحان	,,
801	صائمہ صدف	سرور حسین طاہر	,,

802	سرمد احمد	منیر احمد ضیاء	اورنگی ٹاؤن
803	شاہزیب احمد	تنویر ستار بٹ	,,
804	شیراز شوکت	ڈاکٹر شوکت علی	,,
805	شیخ درمان احمد	شیخ شاہد احمد	,,
806	شیخ ثمر احمد	شیخ طارق احمد	,,
807	شیخ وجاہت احمد	شیخ برکت علی	,,
808	شرجیل احمد گوندل	چوہدری رشید احمد	,,
809	سید محمد ذکی احمد شاہ	سید محمد افتخار شاہ	,,
810	سید نعمان احمد	سید محمد احمد شاہ	,,
811	سید صبیح احمد شاہ	سید محمد اختر شاہ	,,
812	سید عمیر عالم شاہ	سید منور احمد شاہ	,,
813	طاہر احمد کرامت	کرامت حسین مختار	,,
814	تکریم احمد	شاہد احمد	,,
815	تکریم احمد	آصف عمران	,,
816	تاشفہ مسعود	مسعود طارق بٹ	,,
817	ذکی احمد	مسرور احمد	,,
818	عبدالقیوم	عبدالجبار صدیق	رفاہ عام
819	ابرار احمد	افتخار احمد	,,
820	ادیبہ عمران	عمران اطہر	,,
821	ادیب احمد	مبشر احمد	,,
822	عادل حسین	افتخار حسین	,,
823	عافیہ سلطانہ	محمد سلطان	,,
824	احمد فیاض	محمد لئیق	,,

825	آنیہ عمران	عمران اطہر	رفاہ عام
826	آصفہ سعید	کاشف سعید	,,
827	عطیۃ الغالب	عبدالخالق	,,
828	باریہ مزمل	مزمل بشیر	,,
829	بصیر احمد	نصیر احمد	,,
830	چوہدری حماد احمد	عمران اطہر	,,
831	چوہدری حارث احمد	عمران اطہر	,,
832	چوہدری رضوان الٰہی	عمران اطہر	,,
833	دانش احمد	مبشر احمد	,,
834	درمانہ احمد	فرمان احمد ناصر	,,
835	فراز احمد	اعجاز احمد	,,
836	فریدہ نور	محسن احمد	,,
837	فریحہ احمد	فرمان احمد ناصر	,,
838	فرزان احمد	سلمان احمد	,,
839	فواد احمد طارق	نصیر احمد	,,
840	فضہ عرفان	عرفان اطہر	,,
841	ہمایوں احمد	مبارک احمد	,,
842	کامران اظہر	عرفان اطہر	,,
843	خالد ولید احمد	مرزا لطف القدوس	,,
844	خضران احمد	مزمل بشیر	,,
845	کرن شہزادی	محمد یوسف	,,
846	لبید احمد	مرزا لطف القدوس	,,
847	ماریہ عاصم	ڈاکٹر عاصم	,,

848	منصور احمد گوندل	جاوید احمد گوندل	رفاہ عام
849	مریم سوسن	عبدالحفیظ	,,
850	مرزا عاطف احمد	مرزا عبدالمجید	,,
851	مبارک احمد	فرحت اللہ	,,
852	محمد انعام	محمد رافع	,,
853	محمد ذیشان اکرم	محمد اکرم	,,
854	محمد احمد	مسعود احمد	,,
855	محمد عظیم مغل	مرزا رفیق احمد	,,
856	محمد احسن بھٹی	منصور احمد بھٹی	,,
857	مصور احمد	منور احمد	,,
858	نبیلہ رمضان	رمضان احمد	,,
859	نورالسلام	مبشر احمد	,,
860	اسامہ خالد	فاروق احمد	,,
861	رضوان احمد	محمد یوسف	,,
862	سفیر احمد	نصیر احمد	,,
863	سلمیٰ سلیم	سلیم احمد باجوہ	,,
864	سمیع اللہ	منور احمد	,,
865	ثاقب رضا	شبیر احمد	,,
866	شاذ احمد	شاہد محمود قریشی	,,
867	شاہزیب	مبارک احمد	,,
868	شاہزیب	عامر کریم	,,
869	طاہر شوکت	شوکت علی	,,
870	تمکین احمد	رانا زاہد احمد	,,

871	طوبیٰ عمران	عمران احمد بھٹی	رفاہ عام
872	عمیر فاروق مرزا	مرزا محمد جمیل	,,
873	وحیدہ امبر	عبدالخالق	,,
874	وردہ عرفان	عرفان اظہر	,,
875	ذیشان احمد	منیر احمد	,,
876	افنان احمد	منیر احمد	,,
877	اشتیاق احمد	محمد یوسف	,,
878	عطاء المنعم	محمد رشید	,,
879	فریحہ احمد	فرمان احمد ناصر	,,
880	آمنہ بتول	ملک عبدالرشید	صدر
881	انس احمد	ارفاق احمد	,,
882	ارسلان احمد	ارفاق احمد	,,
883	باریہ	سلیم انور	,,
884	فائق احمد	شمیم احمد	,,
885	فائقہ ثمرہ	نعیم اللہ طاہر	,,
886	فریحہ طارق	طارق احمد	,,
887	فضل کریم شاہ	سید محمد شاہ	,,
888	حارث احمد	شہزاد احمد	,,
889	جاذبہ خالد	خالد لطیف	,,
890	محمد کاشف تبسم	محمد نسیم تبسم	,,
891	محمد طلحہ	جاوید اقبال	,,
892	نائمہ جاوید	جاوید اقبال	,,
893	قراۃ العین	رشید احمد	,,

894	صابحہ کنول	ملک عبدالرشید	صدر
895	سجیل احمد	محمد عباس	,,
896	شہلیزہ سعید	مسعود احمد سعید	,,
897	سید عمر حسین	سید نسیم حسین	,,
898	تہمینہ تسلیم	اسماعیل خان	,,
899	تاسف محمود	آصف محمود	,,
900	عمیر احمد	نعیم انور	,,
901	عمر رضا بھٹی	صدیق احمد بھٹی	,,
902	انیقہ شفیق	شفیق احمد	اسٹیل ٹاؤن
903	اطیب عارف	محمد عارف صدیقی	,,
904	ایاز احمد ملک	اشتیاق احمد	,,
905	اعظم سعید	شیخ سعید احمد	,,
906	اظہر احمد	نبی بخش	,,
907	بدر النساء	محمد ایوب	,,
908	بلال احمد قریشی	جمال احمد قریشی	,,
909	دانش احمد	مبشر احمد	,,
910	عرفان احمد قریشی	جمال احمد قریشی	,,
911	نمرہ آفرینش	فیاض رسول	,,
912	جاہد محمود	شاہد محمود	,,
913	جاذبہ منور	منور احمد	,,
914	جاذب احمد	مسلم احمد	,,
915	کمال احمد	اجمل احمد	,,
916	کنزہ نصیر	نصیر ورک	,,

917	کاشفہ شاہد	شاہد پرویز	اسٹیل ٹاؤن
918	کشمالہ مسلم	مسلم احمد	,,
919	مرزا طلال احمد	مرزا مبشر احمد	,,
920	معیز احمد	منور احمد	,,
921	نعمان احمد	خلیل احمد	,,
922	رابعہ سعید	شیخ سعید احمد	,,
923	راہب جرید	محمد عارف صدیقی	,,
924	رمیز احمد	غلام حسین	,,
925	سعد رفیق	پیر رفیق احمد	,,
926	صبار شکور	عاطف ضیاء	,,
927	سائرہ انور	انور علی	,,
928	سائرہ شفیق	شفیق احمد خان	,,
929	صلاح الدین	انور علی	,,
930	شمائلہ عباس	عباس احمد	,,
931	سلمان احمد	سلطان احمد	,,
932	سمیرا انور	انور علی	,,
933	وجیہہ الرحمٰن	ملک حفیظ الرحمٰن	,,
934	وقاص احمد	مبشر احمد	,,
935	ذیشان احمد	سلطان احمد	,,
936	عطاء الکریم	مظفر محمود	تیموریہ
937	عطاء ربی	منور احمد ملک	,,
938	فرہاد احمد خان	طاہر احمد خان	,,
939	فریحہ عروج	خواجہ محمد اقبال	,,

940	حاشر علیم منعم	شیخ عامر علیم	تیموریہ
941	اقرا شاہد	شاہد محمود	,,
942	لبیب احمد باجوہ	محمد رفیق باجوہ	,,
943	مبشر احمد خان	وسیم احمد خان	,,
944	محمد طلحہ قریشی	قریشی محمد الیاس	,,
945	انس احمد	راشد احمد آرائیں	,,
946	تہمینہ راشد	راشد احمد آرائیں	,,
947	فیضیاء	سلمان احمد ملک	,,
948	علیم احمد	عطاء الکلیم	گلزار ہجری
949	امتہ العالی	اشفاق احمد مغل	,,
950	امتہ الھادی فاروقی	عبدالنصیر فاروقی	,,
951	امتہ المقیت	عبدالشکور	,,
952	انیق احمد	خلیق احمد	,,
953	ارسلان احمد	داؤد احمد	,,
954	ایاز احمد	محمد رفیق	,,
955	بدر فاروق	عمر فاروق	,,
956	بریرہ صدف	مقصود احمد	,,
957	بسمہ اشرف	محمد اشرف	,,
958	بسمہ طارق	طارق محمود	,,
959	بہزاد احمد	چوہدری منیر احمد	,,
960	برہان احمد	محمد نعمان	,,
961	داؤد احمد	عبدالفہیم	,,
962	فیضان احمد گل	افضال احمد گل	,,

963	فریال سرور	سید محمد سرور	گلزارِ ہجری
964	فوزیہ شاہد	شاہد علی	,,
965	حارث محمود فاتح	طارق محمود	,,
966	حسان احمد	داؤد احمد	,,
967	حنا امتہ القدوس	حافظ گلزار احمد	,,
968	حرا سجاد	سجاد احمد خان	,,
969	کامران سعید	اسد سعید	,,
970	خواجہ احمد مختار	خواجہ عدنان منصور	,,
971	مونس احمد	چوہدری محمد عتیق	,,
972	مباہل احمد	سید مجاہد توحید	,,
973	مبشر احمد اعوان	مظفر احمد اعوان	,,
974	مبشر احمد	سید مجاہد توحید	,,
975	محمد احسان	محمد ارشد قریشی	,,
976	محمد محسن	محمد ارشد قریشی	,,
977	مجیب الرحمٰن	افتخار الرحمٰن	,,
978	مصور احمد ظفر	مظفر احمد	,,
979	مصور احمد	مظفر احمد بلوچ	,,
980	نبیل احمد کلیم	محمد کلیم	,,
981	نعمانہ کاشف	سعید کاشف	,,
982	رحیق احمد	خلیق احمد	,,
983	رضیہ منان	عبد المنان	,,
984	رضوان احمد	داؤد احمد	,,
985	صباحت جمیل	محمد عبد الجمیل	,,

986	سفیر احمد طاہر	ڈاکٹر منور احمد	گلزار ہجری
987	سفیان احمد	رشید احمد	,,
988	سجاد احمد	ملک شاہد احمد	,,
989	ساجدہ انعم	عقیل احمد فاروقی	,,
990	صعالہ قمر	مقصود احمد	,,
991	ثناء شاہد	ملک شاہد احمد	,,
992	ثاقب احمد	ایم محسن	,,
993	سعود احمد	عبد الشکور	,,
994	شافعہ شاہد	شاہد احمد مغل	,,
995	شیخ تنویر احمد	شیخ ظفر احمد اقبال	,,
996	شمائل بن طاہر	حمید احمد طاہر	,,
997	صوفیہ سعید	اسد سعید	,,
998	صہیب احمد کلیم	محمد کلیم	,,
999	سبحان مصور	مبشر احمد صادق	,,
1000	سید اطہر مسعود احمد	سید محمد سرور شاہ	,,
1001	سید تکریم احمد شاہ	سید وسیم احمد شاہ	,,
1002	تبریز احمد	عبد الاحد	,,
1003	طاہرہ نعیم	نعیم احمد	,,
1004	توثیق احمد	چوہدری محمد عتیق	,,
1005	عروسہ کاشف	سعید کاشف	,,
1006	عثمان احمد	بابر مغل	,,
1007	وجیہہ انعم	مشہود احمد قریشی	,,
1008	زبیدہ منیر	چوہدری منیر احمد	,,

گوشوارہ عہدیداران جماعت احمدیہ کراچی

عہدہ	1910ء	1918ء	1926ء
پریذیڈنٹ			شیخ نیاز محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ			
جنرل سیکرٹری	بابو خداداد خان صاحب رسائیدار	منشی فرزند علی شاہ صاحب	حاجی عبدالکریم صاحب
محاسب			رفیع الزماں خان صاحب
آڈیٹر			
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)			سید رحمت علی شاہ صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت			ڈاکٹر محمد بخش صاحب
سیکرٹری مال			
سیکرٹری امورِ عامہ			عبدالرزاق خان صاحب
سیکرٹری امورِ خارجہ			
سیکرٹری وصایا			
سیکرٹری ضیافت			
امین			
سیکرٹری جائیداد			
	7	8	9

عہدہ	1927ء	1928ء	1930-31ء
پریذیڈنٹ	شیخ نیاز محمد صاحب	شیخ نیاز محمد صاحب	عبدالرزاق خان صاحب
وائس پریزیڈنٹ			ڈاکٹر حاجی خان صاحب
جنرل سیکرٹری	مولوی عبدالغفور صاحب	محمد عبدالرحمٰن صاحب	اللہ داد خان صاحب
محاسب	شیخ رفیع الدین صاحب	شیخ رفیع الدین صاحب	
آڈیٹر		چوہدری محمد شریف صاحب	شیخ محمد غوث صاحب
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)	رفیع الزماں خان صاحب	چوہدری علی احمد صاحب	رفیع الزماں خان صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت		شیخ نیاز محمد صاحب	
سیکرٹری مال			شیخ رفیع الدین احمد صاحب
سیکرٹری امورِ عامہ		چوہدری محمد شریف صاحب	شیخ محمد صدیق صاحب
سیکرٹری امورِ خارجہ			
سیکرٹری وصایا			
سیکرٹری ضیافت			
امین			
سیکرٹری جائیداد			
	10	11	12

عہدہ	1932ء		
پریذیڈنٹ	ڈاکٹر محمد بخش صاحب		
وائس پریزیڈنٹ			
جنرل سیکرٹری	ڈاکٹر حاجی خان صاحب		
محاسب			
آڈیٹر			
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)	بابو اللہ داد صاحب		
سیکرٹری تعلیم وتربیت	بھائی محمد رمضان صاحب		
سیکرٹری مال	بابو رفیع الزماں خان صاحب		
سیکرٹری امورِعامہ			
سیکرٹری امورِخارجہ			
سیکرٹری وصایا			
سیکرٹری ضیافت			
امین			
سیکرٹری جائیداد			
	12.a		

عہدہ	1933-34ء	1934-35ء	1937-38ء
پریذیڈنٹ	ڈاکٹر حاجی خان صاحب	سید رحمت علی شاہ صاحب	ڈاکٹر بدرالدین صاحب
وائس پریذیڈنٹ	ڈاکٹر محمد بخش صاحب	حاجی عبدالکریم صاحب	
جنرل سیکرٹری	حاجی عبدالکریم صاحب	حاجی عبدالکریم صاحب	
محاسب	رفیع الزماں خان صاحب	رفیع الزماں خان صاحب	
آڈیٹر		حاجی عبدالکریم صاحب	
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)	اللہ داد خان صاحب	اللہ داد خان صاحب	امین الدین عباسی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت	ڈاکٹر محمد بخش صاحب	محمد نواز کٹکی صاحب	
سیکرٹری مال		رفیع الزماں خان صاحب	
سیکرٹری امورِ عامہ	چوہدری محمد دین صاحب	سید رحمت علی شاہ صاحب	
سیکرٹری امورِ خارجہ	ماسٹر عبدالغفور صاحب	سید رحمت علی شاہ صاحب	
سیکرٹری وصایا	صوفی عبدالحکیم صاحب	مولوی غلام حسین صاحب	
سیکرٹری ضیافت	فتح محمد شرما صاحب	ملک مبارک احمد صاحب	
امین			
سیکرٹری رشتہ ناطہ			
سیکرٹری تالیف وتصنیف			
قاضی			
سیکرٹری تحریک جدید			
	13	14	

عہدہ	1938-40ء	1941ء	1941-42ء
پریذیڈنٹ	حاجی عبدالکریم صاحب	ڈاکٹر حاجی خان صاحب	سید رحمت علی شاہ صاحب
وائس پریذیڈنٹ	فرزند علی شاہ صاحب		
جنرل سیکرٹری			
محاسب	حکیم دین محمد صاحب		
آڈیٹر	رحمت علی شاہ صاحب	رفیع الزماں خان صاحب	بابومنیر احمد خان صاحب
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)	حاجی عبدالکریم صاحب	بابو اللہ داد خان صاحب	
سیکرٹری تعلیم وتربیت	محمد نواز کٹکی صاحب	مولوی محمد نواز کٹکی صاحب	فیض الحق خان صاحب
سیکرٹری مال	رفیع الزماں خان صاحب	چوہدری فضل احمد صاحب	چوہدری احمد جان صاحب
سیکرٹری امورِ عامہ	رحمت علی شاہ صاحب	رحمت علی شاہ صاحب	
سیکرٹری امورِ خارجہ	رحمت علی شاہ صاحب		ڈاکٹر کرنل غلام احمد صاحب
سیکرٹری وصایا	فتح محمد شرما صاحب	چوہدری فضل احمد صاحب	
سیکرٹری ضیافت	ملک مبارک احمد صاحب		
امین	حکیم دین محمد صاحب		
سیکرٹری رشتہ ناطہ		چوہدری احمد جان صاحب	
سیکرٹری تالیف وتصنیف	حاجی عبدالکریم صاحب		
قاضی		مولوی محمد نواز کٹکی صاحب	
سیکرٹری تحریک جدید	رفیع الزماں خان صاحب		
	16	17	18

عہدہ	1942-44ء	1944-46ء	1946-47ء
پریذیڈنٹ	چوہدری فضل احمد صاحب	چوہدری فضل احمد صاحب	چوہدری فضل احمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ		ڈاکٹر محمد حسین صاحب	چوہدری احمد جان صاحب
جنرل سیکرٹری			
محاسب			
آڈیٹر		محمد نواز کٹکی صاحب	
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)	مولوی محمد نواز کٹکی صاحب	امین الدین عباسی صاحب	
سیکرٹری تعلیم وتربیت		چوہدری انور علی صاحب	
سیکرٹری مال	بابو فیض الحق خان صاحب	چوہدری احمد جان صاحب	انور علی صاحب
سیکرٹری امورِ عامہ	ڈاکٹر محمد حسین صاحب	چوہدری احمد جان صاحب	
سیکرٹری امورِ خارجہ	ڈاکٹر کرنل غلام احمد صاحب	منیر احمد خان صاحب	
سیکرٹری وصایا			
سیکرٹری ضیافت			
امین			
سیکرٹری رشتہ ناطہ			
سیکرٹری تالیف وتصنیف			
قاضی			
سیکرٹری تحریک جدید			رفیع الزماں خان صاحب
	[19]	[21]	[22]

عہدہ	1947-48ء	1948-50ء	
پریذیڈنٹ		حافظ عبدالسلام ساحب	
وائس پریذیڈنٹ			
جنرل سیکرٹری	بابو اللہ داد صاحب		
محاسب	عبدالحق رامہ صاحب	عبدالوہاب صاحب	
آڈیٹر	سید رحمت علی شاہ صاحب	حاجی عبدالکریم صاحب	
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)	حکیم قیس مینائی صاحب		
سیکرٹری تعلیم وتربیت	بابو محمد اقبال صاحب		
سیکرٹری مال	عبدالحق رامہ صاحب		
سیکرٹری امورِ عامہ	چوہدری احمد جان صاحب		
سیکرٹری امورِ خارجہ	چوہدری احمد جان صاحب		
سیکرٹری وصایا	مرزا فتح محمد صاحب	ڈپٹی محمد حسین صاحب	
سیکرٹری ضیافت	ملک غلام ربّانی صاحب		
امین	ڈاکٹر حاجی خان صاحب	چوہدری شریف احمد صاحب	
سیکرٹری رشتہ ناطہ			
سیکرٹری تالیف وتصنیف			
قاضی	مولوی محمد نواز کٹکی صاحب		
سیکرٹری تحریک جدید			
	23	24	

عہدہ	1950ء	1951ء	1953-56ء
امیر	چوہدری عبداللہ خان صاحب	چوہدری عبداللہ خان صاحب	چوہدری عبداللہ خان صاحب
نائب امیر		چوہدری بشیر احمد صاحب	
جنرل سیکرٹری	محمد نواز ککی صاحب	محمد نواز ککی صاحب	میجر شمیم احمد صاحب
محاسب	چوہدری لطیف احمد طاہر صاحب		لطیف احمد طاہر صاحب
آڈیٹر	ضیاء الحق خان صاحب		ضیاء الحق خان صاحب
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
سیکرٹری تعلیم وتربیت	مولوی عبدالمجید صاحب		مولوی عبدالمجید صاحب
سیکرٹری مال	عبدالحق رامہ صاحب	عبدالحق رامہ صاحب	عبدالحق رامہ صاحب
سیکرٹری امور عامہ	چوہدری احمد جان صاحب	چوہدری احمد جان صاحب	
سیکرٹری جائیداد		ڈاکٹر محمد نسیم خان صاحب	ڈاکٹر محمد نسیم خان صاحب
سیکرٹری وصایا	چوہدری ہدایت اللہ صاحب		شیخ عبدالوہاب صاحب
سیکرٹری ضیافت	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	
امین	چوہدری شریف احمد صاحب		چوہدری شریف احمد صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ			چوہدری محمد حسین صاحب
سیکرٹری تالیف وتصنیف	مولوی عبدالمجید صاحب		مولوی عبدالمجید صاحب
قاضی	شیخ اعجاز احمد صاحب		
سیکرٹری تحریک جدید	چوہدری فیض عالم صاحب		
	[25]	[26]	

عہدہ	1958-59ء	1959-60ء	
امیر	چوہدری عبداللہ خان صاحب	شیخ رحمت اللہ صاحب	
نائب امیر	شیخ رحمت اللہ صاحب	میجر شمیم احمد صاحب	
جنرل سیکرٹری	میجر شمیم احمد صاحب	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	
محاسب	مرزا عبدالرحمٰن صاحب		
آڈیٹر	محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	
سیکرٹری (دعوت الی اللہ)		سید سخاوت شاہ صاحب	
سیکرٹری تعلیم وتربیت	چوہدری عبدالمجید صاحب	چوہدری عبدالمجید صاحب	
سیکرٹری مال	شیخ عبدالوہاب صاحب	شیخ عبدالوہاب صاحب	
سیکرٹری امورِ عامہ	چوہدری احمد مختار صاحب	چوہدری احمد مختار صاحب	
سیکرٹری جائیداد	سید غلام مرتضٰی صاحب		
سیکرٹری وصایا	شیخ رفیع الدین احمد صاحب	شیخ رفیع الدین احمد صاحب	
سیکرٹری ضیافت	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	
امین			
سیکرٹری رشتہ ناطہ	مولوی عبدالحمید صاحب	مولوی عبدالحمید صاحب	
سیکرٹری تالیف وتصنیف	مولوی عبدالمجید صاحب	مولوی عبدالحمید صاحب	
قاضی	سید افتخار حسین صاحب	سید افتخار حسین صاحب	
سیکرٹری تحریک جدید	عبدالحق صاحب ورک	عبدالحق صاحب ورک	
	27	27.a	

عہدہ	1961-62ء	1962-63ء	1963-64ء
امیر	شیخ رحمت اللہ صاحب	شیخ رحمت اللہ صاحب	شیخ رحمت اللہ صاحب
نائب امیر	چوہدری احمد مختار صاحب	مولوی عبدالمجید صاحب	مولوی عبدالمجید صاحب
جنرل سیکرٹری	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	چوہدری عبدالمجید صاحب	چوہدری عبدالمجید صاحب
محاسب	مرزا عبدالرحمٰن صاحب	مرزا عبدالرحمٰن صاحب	مرزا عبدالرحمٰن صاحب
آڈیٹر	محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری
سیکرٹری اصلاح وارشاد	سید سخاوت شاہ صاحب	سید سخاوت شاہ صاحب	چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب
سیکرٹری تعلیم	چوہدری عبدالمجید صاحب	محمد یٰسین صاحب لکھنوی	سید سخاوت شاہ صاحب
سیکرٹری مال	شیخ عبدالوہاب صاحب	شیخ عبدالوہاب صاحب	چوہدری نذیر احمد صاحب
سیکرٹری وقف جدید	ملک مبارک احمد صاحب	چوہدری نذیر احمد صاحب	چوہدری نذیر احمد صاحب
سیکرٹری جائیداد		چوہدری احمد جان صاحب	چوہدری احمد جان صاحب
سیکرٹری وصایا	شیخ رفیع الدین صاحب	شیخ رفیع الدین صاحب	شیخ رفیع الدین صاحب
سیکرٹری ضیافت	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب
سیکرٹری خدمت خلق	مسعود احمد خورشید صاحب	مسعود احمد خورشید صاحب	
سیکرٹری رشتہ ناطہ	مولوی عبدالمجید صاحب	سید محمد یوسف شاہ صاحب	سید محمد یوسف شاہ صاحب
سیکرٹری تالیف وتصنیف	مولوی عبدالمجید صاحب	مولوی عبدالمجید صاحب	مولوی عبدالمجید صاحب
قاضی	سردار محمد بشیر صاحب	سردار محمد بشیر صاحب	
سیکرٹری تحریک جدید	چوہدری فیض عالم چنگوی صاحب	چوہدری فیض عالم چنگوی صاحب	چوہدری فیض عالم چنگوی صاحب
	28	29	30

عہدہ	1966-67ء	1967-68ء	
امیر	چوہدری احمد مختار صاحب	چوہدری احمد مختار صاحب	
نائب امیر	کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب	کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب	
جنرل سیکرٹری	چوہدری عبدالمجید صاحب	چوہدری عبدالمجید صاحب	
محاسب	مرزا عبدالرحمٰن صاحب		
آڈیٹر	نذیر احمد سیالکوٹی صاحب		
سیکرٹری اصلاح وارشاد	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	
سیکرٹری تعلیم	آفتاب احمد صاحب بسمل	آفتاب احمد صاحب بسمل	
سیکرٹری مال	چوہدری نذیر احمد صاحب	چوہدری نذیر احمد صاحب	
سیکرٹری وقف جدید	محمد شفیع خان صاحب		
سیکرٹری جائیداد	چوہدری احمد جان صاحب	چوہدری احمد جان صاحب	
سیکرٹری وصایا	شیخ رفیع الدین صاحب	شیخ رفیع الدین صاحب	
سیکرٹری ضیافت	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	
سیکرٹری خدمت خلق			
سیکرٹری رشتہ ناطہ	سید محمد یوسف شاہ صاحب	سید محمد یوسف شاہ صاحب	
سیکرٹری تالیف و تصنیف	مولوی عبدالمجید صاحب	مولوی عبدالمجید صاحب	
قاضی	سردار محمد بشیر صاحب	سردار محمد بشیر صاحب	
سیکرٹری تحریک جدید	چوہدری فیض عالم چنگوی صاحب	چوہدری فیض عالم چنگوی صاحب	
	31	33	

عہدہ	1974-75ء	1984-86ء
امیر	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
نائب امیر	مکرم میجر شمیم احمد صاحب	
جنرل سیکرٹری	مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب	مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب
محاسب	مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	مکرم محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب
آڈیٹر	مکرم محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب	مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب
سیکرٹری امور عامہ		مکرم چوہدری محمد اقبال منہاس صاحب
سیکرٹری تعلیم	مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل	مکرم عطاء الرحمٰن طاہر صاحب
سیکرٹری مال	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب
سیکرٹری وقف جدید	مکرم محمد شفیع صاحب	مکرم کیپٹن شمیم خالد صاحب
سیکرٹری جائیداد		مکرم شیخ عبدالمجید صاحب
سیکرٹری وصایا	مکرم شیخ رفیع الدین صاحب	
سیکرٹری ضیافت		مکرم شیخ عبدالمجید صاحب
سیکرٹری خدمت خلق		
سیکرٹری رشتہ ناطہ	مکرم صدرالدین کھوکھر صاحب	مکرم صدرالدین کھوکھر صاحب
سیکرٹری تالیف وتصنیف		مکرم عبیداللہ علیم صاحب
قاضی		مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب
سیکرٹری تحریک جدید		مکرم کمانڈر عبدالمومن صاحب

عہدہ	1995-98ء	عہدہ	1995-98ء
امیر	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	سیکرٹری تعمیرات	مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب
نائب امیر	مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب	قاضی	مکرم علی احمد طارق صاحب
جنرل سیکرٹری	مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب	آڈیٹر	مکرم محمود احمد بھٹی صاحب
سیکرٹری مال	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	محاسب	مکرم محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب
سیکرٹری تحریک جدید	مکرم کمانڈر عبدالمومن صاحب	سیکرٹری عاملہ	مکرم اسلم امتیاز صاحب
سیکرٹری وقف جدید	مکرم عبدالمنان صاحب		
سیکرٹری تعلیم القرآن	مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب		
سیکرٹری تعلیم	مکرم قاضی ایم جے اسعد صاحب		
سیکرٹری وصایا	مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب		
سیکرٹری رشتہ ناطہ	مکرم صدرالدین کھوکھر صاحب		
سیکرٹری جائیداد	مکرم شیخ عبدالمجید صاحب		
سیکرٹری دعوت الی اللہ	مکرم جمیل احمد بٹ صاحب		
سیکرٹری امور خارجہ	مکرم نواب مودود احمد خانصاحب		
سیکرٹری ضیافت	مکرم راجہ ناصر احمد صاحب		
سیکرٹری وقف نو	مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب		
سیکرٹری تالیف وتصنیف	مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب		
سیکرٹری صنعت وتجارت	مکرم عبدالباسط مہتہ صاحب		

نوٹ: 1996ء میں مکرم نواب مودود احمد خان صاحب کو امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر کیا گیا۔

عہدہ	2003-07ء	عہدہ	2003-07ء
امیر	مکرم نواب مودود احمد خانصاحب	سیکرٹری تعمیرات	مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب
نائب امیر	مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب	قاضی	مکرم علی احمد طارق صاحب
نائب امیر	مکرم بریگیڈئر اعجاز احمد صاحب	سیکرٹری صنعت وتجارت	مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
جنرل سیکرٹری	مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب	آڈیٹر	مکرم محمود احمد بھٹی صاحب
سیکرٹری مال	مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب	محاسب	مکرم محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب
سیکرٹری تحریک جدید	مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب	سیکرٹری عاملہ	مکرم اسلم امتیاز صاحب
سیکرٹری وقف جدید	مکرم نعیم احمد خان صاحب	سیکرٹری امور عامہ	مکرم سعید احمد خان صاحب
سیکرٹری تعلیم القرآن	مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب	سیکرٹری نو مبائعین	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم	مکرم بریگیڈئر عبدالوہاب صاحب	سیکرٹری سمعی و بصری	مکرم عبدالستار قمر صاحب
سیکرٹری وصایا	مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب	سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین	مکرم مبارک احمد ارشاد صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ	مکرم عبدالرحمٰن نیازی صاحب		
سیکرٹری جائیداد	مکرم شیخ عبدالمجید صاحب		
سیکرٹری دعوت الی اللہ	مکرم جمیل احمد بٹ صاحب		
سیکرٹری امور خارجہ	مکرم کنور ادریس صاحب		
سیکرٹری ضیافت			
سیکرٹری وقف نو	مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب		
سیکرٹری تالیف وتصنیف	مکرم قاضی ایم جے اسعد صاحب		

عہدہ	2007-10ء	عہدہ	2007-10ء
امیر	مکرم نواب مودود احمد خان صاحب	سیکرٹری وقف جدید	مکرم نعیم احمد خان صاحب
نائب امیر	مکرم نعیم احمد خان صاحب	سیکرٹری تعلیم	مکرم سید خالد وقار صاحب/ مکرم گروپ کیپٹن امجد احمد صاحب
جنرل سیکرٹری	مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب	سیکرٹری تعلیم القرآن	مکرم کیپٹن بشارت احمد صاحب
سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب/ مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب	سیکرٹری ضیافت	مکرم طارق سجاد صاحب
سیکرٹری دعوت الی اللہ	مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	سیکرٹری وقف نو	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ	مکرم قریشی محمود احمد صاحب	سیکرٹری رشتہ ناطہ	مکرم چوہدری شریف احمد صاحب
سیکرٹری مال	مکرم طارق محمود بدر صاحب	سیکرٹری صنعت وتجارت	مکرم مسعود احمد خان صاحب
سیکرٹری امور خارجہ	مکرم مسعود احمد خان صاحب	سیکرٹری تصنیف واشاعت	مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب
نائب سیکرٹری مال	مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اشاعت (سمعی وبصری)	مکرم عبدالستار قمر صاحب
محاسب	مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید نومبائعین	
امین	مکرم نعیم احمد شاہ صاحب	سیکرٹری تربیت نومبائعین	مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ/ مکرم محمود محمد شرما صاحب
آڈیٹر	مکرم محمود احمد بھٹی صاحب/ مکرم افتخار احمد صاحب	سیکرٹری خصوصی تحریکات	مکرم چوہدری رکن الدین صاحب
سیکرٹری تحریک جدید	مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب	سیکرٹری وصایا	مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب

عہدہ	2010-2013ء	عہدہ	2010-2013ء
امیر	مکرم نواب مودود احمد خان صاحب	سیکرٹری تعلیم	مکرم گروپ کیپٹن امجد احمد صاحب
نائب امیر	مکرم نعیم احمد خان صاحب	سیکرٹری تعلیم القرآن	مکرم کیپٹن بشارت احمد صاحب
جنرل سیکرٹری	مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب	سیکرٹری ضیافت	مکرم طارق سجاد صاحب
سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب	سیکرٹری وقف نو	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب
سیکرٹری دعوت الی اللہ	مکرم جمیل احمد بٹ صاحب	سیکرٹری رشتہ ناطہ	مرزا طیب احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ	مکرم قریشی محمود احمد صاحب	سیکرٹری صنعت وتجارت	مکرم حیدرالدین ٹیپو صاحب
سیکرٹری مال	مکرم لطیف خاور صاحب	سیکرٹری تصنیف واشاعت	مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب
سیکرٹری امور خارجہ	مکرم مسعود احمد خان صاحب	سیکرٹری وصایا	مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب
نائب سیکرٹری مال	مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری اشاعت (سمعی وبصری)	مکرم عبدالستار قمر صاحب
محاسب	مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب	ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید نومبائعین	مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب
امین	مکرم نعیم احمد شاہ صاحب	سیکرٹری خصوصی تحریکات	مکرم چوہدری رکن الدین صاحب مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب
آڈیٹر	مکرم افتخار احمد صاحب		
سیکرٹری وقف جدید	مکرم نعیم احمد خان صاحب		

حوالہ جات باب ہشتم

1۔ کتاب عبداللہ مولفہ ملک صلاح الدین صفحہ 109-108
1.a۔ الفضل 22ستمبر 1950ء
1.b۔ میری کہانی از ماسٹر شفیع اسلم صاحب صفحہ 162
1.c۔ الفضل 30اپریل 1948ء صفحہ 4-3
1.d۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 60-1959ء صفحہ 81
2۔ المصلح کراچی جولائی اگست 1959ء
2.a۔ ساتواں سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی
2.b۔ سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 67-1966ء صفحہ 75
2.c۔ المصلح کراچی 28جنوری 1974ء صفحہ 8
3۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء صفحہ 129
7۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 11-1910ء
8۔ الفضل 31اگست 1918ء
9۔ احمدیہ گزٹ قادیان 26جون 1926ء صفحہ 2
10۔ احمدیہ گزٹ قادیان 11نومبر 1927ء صفحہ 1
11۔ احمدیہ گزٹ قادیان 11اگست 1928ء صفحہ 1
12۔ الفضل 25اپریل 1930ء صفحہ 2
12.a۔ الفضل 17مئی 1932ء صفحہ 8
13۔ الفضل 16اپریل 1933ء صفحہ 9
14۔ الفضل 26جون 1934ء صفحہ 9
16۔ الفضل 22اکتوبر 1938ء صفحہ 9
الفضل 5مئی 1938ء صفحہ 9

17۔ الفضل 20/ مئی 1941ء صفحہ 5

18۔ الفضل 9/ نومبر 1941ء صفحہ 5

19۔ الفضل 27/ اپریل 1943ء صفحہ 5

الفضل 22/ جون 1942ء

21۔ الفضل 15/ اگست 1944ء صفحہ 4

22۔ الفضل 16/ مئی 1947ء صفحہ 5

23۔ الفضل 13/ نومبر 1946ء صفحہ 8

24۔ الفضل 9/ اکتوبر 1948ء صفحہ 6

25۔ الفضل 10/ جون 1950ء صفحہ 7

26۔ المصلح کراچی شمارہ نمبر 12۔ 1951ء

27۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 60-1959ء صفحہ 82

27.a۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 60-1959ء صفحہ 82

28۔ سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی 62-1961ء

29۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 63-1962ء صفحہ 47

30۔ سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی 64-1963ء

31۔ سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی 67-1966ء

32۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 67-1966ء صفحہ 74

33۔ سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی 68-1967ء

باب نہم

شخصیات

رفقاء حضرت مسیح موعودؑ،
مربیان کرام و واقفین زندگی متعین کراچی،
کراچی کے مربیان، معلمین و واقفین زندگی

باب نہم

رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی تعریف

1۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

''جس شخص نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی ہو پھر ارتداد نہیں کیا خواہ درمیان میں کسی قدر کمزور کیوں نہ ہو گیا ہو وہ یقیناً (رفیق) ہے اس میں کوئی شک نہیں''۔

(الفضل 24ر فروری 1940ء صفحہ 2)

2۔ 1957ء کی مجلس مشاورت میں پیش کردہ ریزولیوشن کے مطابق:

''(رفیق) وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہو اور حضور کی باتیں سُنی ہوں اور 1908ء میں حضور کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم بارہ سال کی ہو۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 169)

3۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

'' (رفیق) اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو نبی کے زمانے میں اس کے سامنے آ گیا ہو............حضرت مسیح موعودؑ 1908ء میں فوت ہوئے۔ اس لئے وہ شخص بھی آپکا (رفیق) کہلا سکتا ہے جس نے خواہ آپکی صحبت سے فائدہ نہ اٹھایا ہو لیکن آپکے زمانے میں پیدا ہوا ہو اور اس کا باپ اسے اٹھا کر حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے لے گیا ہو۔''

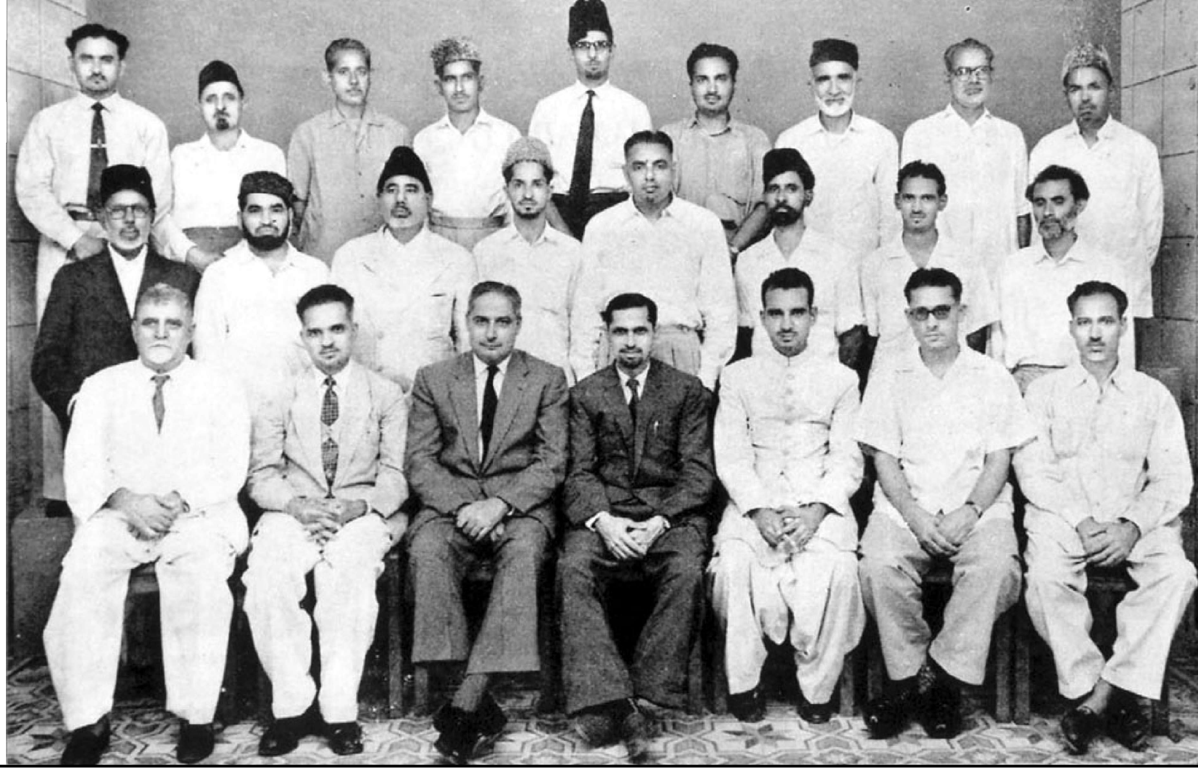
(تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 233، ماخوذ از الفضل 24ر مارچ 1957ء)



1989ء میں احمدیہ صدسالہ جشن تشکر کا کراچی میں جلسہ

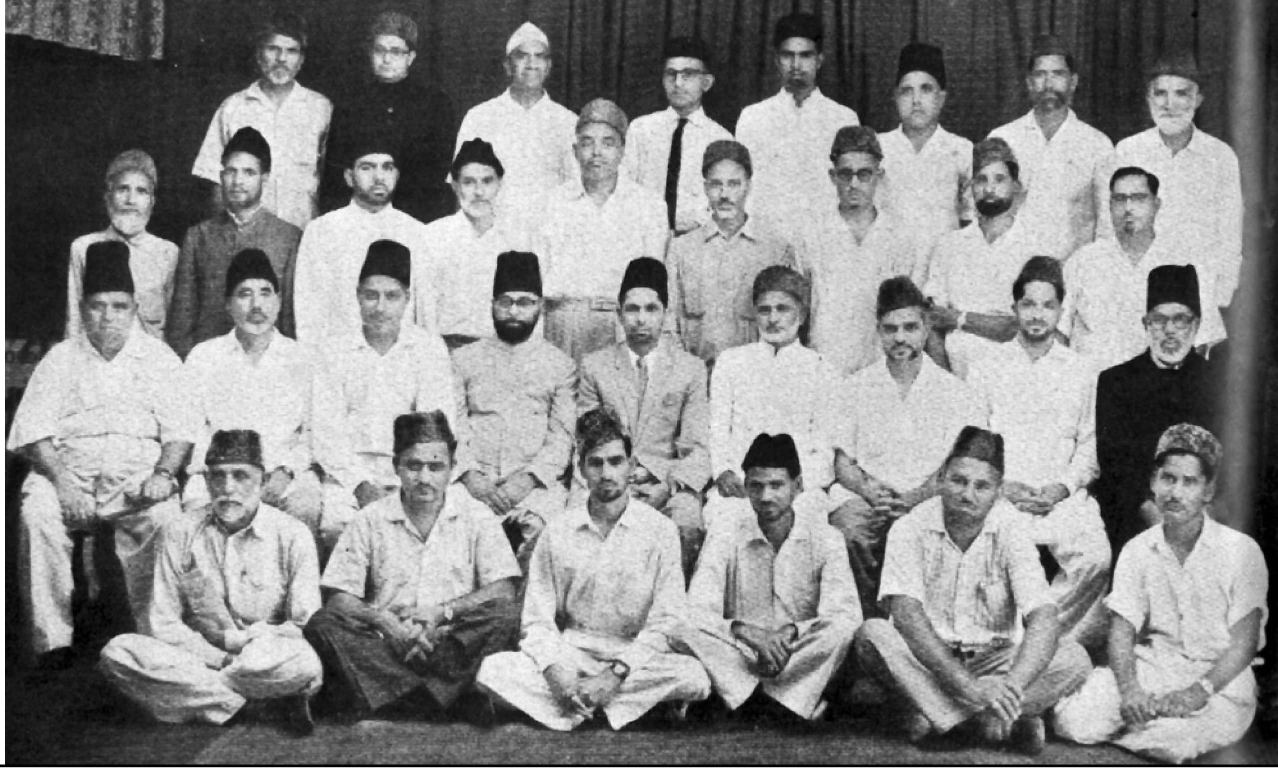


اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع کراچی 2000ء کا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھارت کے ساتھ گروپ فوٹو



مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی 1960ء

(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب 2) شیخ عبدالوہاب صاحب 3) مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب 4۔شیخ رحمت اللہ صاحب (امیر جماعت احمدیہ کراچی) 5۔چوہدری احمد مختار صاحب 6۔چوہدری عبدالمجید صاحب 7۔ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹی صاحب
(دائیں سے بائیں) پیچھے کھڑے پہلی قطار: 1۔محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب 2۔بشیر الدین عباسی صاحب 3۔چوہدری فیض عالم صاحب 4۔مرزا عبدالرحمٰن صاحب 5۔سید سخاوت شاہ صاحب 6۔شیخ رفیع الدین احمد صاحب 7۔مسعود احمد خورشید صاحب 8۔شیخ خلیل الرحمٰن صاحب
(دائیں سے بائیں) پیچھے کھڑے دوسری قطار: 1۔احمد گل پراچہ صاحب 2۔ملک محمد اشرف صاحب 3۔محمد شفیع خان صاحب 4۔چوہدری عبدالحفیظ صاحب 5۔چوہدری نعمت اللہ صاحب 6۔برکت علی صاحب 7۔سردار احمد صاحب 8۔ڈاکٹر جلال الدین صاحب 9۔سید محمود احمد صاحب



مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی

(دائیں سے بائیں) نیچے بیٹھے ہوئے: 1۔ملک کلیم احمد صاحب 2۔چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب 3۔بشیر الدین عباسی صاحب 4۔صغیر احمد چیمہ صاحب 5۔سید محمود احمد صاحب 6۔سید محمد یوسف شاہ صاحب

دائیں سے بائیں) کرسیوں پر: 1۔شیخ خلیل الرحمٰن صاحب 2۔سید سخاوت شاہ صاحب 3۔چوہدری عبدالمجید صاحب 4۔سردار محمد بشیر صاحب 5۔شیخ رحمت اللہ صاحب (امیر جماعت احمدیہ کراچی) 6۔مولوی عبدالمجید صاحب 7۔چوہدری احمد مختار صاحب 8۔شیخ رفیع الدین احمد صاحب 9۔ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹی صاحب

(دائیں سے بائیں) پیچھے کھڑے پہلی قطار: 1۔چوہدری احمد جان صاحب 2۔چوہدری فیض عالم چنگوی صاحب 3۔شیخ عبدالوہاب صاحب 4۔چوہدری نذیر احمد صاحب 5۔مرزا عبدالرحمٰن صاحب 6۔محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب 7۔ملک مبارک احمد صاحب 8۔ 9۔ماسٹر ذکاء اللہ صاحب

(دائیں سے بائیں) پیچھے کھڑے دوسری قطار: 1۔محمد شفیع خان صاحب 2۔قریشی بشیر احمد صاحب 3۔محمد اقبال قریشی صاحب 4۔ملک منیر احمد صاحب 5۔شیخ خادم حسین صاحب 6۔ڈاکٹر میجر ظہور الحسن صاحب 7۔ارشاد احمد ہاشمی صاحب 8۔رفیع الزماں خان صاحب



(دائیں سے بائیں) کرسیوں پر 1۔مکرم شیخ عبدالمجید صاحب 2۔مکرم صدرالدین کھوکھر صاحب 3۔مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب 4 ۔مکرم کیپٹن افتخار حسین صاحب 5۔مکرم چوہدری احمد مختار صاحب (امیر جماعت احمدیہ کراچی)
6۔مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب 7۔مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب 8۔مکرم چوہدری رُکن الدین صاحب 9۔مکرم ملک مبارک احمد صاحب

(دائیں سے بائیں) کھڑے ہوئے: 1۔مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب 2۔مکرم محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب 3۔مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب 4۔؟ 5۔مکرم عبدالشکور اسلم صاحب 6۔مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب
7۔مکرم منظور احمد شاد صاحب 8۔مکرم حبیب اللہ بٹ صاحب 9۔مکرم عبیداللہ علیم صاحب



1973ء میں لیاری کراچی کے مقام پر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے وقارِ عمل کے
شرکاء سے عبدالستار گبول صاحب وزیر محنت سندھ خطاب کر رہے ہیں



1973ء کے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں سائیکلوں پر جانے والے 9 خدام کراچی ربوہ پہنچنے کے بعد



احمدیہ لائرز ایسوسی ایشن کراچی 1989ء کے اراکین کا مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے ساتھ گروپ فوٹو



احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کراچی 1989ء کے اراکین کا مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے ساتھ گروپ فوٹو



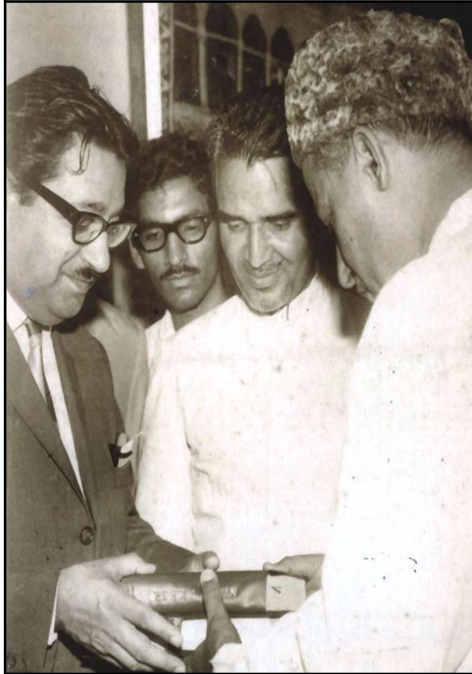
فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدر پاکستان، مکرم چوہدری احمد جان صاحب
کو 1960ء میں تمغۂ خدمت سے نواز رہے ہیں



جناب فاروق احمد لغاری صدر پاکستان
مکرم ارشد احمد صاحب کو گولڈ میڈل سے نواز رہے ہیں



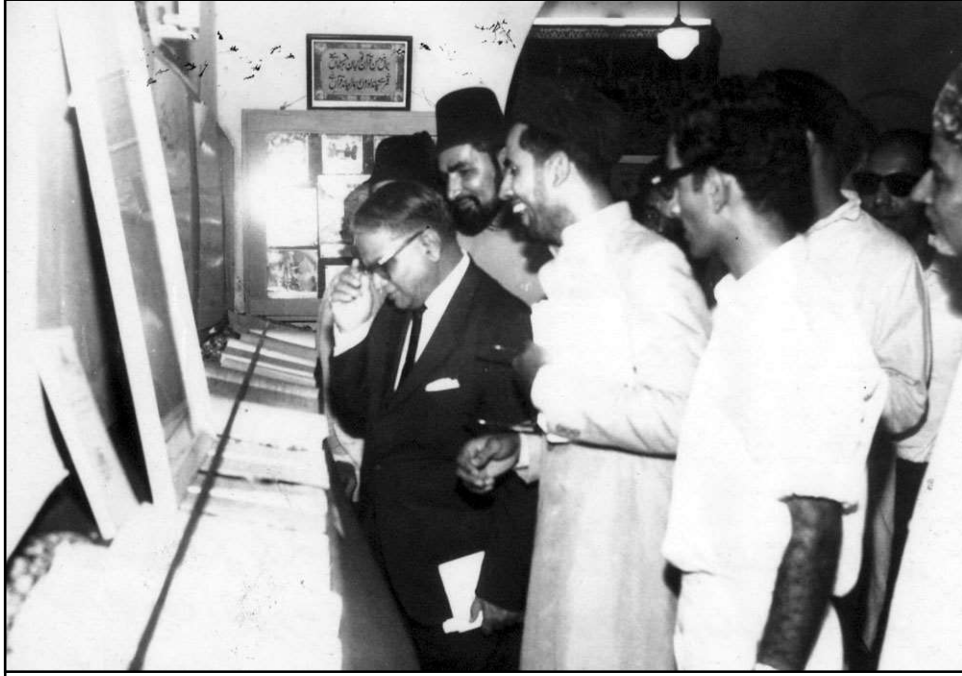
تراجم قرآن مجید کی نمائش 1968ء کا افتتاح



نمائش کے موقع پر جناب الطاف گوہر وفاقی وزیر اطلاعات
کو قرآن پاک کا تحفہ پیش کیا جا رہا ہے



اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی و دیگر احباب



جناب ممتاز حسن صاحب صدر نیشنل بینک آف پاکستان 1968ء میں تراجم قرآن مجید کی نمائش کا معائنہ فرما رہے ہیں



مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ دسمبر 1969ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر
مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کی تصویری نمائش کا معائنہ کر رہے ہیں



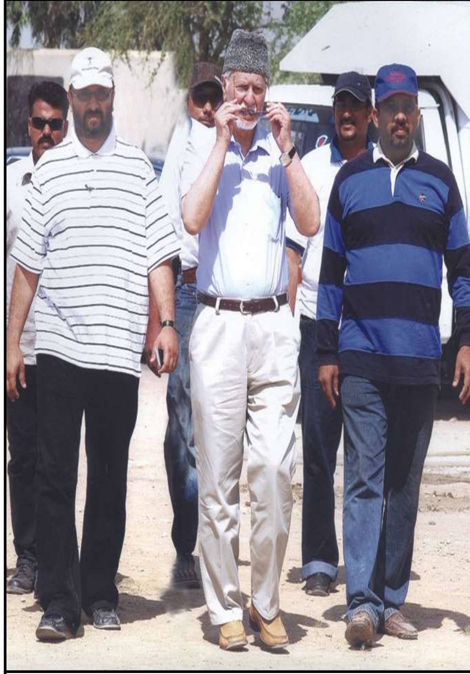
1973ء کے سائیکل سفر کراچی تا ربوہ روانگی سے قبل دعا کی جا رہی ہے



ٹی آئی اسکول عزیز آباد کراچی کے طلباء کا اسکول کے سامنے گروپ فوٹو



مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کراچی
2010ء میں مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کے اول آنے پر
محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی سے
شیلڈ اور ٹرافی وصول کرتے ہوئے



محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی سالانہ اسپورٹس ریلی 2007ء
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے افتتاح کیلئے تشریف لا رہے ہیں



سالانہ تربیتی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی 2007ء میں شامل قائدین مجالس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ہمراہ



سالانہ تربیتی اجتماع 2010ء مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کی افتتاحی تقریب



سالانہ تربیتی اجتماع 2010ء مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی میں شریک اطفال



مکرم عبدالباری قیوم صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ
2006ء میں مجلس کے اول آنے پر
محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی
سے علم انعامی وصول کرتے ہوئے



مکرم وحید منظور میر صاحب ناظم اطفال ضلع کراچی
2007-08ء میں مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کے اول آنے پر
محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی
سے شیلڈ اور ٹرافی وصول کرتے ہوئے



مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کا سال 2009-10ء میں علم انعامی حاصل کرنے کے بعد
محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کے ہمراہ گروپ فوٹو



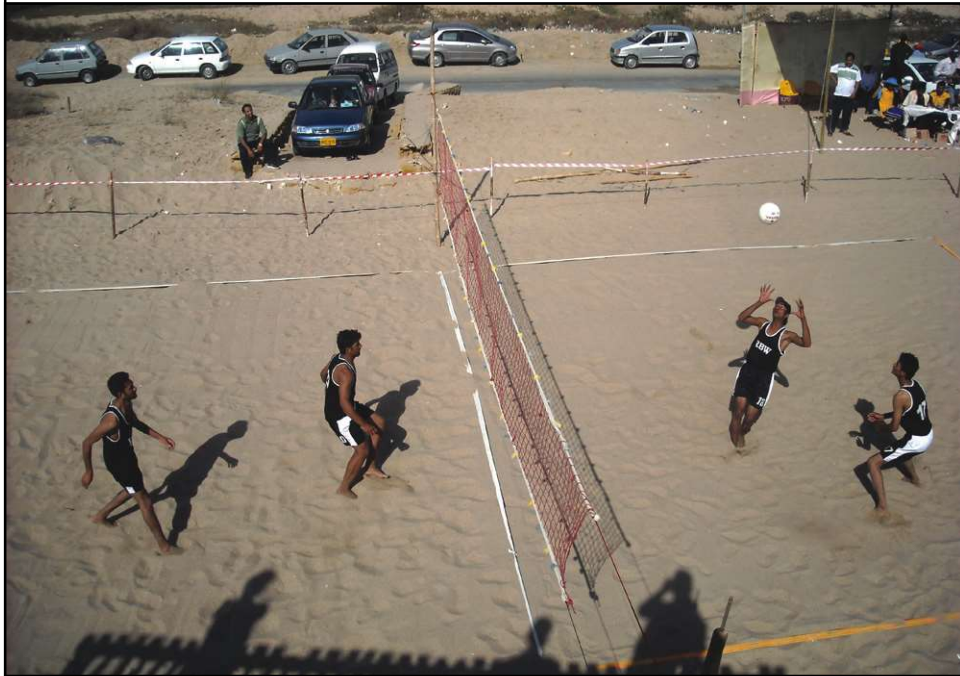
مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کی سالانہ اسپورٹس ریلی 2010ء کا ایک منظر



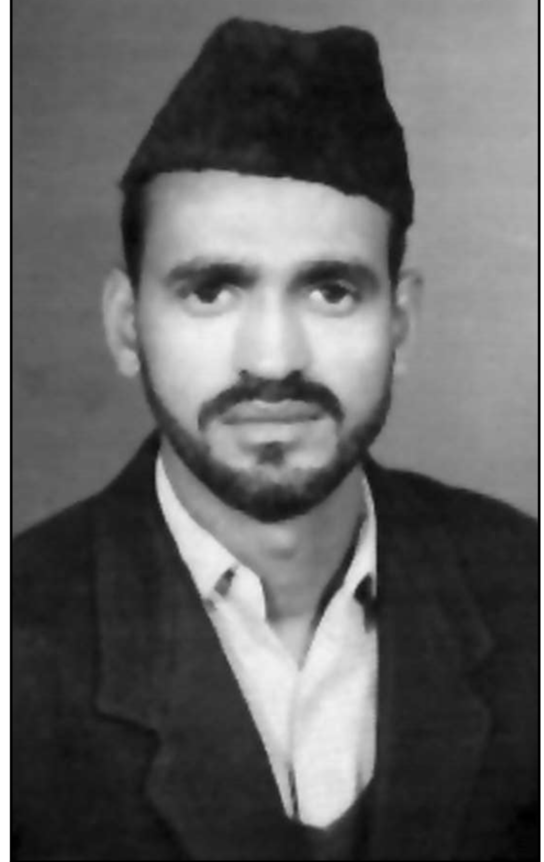
مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی کی سالانہ اسپورٹس ریلی 2010ء کا ایک منظر



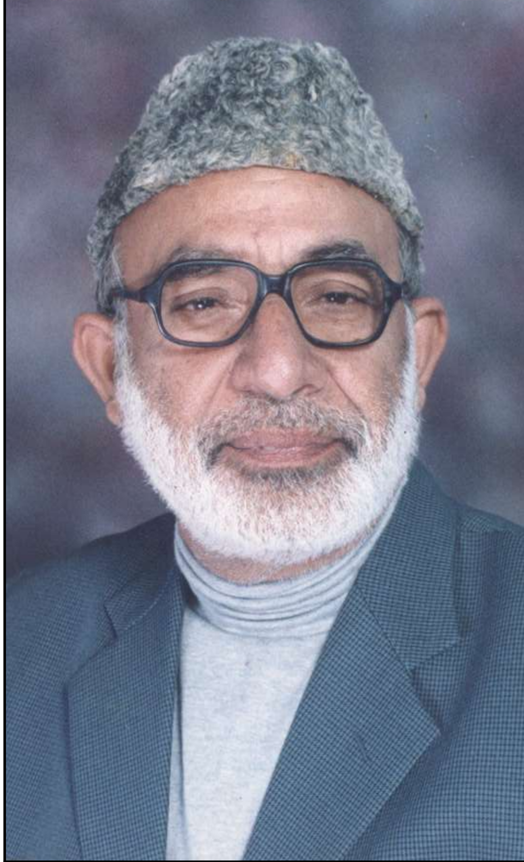
صنعتی دورہ 2010ء مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی میں شامل اطفال



آل پاکستان بین العلاقہ بیچ والی بال ٹورنامنٹ 2010ء منعقدہ کراچی کا ایک منظر



مکرم بشیرالدین عباسی صاحب - مؤلف کراچی تاریخ احمدیت



مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب - سیکرٹری تصنیف واشاعت جماعت احمدیہ کراچی



مکرم امتیاز بن اشفاق حسین صاحب - مؤلف کراچی تاریخ احمدیت

4۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے (رفیق) کی تعریف:

صدرانجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر 394 کے الفاظ یہ ہیں:

''بہشتی مقبرہ میں دفن کے لئے ایسے موصی کو (رفیق) قرار دیا جائے گا جس کے ماں باپ کی احمدیت کی حالت پر حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو دیکھا ہو خواہ وہ اس وقت نابالغ ہو۔''

(الفضل 8/ستمبر 1975ء)

صدق سے بھری ہوئی روحیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

”میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے، جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے، محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔“

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 35)

رفقاء کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(کراچی سے تعلق رکھنے والے)

حضرت محمد ابراہیم خان صاحب

حضرت محمد ابراہیم خان صاحب افغانوں کے مشہور قبیلہ ''ترین'' کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد محترم کا نام جناب موسیٰ خان صاحب تھا۔ حضرت محمد ابراہیم خان صاحب کے چچا جناب خان بہادر مراد خان صاحب اپنے زمانے میں کراچی کے ایک نہایت معزز افغان رئیس سمجھے جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب حکومت آسٹریلیا نے محسوس کیا کہ ان کو اپنا ملک آباد کرنے کے لئے ایشیائی قوم کے افراد کی ضرورت ہے تو آسٹریلیا کی ایلڈر راسمتھ اینڈ کمپنی ایڈ یلیڈ نے بمبئی گورنمنٹ سے خط و کتابت شروع کی کہ کچھ افغان جو دنبے چرانے کا کام جانتے ہوں تین سال کے لئے آسٹریلیا بھجوائے جائیں۔ جس پر کمشنر سندھ نے کراچی میں خان بہادر مراد خان صاحب سے رابطہ کیا۔ چنانچہ کراچی سے دوسرے افغانوں کے ہمراہ حضرت محمد ابراہیم خان صاحب کے بھائی حضرت حسن موسیٰ خان صاحب بھی آسٹریلیا چلے گئے اور حضرت محمد ابراہیم خان صاحب کے بیعت کرنے کے بعد انھوں نے بھی آسٹریلیا سے بیعت کر لی۔[1]

حضرت محمد ابراہیم خان صاحب نے 1904ء سے قبل کراچی سے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی اور 1904ء میں قادیان تشریف لے جا کر زیارت اور دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے ہمراہ کراچی سے حضرت گلزار خان صاحب بھی تشریف لے گئے اور انھوں نے بھی دستی

بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اخبار البدر قادیان کے مطابق حضرت محمد ابراہیم خان صاحب 27رفروری 1904ء کوحضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں موجود تھے۔ اس موقع پر بعض احباب کو حضور نے واپسی کے لئے رخصت عطا فرمائی مگرحضرت محمد ابراہیم خان صاحب کوحضور نے فرمایا کہ:

''چند دن اور رہیں۔آمدن بارادت رفتن باجازت۔''[2]

انہی ایام کی ایک تحریری یادگار ''شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ'' میں محفوظ ہے جو ایک فارسی مکتوب کی صورت میں ہے جسے حضرت محمد ابراہیم خان صاحب نے غالبًا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی خدمت میں قادیان میں دستی پیش کیا تھا۔جس کے آغاز میں یہ تحریر ہے کہ:

''بندہ آج برادرعزیز حسن موسیٰ خان کا ایک خط معہ اشتہار کے جو آسٹریلیا سے ارسال کیا ہے، پیش کر رہا ہے۔امید ہے کہ مناسب وقت پراس کوحضرت جناب اقدس کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ بندہ کا اصل مقصود حضرت اقدس کی توجہ اور دعا کا حصول ہے۔''

اس فارسی تحریر پر جونہایت خوبصورت رسم الخط میں سیاہ رنگ سے لکھی ہے کوئی تاریخ درج نہیں البتہ اس پرراقم کا پتہ یہ لکھا ہے۔

''بندہ محمد ابراہیم احمدی بن حاجی موسیٰ خان مرحوم از کراچی بندرقریب سرکاری باغیچہ۔''[3]

آپ نے 20رمئی 1931ء کو بمقام خیر پورسندھ انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے مکرم آغا احسان اللہ خان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب غیر مبائع خیالات کے ہو گئے تھے لیکن بالآخر نبوت کے قائل ہو گئے تھے گو انھوں نے باقاعدہ بیعت نہیں کی لیکن انھوں نے مجھے تاکید کی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لوں۔ چنانچہ مجھے اس کی توفیق ملی۔

حضرت محمد ابراہیم خان صاحب اکثر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں نذرانہ وغیرہ اور دیگر مالی اعانت کے طور پر رقم بھجواتے رہتے تھے۔اگست 1903ء میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں کچھ رقم بھجوائی تو حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے جواب میں درج ذیل محبت بھرا خط بھجوایا۔

حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:

''محبی اخویم محمد ابراہیم خان صاحب سلمہٗ

....

مبلغ ۔۔۔روپے آپ کے جو آپ نے کمال اخلاص سے روانہ کئے تھے، مجھ کو پہنچ گئے اور آپ کے لئے دعائے خیر کی گئی۔اس لئے میں آپ کو رسید۔۔۔(روپے) سے شکر گزاری کے ساتھ اطلاع دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کی جزائے خیر آپ کو بخشے۔ آمین۔باقی خیریت ہے۔

....

خاکسار مرزا غلام احمد [4]

حضرت محمد ابراہیم خان صاحب کے ایک اور بھائی حضرت حسن موسیٰ خان صاحب اور دوسرے بھائی محمد حسین موسیٰ خان صاحب بھی احمدی تھے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر قادیان ان تینوں بھائیوں کا ذکر اپنے اخبار میں کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

''یہ ہر سہہ برادران محمد ابراہیم موسیٰ خان، محمد حسین موسیٰ خان اور حسن موسیٰ خان اخلاص ومحبت میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔'' [5]

حضرت محمد ابراہیم خان صاحب، حضرت مسیح موعودؑ سے سچی ارادت رکھتے تھے۔ایک موقع پر جب 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ ایک مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی سے باعزت بری کئے گئے تو اس خوشی میں آپ نے اخبار ''البدر قادیان'' کی اعانت کے لئے رقم بھجوائی۔[6]

اسی طرح جب اخبار البدر قادیان کے ایڈیٹر مکرم محمد افضل صاحب کا انتقال ہوا اور اس کی ادارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے سنبھالی اور اخبار کا نام ''بدر'' رکھ دیا گیا تو حضرت مسیح موعودؑ نے احباب کو تاکید فرمائی کہ اس اخبار کو اپنے نام جاری کروائیں۔اس سلسلے میں حضرت محمد ابراہیم خان صاحب نے کمال محبت سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی خدمت میں فارسی میں ایک خط لکھا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''آج اخبار ''بدر'' پہنچا۔بہت زیادہ خوشی ہوئی۔اللہ تعالیٰ منشی محمد افضل صاحب

............سابق ایڈیٹر البدر کو مقام قرب فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِر عطا فرمائے۔ انھیں دینی علوم کے احیاء کرنے والوں میں شامل فرمائے۔ درخواست ہے کہ آئندہ بدر اخبار کا شمارہ خاکسار کو وی پی کر دیں اس کی پیشگی قیمت بھی وصول فرمائیں کیونکہ حضرت اقدس نے اخبار جاری کروانے کے متعلق از سر نو تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے خاکسار خواہشمند ہے کہ دوبارہ مذکورہ اخبار کے خریداران میں شامل ہو اور اس تازہ یاد دہانی سے حضرت اقدس کے فیوض سے وافر حصہ پائے۔ وَاللّٰہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۔ اس سے قبل جو کچھ بھی ادا کیا گیا تھا خاکسار اس سے محض لِلّٰہ دستبردار ہوتا ہے۔

محمد ابراہیم احمدی ابن حاجی موسیٰ خان مرحوم کراچی 7

حضرت شیخ عبدالکریم صاحب

آپ کے والد محترم کا نام غلام محمد صاحب ہے۔ حضرت شیخ عبدالکریم صاحب کراچی کے رہنے والے تھے۔ آپ نے 1903ء میں کراچی میں بیعت کی تھی۔ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کی لائبریری میں خدمات انجام دیتے رہے۔ 8

حضرت شیخ عبدالکریم صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''میرا نام شیخ عبدالکریم ہے۔ میری عمر اس وقت 62، 63 (سال) کی ہے۔ (یہ تحریر 1937ء کی ہے اس لحاظ سے آپ کا سن پیدائش قریباً 1874ء بنتا ہے۔ مؤلف)۔ میں 1904ء میں 8 ماہ (قادیان) دارالامان میں رہا ہوں۔ اس زمانے میں میں کراچی میں کتب فروشی کی دکان کیا کرتا تھا اور آج کل جلد سازی کا کام کرتا ہوں مجھے صرف چند باتیں یاد ہیں۔ میں 1903ء میں حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری کے ذریعہ احمدی ہوا تھا۔ حکیم صاحب گو لاہور کے باشندہ تھے مگر چونکہ لائلپور میں حکمت کا کام کرتے تھے اور وہیں ان کی وفات ہوئی اس لئے لائلپوری مشہور ہیں۔ وہ اپنے کام کیلئے کراچی تشریف لائے تھے۔ ان کی (دعوت الی اللہ) سے میں احمدی ہو گیا تھا۔ 1904ء میں جب میں لاہور گیا تو ان کے مکان پر ہی ٹھہرا تھا۔ جب میں جمعہ پڑھنے گمٹی کی (بیت) میں گیا تو وہاں اعلان کیا گیا کہ حضور تشریف لانے والے ہیں۔ حضور کا ایک لیکچر بھی یہاں ہوگا۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر میں بھی ٹھہر گیا۔ جب حضور تشریف لائے تو میاں معراج الدین

صاحب کا مکان تیار ہو رہا تھا اور بعض کمرے مکمل بھی ہو چکے تھے۔ حضرت صاحب نے وہیں قیام کرنا پسند فرمایا تھا۔ اور اسی میں جمعہ کی نماز بھی پڑھی تھی۔ خطبہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھا تھا اور نماز بھی انھوں نے پڑھائی تھی۔ میں دیوانہ وار پھر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ حضرت اقدس سے کسی نہ کسی طریق سے ملاقات ہو جائے۔ اتنے میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے آگے کیا۔ میں پہلی صف میں حضرت اقدس کے ساتھ کھڑا ہو گیا (بائیں طرف)۔ میں جب التحیات میں بیٹھا تو اپنے گناہوں کا خیال کر کے اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنا کندھا لگنے کا خیال کر کے بے اختیار رو پڑا، ہچکی بھی بندھ گئی۔ حضرت اقدس نے یہ حالت دیکھ کر میری پیٹھ پر اپنا دست شفقت پھیرا اور تسلی دی۔

لیکچر سے پیشتر اس زمانے میں جو لاہور کا حاکم تھا اس نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ ہم آپ کے لیکچر کے وقت حفاظت کا انتظام کرنا چاہتے ہیں آپ مہربانی فرما کر ہمیں تاریخ اور مقام سے مطلع فرمائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ لکھ دو کہ خدا ہمارے ساتھ ہے وہی بہترین محافظ ہے آپ کی مدد ہمیں درکار نہیں۔ پھر اس نے لکھا کہ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے ہم امن کے ذمہ دار ہیں اگر کوئی گڑبڑ ہو گئی ہماری بدنامی ہے اس لئے گو آپ کو ضرورت نہیں مگر ہمیں بدنامی کا ڈر ہے۔ اس پر آپ نے تاریخ اور وقت کی اطلاع بھجوا دی۔ حاکم موصوف نے بہت اچھا انتظام کیا سڑکوں پر چھڑکاؤ کروا دیا اور سواری کے ساتھ اندازاً چھ سوار گئے اور پھر واپس بھی ساتھ ساتھ آئے۔

جب حضرت اقدس قادیان روانہ ہوئے تو عاجز بھی ساتھ ہو گیا قادیان میں پہنچے ہی تھے کہ تاریخ پر گورداسپور جانا پڑا۔ میں بھی ساتھ ہو لیا عصر کی نماز کے بعد ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو دیکھ لیا ہے اور بیعت کر لی ہے۔ ہماری بخشش کے لئے صرف یہی کافی ہے۔ فرمایا اصل چیز **ایاک نعبدو ایاک نستعین** ہے اس سے انسان کا بیڑا پار ہو سکتا ہے ہم تو صرف راستہ دکھانے کے لئے آئے تھے سو ہم نے راستہ دکھا دیا۔

قادیان میں ایک موقعہ پر حضور نے میاں شادی خان صاحب کی معرفت مجھے بلوا بھیجا۔ میں سخت گھبرایا............ میں نے شادی خان صاحب سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک (صندوق) کو ایک کمرے سے اٹھا کر دوسرے کمرے میں رکھنا ہے اور حضرت اقدس

نے تمہارا نام لے کر کہا کہ عبدالکریم کراچی والے کو بلاؤ۔ میں ایک مضبوط رسّہ اور ایک مضبوط لکڑ لے کر گیا۔ حضور اپنے صحن میں ٹہل رہے تھے اور ہاتھ میں ایک قلم تھا جس سے کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ میں نے السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے وعلیکم السلام فرما کر کہا آپ آ گئے ہیں میں نے عرض کی حضور حاضر ہو گیا ہوں۔ حضور مجھے کمرہ میں لے گئے اور بتایا کہ یہ (صندوق) اس کمرے سے اٹھا کر اس کمرے میں رکھوا دو۔ چنانچہ میں نے دو نو جوانوں کی مدد سے یہ کام کر دیا اور حضور کو اطلاع دی حضور تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا بہت ٹھیک ہے۔

گورداسپور میں ایک دفعہ حضرت اقدس کی ایک نظم پڑھ رہا تھا۔ حضرت اقدس نے جو آواز سنی تو فرمایا کہ کون پڑھ رہا ہے۔ مرزا خدا بخش صاحب نے کہا کہ حضور کراچی سے جو دوست آئے ہوئے ہیں وہ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا بہت اچھا پڑھتے ہیں اور بھی پڑھیں۔ چنانچہ میں نے تین چار نظمیں پڑھیں۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بخار تھا فرمایا نظمیں سن کر تو میرا بخار ہی اتر گیا۔"[9]

محترم گلزار خان صاحب

محترم گلزار خان صاحب نے 1904ء میں کراچی سے قادیان جا کر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت اور زیارت کی۔ اس موقع پر آپ کے ہمراہ کراچی سے حضرت محمد ابراہیم خان صاحب بھی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔[10] محترم گلزار خان صاحب ایک مخلص رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے اور جماعت کی مالی امداد میں پیش پیش رہتے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رپورٹ 11-1910ء اور 12-1911ء کے مطابق تعمیر مدرسہ قادیان کے لئے آپ نے اپنی پوری ایک ماہ کی تنخواہ جو مبلغ دس روپے تھی، مرحمت فرما دی تھی۔[11] حضرت محمد ابراہیم خان صاحب کے صاحبزادہ محترم آغا احسان اللہ صاحب کے مطابق محترم گلزار خان صاحب خلافت ثانیہ کے دور میں غیر مبائعین میں شامل ہو گئے تھے اور اسی حالت میں غالباً 1926ء میں وفات پائی۔[12]

رفقاء کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(کراچی میں رہائش اختیار کرنے والے)

حضرت مرزا غلام رسول صاحب

آپ کراچی میں 1898ء میں محکمہ ٹیلیگراف میں ملازمت کرتے تھے۔آپ کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک اشتہار محررہ 24رفروری 1898ء میں فرمایا ہے۔اس اشتہار میں حضور نے گورنمنٹ انگریزی کی خدمت میں اپنے ایسے رفقاء کے نام ارسال کئے جو پڑھے لکھے اور صاحب علم تھے۔[13]

آپ کے مزید حالات نہیں مل سکے۔

حضرت میاں خداداد خان صاحب رسائیدار

آپ گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور (حال سرگودھا) کے رہنے والے تھے۔آپ کے والد صاحب کا نام پہلوان خان صاحب تھا۔آپ کی قوم بلوچ تھی۔[14] آپ نے 1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔[15] ابتداء میں آپ فوج کی ملازمت کے سلسلے میں کوئٹہ میں تعینات رہے۔کوئٹہ ہی سے آپ نے 1906ء میں وصیت کی۔آپ کے ہمراہ آپکی اہلیہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ نے بھی وصیت کی۔[16]

1909-10ء میں آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تھے۔ان دنوں جماعتوں کے

صرف دو عہدیدار ہوا کرتے تھے ایک پریذیڈنٹ اور ایک سیکرٹری۔ آپ 1914ء تک سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے عہدے پر فائز رہے۔[17] کراچی میں آپ کا ایڈریس میول کور نمبر 30 کراچی چھاؤنی تھا۔[18]

1911ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خلافت اولیٰ کے زمانے میں ''انجمن انصاراللہ'' قائم فرمائی تو آپ اس انجمن کے ابتدائی ممبران میں شامل تھے۔[19] اسی طرح خلافت ثانیہ کے آغاز پر 1914ء میں جو پہلی مجلس شوریٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے طلب فرمائی۔ اس میں حضرت میاں خدا داد خان صاحب رسائیدار نے جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے شرکت فرمائی۔[20]

1920ء میں آپ کی رہائش محلّہ دارالفضل قادیان میں تھی۔[21] آپ نے یکم نومبر 1928ء کو عارف والا ضلع ساہیوال میں وفات پائی۔ آپ کی نعش بذریعہ کار قادیان لائی گئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔[22] بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر آپ کی عمر 45 سال درج ہے۔ اس حوالے سے آپ کا سن پیدائش 1883ء بنتا ہے۔

آپ کی اولاد میں سردار عطاء اللہ خان صاحب، سردار سیف اللہ خان صاحب اور ایک بیٹی محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ اٹک شامل ہیں۔ سردار سیف اللہ صاحب انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کراچی چیپٹر کے پہلے صدر رہے۔ آپ ان 35/افراد میں شامل تھے جو سب سے پہلے ربوہ میں خیموں میں مقیم رہے۔ آپ نے ربوہ کی زمین کی سطح کے کنٹوروں کا نقشہ کافی محنت سے تیار کیا۔[22.a]

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب

آپ 1886ء میں ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اے ایل او ای ہائی اسکول بٹالہ میں حاصل کی۔ آپ کے والد صاحب کا نام میاں محمد بخش صاحب تھا۔ میاں محمد بخش صاحب نے، حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جب قتل لیکھرام اور مقدمہ مارٹن کلارک کے واقعات پیش ہوئے، اس وقت ان مقدمات میں سرکاری حیثیت میں کام کیا۔ آپ اس وقت بٹالہ میں ڈپٹی

انسپکٹر پولیس تھے۔[23]

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب نے اعلیٰ تعلیم گورنمنٹ کالج لاہور اور علی گڑھ یونیورسٹی سے حاصل کی۔[24] 1910ء میں آپ پولیس میں بھرتی ہو گئے۔ سندھ گورنمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ سے دو انسپکٹر مانگے تھے۔ اس طرح حضرت شیخ صاحب کی سروس سندھ میں منتقل ہو گئی۔ سندھ جا کر پولیس ٹریننگ اسکول ناسک میں بھجوائے گئے اور نہایت اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے اور سارے اسکول میں اوّل رہے۔ گورنر بمبئی نے دربار کیا اور حضرت شیخ صاحب کو ایک جڑاؤ خنجر اور بورڈ آف آنر اور ایک قیمتی ٹائم پیس بطور انعام دیا۔ سندھ اس زمانے میں صوبہ بمبئی کا حصہ تھا۔

سندھ کی ملازمت میں دشمنوں نے شیخ صاحب پر 17 جھوٹے فوجداری مقدمات بنائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت عزت سے بری کئے گئے۔[25]

1930-31ء تک آپ کراچی میں تعینات رہے اور اس دور میں جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ اور کراچی میں 1925ء میں نظام امارت کے قیام کے بعد پہلے امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔[26]

1941ء میں آپ ملازمت سے ریٹائر ہو کر اپنے گھر قادیان واپس آ گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افسر پہرہ رہے۔ 1947ء میں سخت خطرات کی موجودگی میں اپنے کنبہ اور بعض ہمسائیوں کو اپنے ٹرکوں میں بٹھا کر لاہور تشریف لے آئے اور اپنے وطن گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کر لی۔

آپ جماعتی تحریکات میں ہمیشہ حصہ لیتے تھے۔ شدھی کی تحریک میں آگرہ کے علاقہ میں نہایت مفید کام کیا۔[27] حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ کی دعوت پر غالباً 1927ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب دو ماہ آپ کے پاس کراچی میں رہے۔[28] آپ نے اپنے والد محترم کی طرف سے ملنے والے دو گاؤں فروخت کر کے اپنے حصہ کی کثیر رقم منارۃ المسیح کی تعمیر میں دیدی۔[29]

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب کے والد میاں محمد بخش صاحب جو بٹالہ میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھے، نے لیکھرام کے قتل کے موقع پر حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کی تلاشی لی تھی۔ اس بارے میں حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ:

''مجھے یاد پڑتا ہے کہ میری والدہ صاحبہ نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ والد صاحب نے ذکر کیا تھا کہ لیکھرام کے قتل پر جب حضرت اقدس کے مکان کی تلاشی لی گئی تو والد صاحب کی کسی زیادتی پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ تو اس طرح مخالفت کرتے ہیں مگر آپ کی اولاد میرے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائے گی۔''[30]

اس کے بعد 1907ء میں حضرت شیخ نیاز محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔[31]

حضرت شیخ صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یہ عاجز حضرت (سیدہ نصرت جہاں صاحبہ) کے لئے ایک کپڑا بطور تحفہ لے کر قادیان آیا اور حضرت خلیفہ اول کو دیا کہ حضرت اقدس کے حضور پیش کریں۔ حضرت خلیفہ اول نے نماز ظہر کے وقت مجھے آگے بلا کر وہ کپڑا حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے ازراہ کرم قبول فرما لیا۔ نماز کے بعد حضور کپڑا لے کر اوپر تشریف لے گئے۔ میں نفل پڑھ رہا تھا کہ حضرت نانا جان (حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ مؤلف) ہنستے ہوئے تشریف لائے اور پوچھا کہ میاں محمد بخش صاحب تھانیدار کا لڑکا کہاں ہے۔ حکیم محمد دین صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہے۔ نانا جان نے فرمایا کہ حضرت اقدس ایک کپڑا لے کے آج بہت خوش خوش اندر تشریف لائے اور حضرت (سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) کو کپڑا دے کر فرمایا کہ وہ محمد بخش تھانیدار جس نے لیکھرام کے قتل کے موقع پر آپ کے کپڑوں کی تلاشی کرائی تھی، اس کا لڑکا یہ تحفہ آپ کے لئے لے کر آیا ہے۔ حضرت نانا جان نے کہا کہ حضرت اقدس کی غیر معمولی خوشی کو دیکھ کر میں اس لڑکے کو ملنے آیا ہوں۔''[32]

آپ کی وفات 24/جولائی 1953 کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[33]

حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب

آپ موضع کھڑانوالی کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ آپ 1883ء کو پیدا ہوئے۔[34] آپ کے والد محترم کا نام میاں کالے خان صاحب ہے۔ حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب نے 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی اور 1904ء میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

آپ فوج میں ملازم تھے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ انھوں نے عرض کیا کہ موضع کھڑانوالی کپورتھلہ سے۔ میں توپخانہ میں ملازم ہوں اور وہاں (دعوت الی اللہ) بڑی مشکل ہے۔ وہاں افسر (دعوت الی اللہ) نہیں کرنے دیتے۔ حضور نے فرمایا تم اکیلے نہیں رہو گے۔ استقلال کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کرتے رہو گھبراؤ نہیں۔ پھر حضور نے دریافت کیا کہ ایک ہی جگہ چھاؤنی میں رہتے ہو۔ انھوں نے عرض کی کہ ہر تین سال کے بعد چھاؤنی بدل جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں بھی جاؤ وہاں کی جماعت سے ملتے رہا کرو۔[35] آپ بغرض ملازمت کراچی میں تعینات تھے اور 1926ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تعلیم و تربیت تھے۔[37] 1932ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔[38] آپ 13/دسمبر 1962ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[36]

حضرت حکیم دین محمد صاحب

آپ 1888ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ برکت علی صاحب ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے 1902ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ راہوں ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ محترم حکیم صاحب نے قادیان میں ہی تعلیم پائی۔ دسویں کا امتحان پاس کر کے پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کے دفتر میں ملازمت شروع کی۔ 1913ء میں تبدیل ہو کر دفتر ملٹری اکاؤنٹس میں چلے گئے۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپانیوں کی قید میں رہے۔ قریب تھا کہ قتل کئے جاتے مگر اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔[39] قیام پاکستان سے قبل کراچی میں بھی دفتر ملٹری اکاؤنٹس میں کام کرتے رہے اور 39-1938ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے امین اور محاسب رہے۔[40] آپ نے بچپن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے طب کی تعلیم حاصل کی۔ پھر حضرت حکیم احمد دین صاحب شاہدرہ والوں سے بھی پڑھتے رہے۔ ذاتی طور پر ہومیو پیتھک سے بھی شغف رکھتے تھے۔[41] آپ 25/مئی 1983ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[42]

حضرت شیخ عبد الحق صاحب انجینئر

آپ 1898ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت شیخ عطا محمد صاحب ہے۔

آپ کی پیدائش کا واقعہ بڑا عجیب ہے۔آپ کے والد محترم نے تین شادیاں کیں لیکن کسی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔اس دوران ان کی ملاقات حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرمکوٹی سے ہوئی جنھوں نے آپ کو (دعوت الی اللہ) کی۔ یہ (دعوت الی اللہ) کافی عرصہ جاری رہی۔ ایک دن آپ کے والد محترم نے مولوی صاحب کو کہا کہ ''میں تمہارے مرزے کو خط لکھوں گا اوراس کا جواب آنے پر آپ سے گفتگو کروں گا''۔

خط میں انھوں نے لکھا کہ آپ مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔میرے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے اور اس بیوی سے ہو جس سے میں چاہتا ہوں۔ان کی مراد پہلی بیوی تھیں۔ یہ خط جب حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پہنچا تو حضور بیت مبارک میں تشریف فرما تھے۔حضور نے خط کھولا اور پڑھ کر حضرت مولوی نورالدین صاحب کو دے کر فرمایا کہ سب کو دکھا دیں۔جب سب نے دیکھ لیا تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے فرمایا کہ آپ اس کا یہ جواب لکھ دیں کہ مولیٰ کے حضور میں دعا کی گئی۔آپ کے گھر فرزند ارجمند پیدا ہوگا اور انشاءاللہ صاحب اقبال ہوگا اوراسی بیوی سے ہوگا جس سے آپ چاہتے ہیں بشرطِ کہ آپ حضرت زکریاؑ کی طرح توبہ کریں۔

آپ کے والد محترم نے حضرت زکریاؑ کی توبہ کے طریق پرعمل کیا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا جس کا نام عبدالحق رکھا گیا۔حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا کے اس نشان کے پورے ہونے پر قریباً سارا گاؤں اور دھرمکوٹ کے بہت سے احباب اور محترم شیخ عطاء محمد صاحب قادیان گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر لی۔

آپ نے آٹھویں تک تعلیم بٹالہ میں حاصل کی بعد ازاں آپ کو قادیان کے ٹی آئی ہائی اسکول میں داخل کروا دیا گیا۔ 1922ء میں میٹرک کیا اس کے بعد سول انجینئر نگ کالج کراچی میں داخلہ مل گیا۔ بعد ازاں گورنمنٹ ملازمت اختیار کی اور ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے سے 1959ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ریٹائرمنٹ کے بعد اسٹیٹ بنک کراچی نے بلا لیا۔آپ کو 1950ء میں احمدیہ ہال کراچی تعمیر کروانے کی سعادت بھی ملی۔ اسی طرح 1954ء میں دارالصدر کوٹھی کراچی بھی آپ نے اپنی نگرانی میں تعمیر کروائی۔43

حضرت فتح محمد شرما صاحب

آپ 7/اگست 1903ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدمحترم حضرت مولوی کرم الٰہی صاحب اور دادا حضرت صوفی محمد بخش صاحب بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں شامل تھے۔

آپ کو 1908ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔[43.a] 1912ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو گوجرانوالہ جانے کا موقع ملا تو آپ کے والد کے گھر پر ہی قیام فرمایا۔

آپ غالباً 1924ء میں کراچی بغرض ملازمت تشریف لائے اور محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کی۔ کراچی آنے کے بعد آپ نے نہایت محنت سے ہندی اور گورمکھی زبانیں سیکھیں اور پھر ہندی کتب کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ چنانچہ تمام ویدوں، گرنتھ صاحب اور سینکڑوں کتب کا مطالعہ کیا جو ہندومت یا سکھ مت سے متعلق تھیں۔ اس طرح آپ آریہ اور ہندو مذہب کے خلاف احمدیت کے ایک (داعی الی اللہ) بن گئے۔ آپ ہندوؤں سے مختلف مباحثوں اور مناظروں میں حصہ لیتے رہے۔اس بناء پر حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا کہ آپ تو ہمارے شرما جی ہیں۔ اس کے بعد شرما آپ کے نام کا حصہ بن گیا۔ ایک دفعہ جب دھرم بھکشو رام چندر دہلوی نے کراچی کے مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج دیا تو مرکز سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب تشریف لائے تو شرما صاحب نے حوالوں کے ذریعہ ان کی مکمل امداد کی۔ کراچی میں جہاں جہاں بھی آریوں کے جلسے ہوتے تھے تو آپ (دین حق) کے (داعی الی اللہ) بن کر وہاں ضرور جاتے اور انھیں جواب دیتے۔

چونکہ آپ پوسٹ آفس میں ملازم تھے۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کراچی تشریف آوری پر ڈاک کی ذمہ داری شرما صاحب کی ہوتی تھی۔

آپ نے 1950ء میں مربیان سلسلہ کی ضرورت کے لئے ہندی، سنسکرت اور گجراتی زبان میں 5 سو کتب نظارت اصلاح وارشاد کو بطور ہدیہ دیں۔

آپ نے ہندوؤں کے حوالے سے دو کتب بھی تحریر فرمائیں۔[44] آپ 34-1933ء

میں کراچی کے سیکرٹری ضیافت تھے۔[45] آپ 20رجولائی 1978ء کوفوت ہوئے۔[46]

حضرت ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب

آپ 1898ء میں پیدا ہوئے۔[47] آپ کے والد محترم کا نام خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب ہے۔آپ سلسلہ احمدیہ کے بہت مخلص ، فدائی اور ممتاز خدام میں سے تھے۔آپ سابق بالخیرات ہونے اور جلیل القدر خدمات کی وجہ سے کئی خصوصی امتیاز حاصل تھے۔ سب سے اول یہ کہ آپ نے اپنے والد محترم حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سے بھی پہلے ہی حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔[48] بعض روایات کے بموجب آپ حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک زمانہ میں ہی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے تھے تاہم آپ حضور کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے تھے۔اس لئے اصطلاحاً آپ حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں شامل نہ تھے لیکن آپ کے جذبہ اخلاص وقربانی اور شاندار خدمات سلسلہ کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں دفن کئے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔[49]

ہر چند کہ آپ جماعت کے باقاعدہ مربی نہیں تھے تاہم زندگی بھر احمدیت کے نڈر اور بے باک (داعی الی اللہ) کے طور پر ایسی نمایاں اور شاندار خدمات سرانجام دیں جو دیگر احباب اور آنے والی نسلوں کے لئے قابل رشک اور قابل تقلید مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔آپ بسلسلہ ملازمت کئی سال بیرونی ممالک میں مقیم رہے۔اس عرصہ میں آپ نے مشرقی افریقہ کے متعدد علاقوں نیز اٹلی ، فلپائن اور بورنیو میں متعدد جماعتیں قائم کیں۔ان سب علاقوں اور ممالک میں سینکڑوں افراد نے آپ کے ذریعہ قبول حق کی توفیق پائی۔پھر قرآن مجید سے عشق کا یہ عالم تھا کہ بڑی عمر میں آپ نے چار ماہ کے اندر اندر از خود ہی قرآن مجید حفظ کیا۔[50]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ ربوہ 1958ء کے موقع پر اپنے خطاب میں آپ کے بارے میں خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب جو احمدیت کے عاشق صادق ہیں چندہ بھی بڑی مقدار میں دیتے ہیں اور (دعوت الی اللہ کا) جوش بھی رکھتے ہیں انھوں نے اپنی پریکٹس کا نقصان کر کے

چند ماہ فلپائن میں (دعوت الی اللہ) کے لئے وقف کئے جس کے نتیجہ میں وہاں کی جماعت تین سو سے زائد ہوگئی۔'' 51

آپ کے قرآن مجید حفظ کرنے کے بارے میں مکرم پروفیسر منور شمیم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب نے سنا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ ہمیں ایسے ڈاکٹر چاہیئں جو حافظ بھی ہوں۔ آپ نے فوراً قرآن کریم حفظ کرنا شروع کر دیا۔

اسی طرح مکرم پروفیسر صاحب بیان کرتے ہیں کہ محترم مرزا عبدالحق صاحب نے ان سے بیان کیا کہ ہم 10 یا 12 طلباء لاہور احمدیہ ہوسٹل میں رہتے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب اکثر اپنا کمرہ اندر سے بند کر کے وقت گزارتے تھے۔ اس پر ایک طالبعلم نے ارادہ کیا کہ میں کمرے کے اندر چھپ کر دیکھوں گا کہ کرتے کیا ہیں؟ جب نماز عصر کے لئے باہر آئے تو وہ طالبعلم اندر جا کر چارپائی کے نیچے چھپ گیا۔ واپس آ کر انھوں نے دروازہ بند کر لیا۔ پہلے نماز عصر ادا کی اور نماز مغرب تک قرآن کریم کا مطالعہ کرتے رہے۔ 52

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:

''ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب ایم بی بی ایس ایک نہایت ہی مخلص اور دیندار بزرگ تھے۔ میں انھیں 1937ء یا 1938ء سے جانتا ہوں جبکہ آپ مشرقی افریقہ سے ملازمت ترک کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے ماتحت کراچی میں بغرض پریکٹس تشریف لائے تھے۔ میں ان ایام میں وہاں بطور (مربی) کام کرتا تھا۔ میں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ آپ سلسلہ کے فدائی انسان تھے۔ الفنسٹن اسٹریٹ میں ہم نے ایک ہال کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اس میں ہفتہ میں دو بار انگریزی اور اردو میں تقریریں ہوا کرتی تھیں۔ انگریزی میں عموماً حضرت ڈاکٹر صاحب اور محترم جناب حاجی عبدالکریم صاحب تقریر کیا کرتے تھے اور اردو میں محترم بابو اللہ داد صاحب اور خاکسار۔ ڈاکٹر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انگریزی میں تقریر کرنے کا موقع مجھے کراچی میں ہی آ کر ملا ہے۔ افریقہ میں انفرادی (دعوت الی اللہ) کیا کرتا تھا۔'' 53

حضرت ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب 1935ء تا 1938ء جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ تھے۔ 54

آپ کے صاحبزادے مکرم منیر الدین احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

’’انھوں نے اپنی ساری عمر افریقہ اور بورنیو میں فریضہ(دعوت الی اللہ) ادا کرتے ہوئے گزار دی 1925ء میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے مشرقی افریقہ تشریف لے گئے اور تقریباً دس برس کا عرصہ ممباسہ، نیروبی ، کمپالا، ٹانگا نیکا اور یوگنڈا میں(دعوت الی اللہ) میں گزار دیا۔کراچی کی جماعت جب نہایت ابتدائی دور میں تھی ۔اس وقت ابا جان نے وہاں بھی چند سال حضور کے حکم سے گزار کر اپنے خلوص اور محبت کے گہرے نقوش چھوڑے ۔اس کے بعد مسلسل پندرہ برس کا عرصہ حضور کے ارشاد کے ماتحت بورنیو میں(دعوت الی اللہ) کرتے ہوئے بسر کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ:

’’برٹش بورنیو میں .... ایک انگریز گورنر نے مقامی علماء کو ملا کر ہماری جماعت کے خلاف محاذ قائم کر لیا تھا۔ڈاکٹر بدرالدین صاحب نے دلیری سے گورنر اور گورنمنٹ کا مقابلہ کیا اور وہ علاقہ جس میں گورنر چاہتا تھا کہ احمدیت نہ پھیلے وہاں کے کچھ لوگوں کو اپنے پاس بلا کر(دعوت الی اللہ) کی اور وہ احمدی ہو گئے ۔ڈاکٹر صاحب نے ان لوگوں کے ذریعہ اس علاقہ میں(بیت) بنانے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے۔‘‘[55]

آپ نے 30 اور 31رجنوری 1961ء کی درمیانی شب وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں مدفون ہوئے۔

محترم محبوب عالم خالد صاحب صدر۔صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال ربوہ آپ کے بھائی ہیں جبکہ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم نصیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اسی طرح مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی(مربی) امریکہ اور مکرم مرزا ادریس احمد صاحب(مربی) بورنیو آپ کے داماد ہیں۔[56]

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

آپ 6رفروری 1893ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم امریکن مشن اسکول سیالکوٹ میں حاصل کی۔ 3رستمبر 1904ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی مرتبہ زیارت کی۔ستمبر 1905ء میں پہلی مرتبہ قادیان تشریف لے گئے۔

16؍ستمبر 1907ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت کی۔ 1911ء میں لاہور سے گریجویشن کی۔ بعد ازاں لنڈن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد سیالکوٹ میں وکالت شروع کی۔ 1916ء میں لاہور منتقل ہو گئے اور 1919ء سے 1935ء تک جماعت احمدیہ لاہور کے امیر رہے۔ جون 1921ء میں وائسرائے ہند کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سپاس نامہ پڑھا۔ 1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سفر یورپ کے دوران آپ کے سیکرٹری کے فرائض انجام دئے اور مذاہب عالم کانفرنس ویمبلے (لندن) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مضمون پڑھا۔ آپ 1926ء میں ممبر پنجاب قانون ساز کونسل منتخب ہوئے۔ دسمبر 1931ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی کی صدارت کی اور اپنے خطبہ صدارت کے ذریعہ مسلمانان ہند کے حقوق کی زبردست وکالت کی۔ 1930ء، 1931ء اور 1932ء کی گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی۔ مئی 1935ء میں ہندوستان کے وزیر ریلوے مقرر ہوئے۔ خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی 1939 کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے حضور کی خدمت میں جماعت کی طرف سے تین لاکھ روپے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ 1939ء میں لیگ آف نیشنز میں ہندوستان کی نمائندگی کی۔ ستمبر 1941ء میں فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج مقرر ہوئے۔ 1944ء میں حضرت مصلح موعود کی تحریک پر اپنی پوری جائیداد وقف کر دی۔ جولائی 1947ء میں قائداعظم کے فرمان پر ریڈکلف ایوارڈ میں مسلمانوں کی طرف سے فاضلانہ اور مدلّل بحث کی۔ جون تا دسمبر 1947ء میں نواب آف بھوپال کے آئینی مشیر رہے۔ آپ کو قائداعظم نے 25؍دسمبر 1947ء کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر فرمایا۔ آپ نے اس حیثیت میں 1954ء تک خدمات انجام دیں۔ اس دوران آپ کا قیام کراچی میں رہا۔ آپ نے سیکیورٹی کونسل میں پاکستان کی فقید المثال نمائندگی کے علاوہ مسئلہ کشمیر اور بعض دیگر ممالک کی آزادی کے حق میں سرفروشانہ اور مجاہدانہ جدو جہد فرمائی۔ 1954ء سے 1961 تک انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے جج کے طور پر خدمات انجام دیں۔ جون 1955ء میں بیت الذکر ہیگ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ 1955ء میں حضرت مصلح موعود کے دوسرے سفر یورپ میں حضور کی بابرکت معیت اور ترجمانی کے فرائض انجام دئے۔ 1958ء سے 1961ء نائب صدر عالمی عدالت انصاف رہے۔ 1961ء سے 1964ء تک اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ رہے۔ 1962ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر رہے۔

1970ء سے 1973ء تک عالمی عدالت انصاف کے صدر رہے۔

ہیگ میں پندرہ سالہ قیام کے بعد 1983ء تک انگلستان میں قیام فرما رہے۔ 16رنومبر 1983ء کو پاکستان تشریف لے آئے اور لاہور میں رہائش اختیار کی۔ یکم ستمبر 1985ء کو لاہور میں ہی وفات پائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔ آپ نے درج ذیل کتب بھی تالیف کیں۔

1۔ تحدیث نعمت 2۔ میری والدہ 3۔ ایک عزیز کے نام خط

4۔ Islam - its meaning for modern men [57]

حضرت محمد عثمان صاحب قریشی انجینئر

آپ 1884ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد رمضان قریشی صاحب ہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے رفقاء میں سے ایک ہیں۔ آپ کرنال کے رہنے والے تھے۔ آپ نے 1904ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔[58] آپ دفتر انجینئر ریلوے الٰہ آباد میں ہیڈ ڈرافٹسمین کے طور پر ملازمت کرتے رہے بعد ازاں انجینئر کے عہدہ تک پہنچے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ماتحت جماعتوں میں نظام جماعت کے قیام کے بعد 09-1908ء میں آپ الٰہ آباد میں جماعت کے سیکرٹری کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رپورٹ بابت 09-1908ء میں آپ کے بارے میں درج ذیل ریمارکس تحریر ہیں:

''الٰہ آباد۔ سیکرٹری بابو محمد عثمان صاحب۔ کوئی لائبریری نہیں مگر سیکرٹری صاحب اور میر جیون علی صاحب کی کتب سلسلہ سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور بابو صاحب (یعنی حضرت محمد عثمان صاحب۔ مؤلف) سلسلہ کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ مسلم کلب میں ''ریویو'' اور ''بدر'' عام لوگوں کے فائدے کے لئے پہنچاتے ہیں جس سے غیر احمدی دلچسپی لیتے ہیں............ ڈاکٹر غلام غوث صاحب جو سلسلہ احمدیہ کے ایک پرانے مخلص دوست ہیں وہ آج کل اس جگہ متعین ہیں۔''[59]

آپ کا بعد ازاں محکمہ کی طرف سے لاہور ٹرانسفر ہو گیا۔ 1913ء میں آپ

بطور ڈرافٹسمین دفتر ریلوے لاہور میں خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ کا نام مینارۃ المسیح قادیان کی تعمیر کے لئے چندہ دینے والوں میں شامل ہے اور مینارۃ المسیح پر آپ کا نام کندہ ہے۔آپ نے اس مینارہ کی تعمیر کے لئے =/100 روپے عطیہ کئے تھے۔60

آپ حضرت مسیح موعودؑ سے نہایت اخلاص ومحبت رکھتے تھے اور دل میں خواہش تھی کہ آپ کو ایسی جگہ ملازمت مل جائے جہاں سے جلد جلد با آسانی قادیان حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت اور قدم بوسی کے لئے حاضر ہوسکیں۔اپنی اس خواہش کا اظہار آپ نے 1905ء کے ایک خط بنام حضرت مسیح موعودؑ میں کیا جب آپ الہ آباد میں ملازم تھے۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کے نام اپنے خط میں تحریر کرتے ہیں کہ:

امامنا ومرشدنا حضرت اقدس جناب مسیح دوران وامام مصلح آخرالزمان

جب کدعہ کا میں مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ مَیں نیچا رہا جاتا ہوں

حضور میرے لئے دُعائے خیر برائے فلاح دارین فرمائیں۔الہ آباد بہت دور ہے اور دو چار روز کی رخصت میں حضور کی قدم بوسی دارالامان میں جا کر کرنہیں سکتا۔اس کے لئے بھی دُعا فرمایئے کہ حضور کا قرب میسّر ہو جائے۔عرصہ تین ماہ کا گزرتا ہے کہ میرے تبادلہ دہلی کی تجویز صاحب نے کی تھی۔مگر خدا تعالیٰ کی کچھ مصلحت ہوگی کہ تبادلہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔مگر حالت نماز میں کئی دفعہ القا مجھ کو ہوا تھا کہ تبادلہ مقدر ہو چکا ہے۔اب حضور سے التجا ہے میرا تبادلہ دہلی کے لئے خدا تعالیٰ کچھ انتظام کر دے۔تا کہ جلد جلد قدم بوسی حضور سے مشرف ہوتا رہوں۔ورنہ دُوری سے طبیعت پریشان رہتی ہے اور منقبض ہے۔زیادہ کیا عرض کروں خدا تعالیٰ دلوں کے حال سے واقف ہے۔دُعا فرمایئے کہ خدا تعالیٰ اپنا قرب اور اپنی ہمکلامی سے مشرف فرمائے اور گناہوں کو معاف فرمائے۔نہایت سختی اور ابتلا کے دن ہیں............

فقط زیادہ حد آداب

میری التجا ہے۔کہ حضور اس خط پر جو لکھنا چاہیں۔اپنے قلم سے تحریر فرمائیں۔

خاکسار محمد عثمان احمدی ہیڈ ڈرافٹسمین

دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر ایسٹ انڈیا ریلوے۔الہ آباد

اس خط پر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا کہ:

''.................. انشاء اللہ دعا کروں گا۔ جو کچھ آپ کے لئے بہتر ہوگا وہی خدا تعالیٰ کرے گا۔ بہت کام ایسے ہیں کہ انسان نہیں جانتا کہ وہ بہتر ہیں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہیں۔

....

خاکسار مرزا غلام احمد

اس خط کو ارسال کرتے وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے:

''عزیزمَن ....

حضرت کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پڑھ لیں۔ بہت ہی کم اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں۔ آپ کی خاص خوش قسمتی ہے۔ بلائیں، وبائیں اور آئندہ کے خوف اور طرف توجہ نہیں ہونے دیتے۔ صبر۔صبر

.... خاکسار عبدالکریم۔'' [61]

حضرت عثمان قریشی صاحب کی بعض روایات رجسٹر رفقاء حضرت مسیح موعودؑ میں بھی موجود ہیں۔ آپ دہلی میں ایس ڈی او بھی رہے۔

آپ تقسیم ہند کے بعد سیالکوٹ میں ملازمت کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ کراچی تشریف لے آئے اور کراچی میں ہی 10رفروری 1949ء کو وفات پائی اور یہیں دفن ہوئے۔ آپ کی قبر کراچی میں موجود ہے۔ [62]

آپ نے چار شادیاں کی تھیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ بھی رفقاء میں شامل تھیں اور حضرت مسیح موعودؑ سے سچی محبت و ارادت رکھتی تھیں جس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کے نام خطوط میں بھی کیا ہے۔ [63]

مکرم اشفاق حسین صاحب سابق صدر حلقہ ملیر کالونی کراچی آپ کے نواسے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق صاحب سابق معاون ناظر ضیافت

آپ ناظر صاحب ضیافت قادیان کے معاون کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد (دعوت الی اللہ) میں مصروف ہو جاتے۔ ارد گرد کے دیہات میں ان کی (دعوت) سے کافی لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ سلسلہ کے مسائل بیان کرتے وقت آپ کی طبیعت میں جوش آ جاتا اور آواز بلند ہو جاتی۔ مخالفین احمدیت کے ٹریکٹوں اور رسالوں کا جواب نظم ونثر میں دیتے۔ ایک دفعہ ایک مولوی نے ایک رسالہ پنجابی نظم میں لکھا اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ آپ نے اس کا جواب پنجابی نظم میں ہی لکھ کر شائع کروایا۔

وفات سے پہلے اپنے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ خلافت سے وابستہ رہنا۔ میں نے معجزات دیکھے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے صداقت دیکھی ہے۔ خلافت کے بغیر ایمان کامل نہیں رہتا۔

آپ تقسیم ہندوستان کے بعد کراچی میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ کراچی میں آپ کو دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ ڈاکٹروں نے سفر سے منع کیا تھا مگر جلسہ سالانہ ربوہ 1957ء میں شرکت کی بے چینی تھی۔ لہٰذا ربوہ کے لئے عازم سفر ہوئے۔ راستے میں ہی 24 دسمبر کو تکلیف بڑھ گئی۔ ربوہ آنے کے بعد 25 دسمبر کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ مورخہ 27 دسمبر 1957ء بروز جمعہ وفات پا گئے۔ [63.a]

اس دن جلسہ سالانہ جاری تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ گاہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے فرمایا۔

”یہ اس (رفیق) کا جنازہ ہے جس نے کئی نشان دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔“

آپ کے بیٹے مکرم شیخ عبدالواحد صاحب (مربی) چین، ایران اور فجی ہیں۔ [63.b]

حضرت حاجی محمد صدیق صاحب پٹیالوی

آپ کے والد محترم کا نام اللہ بخش صاحب ہے۔ آپ 1878ء میں پیدا ہوئے۔ آپ

نے 1898ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔63.c آپ کی وفات 29/جنوری 1956ء کو کراچی میں ہوئی۔63.d

آپ نہایت عابد و زاہد اور صاحب الرؤیا وکشوف بزرگ تھے۔نماز باجماعت اور تہجد کا خاص التزام فرماتے اور ہر آن ذکر وفکر میں مشغول رہتے۔سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے محبت عشق کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔1911ء سے 1947ء تک بسلسلہ ملازمت دہلی میں مقیم رہے۔63.e

آپ کی خودنوشت روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی قادیان سے واپسی کے وقت قادیان میں موجود تھے اور منارۃ المسیح کی بنیاد رکھنے کے وقت بھی قادیان میں موجود تھے۔63.f

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب

آپ 1873ء میں بمبئی میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام سیٹھ آدم صاحب تھا۔آپ میمن قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت سیٹھ صاحب کے والد صاحب سندھ کے پیر جناب رشید الدین صاحب جھنڈے والے کے مرید تھے۔اس لئے آپ ہر سال وہاں جاتے۔ایک موقع پر جب کہ سیٹھ صاحب بالکل نوعمر تھے آپ کے والد صاحب نے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے اس بچہ کی بیعت لے لیں۔اس موقع پر سیٹھ صاحب نے پیر صاحب سے پوچھا کہ میرے بیعت کرنے سے مجھے فائدہ ہوگا یا آپ کو۔ان کے اس کہنے پر جناب پیر صاحب نے سیٹھ صاحب کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور توجہ فرما کر پانی لانے کا حکم دیا۔ جب پانی لایا گیا تو آپ نے دَم کر کے سیٹھ صاحب کو پینے لئے دیا اور آپ کے والد صاحب کو کہا کہ تمہارا لڑکا ایک بڑے بزرگ انسان کی بیعت کا شرف حاصل کرے گا۔چنانچہ 1896ء میں آپ نے اس بزرگ انسان یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

آپ 1898ء میں پہلی بار قادیان گئے۔آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے اس عربی خطبہ کے سننے کا شرف بھی حاصل ہوا جسے خطبہ الہامیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

1902ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی شادی جناب ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے ہاں قرار پائی تو آپ نے ایک سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی عمدہ مخملی بنوائی اور اس پر یہ الہام لکھوایا۔ **مَظْهَر الحق و العلا کان الله نزل من السمآء**۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے درخواست کی کہ نکاح کے وقت یہ ٹوپی دولہا کو پہنا دی جائے اس کے علاوہ ایک ریشمی اوڑھنی جس میں زرّیں فیتے وغیرہ ٹانکے تھے دلہن کے لئے بھجوائی۔

آپ طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ بمبئی کے امیر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ نے کراچی میں رہائش اختیار فرمائی اور باوجود ضعیفی کے جمعہ کی نماز اور جماعت کے دیگر اجتماعات میں شرکت فرماتے۔ پہلی بار مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی منتخب ہوئے تو اس مجلس انتخاب کی صدارت حضرت سیٹھ صاحب نے ہی کی تھی۔

آپ 7/دسمبر 1957ء کو کراچی میں فوت ہوئے اور یہیں تدفین ہوئی۔ آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں نصب ہے۔[64]

حضرت سیّد محمد اشرف صاحب

آپ 1880ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مولوی سیّد علی محمد صاحب ہے۔[65] آپ نے 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی جبکہ بیعت 1904ء میں کی۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''جب میں 1903ء میں حضور کی زیارت کرنے کے لئے قادیان گیا تو اُس وقت مَیں اور حکیم غلام نبی صاحب، زبدۃ الحکماء حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے مہمان تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے ہمارا تعارف کروایا۔ ان دنوں حضرت مسیح موعودؑ کوئی کتاب لکھ رہے تھے جس کا حضور نے ذکر کیا۔ حکیم صاحب نے عرض کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو مَیں یہ کتاب چھپوا کر لوگوں میں مفت تقسیم کروں مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ نہیں ہماری جماعت یہ کام کرے گی۔''

آپ دو سال تک صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹر کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔[66]

حضرت مصلح موعود نے 1914ء میں ہندوستان بھر کے ان مقامات پر جہاں احمدی کثرت سے رہتے ہیں، پرائمری اسکول کھولنے کی تحریک کی۔ اس مقصد کے لئے حضور نے ایک کمیٹی قائم فرمائی جس میں مکرم سیّد محمد اشرف صاحب بھی شامل تھے۔[67]

آپ یورپین اسکولز کے دفتر میں ہیڈ کلرک تھے اس حوالے سے آپ لاہور اور راولپنڈی میں ملازمت کرتے رہے۔

آپ نے 5/جولائی 1952ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کراچی میں رہائش پذیر تھے۔[68]

حضرت ملک حسن محمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام ملک امیر بخش صاحب ہے۔[69] آپ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے جنوری 1904ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خاکسار نے جنوری 1904ء میں تحریری بیعت کی۔ اس وقت خاکسار بسلسلہ تجارت ملک دکن میں تھا۔ 5/مئی 1904ء کو حاضر خدمت مسیح موعودؑ ہو کر............ بیعت کی۔ حضور ایک دن سیر کو تشریف لے گئے۔ خاکسار بھی ساتھ ہو گیا۔ کسی نے عرض کی کہ ایک صاحب قرآن کریم کے حافظ آئے ہیں اور قرآن اچھا پڑھتے ہیں۔۔۔حضور گھاس پر بیٹھ گئے اور حافظ جی نے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اُس وقت حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔‘‘

آپ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’ستمبر یا اکتوبر 1906ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار اور مکرمی ملک سراج دین صاحب، حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک رات قادیان میں ٹھہرے۔ جمعہ یا ظہر کی نماز کے بعد ہم دونوں نے اجازت طلب کی۔ حضور نے فرمایا۔ ٹھہرو۔ جلدی کیوں کرتے ہو؟ مکرم سراج دین صاحب نے عرض کی کہ حضور آٹھ ملازم لاہور بٹھا کر شرفِ زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ وہ ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اور ہم بسلسلہ تجارت بمبئی جا رہے ہیں۔ حضور نے

فرمایا اچھا عصر کی نماز پڑھ کر جائیں۔ پھر (انھوں) نے عرض کی کہ حضور پھر گاڑی نہیں ملے گی۔ حضور نے پھر اپنے خدام کو رخصت کر دیا۔

حضور سے اصرار کر کے اجازت تو ہم نے لے لی مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ہم بٹالہ پہنچے تو گاڑی رخصت ہو چکی تھی۔ رات بٹالہ ہی میں بسر کرنی پڑی۔ صبح دونوں بھائیوں ہاں احمدی بھائیوں میں لڑائی شروع ہوگئی اور بمبئی تک وہ سلسلہ لڑائی شروع رہا۔ میرے دل نے محسوس کیا کہ یہ سب کچھ حضور کے ارشاد پر اصرار کی وجہ سے ہے۔ میں نے حضور کی خدمت میں لگا تار معافی کے خطوط ارسال کرنے شروع کئے۔ سارا سال محنت کی لیکن کمایا ایک پیسہ بھی نہیں۔ اخی المکرّم ملک سراج الدین صاحب متواتر دو سال سفر میں ہی رہے۔ آخر دو سال کے بعد نقصان اٹھا کر واپس گھر آئے۔ واقعہ تو بہت لمبا ہے۔ مگر میں نے اختصار کے ساتھ لکھ دیا ہے تا دوست اس سے عبرت اور فائدہ حاصل کریں۔" [70]

آپ 1921ء میں ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے۔ [70.a]

آپ نے 16/اپریل 1959ء کو کراچی میں وفات پائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ قطعہ خاص رفقاء بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔ [71]

حضرت شیخ غلام حسنین صاحب

آپ 1892ء میں پیدا ہوئے۔ [72] آپ کے والد محترم کا نام حضرت ماسٹر قمر الدین صاحب اور محترم دادا کا نام حضرت شیخ محمد ابراہیم صاحب تھا۔ آپ کے دادا اور والد دونوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت شیخ غلام حسنین صاحب نہایت متقی، پرہیز گار اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری کا خاص التزام کرتے تھے۔ آپ نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ بسلسلہ ملازمت دہلی میں گزارا۔ آپ کی سادگی، تقویٰ اور خوش خلقی کا یہ اثر تھا کہ بڑے سے بڑا افسر بھی آپ کو نہایت عزت واحترام کی نظر سے دیکھتا تھا اور آپ کی بات کو وقعت دیتا تھا۔ دہلی کی جماعت میں 35 سال تک سیکرٹری مال کے فرائض نہایت محنت، جانفشانی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ تقسیم ہند کے بعد دہلی سے کراچی تشریف لے آئے۔

زیادہ بولنے سے پرہیز فرماتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ بڑے سے بڑے آدمی کے پاس بھی پہنچ کر اسے دعوت الی اللہ کرتے۔ آپ 16/دسمبر 1953ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[73]

آپ کے دو داماد اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی تھے۔ ایک مکرم مولانا نورالدین منیر صاحب اور دوسرے مکرم مقصود احمد خان صاحب دہلوی۔

حضرت حاجی بقاء اللہ بھوپالوی صاحب

آپ 1881ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عنایت اللہ صاحب تھا۔[74] آپ 1899ء میں بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں 1903ء میں قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔[75] محترم حاجی صاحب کا اصل وطن قصبہ چاند پور ضلع بجنور تھا لیکن اوائل ہی میں بسلسلہ ملازمت و کاروبار بھوپال میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ چنانچہ قیام پاکستان تک وہیں مقیم رہے۔ جس کے بعد کراچی میں آ کر آباد ہو گئے۔ آپ نہایت مخلص، نیک اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شیدائیوں میں سے تھے کتب سلسلہ کا مطالعہ آپ کی روح کی غذا تھی۔ بیماری کے آخری ایام میں بھی تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر آپ کے زیر مطالعہ رہیں۔ آپ 28/دسمبر 1959ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[76]

حضرت آغا محمد عبداللہ خان صاحب

آپ اکتوبر 1895ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت میاں کریم بخش صاحب لانگری ہے جو خود بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے اور لنگر خانہ قادیان میں خدمت انجام دیتے تھے۔ حضرت آغا محمد عبداللہ خان صاحب کو قیام پاکستان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کار کے ڈرائیور رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اس وقت آپ کا قیام محلّہ دارالرحمت میں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضور کے ساتھ جب بھی موٹر کے سفر میں باہر جاتا تو حضور موٹر میں آ کر کچھ تناول فرماتے تو مکرم و معظم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کو (جو حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے) اس چیز کا ایک حصہ دے کر

فرماتے کہ اس کے منہ میں ڈال دو کہ اسٹیرنگ وھیل سے ہاتھ اٹھانا اس کے لئے مشکل ہوگا۔[77]
قیام پاکستان کے بعد 1953ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی گرفتاری کا خدشہ پیش ہوا تو جماعت احمدیہ کراچی نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور کو کراچی لے آیا جائے۔ چنانچہ ایک وفد کراچی سے بذریعہ کار ربوہ گیا۔ یہ کار محترم چوہدری شاہنواز صاحب کی تھی حضرت آغا محمد عبداللہ صاحب نے اس کار کو ڈرائیو کیا۔[79]

آپ نے 28رفروری 1982ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[80]

حضرت منشی کریم الدین عباسی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام علی بخش صاحب ہے۔[81] آپ کا شمار سامانہ ریاست پٹیالہ کے بزرگوں میں ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ سامانہ کو منظّم کرنے میں آپ کا کافی ہاتھ تھا۔ قادیان سے جو (مربیان) سامانہ آتے آپ انہیں ملنے ضرور تشریف لے جاتے۔ آپ کے صاحبزادے مکرم امین الدین عباسی صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے پہلے قائد شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح مکرم بشیرالدین عباسی صاحب جو آپ کے پوتے ہیں انھیں ''کراچی تاریخ احمدیت'' کے ایک مؤلف ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔[82] مکرم بشیرالدین عباسی صاحب کے مطابق ان کے والد مکرم امین الدین عباسی صاحب نے انھیں بتایا کہ اُن کے والد محترم نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک جم غفیر میں دور سے دیکھا تھا۔

آپ نے 12رفروری 1949ء کو وفات پائی اور کراچی میں دفن ہوئے۔ آپ موصی تھے آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب ہے۔[83]

حضرت مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی

آپ کے والد محترم کا نام محمد رمضان ہے۔ آپ فروری 1871ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کیا اور مولوی عالم تک تعلیم حاصل کی۔ آپ سیالکوٹ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے درس میں شامل ہوتے تھے۔ اسی طرح بعض اور احمدی بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا رہا۔ نیک صحبت، درس میں شمولیت اور حضرت مسیح موعودؑ کی چند کتب کا مطالعہ آپ کے شرح صدر اور آپ کی سعید فطرت میں تخم ریزی اور آبپاشی کا موجب بنا۔ آپ نے بیعت کے

متعلق کسی سے مشورہ نہیں لیا اور مکرم مولوی مبارک علی صاحب کے ہمراہ دسمبر 1896ء میں قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے ازراہ شفقت آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی گرم واسکٹ بطور تبرک عنایت فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعوت الی اللہ کا ایک خاص شوق عطا فرمایا تھا۔ آپ جہاں ملازمت کرتے تھے وہاں اپنے انگریز افسر کو دعوت الی اللہ کرتے رہے اسی طرح آپ کے سسرال کے چالیس افراد آپ کی دعوت سے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ ایک دعاگو بزرگ تھے۔ آپ کی قبولیت دعا کے کئی واقعات مشہور ہیں۔[84] آپ 21/جون 1968ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[85] آپ کئی سال احمدیہ ہال کراچی میں رہائش پذیر رہے۔

حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی

آپ کے والد محترم کا نام نتھے خان صاحب تھا۔ آپ نے 1906ء میں جب آپ چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے اپنے بڑے بھائی حضرت نعمت اللہ صاحب گوہر کے ذریعہ بیعت کی۔[86] 1907ء میں آپ ٹی آئی ہائی اسکول قادیان میں پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی سال حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ 1911ء میں آپ نے انٹرنس پاس کیا۔ پھر سنٹرل ٹریننگ کالج سے جے ای وی کر کے ٹی آئی ہائی اسکول میں بطور جونیئر ٹیچر ملازم ہوگئے۔ اس کے بعد آپ نے بی اے اور بی ٹی کا امتحان بھی پاس کرلیا۔ ایک مدت تک آپ ٹی آئی ہائی اسکول قادیان کی ہائی کلاسز کے استاد رہے۔ بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔ 1924ء میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کراچی میں ملازم ہو گئے تھے۔ لیکن مرکز سلسلہ کی تڑپ رہتی۔ آخرکار آپ ربوہ منتقل ہوگئے اور وہاں درس وتدریس کے شعبہ سے وابستہ ہو گئے۔[87] آپ نے 14/جنوری 1979ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[88]

حضرت منشی سراج الدین صاحب کانپوری

آپ 1878ء میں موضع خانپور تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ

کے والد محترم کا نام میاں قاضی نظام الدین ہے۔ حضرت منشی صاحب نے 1898ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔[88.a]

آپ کے بعد آپ کے والد محترم نے بھی بیعت کر لی۔ حضرت منشی سراج الدین صاحب کانپوری کو دعوت الی اللہ کی بڑی لگن تھی آپ کی کوششوں سے موضع خانپور میں کافی لوگ احمدی ہو گئے تھے۔

آپ بڑے خوش الحان تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مصلح موعود کو نظمیں سناتے تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان میں نظمیں سنانے کے لئے اسٹیج پر بلائے جاتے تھے۔ کاروباری سلسلہ میں آپ اجمیر، قصور، احمد آباد اور بریلی میں رہے۔ بعد ازاں دوبارہ خانپور آ گئے۔ بریلی میں آپ سترہ سال رہے۔ وہاں آپ نے غیر احمدی علماء کے فتاویٰ کفر جمع کرنے شروع کیے جو کئی بکس ہو گئے جب آپ 1927ء میں کانپور آئے تو وہ بکس وہاں لے آئے۔ جب پاکستان بنا تو وہ بکس آپ کراچی لے آئے۔ حضرت مصلح موعود کے فرمانے پر وہ فتاویٰ خلافت لائبریری ربوہ کو دے دئے گئے۔

جب مخالف علماء نے اس وقت کی حکومت کو کہا کہ مرزا غلام احمد کی جماعت میں ایسے ویسے لوگ شامل ہیں جو معززین نہیں تو حضرت مسیح موعودؑ نے 1898ء میں ایک لسٹ شائع فرمائی اور اسے حکومت وقت کے پاس بھیجا۔ اس لسٹ میں حضرت منشی سراج الدین صاحب کانپوری کا نام بھی شامل تھا۔ آپ 18 ستمبر 1949ء کو کراچی میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[89]

حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب

آپ 1887ء میں پیدا ہوئے۔[90] آپ نے 1907ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ موضع جوگو وال نزد کلانور ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے۔ آپ اپنے والد حکیم محمد بخش کے اکلوتے فرزند تھے۔ انہی سے طب کی تعلیم حاصل کی۔ جب آپ احمدی ہوئے تو آپ کے والد اور دوسرے اقارب مخالف ہو گئے لیکن آپ استقلال سے احمدیت پر قائم رہے۔

آپ ہر جمعہ کو اپنے گاؤں سے پیدل قادیان آتے اور جمعہ پڑھ کر چلے جاتے۔ ہجرت تک آپ کا یہی معمول رہا۔ غالباً 1927ء میں قادیان آ گئے اور تقسیم ہند تک وہاں طبابت اور پنسار کی دکان کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد پہلے آپ کچھ عرصہ کراچی میں رہے اس کے بعد ربوہ تشریف لے گئے۔ آپ بڑے خلیق، ملنسار، تقویٰ شعار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ 12/فروری 1972ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ 91

حضرت مرزا صالح علی صاحب

آپ 1897ء میں پیدا ہوئے۔ 92 آپ حضرت مرزا صفدر علی صاحب کے صاحبزادے تھے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے تین سو تیرہ رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کی وفات کراچی میں 10/مارچ 1970ء کو ہوئی۔ آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں سپرد خاک کیا گیا۔ 93 آپ کے ایک پوتے مکرم مرزا صفدر علی صاحب ابن مکرم مرزا صادق علی صاحب کو 1984ء کے دور ابتلاء میں اندرون سندھ سب سے زیادہ مرتبہ خدمت خلق کی ڈیوٹیز انجام دینے کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ کی ایک صاحبزادی کے نام پر خورشید عطاء اسکالرشپ ذہین طلباء طالبات کو ہر سال دی جاتی ہے۔ 94

حضرت چوہدری مختار احمد صاحب

آپ یکم جولائی 1893ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہے جن کے احمدی ہو جانے پر بھائیوں نے جائیداد چھین لی اور انھیں گھر سے نکال دیا۔ آپ چونکہ تعلیم یافتہ تھے اس لئے محکمہ مال میں باعزت ملازمت مل گئی اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے بڑی جائیداد بھی پیدا کر لی۔ حضرت چوہدری مختار احمد صاحب کو آپ کے والد محترم نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کیا۔ مڈل تک تعلیم قادیان میں پائی اور میٹرک اپنے دادا جان کے پاس سرینگر کشمیر کے اسلامیہ ہائی اسکول سے پاس کیا۔ 1911ء میں آپ نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے اعلیٰ مثالی کردار کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہم جماعت بھی رہے۔ دوران ملازمت ایک لمبا عرصہ لاہور میں بھی رہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے

فدائی تھے ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ نہایت صالح بزرگ تھے۔[95] آپ نے 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ آپ نے 22/اکتوبر 1962ء کو کراچی میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[96]

حضرت حامد حسین خان صاحب میرٹھی

آپ 1879ء میں پیدا ہوئے۔[97] آپ نے علیگڑھ سے ایف اے کا امتحان پاس کیا اور 1904ء میں میرٹھ میں ملازم ہو گئے۔ آپ 1904ء میں بمقام دہلی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ بیعت کرتے وقت آپ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کے آپ روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔ اندر سے حضرت اماں جان نے پانی بھجوایا۔ پانی کے چھینٹے دینے سے آپ کو ہوش آیا۔[98] پنشن پانے کے بعد آپ میرٹھ سے قادیان آ گئے اور ایک لمبا عرصہ تک بطور نائب ناظر (دعوت الی اللہ) کام کرتے رہے۔ 1947ء میں تقسیم ملک کے بعد لاہور آئے اور پھر دادو (سندھ) میں سکونت پذیر ہوئے اور وہاں سے نقل مکانی کر کے کراچی میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب سابق امیر جماعت فیصل آباد آپ کے داماد تھے۔ آپ نے یکم جنوری 1964ء کو کراچی میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[99]

حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب

آپ 1300ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پہلے تحریری بیعت کی پھر 1898ء میں دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔[99.a] آپ کے والد محترم مولوی محمد موسیٰ صاحب بھی رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کی نمایاں خدمات کی توفیق عطا کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر آپ نے 1915ء میں رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کی جو روایات جمع کی تھیں انہیں 1962ء میں کتابی شکل میں شائع کیا۔ بیت اقبال دارالنصر ربوہ کی تعمیر اور چندہ اکٹھا کرنے کے لئے کام کیا۔ 1965ء میں صدر صاحب انصاراللہ مرکزیہ کے حکم پر آپ نے آنریری طور پر مختلف جماعتوں کا دورہ کیا اور انصاراللہ کے تعمیر فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا۔ 1966-67ء میں کراچی میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ جات جمع کرنے میں مدد فرمائی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب کرنے کا موقع بھی ملا۔ آپ کو کراچی میں بیت المجیب

ناظم آباد کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق بھی ملی۔ اس بیت کی زمین آپ کے صاحبزادے مکرم مسعود احمد خورشید صاحب نے جماعت کو پیش کی۔ آپ نے اپنی خودنوشت سوانح عمری ''تجلّی قدرت'' بھی شائع کی۔ دین کے معاملے میں غیرت اور جوش رکھتے تھے۔ کوئی بات اگر دین کی تعلیم کے خلاف ہوتو اس کوسخت ناپسند فرماتے تھے۔ جس جگہ بھی قیام کرتے اس گھر والوں کوسختی سے تاکید کرتے کہ اگر سب گھر والے میرے ساتھ باجماعت نماز پڑھیں گے تو میں قیام کروں گا ورنہ نہیں۔ بعض بیواؤں اور یتیموں کی خفیہ طور پر مدد کرتے تھے۔[100] آپ 19رنومبر 1968ء کو وفات پاگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[101]

حضرت ڈاکٹر عبدالرحمٰن رانجھا صاحب

آپ 30رجنوری 1906ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولوی شیر علی صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے جید رفیق تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کو چھوٹی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اور حضور نے آپ کے سر پر دست شفقت پھیر کر آپ کو برکت دی تھی۔ آپ بہت دیندار، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے اور ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان کا ثبوت دینے والے تھے۔[102] حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب آپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''رانجھا صاحب کی وفات کئی پہلو سے افسوسناک ہے۔ اول یہ کہ ایک نہایت نیک سیرت فرشتہ صفت شخص ہم سے چھن گیا۔ دوم یہ کہ احمدیت کے اخلاص کا ایک اور نمونہ ہم سے رخصت ہوگیا۔ مرحوم کے اخلاص سلسلہ کا پتہ اس سے چل جاتا ہے کہ آپ چندہ کی ادائیگی میں نمونہ تھے بلکہ کامل نمونہ تھے۔ مرنے پر بہت سا روپیہ وصیت کے حساب سے زائد پایا گیا۔ پھر آپ کی سیرت اس سے واضح ہو جاتی ہے کہ مرحوم کی حقیقی ہمشیرہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی وفات کے بعد بھائی عبدالرحمٰن مرحوم ابا جان کا ظاہری اور باطنی نمونہ بن گئے تھے۔''[103]

آپ زولوجیکل سروے آف پاکستان سے ڈائریکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ آپ

ایک سائنسدان بھی تھے۔ آپ کراچی میں حلقہ لارنس روڈ کے کئی سال صدر بھی رہے۔ آپ 6اور 7/نومبر 1966ء کی درمیانی رات وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔ 104

حضرت شیخ محمد کرم الٰہی صاحب پٹیالوی

آپ 1856ء میں پیدا ہوئے۔ 28/فروری 1890ء کو بیعت کی۔ 105 آپ حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں سے ایک ہیں۔ آپ پہلے سرسید احمد خان کی تحریکات کے قائل تھے لیکن جب آپ نے براہین احمدیہ کا مطالعہ کیا تو حضرت مسیح موعودؑ کے گرویدہ ہو گئے۔ یہ حضور کے دعویٰ اور اعلان بیعت سے پہلے کی بات ہے۔ جب 1889ء میں لدھیانہ میں بیعت اولیٰ ہوئی تو وہاں نہ آسکے لیکن جب حضور دوسری مرتبہ لدھیانہ تشریف لائے تو آپ ایک انبالوی احمدی کے ہمراہ وہاں پہنچے اور پھر حضور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آپ بالکل معمولی تنخواہ پر کلرک کے عہدہ پر کام کرتے رہے لیکن وضعداری میں کسی امیر سے کم نظر نہ آتے اردو اور فارسی کا علم خوب حاصل تھا۔ علمی مجلس کے زیور کی طرح نظر آتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ عاشقانہ تعلق بھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں بھی آپ ایک مخلص فرد تھے جیسا کہ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضور نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے چندہ کے لئے اشتہار دیا تو علاوہ اشتہار کے چند احباب کو خاص چٹھیاں بھی روانہ کیں جن میں ایک سو روپے چندہ کا مطالبہ کیا۔ ایسی ہی ایک چٹھی حضور نے آپ کو بھی بھیجی۔ جس کے جواب میں حضرت شیخ صاحب نے اپنے والد صاحب کی طرف سے خرچہ کے طور پر آئے ہوئے سو روپے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بھجوا دئے۔ آپ ریاست پٹیالہ کے امیر جماعت رہے۔ آپ اپنے صاحبزادے سردار محمد بشیر صاحب کے پاس کراچی میں رہائش پذیر رہے 106 9/جون 1953ء کو فوت ہوئے۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ 107

حضرت شیخ جلال الدین صاحب

آپ 1883ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام نبی بخش صاحب ہے۔ آپ

نے 1904ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔[108] آپ کراچی میں قیام فرما رہے۔ 9؍جون 1953ء کو آپ فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[109]

حضرت حکیم عبدالصمد دہلوی صاحب

آپ 1880ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حکیم محمد عبدالغنی صاحب ہے۔[110] حضرت حکیم عبدالصمد صاحب نے 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی جب حضور دہلی تشریف لائے ہوئے تھے۔

حکیم صاحب پہلی مرتبہ قادیان 1907ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضر ہوئے اور دوبارہ حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ آپ 1911 میں دہلی سے ترک رہائش کر کے قصبہ انچولی ضلع میرٹھ تشریف لے گئے اور وہاں طبابت کی پریکٹس کرنے لگے۔ بعدازاں 1929ء میں آپ نے اپنے اہل وعیال کو مستقل رہائش کے لئے قادیان بھجوا دیا اور خود جماعتی ضروریات کے پیش نظر انچولی ہی میں مقیم رہے۔ بعدازاں خود بھی 1934ء میں قادیان تشریف لے گئے۔

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد آپ پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی میں قیام پذیر ہوئے۔

آپ ایک بلند پایہ طبیب تھے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود سے والہانہ پیار رکھتے تھے اور اپنا وقت دوسروں کی خدمت اور بھلائی میں صرف کرنے کے عادی تھے۔[111]

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سابق نائب امیر جماعت محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کے سسر تھے۔

آپ نے 10؍دسمبر 1953ء کو کراچی میں وفات پائی۔ پہلے امانتاً کراچی میں ہی تدفین ہوئی بعدازاں آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔[112]

حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحب

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری سردار احمد صاحب ہے۔[113] آپ نے 1902ء میں

بائیس سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جبکہ 1903ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر دستی بیعت کی توفیق پائی۔

آپ نے امرتسر کے ایم اے او ہائی اسکول میں بحیثیت ٹیچر ملازمت کی۔ حضرت ودھاوے خان صاحب کو انجمن اسلامیہ امرتسر نے 1920ء میں کہا کہ یا آپ احمدیت چھوڑ دیں یا اسکول کی ملازمت، تو آپ نے ملازمت کو خیر باد کہنے میں فخر محسوس کیا۔ آپ صوبہ پنجاب کے جمناسٹک کے چیمپئین ٹیچر تھے اور ''فسٹ، فسٹ'' کے نام سے مشہور تھے۔

آپ کی روایات رجسٹر (رفقاء) میں درج ہیں۔ ایک روایت کرم دین کے مقدمہ کے متعلق بھی ہے۔

آپ 1958ء میں اپنے بیٹے مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ کے پاس کراچی تشریف لائے اور وہیں مستقل قیام فرمایا[114] اور کراچی میں ہی 9/اگست 1961ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں مدفون ہوئے[115]۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم پروفیسر مشتاق احمد شائق صاحب نے آپ کی سوانح عمری پر ایک کتاب ''احساس شفقت'' تحریر کی ہے۔[116]

حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی

آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے دادا حضرت مولا بخش صاحب اور والد حضرت رحیم بخش صاحب دونوں حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے جنھوں نے 1899ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت محمد ظہور خان صاحب 1893ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1905ء میں بارہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی جبکہ آپ اپنے بھائیوں حضرت محمد یوسف خان صاحب اور حضرت حافظ ملک محمد خان صاحب کے ہمراہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ پٹیالہ تشریف لائے تو آپ کو حضور کی خدمت کا خوب موقع ملا۔ 1925ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر آپ نے تین ماہ دعوت الی اللہ کے لئے وقف کئے جس پر آپ کو شدھی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے ملکانہ بھیجا گیا۔ 1939ء میں آپ مستقل طور پر قادیان

کے محلّہ دارالرحمت میں قیام پذیر ہو گئے۔ جب تک آپ ریاست پٹیالہ میں مقیم رہے جماعت میں امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی ادا کئے اور دیگر جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں بھی پیش پیش رہے۔

پاکستان بننے کے بعد جب آپ ہجرت کر کے لاہور آ گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو احمد نگر میں رہائش اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ احمد نگر میں آباد ہوتے ہی آپ اور آپ کی اہلیہ دینی کاموں میں سرگرم عمل ہو گئے۔ یہاں بھی آپ جماعت کے اہم عہدوں پر فائز رہے اور امام الصلوٰۃ کے فرائض بھی انجام دئے۔ اور انصاراللہ کی زعامت کا کام بھی آپ کے سپرد ہوا۔1974ء میں بوجہ ضعف اور بیماری آپ ربوہ تشریف لے گئے اس دوران کچھ عرصہ اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب کے پاس کراچی میں گزارا۔

آپ کو رشتہ داروں کی باہم ناراضگیاں دور کرانے اور صلح کرانے کا بے حد شوق تھا اور اس کا ملکہ بھی حاصل تھا۔ آپ کی طبیعت میں انتہائی سادگی تھی اور نہایت خوش خلق اور ملنسار تھے۔[117]

آپ کی وفات 8/جولائی 1982ء کو ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پڑھائی اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔[118]

رفقاء کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(کراچی میں تشریف لانے والے)

حضرت شیخ عبدالحق صاحب کرانچی والا

آپ لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے نام کے ساتھ ''کرانچی والا'' کے لاحقہ کی وجہ سے انھیں کراچی کے رفقاء حضرت مسیح موعودؑ میں شامل کیا گیا ہے۔ آپ کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب انجام آتھم میں پہلی مرتبہ ملتا ہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شامل تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک خط بنام حضرت چوہدری رستم علی صاحب محررہ 29 ستمبر 1891ء میں بھی آپ کا تذکرہ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی محبت اور شفقت سے کیا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اور میں نہایت تاکید سے آپ کو سفارش کرتا ہوں کہ آپ شیخ عبدالحق کرانچی والے کی نوکری کی نسبت ضرور کوشش فرماویں کہ وہ میرے بہت مخلص ہیں۔''

اس خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق کرانچی والا 1891ء سے قبل کراچی آئے ہوں گے اور جیسا کہ حضرت چوہدری رستم علی صاحب کے نام خط میں آپ کی نوکری کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے سفارش فرمائی ہے۔ اس لئے غالب امکان یہی ہے کہ آپ نوکری کی غرض سے مختلف شہروں میں جاتے ہوں گے اور اسی غرض سے کراچی تشریف لائے ہوں۔ واللہ اعلم

ہمیں آپ کے کراچی آنے کا ریکارڈ سے کوئی علم نہیں ہو سکا۔ لیکن کرانچی والا کے لاحقہ کی وجہ سے آپ کا تذکرہ یہاں کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی بیعت 1889ء میں لی جبکہ 1891ء کے خط میں حضرت شیخ عبدالحق صاحب کراچی والے کا ذکر ملتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بالکل ابتدائی بیعت کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کا تذکرہ اپنی کتاب ''سراج منیر'' میں چندہ تیاری مہمان خانہ وچاہ وغیرہ دینے والوں میں کیا ہے۔

آپ 1898ء کے جلسہ طاعون منعقدہ قادیان میں بھی شریک ہوئے۔

حضرت حافظ نور احمد لدھیانوی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام قادر بخش ہے۔ حضرت حافظ صاحب بالکل ابتدائی بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعودؑ نے 23/مارچ 1889ء میں لدھیانہ میں بیعت اولیٰ کی تقریب کا اعلان فرمایا تو آپ وہاں ہی موجود تھے لیکن حضور نے آپ کے ذمہ بعض کام لگائے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ پہلے دن بیعت نہ کر سکے بلکہ دوسرے دن بیعت کی سعادت حاصل کی۔

بیعت اولیٰ کے بعد 1891ء میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد ہوا تو اس میں آپ بھی شامل ہوئے۔ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے 313 رفقاء میں بھی شامل فرمایا۔ چنانچہ انجام آتھم میں آپ کا نام 178 نمبر پر درج ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کا ذکر اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اس طرح فرمایا:

''حبّی فی اللہ حافظ نور احمد صاحب لدھیانوی۔ حافظ صاحب جوان، صالح، بڑے محبّ اور مخلص اور اول درجہ کا اعتقاد رکھنے والے ہیں۔ ہمیشہ اپنے مال سے خدمت کرتے رہتے ہیں۔'' 120

آپ پیشہ کے لحاظ سے تاجر تھے۔ اسی سلسلہ میں آپ 1894ء میں کراچی بھی تشریف لائے۔ 121

آپ 28/اکتوبر 1928ء کو فوت ہوئے۔ 122

محترم مرزا خدا بخش صاحب

آپ 1859ء میں پیدا ہوئے،۔ بالکل ابتداء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ آپ

نے چند سال چیف کورٹ پنجاب میں مترجم کے طور پر فرائض انجام دیئے۔آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے اتالیق بھی رہے۔آپ نے ایک مشہور کتاب ''عسل مصفّیٰ'' کے نام سے تحریر کی۔313 اصحاب کی فہرست مندرجہ ''انجام آتھم'' میں آپ کا نام 42 نمبر پر درج ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے بعد غیر مبائعین میں شامل ہو گئے تھے اور اسی حالت میں فوت ہوئے۔آپ کی وفات 5/اپریل 1937ء کو ہوئی۔ 123 آپ ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے 1900ء یا 1901ء میں کراچی بھی آئے اور کراچی کے مشہور عالم مولانا عبداللہ کھڈا والے سے مناظرہ کیا۔ 124

حضرت حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری

آپ لاہور کے رہنے والے تھے لیکن بعد میں لائل پور (حال فیصل آباد) میں رہائش اختیار کرنے کی وجہ سے لائلپوری کہلاتے تھے۔ 125 آپ ایک اعلیٰ پائے کے طبیب تھے۔یہی وجہ تھی کہ رؤساء سندھ نے آپ کو اپنا معالج مقرر کیا تھا۔ 126

کراچی کے حضرت شیخ عبدالکریم صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ نے آپ ہی کے ذریعہ 1903ء میں کراچی سے بیعت کی تھی۔آپ 1904ء میں جب لاہور تشریف لے گئے تو حضرت حکیم صاحب کے مکان پر ہی رہائش اختیار کی۔حضرت مسیح موعودؑ ان دنوں لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ 127

حضرت حکیم صاحب ایک صحافی بھی تھے اور اخبار ''وکیل اسلام'' کے ایڈیٹر رہے۔آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ چونکہ آپ شاعر بھی تھے اور جرار تخلص کرتے تھے لہٰذا اپنی نظم ونثر میں مختلف طریقوں سے دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ 128 اپنی دعوت الی اللہ کے شوق کا اظہار آپ نے اخبار ''البدر قادیان'' کی اشاعت مورخہ 8/دسمبر 1903ء میں یوں فرمایا:

''سندھ کا علاقہ حضرت اقدس کے حالات سے بہت بے خبر ہے۔حضرت کی کوئی خبر پوری طور پر ان کو نہیں ہے۔حضرت اقدس کی طرف سے مفت اشتہار جو تقسیم ہوتے ہیں یا دیگر وقف رسالہ جات اگر یہاں بھیج دیئے جایا کریں تو بہت لوگوں کو اللہ کے پیارے حبیب اور اپنے آقا کی طرف توجہ دلاؤں۔علاقہ سندھ میں سندھی زبان رائج ہے اس لئے اس زبان میں کسی

اشتہار یا رسالہ کا ترجمہ ہو کر شائع ہونا مفید ہے۔ ایسے کام آپ (یعنی ایڈیٹر البدر قادیان۔ مؤلف) کو بہ اجازت حضرت امام الزماں احمدی قوم کے مشترکہ چندوں سے خود کرنے چاہئیں۔ کم ازکم ان اصحاب کو جو سندھ میں اس سلسلہ میں داخل ہیں۔'' [129]

آپ نے دعوت الی اللہ کا حق اپنی شاعری سے بھی ادا کیا۔ 16رجون 1904ء کے اخبار ''البدر قادیان'' میں دعوت الی اللہ کے حوالے سے آپ کی ایک مسدّس مشتمل بر پند و نصائح برائے اہل تشیع شائع ہوئی۔[130] اسی طرح جلسہ سالانہ قادیان 1908ء کے موقع پر ایک پنجابی نظم آپ کو سنانے کا موقع ملا جو دراصل ہندوستان والوں کے نام ایک پیغام پر مشتمل تھی۔[131] آپ کا ایک مباحثہ دہلی میں پادری احمد مسیح کے ساتھ 1922ء میں ہوا تھا۔[132]

حضرت مسیح موعودؑ کو حضور کی زندگی کی آخری نظم 16رمئی 1908ء کو سنائی گئی وہ حضرت ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائلپوری کی تھی۔[132.a]

حضرت قاضی نظیر حسین احمد صاحب

آپ نے 1900ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔[133] اُن دنوں آپ قلّات (بلوچستان) میں بطور سررشتہ دار پولیٹیکل ایڈوائزر بہادر کے دفتر میں ملازمت کیا کرتے تھے۔ اخبار الحکم قادیان 24رجنوری 1901ء کی اشاعت میں آپ اپنی بیعت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''میں نافِ پنجاب کا رہنے والا ہوں اور اُس خاندان کی یادگار ہوں جس کے بہت سے افراد خاندانِ مغلیہ کے وقت میں بلحاظ اپنے علم و فضل کے ناموری کے ساتھ عہدہ قضا پر مامور رہے............حُسنِ اتفاق سے شیخ مولا بخش صاحب مجھے ایسے رفیق ملے جن کی رفاقت سے وقتاً فوقتاً حضور اقدس جناب مسیح موعود کے پاک حالات کی نسبت گفتگو کرنے اور سننے کا مجھے اتفاق ہوتا رہا۔ وقت آنا تھا اور ضرور آنا تھا کہ جناب مخدوم مکرم ڈاکٹر محمد شریف صاحب اسسٹنٹ سرجن قلات میں میرے لئے فرشتہ رحمت ہو کر آئے اور ان کی دستگیری میرے لئے شناختِ صراطِ مستقیم کا باعث ہوئی اور اس کامیابی کا سہرا، کہ میں نے مسیح موعود کو پہچانا اور دل میں نور اور جوش حرکت پاکر ان کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔''[134]

بیعت کے بعد آپ کے اخلاص میں ترقی ہوتی گئی خصوصاً مدرسہ ٹی آئی قادیان کی ترقی و بہبود کے لئے آپ نے عظیم الشان خدمات انجام دیں ۔[135]

آپ 1902ء میں کوئٹہ (بلوچستان) سے قادیان تشریف لے گئے اور ایک ماہ قیام کیا۔[136]

1906ء میں آپ کوئٹہ سے کراچی تشریف لائے ۔ کچھ عرصہ قبل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات ہوئی تھی ۔آپ کی وفات کے حوالے سے آپ نے ایک رویاء دیکھی تھی جس کا ذکر آپ نے ایڈیٹر صاحب الحکم کے نام اپنے ایک خط میں کیا۔[137]

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

آپ 1872ء میں پیدا ہوئے ۔آپ نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے ذریعہ 31/جنوری 1891ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آپ نے اسلامیہ ہائی اسکول شیرانوالہ گیٹ لاہور میں بطور مدرس ملازمت کی۔ 1905ء میں جب اخبار البدر کے مالک بابو محمد افضل صاحب وفات پا گئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اس کا ایڈیٹر مقرر فرمایا۔

آپ کافی عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ میں ناظر امور خارجہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ نے کئی عمدہ اور نفیس کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔[138]

آپ 1911ء اور اس کے بعد کئی مرتبہ کراچی کے دوروں پر تشریف لائے اور مختلف جلسوں میں خطاب فرمایا۔[139]

آپ 13/فروری 1957ء کو فوت ہوئے۔[140]

حضرت سردار محمد یوسف صاحب

آپ 1892ء میں پیدا ہوئے ۔آپ سکھ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا سابق نام سورن سنگھ تھا۔ 1906ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ ان کے احمدیت کی طرف مائل ہونے کے حالات سن کر بہت محظوظ

ہوئے اور فرمایا کہ ان کا لیکچر ہونا چاہیئے ۔ چنانچہ انہوں نے 29رجون 1906ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں لیکچر دیا جو ان کا پہلا لیکچر تھا۔ جماعت احمدیہ میں آپ پہلے آدمی تھے جنہیں سکھوں میں دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے چشمہ معرفت میں سکھوں کی متبرک کتاب گروگرنتھ اور جنم ساکھی سے حضرت باوا نانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے جو اشلوک اور ساکھیاں پیش کی ہیں، آپ ان میں حضرت مسیح موعودؑ کے معاون تھے۔ آپ سکھ قوم میں دعوت الی اللہ کے لئے ایک اخبار نور قادیان سے نکالا کرتے تھے۔ آپ نے دو درجن کے قریب کتابیں بھی شائع کیں۔ قرآن مجید اور سیرت النبیؐ کا ہندی اور گورمکھی دونوں زبانوں میں ترجمہ شائع کیا۔ 1913ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں مرکز کی ہدایت پر کراچی تشریف لائے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے لاہور میں رہائش اختیار کی اور کچھ عرصہ گوجرانوالہ میں بھی رہے۔ 6رمئی 1952 کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ 141

حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری صدر الدین صاحب ہے۔ آپ 1875ء میں بمقام چک چٹھہ پیدا ہوئے۔ آپ نے 1891ء تا 1893ء مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں تعلیم حاصل کی۔ آپ نے 1905ء میں قادیان جا کر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ اس کے بعد کئی سال آپ ابتلاؤں سے گزرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک رؤیا کی بنا پر آپ کو اپریل 1923ء میں علاقہ سندھ میں مربی مقرر فرمایا۔ اس دوران آپ کراچی بھی تشریف لاتے رہے۔ یہ وہ وقت تھا جب آریہ قوم نے سندھ میں ملکانوں کی طرح ارتداد کا جال پھیلایا ہوا تھا۔ آپ کے وہاں پہنچنے پر آپ کی سات آٹھ ماہ کی کوششوں سے آریہ سماج کو مایوس ہونا پڑا۔ 1926ء تک آپ کی جدوجہد سے بعض مقامات پر جماعتیں قائم ہونی شروع ہوگئیں۔ آپ جس وقت سندھ میں بطور مربی تعینات ہوئے اس وقت وہاں صرف ایک جماعت قائم تھی لیکن 1928ء تک جب آپ وہاں سے رخصت ہوئے پچاس احمدی جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔ آپ کے کئی مناظرے اور مباحثے مشہور ہیں۔ 142

حضرت صوفی محمد رفیع صاحب

آپ کے والد محترم کا نام صوفی محمد علی صاحب تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ حضرت صوفی محمد رفیع صاحب 29رمئی1893ء کو جلال پور جٹاں گجرات میں پیدا ہوئے۔ 1899ء سے جلسہ سالانہ میں شرکت شروع کی جو1970ءتک جاری رہی۔

آپ 1913ء میں بطور سب انسپکٹر پولیس میں بھرتی ہوئے اور 1948ء میں پولیس سروس سے ریٹائر ہوئے۔اس وقت آپ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر تھے۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کا ارادہ باقی عمر قادیان میں گزارنے کا تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم پر سکھر میں رہ کر خدمات انجام دیں۔آپ امیر جماعت احمدیہ صوبہ سندھ اور بعد ازاں امیر جماعت ہائے احمدیہ خیر پور ڈویژن کے عہدہ پر فائز رہے۔

سندھ میں ملازمت کے دوران کئی مرتبہ آپ کراچی تشریف لاتے رہے۔

آپ 28راکتوبر 1973ءکوفوت ہوئے۔ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔144

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب

آپ کے والد محترم کا نام میاں نادر علی صاحب ہے۔آپ مکووال ضلع انبالہ کے رہنے والے تھے۔آپ فرماتے ہیں کہ:

”میں نے1899ء میں بذریعہ خط کے بیعت کی اور اس سے پہلے بھی تین چار سال میرے والد صاحب نے بیعت کے لئے بھیجا تھا مگر میں بہ سبب بعض وجوہ کے واپس گھر چلا گیا۔ اس کے بعد سیّد بہاول شاہ صاحب جو ہمارے دلی دوست اور استاد بھی ہیں انھوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی اور انھوں نے مجھے حضور کی کتابیں سنانی شروع کیں۔جتنی اس وقت تک حضور کی کتب تصنیف ہو چکی تھیں قریباً قریباً ساری مجھ کو سنائیں۔انھی دنوں میں مَیں نے رویاء دیکھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔میں حضور سے دریافت کرتا ہوں کہ حضور مرزا صاحب نے جو اس وقت دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا کیا ہے۔کیا وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں سچے ہیں۔میں نے کہا حضور قسم کھا کر بتاؤ۔آپ نے فرمایا مجھے قسم کھانے کی

حاجت نہیں۔ مَیں امین ہوں زمینوں آسمانوں کا۔ اس کے بعد اسی رات صبح کو مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں بیعت کا خط اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا السلام علیکم بھی لکھ دیا۔ پھر اس کے بعد 1900ء میں قادیان شریف آ کر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔" 145

بعد ازاں آپ محلّہ دارالفضل قادیان میں رہائش پذیر ہوئے اور وہاں کی بیت کے امام تھے۔ 146

1924ء کے پہلے جلسہ سالانہ کراچی میں شرکت کے لئے قادیان سے کراچی تشریف لائے۔ 147

30/مارچ 1948ء کو فیروز والا ضلع گوجرانوالہ میں فوت ہوئے۔ 148

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب

آپ 1906ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی ہے۔

آپ بچپن میں ہی اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پائی۔ 1919ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل پاس کیا۔ اس کے بعد آپ کو بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ (دعوت الی اللہ) و مناظرہ کے شہ سوار تھے۔

1936ء سے 1946ء تک انگلستان میں خدمات انجام دیں۔ انگلستان سے واپس آنے کے بعد تقسیم ہند کے وقت ایک نہایت نازک دور میں جبکہ قادیان چاروں طرف سے محصور ہو چکا تھا کچھ عرصہ کے لئے آپ کو قادیان میں امیر مقرر کیا گیا۔ مرکز میں آپ ناظر تالیف وتصنیف، ناظر اصلاح وارشاد، مینجنگ ڈائریکٹر الشرکتہ۔۔۔۔ اور صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1957ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو خالد احمدیت کے لقب سے نوازا۔

آپ کئی مرتبہ کراچی کے دورے پر تشریف لائے۔ آپ کی وفات 13/اکتوبر 1966ء

کو ہوئی۔ 149

حضرت میر قاسم علی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام میر عصمت اللہ صاحب ہے۔ آپ نے قبول احمدیت کے بعد اپنی ساری زندگی خدمت دین میں صرف کر دی۔ آپ نے منکرین دین حق سے معرکتہ الآراء مقابلے کیئے۔ آپ کو پرُ زور اور مرعوب کن تحریر کا ملکہ اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھا تھا۔ اسی طرح مؤثر اور دلچسپ تقریر کرنے کی قابلیت بھی خدا تعالیٰ نے بخشی تھی۔

آپ سالہا سال تک کئی اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کی ان تحریروں میں شگفتہ دلائل، بر جستہ انداز گفتگو جو عام فہم اور دلچسپ ہوتا جس میں مزاح کی چاشنی بھی شامل ہوتی تھی۔

سلسلہ کی تالیف و تصنیف میں ان کا یہ کارنامہ ہمیشہ یادگار رہے گا کہ انھوں نے سالہا سال کی محنت اور کوشش سے حضرت مسیح موعودؑ کے اشتہارات جمع کر کے کتابی شکل میں شائع کیئے۔ 150

1924ء میں آپ جماعت احمدیہ کراچی کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان سے تشریف لائے۔ 151

26/مارچ 1942ء کو بیت نور قادیان میں مغرب کی نماز پڑھنے گئے تھے کہ اس کی سیڑھیوں سے پھسل گئے جس سے دو پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ ہر طرح کا علاج کیا گیا لیکن حالت بگڑتی گئی اور 21/اپریل 1942ء کو آپ وفات پا گئے۔ 152

حضرت میر صاحب نے 7/مارچ 1902ء کو بیعت کی۔ 152.a

حضرت حافظ جمال احمد صاحب

آپ مئی 1908ء میں بمقام لاہور حضرت اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے والد حضرت حکیم غلام محی الدین صاحب 1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ آپ موضع چکوال کے رہنے والے تھے۔

آپ بطور مربی سلسلہ 27/جولائی 1938ء کو قادیان سے ماریشس تشریف لے گئے اور 27/دسمبر 1949ء کو ماریشس ہی میں انتقال فرما گئے اور سینٹ پیری میں سپرد خاک کئے گئے۔ آپ کی وفات کی اطلاع پر حضرت مصلح موعود نے 30/دسمبر 1949ء کو خطبہ دیا۔ اس میں آپ کی وفات کو نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ''حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے اور وہ اس طرح کہ جب وہ ماریشس بھیجے گئے تو جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ اتنی کمزور کہ ہم (مربی) کی آمدورفت کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ میں نے تحریک کی کہ کوئی دوست اس ملک میں جائیں۔ اس پر حافظ صاحب .... نے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔

جو اس سے بھی بڑا نشان ہے وہ وہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے (رفقاء) میں سے کسی (رفیق) کو اتنا لمبا عرصہ .... (دعوت الی اللہ) کرنے کی توفیق نہیں ملی۔''[153]

آپ 1926ء میں علماء کے ایک وفد کے ہمراہ کراچی تشریف لائے اور مختلف جلسوں سے خطاب فرمایا۔[154]

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

آپ 13/مارچ 1889ء کو پیدا ہوئے۔ جب آپ کی عمر چودہ سال تھی تو آپ کے والد محترم نے آپ کو حصول تعلیم کے لئے قادیان بھیجا۔ اس دوران آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی اور 1908ء میں حضور کی وفات تک آپ کی صحبت میسر آئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تحریک پر آپ نے خدمت دین کا عہد باندھا اور 1913ء میں (دعوت الی اللہ) وحصول علوم عربیہ کے لئے مصر اور لبنان تشریف لے گئے۔ 1919ء میں قائمقام ناظر امور عامہ اور 1920ء کے بعد مختلف اوقات میں ناظر (دعوت الی اللہ)، ناظر امور عامہ و خارجہ، ناظر تعلیم و تربیت، قائمقام ناظر اعلیٰ اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے مناصب پر فائز رہے۔

آپ کو بخاری شریف کی شرح تالیف کرنے کی بھی توفیق ملی۔ 1947ء میں آپ کو

قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔[155]

آپ اپریل 1926ء میں کراچی تشریف لائے اور جلسوں سے خطاب فرمایا۔[156]

آپ 15 اور 16رمئی 1967ء کی درمیانی شب ربوہ میں وفات پا گئے۔[157]

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب

آپ 1877ء اور 1879ء کے بین بین بھادوں کے موسم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام میاں کرم دین صاحب ہے۔ آپ موضع راجیکے ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔

آپ نے 1897ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ بعد ازاں 1899ء میں قادیان میں حاضر ہو کر حضور کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رویاء کشوف اور قبولیت دعا کی نعمت سے نوازا تھا۔

آپ نے سلسلہ احمدیہ کے باقاعدہ مربی کے طور پر خلافت اولیٰ میں خدمات کا آغاز فرمایا اور پھر قریباً نصف صدی تک (دعوت الی اللہ کے) ایسے کارنامے سرانجام دیئے جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔ آپ نے اپنے (دعوت الی اللہ) کے تجارب اور زندگی میں پیش آنے والے غیر معمولی واقعات کو اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''حیات قدسی'' میں محفوظ فرمایا۔

آپ نے اپنی زندگی میں آریوں، عیسائیوں اور غیر از جماعت علماء سے صدہا نہایت کامیاب درجہ کے مناظرے کئے۔ ہزاروں کی تعداد میں لیکچر دئے اور اردو اور عربی میں نہایت اہم علمی موضوعات پر بے شمار قیمتی مضامین رقم فرمائے۔ آپ کی عربی دانی نہ صرف جماعت میں بلکہ جماعت سے باہر بھی اہل علم حضرات کے نزدیک مسلم تھی۔[158]

آپ 1926ء میں چھ ماہ بطور مربی سلسلہ کراچی میں قیام پذیر رہے۔[159] بعد ازاں 35-1934 میں بھی بطور مربی سلسلہ کراچی تشریف لائے۔[160]

آپ 16ردسمبر 1963ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[161]

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب

آپ یکم جنوری 1896ء کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی زوجہ اولیٰ

محترمہ مہرالنساء بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

آپ کی شادی 1915ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی چھوٹی صاحبزادی، حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ اس شادی کی تقریب اس طرح ہوئی کہ 1914ء میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے فرزند حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا رشتہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس خاندان میں ہوجائے۔قبل ازیں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا رشتہ حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے ہو چکا تھا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی یہ خواہش پوری ہوئی اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا نکاح مورخہ 7/جون 1915ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب نے پڑھایا اور 22/فروری 1917ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور ارشاد سے ہوا۔ چنانچہ خود حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے تحریر فرمایا کہ:

''حضرت (اماں جان) کو رؤیا ہوئی ہے کہ عبداللہ کا رشتہ حفیظ سے ہو جائے۔''

آپ کو حضرت مصلح موعود نے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے منصب پر فائز فرمایا۔آپ اسی عہدہ پر فائز تھے کہ 8/فروری1949ء کو آپ پر لاہور میں دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا۔آپ اس کے بعد بیمار رہے. اگست 1961ء میں تکلیف زیادہ ہوگئی۔علاج کروایا گیا لیکن خدا کی تقدیر پوری ہوئی اور آپ 18/ستمبر 1961ء کو وفات پا گئے۔بوقت وفات آپ کی عمر قریباً 66 سال تھی اور عجیب بات ہے کہ اتنی ہی عمر کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی تھی۔ چنانچہ 10/اگست 1961ء کے الفضل میں آپ کا جو نوٹ اپنی علالت اور تحریکِ دعا کے متعلق شائع ہوا۔اس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا:

''چار پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے جبکہ مَیں کافی بیمار تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھے کہتا ہے کہ تمہاری عمر 66 سال کی ہوگی۔کچھ فاصلہ پر حضرت والد صاحب نواب محمد علی خان صاحب کھڑے ہیں وہ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا کہتا ہے۔میں نے عرض کی کہ کہتا ہے کہ میری عمر 66 سال کی ہوگی۔اس پر آپ فرماتے ہیں کہ ہاں 66 سال کی تو ہو ہی جائے گی۔''

چنانچہ عین اس کے مطابق آپ نے قریباً66 سال کی عمر پائی۔[161.a]

آپ کی سندھ میں زمینیں تھیں جہاں آپ قیام پذیر رہے اور پراونشل انجمن احمدیہ سندھ کے امیر بھی رہے۔ان ایام میں آپ کراچی بھی تشریف لاتے رہے۔آپ 33-1932ء میں صدر انجمن احمدیہ کے آنریری انسپکٹر کے طور پر بھی جماعت احمدیہ کراچی کے حسابات چیک کرنے کے لئے کراچی تشریف لائے۔[161.b]

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب

آپ کے والد محترم کا نام حضرت میاں فضل محمد صاحب ہے۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔حضرت مولانا عبدالغفور صاحب ابھی بچہ ہی تھے کہ آپ کے والد محترم نے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کر کے خدمت دین کے لئے وقف کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی ۔آپ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی زیرنگرانی تربیت پانے والے (مربیان)کے اولین گروپ میں سے ایک تھے۔ بحیثیت مربی سلسلہ آپ نے 36 سال تک شاندار خدمات انجام دیں۔ 1928ء میں آپ مربی سلسلہ کے طور پر سندھ میں تعینات ہوئے۔ساٹھ سال کی عمر میں ریٹائر ہونے کے بعد تحریک جدید میں اپنے آپ کو پیش کر دیا۔مگر ابھی ایک سال ہی کام کیا تھا کہ وفات پا گئے۔[162] آپ کی وفات 4رجنوری 1961ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔

بطور مربی سلسلہ سندھ میں قیام کے دوران آپ کئی مرتبہ کراچی تشریف لائے ۔ 1928ء میں آپ کی بطور مربی تعیناتی کے موقع پر کراچی کی جماعت نے آپ کے اعزاز میں دعوت کا انتظام بھی کیا تھا۔[163]

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

آپ 18رجولائی 1881ء کو پیدا ہوئے۔آپ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعودؑ کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت میر ناصر نواب صاحب ہے۔

جنوری 1906ء میں آپ صدر انجمن احمدیہ کی مجلس معتمدین کے رکن مقرر ہوئے۔اس

کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہمراہ کئی سفروں میں جانے کی توفیق ملی۔

آپ 1911ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہمراہ کراچی تشریف لائے۔ اسی طرح 1932ء میں حضرت اماں جان کے ہمراہ بھی کراچی آئے۔163.a

آپ بہترین شاعر اور نثر نگار بھی تھے۔ آپ کی شاعری بخار دل کے عنوان سے شائع شدہ ہے۔

آپ کی ایک صاحبزادی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی شادی حضرت مصلح الموعود سے ہوئی۔

آپ 18/جولائی 1947ء کو وفات پا گئے۔ حضرت مصلح موعود نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔164

حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب

آپ 1883ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ 1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ ٹی آئی ہائی اسکول کے استاد کے علاوہ اور عہدوں پر بھی کام کیا۔ 15/جولائی 1919ء کو حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کے ہمراہ انگلستان روانہ ہوئے اور پھر 9/فروری 1921ء کو لندن سے مغربی افریقہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ذریعہ ہزاروں لوگوں کو قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ مرکز سلسلہ قادیان میں رہنے کے علاوہ مختلف شہروں میں دعوت الی اللہ کا موقع ملا۔ قیام پاکستان کے بعد گوجرانوالہ آ گئے۔ مئی 1948ء میں وفات پائی۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں مدفون ہیں۔164.a

آپ مئی 1927ء میں کراچی تشریف لائے اور مختلف جلسوں سے خطاب فرمایا۔164.b

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

آپ 1887ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت رحیم بخش صاحب ہے۔ آپ کے والد اور آپ کے دادا حضرت مولا بخش صاحب بھی حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے۔

آپ نے 1905ء میں قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا جبکہ 1899ء میں اپنے دادا اور اپنے والد کے ہمراہ 12 سال کی عمر میں بیعت کر لی تھی۔

1919ء میں قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ 1919ء سے 1959ء تک آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذاتی معالج کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔اسی حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دوروں اور سفروں میں آپ کے ہمراہ رہے اور کراچی کے دوروں کے موقع پر بھی آپ کے ہمراہ کئی مرتبہ کراچی تشریف لائے۔قبل ازیں 1912ء سے 1918ء تک جماعت احمدیہ پٹیالہ کے سیکرٹری رہے۔آپ نور ہسپتال قادیان کے انچارج کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ 13/اپریل 1967ء کو وفات پا گئے۔165

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

دُنیا میں عالمگیر روحانی نظام کے قیام اور امامِ آخرالزماں کے لائے ہوئے انوارِ آسمانی کو جہاں بھر میں پھیلانے کے لئے تقدیر خداوندی تھی کہ ہندوستان کے صوفیِ مرتاض اور ولی کامل خواجہ محمد ناصر صاحب کی نسل سے ایک پاک خاتون مہدی موعود کے عقدِ زوجیت میں آئے گی۔ آپ نے ایک مکاشفہ دیکھا تھا کہ روح حسنؓ نے فرمایا:

''نانا جان نے مجھے خاص اس لئے تیرے پاس بھیجا تھا کہ مَیں تجھے معرفت اور ولایت سے مالا مال کر دوں۔ یہ ایک نعمت تھی۔ جو خانوادہ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی اس کی ابتدا تجھ پر ہوئی ہے اور انجام اس کا مہدی موعود علیہ السلام پر ہوگا۔''

سو جب اس موعود نعمت کے عطا ہونے کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بار بار اطلاع دی کہ ہم تیرے آباؤ اجداد کے سلسلے کو منقطع کر کے تجھ سے ایک نئی نسل اور نئے خاندان کی ابتداء کرنے والے ہیں نیز آپ کو قبل از وقت یہ بھی بتا دیا گیا کہ آپ کی یہ دوسری شادی دلّی کے ایک مشہور سادات خاندان میں مقدر ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی اس دوسری شادی کا خدائی سامان اس طرح ہوا کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب 1876ء سے حضرت مسیح موعودؑ کے ارادتمندوں میں شامل اور آپ کی خدا نما

شخصیت کے مدّاح تھے۔ایک دفعہ جذبات عقیدت میں چند امور کے لئے آپ کی خدمت میں دُعا کی غرض سے ایک خط لکھا جس میں ایک امر یہ بھی تھا کہ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے نیک اور صالح داماد عطا فرمائے۔

جب حضرت میر صاحب کا یہ خط پہنچا تو حضور نے خداداد فراست سے درخواستِ دُعا کو خدائی اشارہ پا کر انہیں جواب دیا کہ میرا تعلق اپنی پہلی بیوی سے عملاً منقطع ہے اور مَیں دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا ہے کہ جیسا کہ تمہارا عمدہ خاندان ہے ایسا ہی تم کو سادات کے معزز خاندان میں زوجہ عطا کروں گا۔

..........حضرت میر صاحب، عمر کے تفاوت کو دیکھ کر کہ حضرت مسیح موعودؑ کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ ہے اور ان کی بیٹی کی عمر سترہ اٹھارہ سال ہے، گہرے فکر میں پڑ گئے اور کچھ تامل کیا۔ بایں ہمہ خدا نے یہ تصرف کیا کہ حضرت کی نیکی اور نیک مزاجی کے سبب آپ نے دل میں یہ پختہ فیصلہ کر لیا کہ اسی نیک مرد سے اپنی دختر نیک اختر کا رشتہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے حضرت نانی اماں سے مشورہ کے بعد رضا مندی ظاہر کر دی۔ 17رنومبر 1884ء کو خواجہ میر درد صاحب کی مسجد میں عصر و مغرب کے درمیان مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی نے گیارہ صد روپیہ حق مہر پر نکاح پڑھا۔ یہ تقریب .... تمدن و معاشرت کی روشنی میں نہایت سادہ اور پُر وقار طریق پر انجام دی گئی۔ آپ کوئی زیور کپڑا ساتھ لے کر نہیں گئے۔صرف اڑھائی سو کی رقم حضرت میر صاحب کے حوالہ کر دی کہ جو چاہیں بنوا لیں۔

نکاح کے بعد رُخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قادیان میں دُلہن کے لئے زبان، طرز معاشرت اور ماحول بالکل نئے تھے پھر کُجا دِلّی جیسا بارونق شاندار، وسیع اور تاریخی شہر اور کجا دُنیا سے دور ایک گمنام سا گاؤں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بیان ہے کہ آپ رات کے وقت قادیان آئیں۔ کمرے میں ایک کھری چارپائی پڑی تھی۔ جس کی پائینتی پر ایک کپڑا پڑا تھا۔ اس پر تھکی ہاری جو پڑیں تو صبح ہوگئی۔

اگلی صبح حضور نے ایک خادمہ کو بلوایا اور گھر میں سب آرام کا بندوبست کر دیا۔

1886ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ جانفزا بشارت دی کہ تیرا گھر برکت

سے بھر دوں گا اور اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت پر برکت دوں گا اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

چنانچہ اس وعدہ کے مطابق حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے ذریعہ سے ایک مبارک نسل کا آغاز ہوا اور آپ کے بطن سے پانچ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ حضرت بیگم صاحبہ کو شعائر اللہ میں سے سمجھ کر ان کی بڑی خاطرداری کرتے پسند نا پسند کا خیال رکھتے۔تحائف دیتے۔آپ فرماتے ہیں ''چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت (دین حق) کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا۔اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (خواجہ میر دردؒ) کی لڑکی میرے نکاح میں لائے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نُوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے، دُنیا میں پھیلائے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندانوں کی ماں ہوگی اس کا نام نُصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہاں کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔''

حضرت اماں جان 18 سال کی عمر میں............قادیان آئیں۔انہی ایام میں حضرت مسیح موعودؑ کو ماموریت کے الہام ہوئے تھے۔اس طرح تمام زمانہ ماموریت کے نشیب وفراز اور سرد وگرم میں استقلال سے آپ کی ہمدم و رفیق رہیں۔حضرت مسیح موعودؑ کے ہر دعویٰ اور ہر بات پر غیر متزلزل ایمان لائیں۔سخت بیماریوں اور اضطراب کے وقتوں میں جیسا اعتماد انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی دُعا پر تھا، کسی چیز پر نہ تھا وہ ہر بات میں حضرت مسیح موعودؑ کو صادق و مصدوق مانتی تھیں۔آپ کا نمایاں ترین وصف عبادت میں شغف تھا۔نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی پابندی کے ساتھ کثرت سے نوافل ادا فرماتیں جماعت اور دین حق کی سربلندی کے لئے سوز و گداز سے دُعائیں کرتیں۔اواخر عمر میں آپ نے فرمایا ''اب اُس زور کی دُعا کمزوری کے سبب سے مجھ سے نہیں ہو سکتی جس میں میری طاقت بہت خرچ ہوتی تھی۔''

آپ نے اپنی ساری اولاد کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت فرمائی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم فرماتی ہیں ۔ اصولِ تربیت میں مَیں نے اس عمر تک بہت مطالعہ خاص و عام لوگوں کا کر کے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی (بجز معمولی اُردو خواندگی کے) مگر جو آپ کے اصول اخلاق وتربیت کے ہیں ان کو دیکھ کر یہی سمجھا کہ خاص خدا کے فضل اور خدا کے مسیح کی تربیت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سب کہاں سے سیکھا۔

۱۔ بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پُختہ اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا یہ آپ کا بڑا اصولِ تربیت ہے۔

۲۔ جھوٹ سے نفرت اور غیرت وغنا آپ کا اوّل سبق ہوتا تھا ہم لوگوں سے بھی آپ ہمیشہ یہی فرماتی ہیں کہ بچہ میں یہ عادت ڈالو کہ یہ کہنا مان لے۔ پھر بے شک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں۔ جس وقت بھی روکا جائے گا باز آ جائے گا۔ اور اصلاح ہو جائے گی۔ فرماتیں کہ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی پختہ عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اصلاح کی امید ہے۔

یہی آپ نے ہم لوگوں کو سکھا رکھا تھا اور کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ہم والدین کی عدم موجودگی .... میں بھی ان کی منشاء کے خلاف کر سکتے ہیں۔ حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا تھا۔ بلکہ زیادہ متنفر کرتا تھا۔ مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا۔ ہم بہ نسبت آپ کے حضرت مسیح موعودؑ سے دنیا کے عام قاعدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے۔

بچوں کی تربیت کے بارہ میں یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ۔ دوسرے اس کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے بعض اقرباء پر اتمام حجت کی غرض سے خدتعالےٰ سے علم پا کر محمدی بیگم والی پیشگوئی فرمائی تو ایک دن حضرت مسیح موعودؑ نے دیکھا کہ حضرت اماں جان علیحدگی میں نماز پڑھ کر بڑی گریہ وزاری سے دُعا کر رہی ہیں کہ

خدایا اس پیشگوئی کو اپنے فضل اور قدرت نمائی سے پورا فرما۔

جب دعا سے فارغ ہوئیں تو حضور نے دریافت فرمایا کہ تم یہ دُعا کر رہی تھیں اور تم کو

معلوم ہے کہ اس کے نتیجہ میں تم پر سوکن آتی ہے۔ حضرت اماں جان نے بے ساختہ فرمایا خواہ کچھ ہو۔ مجھے اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں۔ میری خوشی اسی میں ہے کہ خدا کے مُنہ کی بات پوری ہو۔اور آپ کی پیشگوئی پوری ہو۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات پر آپ نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔

جس پر حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

کہ ''خدا خوش ہو گیا''

جب یہ الہام حضرت سیدہ کو سنایا گیا۔تو آپ نے فرمایا مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو مَیں پرواہ نہ کرتی۔

بیماروں کی عیادت کرنا اپنا فرض سمجھتیں۔صدقہ وخیرات کبھی عیاں اور کبھی نہاں ہر طرح سے کرتیں جماعت کے پروگراموں کے لئے مال کی ضرورت ہوتی تو بے دریغ چندہ دیتیں۔ہاتھ سے محنت کر کے بھی چندہ دیا اور قادیان کی خواتین میں محنت کی عظمت کا احساس پیدا کیا۔ منارۃ المسیح کے لئے تحریک ہوئی تو اپنی جائیداد فروخت کر کے کل ضرورت کا 1/10 ادا کر دیا۔تحریکِ جدید کا چندہ اول وقت ادا فرما دیا کرتیں۔

حضرت اماں جان بڑی مہمان نواز تھیں اپنے عزیزوں اور دوسرے لوگوں کو اکثر کھانے پر بلاتی رہتی تھیں اگر گھر میں کوئی خاص چیز پکتی تو عزیزوں کے گھروں میں بھجواتی تھیں۔

عید کے دن اپنے سارے خاندان کو اپنے پاس کھانے کی دعوت دیتی تھیں اور ہر ایک کی پسند کا خیال رکھتیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مہمانوں کی کثرت کی بشارتیں دی تھیں اور ان کی ضروریات کے متکفل ہونے کا ذمہ لیا تھا۔حقیقی مہمان نوازی کے لئے فطری طور پر مہمان نواز خاتون کو آپ کا شریکِ زندگی بنایا۔آپ کا خوانِ نعمت اور خوان محبت جماعت کے ہر فرد کے لئے کشادہ تھا۔اِس طرزِ عمل سے جماعت کا ہر فرد خود کو آپ کے خاندان کا ایک حصہ تصور کرتا آپ بے تکلفی سے بغیر کسی امتیاز کے اپنے روحانی فرزندوں کے گھروں میں تشریف لے جاتیں۔اور اُن کے دُکھ سکھ میں شرکت کرتیں۔آپ کا گھر ہمیشہ یتامیٰ ، مساکین اور بیوگان کی پناہ گاہ رہا۔ آپ ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھتیں اور عزیزوں کی طرح حُسنِ سلوک کرتیں۔یتیم بچوں سے

اپنے بچوں کی طرح پیش آتیں اُنہیں جیب خرچ کے پیسے دیتیں۔اپنے بچوں کے برابر کھانا کھلاتیں اور خود لباس تیار کروا کے دیتیں۔ موسمِ سرما میں لحاف تیار کروا کے ضرورت مندوں کو دیتیں۔

حضرت اماں جان کا لباس نہایت نفیس اور سادہ اور پردے کے لحاظ سے بہت مناسب ہوتا لمبی آستین کی قمیض پہنا کرتیں۔آپ کا قلب غیر معمولی طور پر صاف اور وسیع تھا کسی کے لئے خواہ اُس سے کتنی تکلیف پہنچی ہو آپ کے دِل پر میل نہ آتا تھا۔ رنجدہ بات کو اس صبر سے پی جاتی تھیں کہ حیرت ہوتی تھی اور ایسا برتاؤ کرتی تھیں کہ کسی دوسرے کو کبھی کسی بات کے دہرانے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ شکوہ، چغلی، غیبت کسی بھی رنگ میں نہ کبھی آپ نے کیا نہ اس کو پسند کیا۔ 1908ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ کا وصال ہوا ۔تو توکل علی اللہ، ایمان اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا جُملہ تھا۔''اے خدا یہ تو ہمیں چھوڑ چلے ہیں پر تو ہمیں نہ چھوڑیو۔'' بعد میں جب آپ کو کسی واقعہ یا ذکر سے حضرت مسیح موعود پاک کی یاد آتی تو آپ فوراً قرآن پاک پڑھنے لگتیں۔

آپ 20، 21/اپریل 1952ء کی درمیانی شب ساڑھے گیارہ بجے ربوہ میں اسی سال کی عمر میں جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ 165.a آپ 1932ء میں کراچی تشریف لائی تھیں۔

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

آپ 2/مارچ 1897ء بمطابق 27/رمضان المبارک کو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کی مبشر اولاد میں سے ایک تھیں۔آپ کی ولادت سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا کہ **تُنَشَّاٗءُ فِی الْحِلْیَۃِ** ۔ یعنی یہ دختر نیک اختر زیورات میں نشوونما پائے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے پیش گوئی کے رنگ میں یہ تحریر فرمایا کہ میری یہ بیٹی نہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ یہ کبھی تنگی کا زمانہ دیکھے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر 1901ء میں حضورؑ کو یہ الہام ہوا''نواب مبارکہ بیگم''۔چنانچہ اس خدائی بشارت کے عین مطابق آپ کی شادی ریاست مالیرکوٹلہ کے رئیس اعظم

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ ہوئی۔17رفروری1908ء کو آپ کی تقریب نکاح عمل میں آئی۔ خطبہ نکاح حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب(خلیفۃ المسیح الاول) نے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ 14رمارچ1909ء کوعمل میں آئی اوراس طرح خدائی الہام ''نواب مبارکہ بیگم'' لفظ بلفظ پورا ہوا۔

آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ اورحضرت مسیح موعودؑ کے مبارک زمانہ کے متعلق اور بالخصوص حضور کی پاکیزہ گھریلو زندگی کے بارے میں بہت سی نہایت قیمتی روایات کی امین تھیں۔یہی وجہ ہے کہ ذکر حبیب کے محبوب موضوع پرآپ نے جوگراں قدر مضامین لکھے یا خطاب فرمائے وہ خاص شان اورعظمت کے حامل ہیں اورسلسلہ کےلٹریچر میں ہمیشہ یادر ہیں گے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت بھی عطا فرمائی تھی کہ آپ نہایت پاکیزہ ادبی ذوق رکھتی تھیں۔آپ کا منظوم کلام نہایت لطیف اور سراسر روحانیت سے لبریز ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت بلند ادبی شان کا بھی حامل ہے۔نظم کی طرح نثر میں بھی آپ کی ایک مخصوص اورمنفردطرز نگارش تھی۔آپ کی زبان نہایت نفیس،پاکیزہ،شگفتہ اورسوزوگداز اور روحانیت سے معمور تھی جو درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ کی پُرسوز دعاؤں کا اثر اورحضرت اماں جان کی حُسن تربیت کا فیض تھا۔165.b آپ کئی مرتبہ کراچی کے دورہ پرتشریف لائیں۔

شادی کے بعدابتداء میں آپ کا قیام زیادہ تر مالیرکوٹلہ میں رہا۔مگر جب قادیان تشریف لاتیں تو اجلاسات میں ضرور شامل ہوتیں۔ بعد میں آپ مستقل طور پر قادیان تشریف لے آئیں اور خدمات دینیہ کے لئے وقف ہوگئیں۔تقسیم ہند کے بعدآپ 1958ء تا1968ء لجنہ اماء اللہ لاہور کی صدر رہیں۔

مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہتیں۔خدا تعالیٰ کی راہ میں زیور،جائیداداورنقد رقوم جو کچھ ممکن ہوتا خرچ کرنا سعادت سمجھتیں۔آپ کے نزدیک دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کی بہت اہمیت تھی۔اگرکوئی خاتون بتاتیں کہ مَیں نے اپنے بیٹے کی زندگی وقف کی ہےتو آپ بہت خوشی محسوس کرتیں اور باقی حاضر بہنوں سے فرماتیں کہ تم بھی اپنی اولادکو دین کی خدمت کے لئے وقف کروخواہ اکلوتا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

آپ میں عبادت کا ذوق فطری طور پر شامل تھا۔آپ کی تربیت کے انداز میں نرمی

تھی۔اپنی گفتگو اور تقاریر میں تربیتی امور کے مشعل راہ گُر بیان فرماتیں۔
آپ 22 اور 23؍مئی 1977ء کی درمیانی شب وفات پا گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعدازاں تابوت کو کندھا دیا۔165.c

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبشر اولاد میں سے آخری اور سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ آپ 25؍جون 1904ء کو حضرت سیّدہ نُصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے تولد ہوئیں۔ آپ گلشن احمد کا وہ حسین پھول تھیں جس کی ولادت باسعادت اور حیات طیبہ کے متعلق مامورِ زمانہ حضرت مسیح پاک کو بشارات دی گئی تھیں۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا بابرکت وجود حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا زندہ نشان تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت سیّدہ نُصرت جہاں بیگم صاحبہ کے صبرِ جمیل کا وہ شیریں پھل تھیں جس کا مظاہرہ اُنہوں نے اپنی بیٹی ''امۃ النصیر'' کی وفات پر پیش کیا تھا۔ آپ کو الہامی نام اور آسمانی تحفہ ''دُختِ کرام'' کے بابرکت الفاظ سے سرفراز کیا جانا ایک خاص انعام کے طور پر تھا۔مئی 1904ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی بابرکت ولادت سے مطلع فرماتے ہوئے الہاماً بتایا

''دُختِ کرام'' یعنی ایک لڑکی ہوگی جو ہر جہت سے کریموں کی دُختر ہوگی۔

''دُختِ کرام'' کے آسمانی نام سے جہاں آپ کے تمام حسناتِ جمیلہ اور اوصافِ حمیدہ سے متصف ہونے کی بشارت دی گئی وہاں ان الفاظ میں آپ کی درازی عمر کی پیشگوئی بھی مضمر تھی کہ دُنیا آپ کے اوصاف حمیدہ اور شمائل جمیلہ کا مشاہدہ کرتے ہوئے یہ اعتراف کرے گی کہ حقیقت میں آپ ''دُختِ کرام'' تھیں اور خدا تعالیٰ کی محبت اور صفتِ حفیظ کا مظہر تھیں۔

آپ جب چار سال کی ہوئیں تو حضرت مسیح موعودؑ وفات پا گئے۔ چنانچہ آپ کی پرورش حضرت اماں جان اور آپ کے بڑے بھائی حضرت مصلح موعود نے اپنی بچیوں کی طرح بے پایاں

شفقت و محبت سے کی۔ آپ کی تربیت میں بتوفیق ایزدی جس مثالی وجود کی پرورش مقصود تھی اس کا اندازہ آپ کی نظم آمین سے ہوتا ہے جو صاحبزادی صاحبہ کے سات سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید مکمل پڑھ لینے پر آپ نے کہی۔

آپ کا نکاح حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب سے 7؍جون 1915ء کو پڑھا گیا۔ آپ کے نکاح کے خطبہ اور اعلان کا شرف حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو حاصل ہوا۔ حضرت مولانا صاحب کو قبل از وقت اس خطبہ نکاح کی سعادت کے متعلق ایک رویا کے ذریعہ بشارت دے دی گئی تھی۔

8؍فروری 1949ء کو حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب پر دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا آپ مستقل طور پر صاحبِ فراش ہو گئے۔ آپ کی اس لمبی بیماری میں حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے خدمت کا وہ نمونہ دکھایا جس کی مثال ملنا محال ہے۔

قدر شناس خاوند نے بھی اس بے مثال خدمت کو سراہتے ہوئے تحریر فرمایا:

''یہاں اگر اپنی حضرت ''دُختِ کرام'' امتہ الحفیظ بیگم کا ذکر نہ کروں تو نہایت ناشکری اور ظلم ہوگا۔ یہ نور کا ٹکڑا حضرت صاحب کا جگر گوشہ کس خدمت اور کس نیکی کے عوض مجھے حاصل ہوا ہے اس بات کو سوچ کر میں ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہوں .... اس اللہ تعالیٰ کی بندی نے اپنے اوپر آرام کو حرام کر لیا۔ رات دن جاگتے ہوئے کاٹتی تھیں............

یہ ناز و نعمت کی پلی جو کہ ریشم و اطلس کے لحافوں میں آرام کی عادی تھی زمین پر چند منٹ کے لئے سَر ٹیک کر آرام لے لیتی تھیں۔ چند منٹ کا آرام اگر میسّر آ جائے تو آ جائے ورنہ ہر وقت چوکس، ہشیار میرے کام کے لئے مستعد ہوتی تھیں............

میری باوفا پیاری بیوی نے کسی کی امداد پر بھروسہ نہیں کیا بلکہ ان کی یہی خواہش اور آرزو رہتی تھی کہ خود ہی میرا کام کریں اگر کسی دوسرے کو کام کہتا تا کہ ان کو آرام ملے تو اس سے خوش ہونے کی بجائے ناراض ہوتیں............

اب دیکھو اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ اس نے صرف مجھے دنیا ہی نہیں دی بلکہ اپنے بے شمار رحم اور کرم فرما کر حقیقی معنوں میں مجھے عبد اللہ بنا دیا............ میں اپنے آپ کو حضرت (مسیح موعودؑ) کی دو بیٹیوں کا خادم سمجھتا ہوں۔ میری ساری کوشش اور محنت صرف اس لئے

ہے کہ اس پاک وجود کے جگر پارے آرام پائیں جن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک کو میرے والد اور ایک کو میرے سپرد کیا ہے۔''

25/اگست 1962ء کا دن احمدیت کی تاریخ میں ایک یادگار دن ہے۔ جب عظیم الشان الٰہی نشانوں کی مظہر حضرت مسیح پاک کی لختِ جگر حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم سعادت عطا فرمائی کہ آپ کے مقدس ہاتھوں سے عیسائیت کے گڑھ سوئٹزر لینڈ میں بیت الذکر کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور آپ نے اس موقعہ پر swiss لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ ''دین حق کو بغیر کسی تعصّب کے پڑھیں اور اس کی دعوت پر غور کریں۔'' یہ پیغام جہاں آپ کی دین حق سے سچی اور دلی محبت ظاہر ہے وہاں آپ کی اس شدید تڑپ کا اظہار بھی ہے کہ کاش یہ لوگ دین (حق) قبول کر لیں اور حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے پناہ لے لیں۔

آپ کو یہ سعادت عظمیٰ بھی حاصل ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے اپنے متبرک ہاتھوں سے سیّدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبارک انگوٹھی جس پر الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ کے الفاظ کندہ ہیں آپ کو پہنائی۔

بچپن سے آپ نہایت ذہین و فطین تھیں۔ علم دوست تھیں۔ بہت بیدار مغز تھیں۔ اور بہت سُلجھی ہوئی طبیعت کی مالک تھیں۔ آپ کئی مرتبہ کراچی تشریف لائیں۔

یہ نافع الناس اور بزرگ ہستی 6/مئی 1987ء بروز بدھ قریباً 83 سال کی عمر میں اس عالم فانی سے رحلت کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ 164.c

حضرت سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم اوّل تھیں۔ آپ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب لاہور ثم قادیان کی صاحبزادی تھیں۔ اکتوبر 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بابرکت زندگی میں آپ کی بہو بن کر دارالمسیح میں تشریف لائیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ آپ نے تربیت کو جذب کیا اور کمال محبت و فدائیت سے خدمت کا موقع پایا۔ جماعت کا ہر کام بڑے ذوق وشوق سے کرتیں۔ اخبار ''الفضل''

کے اجراء کے لئے آپ نے اپنا اور اپنی بچی کا زیور دے کر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے کی سعادت پائی۔جس سے سالہا سال سے جماعت مستفیض ہو رہی ہے۔

لجنہ کی تشکیل کے بعد اتفاق رائے سے حضرت سیّدہ اماں جان نے خود آپ کو کرسی صدارت پر بٹھایا۔اس طرح سے آپ لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر نامزد ہوئیں۔اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے 36 سال کا لمبا عرصہ صدر رہیں۔ابتداء میں نظم ونسق کے اصول واضح کرتیں۔بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتیں اُن سے نماز سنتیں اور ان کی تعلیم وتربیت کرتیں۔جو بھی حضرت خلیفۃ المسیح حکم صادر فرماتے اس پر پہلے خود عمل کرتیں اور پھر لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو عمل کرنے کی تلقین فرماتیں۔آپ اپنا پورا جیب خرچ چندہ میں دے دیتیں۔آپ ابتدائی موصیات میں سے تھیں۔

جب حضور نے حکم دیا کہ عورتیں اپنے ہاتھ کی کمائی سے اشاعتِ دین کے لئے چندہ دیں تو آپ نے ادویہ بنا کر فروخت کیں اور حاصل ہونے والی آمدنی سے چندہ ادا فرمایا۔

آپ نہایت محبت کرنے والی اور ملنسار ہستی تھیں۔جماعت کی خواتین آپ سے ملاقات کر کے بہت سکون پاتی تھیں۔آپ کی نیک صحبت اچھی تربیت اور دُعاؤں کا ثمرہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کو خلافت کی خلعت سے نوازا۔آپ کی صاحبزادی سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بہت چھوٹی عمر میں لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں مصروف ہوگئیں۔صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ محترمہ ہیں۔

آپ نے 31/جولائی 1958ء بمقام مری وفات پائی۔164.d

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صاحبزادے اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دادا تھے۔آپ 24/مئی 1895ء کو پیدا ہوئے۔آپ کی پیدائش سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کو آپ کے بارے میں بشارت دی گئی۔حضور اپنے رسالے ضیاء الحق

کے صفحہ نمبر 75 پر فرماتے ہیں کہ:

''ہمیں خدا تعالیٰ نے.......... بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم.......... رسالہ انوار۔۔۔۔ میں اس بشارت کو شائع کر چکے ہیں ۔سو الحمد للہ والمنتہ کہ اس الہام کے مطابق 27 ذیقعدہ 1312ھ مطابق 24 رمئی 1895ء کو میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔''

آپ ناظر تعلیم، ناظر اصلاح و ارشاد اور ناظر خاص کے عہدوں پر فائز رہے۔ تلاوت اور تقریر میں آپ کا انداز حضرت مسیح موعودؑ سے مشابہ تھا۔ آپ کو فوجی خدمات کی بھی توفیق ملی۔ آپ 1920ء میں فوج میں گئے اور ڈیڑھ ماہ میں اپنی ٹریننگ مکمل کر لی ۔تمام کمپنی میں آپ کی بہت تعظیم تھی۔ آپ کے افسر بھی آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ 1924ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ویمبلے کانفرنس میں شرکت اور بیت الفضل لنڈن کے سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے تو اس موقع پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب اپنے خرچ پر لنڈن تشریف لے گئے ۔166 آپ 1937ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہمراہ کراچی تشریف لائے ۔167

آپ نے قادیان میں ایک کارخانے کی بنیاد رکھی ۔ ربوہ میں بھی آپ نے کارخانوں کا آغاز فرمایا تھا۔ حضرت میاں صاحب خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ۔کئی چیزوں کی ایجاد آپ کی محنت اور جودت ذہنی کا نتیجہ تھی ۔مثلاً آپ نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا تھا جس سے شکار کے وقت فاصلہ ناپا جا سکتا تھا اور اس کے مطابق sight کو فٹ کیا جا سکتا تھا اور نشانہ زیادہ درست اور یقینی ہو جاتا تھا۔ اسی طرح آپ نے ایک چھوٹا سا پمپ ایجاد کیا تھا جسے سائیکل کے ساتھ adjust کر دیا جاتا اور اگر سائیکل پنکچر ہو جاتا تو اتر کر ہوا بھرنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ ہوا خود بخود بھر جاتی تھی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب آپ کی سیرت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''عزیزم میاں شریف احمد صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ بعض لحاظ سے خاص مشابہت تھی ۔ یہ مشابہت جسمانی لحاظ سے بھی تھی اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی تھی.......... میاں شریف احمد صاحب کو بہت پختہ اور صائب الرائے پایا جو بہت جلد حقیقت کو پا کر بڑی

مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم ہو جاتے تھے اور ناواجب نرمی اور ناواجب سختی سے کلی طور پر بچ کر رہتے تھے اور انصاف کے ترازو کو پوری طرح قائم رکھتے تھے۔ میاں شریف احمد صاحب کی زندگی میں عسر اور یسر کے کئی دور آئے لیکن ہر دور میں انہوں نے اپنا شاہانہ مزاج قائم رکھا۔ وہ دل کے درویش تھے مگر مزاج کے بادشاہ تھے۔ یسر کی حالت کا تو کیا کہنا ہے عسر میں بھی وہ اپنے شاہانہ مزاج کو قائم رکھتے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ کو تنگی کے ایام میں بھی نہیں روکتے تھے اور غرباء کی مدد میں بھی بڑی فیاضی سے حصہ لیتے تھے............ اپنے خرچ پر کنٹرول نہ کرنے کی وجہ سے وہ بسا اوقات قرض میں بھی مبتلا ہو جاتے تھے مگر ان کی شاہ خرچی کے انداز میں کبھی فرق نہ آیا۔ ساری عمر اسی شاہانہ ڈگر پر قائم رہے۔ **غالباً ان کی ولادت کے موقع پر خدائی فرشتوں نے آسمان پر ان کی آئندہ زندگی کا نظارہ دیکھ کر ہی حضرت بانی سلسلہ کے کانوں میں یہ خدائی الفاظ ڈالے ہوں گے کہ**

''وہ بادشاہ آتا ہے''

حضرت مسیح موعودؑ کا یہ چھوٹا لخت جگر، حضرت مرزا شریف احمد صاحب، سلسلہ احمدیہ کا خادم، دل کا بادشاہ 26/دسمبر 1961ء کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ یہ جلسہ سالانہ کے ایام تھے۔ ہزاروں احمدیوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس لخت جگر کو اپنی دعاؤں کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا۔ 168

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب

آپ 3/اکتوبر 1890ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کی زوجہ اول سے بڑے بیٹے تھے۔ 1913ء میں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کیا۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک رویا کے مطابق 1905ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی اس طرح اپنے والد محترم سے پہلے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا جبکہ آپ کے والد حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کو 25/دسمبر 1930ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

آپ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے لمبے عرصہ تک ناظر اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہے۔

حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد خلافت ثالثہ کا انتخاب آپ کی زیر صدارت ہوا۔[169]

آپ 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دورہ یورپ سے واپسی پر آپ کے استقبال کے لئے کراچی تشریف لائے۔[171]

موجودہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اورمحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب آپ کے صاحبزادے ہیں۔

آپ کی وفات 25اور26/جنوری 1973ء کی درمیانی شب ہوئی۔[172]

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری

آپ 6/نومبر 1883ء کو پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت پہلی مرتبہ نومبر 1904ء میں بمقام لاہور کی جبکہ تحریری بیعت کی سعادت 17/جنوری 1908ء کو ملی اور دستی بیعت 13/اپریل 1908ء کو کی۔ 28/جنوری 1909ء کو قادیان مستقل سکونت اختیار کر لی اور مدرسہ احمدیہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ 1939ء میں جامعہ احمدیہ میں سالہا سال تک پروفیسر رہنے کے بعد ریٹائر ہوئے۔

سلسلہ احمدیہ کے اعلیٰ پایہ کے عالم، بہت بڑے محقق، علوم شرقیہ کے ماہر، نہایت منکسرالمزاج، بےنفس اور بالغ نظر بزرگ تھے۔ سلسلہ کے بہت سے علماء اور متعدد افراد خاندان مسیح موعودؑ کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقویم ہجری شمسی کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس میں سب سے اہم کام کرنے والے آپ تھے۔ اسی طرح کشوف و الہامات حضرت مسیح موعودؑ کی ترتیب و تدوین میں آپ نے نمایاں حصہ لیا بلکہ اس اہم خدمت کے اصل انچارج اور ذمہ دار آپ ہی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ بہت سے سفروں میں ہم رکاب رہے کیونکہ آپ کو علوم عربی کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں اور سلسلہ کے خصوصی مسائل پر غیر معمولی عبور حاصل تھا۔ اسی حوالے سے 1940ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہمراہ کراچی تشریف لائے۔ آپ نے متعدد کتابیں لکھیں جو احمدیہ لٹریچر میں عمدہ اضافہ ہیں۔ آپ کا انتقال 8/مارچ 1940ء کو ہوا۔[173]

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب

آپ 28رشوال1300ھ کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام قاضی محمد صدیق صاحب ہے۔ 1896ء میں بارہ سال کی عمر میں مشن ہائی اسکول پشاور میں داخل ہوئے۔ جبکہ 1901ء میں اسلامیہ ہائی اسکول پشاور میں داخلہ حاصل کیا۔ جب آپ پانچویں کلاس میں تھے تو ایک اہل حدیث دوست میاں فضل الرحمٰن صاحب کے ذریعہ شحنۂ حق کا چوورقہ نظر سے گزرا۔ جو میرٹھ سے اخبار شحنہ ہند کا ضمیمہ ہوکر مولوی شوکت کی ادارت میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف شائع ہوتا تھا۔اس میں حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدہ الہامیہ کا ایک شعر نظر سے گزرا۔

پھر تلاش کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ازالہ اوہام حاصل کی اور اس میں سے تمام قصیدہ کا مطالعہ کیا اور پوری کتاب بھی پڑھی۔15رجنوری 1902ء کو اپنے ایک احمدی استاد حضرت منشی خادم حسین صاحب کی تحریک پر حضرت مسیح موعودؑ کی بذریعہ خط بیعت کی جبکہ جلسہ سالانہ دسمبر1902ء کے موقع پر قادیان جا کر حضرت مسیح موعودؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات پر ابتداء میں مولوی محمد علی صاحب کا ساتھ دیا لیکن چند ماہ کے بعد ہی دوبارہ جماعت احمدیہ مبائعین میں شمولیت اختیار کر لی۔اور دسمبر1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر تجدید بیعت خلافت کی۔

آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اسکول کے وقت سے ہی دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔آپ کے ذریعہ کثرت سے طلباء نے احمدیت قبول کی۔

9رجون 1935ءکو آپ پر قصہ خوانی بازار پشاور میں قاتلانہ حملہ ہوا جس سے آپ اللہ تعالےٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔آپ نے پشتو اور اردو زبان میں ایک سو سے زائد رسائل، چوورقے، اشتہارات مختلف مضامین پر شائع کیے۔صوبہ سرحد میں آپ کو بیوت الذکر تعمیر کرنے اور کروانے کی سعادت ملتی رہی جن میں پشاور شہر، سول کوارٹرز پشاور، مردان بکٹ گنج، ہوتی، ہزارہ، ایبٹ آباد، کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان کی بیوت الذکر شامل ہیں۔

آپ صوبہ سرحد کے صوبائی امیر جماعت بھی رہے۔آپ کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپریل 1948ء میں صوبہ سرحد تشریف لائے۔آپ سیر و سیاحت کے بہت شوقین تھے اور

اسی سلسلہ میں کراچی بھی تشریف لائے۔

آپ نے ستمبر 1906ء میں دفتر چیف کمشنر صوبہ سرحد میں ملازمت شروع کی اور مختلف عہدوں پر ترقی پاتے ہوئے 1934ء میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ حاصل کی۔[174]

آپ ستمبر 1955ء میں حضرت مصلح موعود کے دورہ یورپ سے واپسی پر حضور کے استقبال کے لئے کراچی تشریف لائے۔[175]

حضرت عبدالسلام عمر صاحب

آپ 25/دسمبر 1905ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے صاحبزادہ تھے۔ آپ کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے تجویز فرمایا تھا۔

آپ نے علی گڑھ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی پھر ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔

آپ بہت خلیق اور سلسلہ احمدیہ کی (دعوت الی اللہ) کا جوش رکھنے والے تھے۔ سادہ اور درویشانہ طبیعت رکھنے کے ساتھ ساتھ نہایت شگفتہ مزاج بھی تھے۔

آپ 24 اور 25/مارچ 1956ء کی درمیانی شب فوت ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔[175-a]

1945ء میں کراچی میں اہل حدیث احباب سے مناظرہ ہوا آپ اس مناظرہ کے صدر مقرر کئے گئے تھے۔[175.b]

حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

آپ 1869ء میں پیدا ہوئے۔ آپ ہندوستان کے مشہور سیاسی لیڈران مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے بڑے بھائی تھے۔ 1900ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت 1904ء میں حاصل کی۔

1920ء میں آپ مستقل طور پر قادیان آ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ بحیثیت سیکرٹری 1924ء میں یورپ تشریف لے گئے۔

آپ ایک لمبا عرصہ ناظر امور عامہ اور ناظر اعلیٰ کی حیثیت میں خدمات انجام دیتے

رہے۔[176]

آپ کے صاحبزادے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کو ایک لمبا عرصہ کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات کا موقع ملا۔

آپ 1939ء میں کراچی تشریف لائے۔[177] تقسیم ہندوستان سے قبل کراچی میں ہی کسی کانگرسی لیڈر نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے دو چھوٹے بھائیوں نے تو ملک کی آزادی کے لئے مسٹر گاندھی کے ساتھ مل کر جدو جہد کی مگر آپ نے اس کوشش میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا:

''میں بڑا بھائی تھا اس لئے میں نے اپنے ذمہ بڑا کام لیا۔ اس نے پوچھا۔ کونسا؟ آپ نے فرمایا، ساری دنیا شیطان کی غلامی میں پھنسی ہوئی ہے اور ساری دنیا کو آزاد کرانا ہندوستان کی آزادی سے بڑا کام ہے۔ اس لئے میں اس تحریک میں شامل ہوں اور اس کا سپاہی ہوں جس تحریک کا یہی مقصد ہے یعنی تحریک احمدیت۔''

آپ 26رفروری 1954ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں دفن ہوئے۔[178]

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب

آپ 1892ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت ماسٹر قادر بخش لدھیانوی صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم اور مخلص رفیق تھے۔

جب احمدیہ ہوسٹل لاہور کی بنیاد پڑی تو آپ ایم اے عربی کرنے لاہور تشریف لائے۔ آپ احمدیہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔ 1922ء سے 1924ء تک آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دورہ یورپ 1924 کے موقع پر آپ حضور کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ حضور نے 1924ء میں آپ کو لنڈن میں (مربی) انچارج مقرر فرمایا۔ اُسی زمانہ میں بیت الفضل لنڈن کی تعمیر مکمل ہوئی۔ آپ 1928ء میں لنڈن سے واپس تشریف لائے۔ بعد ازاں صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ناظر تعلیم و تربیت کے طور پر کام کیا۔ 2رفروری 1933ء کو آپ دوبارہ لنڈن بھیجے گئے اور 9رنومبر 1938ء تک لنڈن میں

خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔اُسی دَور میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح، جو ہندوستان کی سیاست سے مایوس ہوکر لنڈن میں مستقل سکونت اختیار کر چکے تھے، سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کی روشنی میں ملاقات کی اور انھیں دوبارہ مسلمانان ہند کی قیادت کرنے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ قائداعظم بیت الفضل لنڈن آئے اور ہندوستان کے مستقبل کے حوالے سے تقریر کی۔

آپ نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دیئے۔1941ء سے 1943ء تک دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب اس وقت کراچی میں تھے جب پاکستان قائم ہوا تھا اور آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر خدام کراچی کو تیار کیا تھا کہ وہ قادیان حفاظت مرکز کے لئے جائیں۔

آپ 7/دسمبر 1955ءکوفوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔178.a

حضرت خواجہ کرم داد صاحب چنگوی

آپ کی ولادت قریباً 1835ء میں ہوئی۔آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے شاگرد بھی رہے۔اور آپ کے ساتھ بہت عرصہ دربار کشمیر میں ملازمت کرتے رہے۔

1948ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کراچی تشریف لائے تو انھوں نے نظر کمزور ہونے کی وجہ سے اپنے نواسے مکرم چوہدری فیض عالم خان صاحب چنگوی کو ساتھ لیا اور نماز جمعہ کے بعد حضور سے مصافحہ کیا اور بہت خوشی ظاہر کی۔

آپ 2/مارچ 1950ءکوفوت ہوئے۔179

مکرم مولوی محمد علی صاحب

آپ 1874ء میں پیدا ہوئے۔ مارچ 1897ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ جون 1899ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں آپ نے تحریری رنگ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات انجام دیں۔آپ ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور اردو کے ایڈیٹر رہے۔صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری بھی رہے۔مگر خلافت اولیٰ میں سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین

محمود احمد صاحب کی نیکی ،تقویٰ اور علمی قابلیتوں کی وجہ سے حسد میں مبتلا ہو گئے اور خلافت ثانیہ کی ابتداء میں ہی قادیان دارالامان کو ترک کر کے احمدیہ بلڈنگز لاہور میں اپنا الگ مرکز بنا لیا اور ساری عمر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مخالفت میں گزار کر 13/اکتوبر 1951ء کو کراچی میں بحسرت و یاس وفات پا گئے۔ 178.b

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب

آپ 1875ء میں ضلع جالندھر کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام محمد علی صاحب ہے۔آپ کے خاندان کے حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے پرانے روابط تھے۔ پرائمری سے لے کر ورنیکلر مڈل اور پھر میٹرک کے امتحان نمایاں اور امتیازی کامیابی کے ساتھ پاس کئے۔ اور ہر امتحان میں وظیفہ حاصل کرتے رہے۔ ان کامیابیوں کے پیش نظر آپ کے بزرگ آپ کو کالج میں داخل کرا کے اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتے تھے اور دنیوی لحاظ سے آپ کے روشن اور اعلیٰ مستقبل کے خواب دیکھ رہے تھے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت آپ کو سلسلہ احمدیہ کی قلمی خدمت کے لئے تیار کر رہی تھی۔ آپ کا فطری رجحان بھی مضمون نویسی اور صحافت کی طرف تھا۔ لہٰذا آپ نے میٹرک کرنے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کی بجائے مختلف موضوعات پر مضامین لکھنے شروع کر دئے جو ملک کے مختلف مشہور اردو اخبارات میں شائع ہوتے تھے۔ ان مضامین کی وجہ سے آپ کے زور قلم کی دھاک بیٹھ گئی اور ہر اخبار آپ کو اسٹاف میں شامل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ 1894ء سے 1897ء تک آپ نے ملک کے مشہور اردو اخبارات مثلاً ریاض ہند، پیسہ اخبار، جہاں نما اور وکیل کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں شامل ہو کر صحافت کے میدان میں اپنے جوہر دکھلائے۔

1889ء میں اور پھر 1893ء میں آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کرنے اور پھر آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت کرنے کے بعد آپ میں نمایاں تغیر واقع ہو گیا اور آپ نے اپنی زندگی سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کر دی۔ ’’الحکم‘‘ کے بانی ہونے کے علاوہ آپ کو بہت سی دینی خدمات کا بھی موقع ملا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو اپنے صاحبزادے حضرت مصلح موعود کا استاد مقرر فرمایا۔ آپ ٹی آئی ہائی

اسکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس کے علاوہ آپ پہلے مؤرخ احمدیت بھی تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت اور حیات طیبہ پر کئی کتب تحریر فرمائیں جو اس موضوع پر مستند ترین کتب ہیں۔ 179.a

آپ نے 82 سال کی عمر میں 5 دسمبر 1957ء کو 179.b سکندر آباد حیدر آباد دکن میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ کے صاحبزادوں نے کراچی سے اخبار ''الحکم'' جاری کیا تھا۔ آپ ان کے پاس 1953ء میں کراچی تشریف لائے اور یہاں ذکر حبیب کے موضوع پر تقاریر کیں۔ 180

آپ اخبار ''الحکم'' کے بانی تھے اس کا پہلا پرچہ 8 اکتوبر 1897ء کو امرتسر (انڈیا) سے شائع ہوا۔ اس کے بعد یہ اخبار قادیان سے شائع ہونے لگا اور اس کا پہلا پرچہ قادیان سے 20 فروری 1898ء کو شائع ہوا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیگر قابلیتوں کے علاوہ زود نویسی کا غیر معمولی ملکہ بھی عطا فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پاک صحبت اور قوت قدسیہ نے اس ملکہ کو مزید جلا بخشی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی صبح کی سیر میں پیدل چلتے ہوئے یا بعد مغرب بیت الذکر میں جو کچھ ارشاد فرماتے آپ ساتھ ساتھ اسے کمال عجلت سے نوٹ کرتے جاتے اور پھر اسے نہایت عمدگی اور احتیاط سے ''الحکم'' میں شائع کر دیتے اور اس طرح یہ روحانی مائدہ ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے احمدی احباب تک پہنچ کر ان کے ایمان میں غیر معمولی اضافہ کرنے کا موجب بن جاتا۔ 181

حضرت ملک غلام فرید صاحب

آپ 1898ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت ملک نورالدین صاحب کے فرزند تھے اور اپنے بزرگ والد کی طرح آپ کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر اولین واقفین زندگی میں شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی جس کے بعد پہلے جرمنی اور پھر انگلستان جا کر دعوت الی اللہ کا شرف حاصل ہوا۔ کئی سال تک پہلے رسالہ سن رائز اور پھر رسالہ ریویو آف ریلجنز (انگریزی) کی ادارت کے فرائض سرانجام دئے۔ کچھ عرصہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رہے۔ قائمقام ناظر تعلیم کے طور پر بھی کام

کیا۔ جس کے بعد سالہا سال تک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کی رفاقت میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور اس کے تفسیری نوٹ تیار کرنے کا قابل رشک شرف حاصل ہوا۔ اول الذکر دونوں بزرگوں کی وفات کے بعد بھی آخر وقت تک آپ یہ مقدس کام سرانجام دیتے رہے۔

آپ کی وفات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کے اخلاص، دینی غیرت، نظام جماعت کی اطاعت اور آخر دم تک قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر کے سلسلہ میں اہم خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

آپ کی وفات 7رجنوری 1977ء کو لاہور میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں تدفین ہوئی۔[183.a]

آپ نے کراچی میں ایک وفد کے ہمراہ جنوری 1954ء میں ملک غلام محمد صاحب گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات کی۔[183.b]

حضرت بابو قاسم الدین صاحب

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی 1904ء میں اس وقت بیعت کی[181.a] جب حضور سیالکوٹ تشریف لائے اور لیکچر سیالکوٹ دیا۔ آپ نے 27 سال بحیثیت امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر وضلع خدمات سلسلہ سرانجام دیں۔ اسی طرح ایک لمبا عرصہ ناظم انصاراللہ، زعیم انصاراللہ شہر وضلع سیالکوٹ رہے۔

آپ 1918ء میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں ملازم ہوئے۔

جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ کے لئے اسپیشل ٹرین کا انتظام ماہ نومبر سے ہی شروع کر دیتے۔ جب تک احکام جاری نہ ہوجاتے لاہور جاتے رہتے تھے۔ تین دفعہ ایسا کرنا پڑا۔ اس کے بعد ریلوے انتظامیہ نے ایک حکم جاری کر دیا کہ آئندہ ہر سال ٹرین سیالکوٹ سے ربوہ روانہ ہوا کرے گی۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ امام وقت کے ساتھ عاشقانہ تعلق رکھتے تھے۔ احمدیت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ طبیعت میں عاجزی، انکساری اور سادگی کُوٹ کُوٹ کر

بھری ہوئی تھی۔حضرت امام وقت کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ آخری وقت تک جاری رکھا۔

آپ 11/اکتوبر 1986ء کو وفات پا گئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 17/اکتوبر 1986ء کے خطبہ ثانیہ کے دوران آپ کے متعلق جو تعریفی کلمات بیان فرمائے وہ یہ ہیں:

''حضرت بابو قاسم الدین صاحب کی نماز جنازہ طبعی جوش کے ساتھ خود پڑھنے کی تمنا رکھتا ہوں۔حضرت بابو قاسم الدین صاحب، سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے رفیق اور سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ تھے۔آپ سیالکوٹ کے بڑے پرانے بزرگ تھے اور ہمیشہ بڑی وفا کے ساتھ اور ہر حالت میں جماعت کے ساتھ بہت اخلاص اور غلامانہ وابستگی کا تعلق رکھا ہے۔ بہت ہی منکسر مزاج، نیک بزرگ، دعا گو ہستی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی خبریں پانے والے تھے۔مرحوم نے حضرت بانی سلسلہ کا زمانہ پایا اور اپنے اوپر اس کا خوب رنگ چڑھایا۔ جماعت کا اثاثہ، نیکی، تقویٰ، اخلاص اور وفا میں خاص مقام رکھتے تھے۔ اس لئے جماعت کو اُن پر فخر تھا۔'' 182

آپ جون 1962ء میں ٹی آئی کالج گھٹیالیاں کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے کراچی تشریف لائے۔ 183

حضرت مرزا برکت علی صاحب

آپ 1887ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مرزا ناصر علی صاحب ہے۔1900ء یا 1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔آپ کی والدہ کی آپ کے والد صاحب کی وفات کے بعد حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب کے ساتھ شادی ہوگئی اور اس طرح آپ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب کے زیر تربیت آ گئے۔1912ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر کے مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان چلے گئے جہاں 1943ء تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارکن کے طور پر خدمت دین کی توفیق پائی۔

سلسلہ کی دیگر جملہ تحریکوں کے علاوہ ملکانہ کے فتنہ ارتداد کو دور کرنے میں بھی حصہ لیا۔ آپ بہت ہی نیک، متقی، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔آپ کی وفات 22/مئی 1978ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کے دو بیٹوں کو بھی خدمت دین کی توفیق ملی جن میں مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد درویش نائب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان رہے جبکہ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب بھی مربی سلسلہ احمدیہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔[184]

آپ نے 1960ء میں مجلس انصار اللہ کراچی کے ایک اجلاس سے خطاب فرمایا۔[185]

حضرت ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب

آپ 17/جنوری 1896ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت شیخ نور الدین صاحب ہے آپ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ حضرت شیخ احمد الدین صاحب نے گیارہ سال کی عمر میں 1907ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی۔[186]

ڈاکٹری کی تعلیم امرتسر اور لاہور سے حاصل کی اور شیخو پورہ میں پریکٹس کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے آبائی گاؤں وڈالہ بانگر آ گئے اور وہاں کام کا آغاز کیا۔ غالباً 1934ء میں حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کی خواہش اور تحریک پر محمود آباد ضلع نواب شاہ کی اراضیات پر چلے گئے اور کئی سال وہاں رہے۔ وہاں آپ کی پریکٹس بہت مشہور ہوئی اور لوگ دور دور سے علاج کے لئے آتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفا ہو جاتی۔ محمود آباد کی زمین کا تبادلہ بعد ازاں تھر پارکر کے ایک علاقہ کی زمین سے ہو گیا جس کا نام حضرت نواب عبداللہ خان صاحب نے حضرت اماں جان کے نام پر نصرت آباد اسٹیٹ رکھا۔ حضرت شیخ صاحب بھی اس علاقہ میں منتقل ہو گئے۔ چند سال نصرت آباد میں رہنے کے بعد آپ کنری چلے گئے۔ کنری میں آپ تقریباً بیس سال قیام پذیر رہے اس کے بعد آپ کراچی تشریف لے گئے۔

ملکانہ میں شدھی کی تحریک کے دوران آپ کو خدمت کا موقع ملا۔ سندھ میں پراونشل انجمن احمدیہ کے ساتھ شروع ہی سے وابستہ رہے۔ جہاں آپ سیکرٹری تعلیم، تربیت اور (دعوت الی اللہ) رہے۔ بعد ازاں نائب امیر کے طور پر خدمت کا موقع بھی ملا۔ ڈویژنل امارت قائم ہوئی تو آپ ایک عرصہ تک حیدر آباد ڈویژن کے امیر کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ 16/اپریل 1971ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔[187]

حضرت سید محمد فاضل شاہ صاحب

آپ کے والد محترم کا نام سید ولایت شاہ صاحب ہے۔آپ کا آبائی وطن موضع پنج وڑیاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ہے۔آپ نے 1904ء یا 1905ء میں کوئٹہ سے جہاں آپ آرمی اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھے بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔188 آپ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں قادیان حاضر ہوئے یہ وہ وقت تھا جب حضرت مسیح موعودؑ معہ اہل خانہ بہشتی مقبرہ قادیان والے باغ میں خیمہ زن تھے ان ایام میں آپ کو وہاں دوسرے خدام کے ساتھ پہرہ دینے کی توفیق ملی۔آپ نے ہندوستان میں دور دراز کے سفر اختیار کئے۔جب آپ سے پوچھا جاتا کہ آپ نے کتنے قریب سے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہے تو بتاتے اس طرح۔پھر قریب ہو کر پوچھنے والے کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیتے۔اس موقع پر آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور فرماتے ہم بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو ملے ہیں۔آپ اپنے بیٹے مکرم سید محمد یوسف شاہ صاحب جو جماعت احمدیہ کراچی میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے فرائض انجام دیتے رہے، کے پاس رہائش پذیر رہے۔آپ 16 اور 17رجنوری 1961ء کی درمیانی شب وفات پا گئے۔حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا دیا۔آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔189

حضرت پیر نیاز احمد نصر اللہ ہاشمی صاحب

آپ 1896ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد حضرت پیر غلام غوث محمد صاحب بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے جنہوں نے 1902ء یا 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔189.a حضرت پیر نیاز احمد صاحب جب اسکول میں داخلے کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں خط لکھا کہ نیاز احمد کو قادیان میں تعلیم کے لئے بھجوانے کی اجازت عطا فرمائیں۔جواباً حضور نے فرمایا کہ بچہ کو پرائمری کروا کر قادیان لائیں۔چنانچہ مارچ 1908ء میں آپ نے پرائمری پاس کی تو ان کے والد صاحب ان کو ساتھ لے کر قادیان گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کیا۔حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کے حوالے کیا کہ اسے تعلیم کے ساتھ ساتھ حکمت اور تفسیر بھی پڑھائیں۔

آپ کراچی میں اپنے بیٹے مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب کے پاس قیام پذیر رہے۔[190]

آپ 15رفروری 1985ء کوفوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[191]

حضرت مولانا غلام احمد بدوملہوی صاحب

آپ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت مولوی عبدالحق صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ 1900ء میں پیدا ہوئے۔ 1907ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ قادیان میں دینیات کی ابتدائی تعلیم پانے اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کو (مربیان) کی ان اولین کلاسوں میں شامل ہونے کا موقع ملا جن میں سلسلہ احمدیہ کے جید علماء نے خلافت ثانیہ کے عہد کے ابتدائی ایام میں تعلیم پائی۔ تعلیم سے فارغ ہوکر آپ سلسلہ کے مربی مقرر ہوئے۔ اس حیثیت سے آپ کو ملک کے طول وعرض کے دورے کرنے اور مشہور مناظرے کرنے اور خدمت دین کے خاص مواقع حاصل ہوئے۔ آپ ایک بلند پایہ مقرر تھے۔ مرکز میں اور بیرونی جماعتوں میں قرآن کریم کا درس دینے اور بہت سے افراد کو قرآن کریم پڑھانے کا موقع ملا۔ ریٹائر ہونے کے بعد 65 سال کی عمر میں گیمبیا (مغربی افریقہ) میں بطور (مربی) انچارج بھیجا گیا۔ چنانچہ آپ ہی کے زمانے میں وہاں کے گورنر جنرل آنریبل سنگھاٹے صاحب کو ان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت مسیح موعودؑ کے مستعمل کپڑے کا ایک حصہ ارسال فرمایا اور اس طرح حضور کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

گیمبیا سے واپس آنے کے بعد آپ کو کچھ عرصہ جزائر فجی میں جا کر (دعوت الی اللہ) کا موقع ملا۔ آپ دارالمجاہدین قادیان کے ابتدائی استاد تھے۔ جامعہ احمدیہ اور ٹی آئی کالج ربوہ میں بھی آپ پڑھاتے رہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی مقتدر بزرگ شخصیتوں کو بھی پڑھانے کا آپ کو شرف حاصل ہوا۔ غرض پوری عمر خدمت دین اور خدمت قرآن پاک بسر ہوئی۔ آپ 18راگست 1978ء بروز جمعہ کراچی میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[192]

حضرت پروفیسر عبدالقادر بھاگلپوری صاحب

آپ 1887ء میں پیدا ہوئے۔[193] آپ حضرت مولانا عبدالماجد صاحب پروفیسر

دینیات علیگڑھ یونیورسٹی کے فرزند تھے۔آپ نے 1902ء میں جبکہ آپ کلکتہ میں مقیم تھے حضرت مسیح موعودؑ کی بذریعہ خط بیعت کی۔اگلے سال 1903ء میں قادیان میں حاضر ہوکر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔اس کے دوسال بعد 1905ء میں آپ کے والد ماجد حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بھی حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ 1903ء میں حضرت پروفیسر عبدالقادر صاحب نے قادیان آ کر اور وہاں کچھ عرصہ مقیم رہ کر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں آپ نے عربی میں ایم اے کیا۔اور اول اسلامیہ کالج لاہور میں لیکچرار مقرر ہوئے اس کے بعد آپ مختلف کالجز میں بحیثیت پروفیسر درس و تدریس میں مصروف رہے۔اس دوران آپ کلکتہ یونیورسٹی میں سینٹ اور سنڈیکیٹ کے ممبر بھی رہے۔گورنمنٹ کالج راجشاہی سے 1942ء میں ریٹائر ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ 1947ء سے 1966ء تک لاہور مقیم رہے ۔ 1966ء میں آپ اپنے فرزند ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب کے پاس حیدرآباد تشریف لے آئے۔اس دوران کراچی بھی تشریف لاتے رہے۔آپ حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحب حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بڑے بھائی تھے۔آپ بیک وقت عربی ، فارسی، اردو اور انگریزی میں بہت دسترس رکھتے تھے۔مطالعہ بہت وسیع تھا۔اور بہت سے علوم پر آپ کو عبور حاصل تھا۔آپ 25رفروری 1978ء کو حیدرآباد سندھ میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں دفن ہوئے۔ 194

حضرت صوفی غلام محمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام حضرت میاں محمد الدین پٹواری صاحب ہے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔آپ کے والد محترم نے آپ کو ساڑھے چھ سال کی عمر میں 1905ء میں ٹی آئی ہائی اسکول قادیان میں داخل کروادیا۔حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت آپ اس اسکول کی چوتھی کلاس میں پڑھتے تھے۔

1917ء میں حضرت مصلح موعود کی تحریک پر زندگی وقف کی۔ 1923ء میں آگرہ میں ملکانہ کی شدھی کی تحریک میں بھیجے گئے۔ 1926ء سے 1931ء تک احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔1932ء سے 1956ء تک ٹی آئی اسکول کے ٹیچر رہے۔1935ء میں

بورڈنگ تحریک جدید قادیان کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ 1956ء میں اسکول کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو حضرت مصلح موعود نے آپ کو نائب ناظر۔۔۔المال مقرر فرمایا۔1983ء میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ناظر اعلیٰ ثانی مقرر فرمایا۔ 1934ء میں ڈیڑھ ماہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ جلسہ سالانہ کے لنگر خانہ کے سالہا سال تک انچارج رہے۔ پارٹیشن کے بعد چنیوٹ آ گئے اور وہاں امیر جماعت چنیوٹ بھی رہے۔ آپ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے آڈیٹر اور بعد میں مجلس عاملہ کے خصوصی رکن رہے۔

آپ 23/اپریل 1985ء کو فوت ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی وفات پر فرمایا کہ:

''میں نے ان کو بہت قریب سے دیکھا ہے مختلف وقتوں میں ان کے ساتھ، ان کے ماتحت اور اوپر بھی کام کر کے دیکھا ہے۔ وہ بہت ہی پیارا وجود تھا جو ہم سے رخصت ہوا ہے ان کی عمر 87 برس تھی آخری سانس تک خدمت ہی کرتے رہے ہیں۔ ایک دن بھی چھٹی نہیں لی۔ غالباً ان کی دعا اور خواہش یہی ہو گی کہ کام کرتے کرتے گزروں۔ چنانچہ وہ اسی کام کی حالت میں رخصت ہوئے ہیں۔''[195]

آپ کے بیٹے مکرم مبارک مصلح الدین صاحب کراچی میں بطور واقف زندگی تعینات رہے۔آپ 1961ء میں ان کے پاس کچھ عرصہ قیام پذیر رہے۔[196]

حضرت میجر ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب

آپ اکتوبر 1896ء میں موضع فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام منشی دین محمد خان صاحب ہے جو آپ کی پیدائش کے چند سال کے بعد ہی وفات پا گئے تھے۔ اس کے بعد ان کی پرورش ان کے چچا محترم منشی نور محمد خان صاحب نے کی۔ آپ 1905ء میں ٹی آئی ہائی اسکول قادیان کی تیسری کلاس میں داخل ہوئے اور وہاں سے 1915ء میں میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ اس کے بعد آپ کو میڈیکل کالج لاہور امرتسر میں داخلہ مل گیا جنگ عظیم کی وجہ سے میڈیکل کی تعلیم 1923ء میں آگرہ سے مکمل کی۔1948ء میں فوجی ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور کوئٹہ میں میڈیکل پریکٹس شروع کی۔ کئی سال تک میڈیکل ایسوسی ایشن کوئٹہ

کے صدر رہے۔ 1931ء سے 1934ء کے دوران ڈیپوٹیشن پر ملاوی تشریف لے گئے اور وہاں سماجی اور معاشرتی بہبود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ چند افراد آپ کی کوششوں سے احمدی بھی ہوئے۔ واپسی پر آپ پشاور میں تعینات ہوئے۔ 1965ء میں علاج کے لئے لنڈن تشریف لے گئے۔

کوئٹہ میں سردی زیادہ ہوتی تو کراچی چلے جاتے۔ 1972ء میں کراچی آئے اور شدید بیمار ہو گئے اور 14/دسمبر 1972ء کو وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں دفن کئے گئے۔ 197

حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب

آپ 1887ء میں پیدا ہوئے۔ 1899ء میں آپ اپنے والد محترم حضرت چوہدری نظام الدین صاحب کے ہمراہ قادیان تشریف لائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ 1900ء میں جبکہ آپ پانچویں کلاس میں پڑھتے تھے، آپ کے والد صاحب نے آپ کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج دیا۔ چنانچہ دسویں تک تعلیم آپ نے قادیان میں حاصل کی۔ بعد ازاں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور علیگڑھ سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ابھی آپ ایف اے میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے 1907ء میں فرمایا کہ اب سلسلہ کا کام بڑھ رہا ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ بعض نوجوان دور نزدیک (دعوت الی اللہ) کا کام کرنے کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ چنانچہ اس وقت جن خوش نصیب نوجوانوں کو حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہنے کی توفیق ملی ان میں حضرت چوہدری صاحب بھی شامل تھے۔ جب آپ کی درخواست حضور کی خدمت میں پیش ہوئی تو اس پر حضور نے اپنے قلم سے ''منظور'' کا لفظ رقم فرما کر آپ کا وقف قبول فرما لیا۔ چنانچہ ایم اے پاس کرنے کے بعد جب آپ قادیان آئے اور جب 1913ء میں انگلستان میں احمدیہ مشن قائم ہوا جو بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کا پہلا باقاعدہ مشن تھا تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پہلے مربی کے طور پر وہاں جانے اور مشن قائم کرنے کا خصوصی اعزاز آپ ہی کے حصہ میں آیا۔ اس کے بعد اپریل 1919ء میں آپ دوسری مرتبہ اعلائے کلمہ دین کی خاطر انگلستان تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

کی زیرِ ہدایت لنڈن میں جماعت کی طرف سے ایک قطعہ زمین خریدا جس پر بعد میں بیت الفضل تعمیر ہوئی۔

انگلستان سے واپس آنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیر ہدایت ملکانہ میں امیر المجاہدین کی حیثیت سے وہ کارہائے نمایاں انجام دئے کہ جن کے اپنے اور پرائے سب معترف ہیں۔ 1924ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو حضرت چوہدری صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

حضرت چوہدری صاحب صدر انجمن احمدیہ میں سالہا سال تک ناظر (دعوت الی اللہ) اور ناظر اعلیٰ کے ممتاز عہدوں پر فائز رہے اور شاندار خدمات بجالانے کے بعد یکم اکتوبر 1950ء کو ریٹائر ہوئے۔ اس دوران 1946ء میں آپ پنجاب اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے اور اس حیثیت سے آپ نے مسلمانان ہند کی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ تقسیم ہندوستان کے وقت آپ قادیان میں گرفتار کر لئے گئے۔ 1954ء میں آپ دوبارہ ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک اسی عہدہ پر فائز تھے۔

آپ 28 رفروری 1960ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔[198]

جماعت احمدیہ کراچی کے سابق امیر جماعت مکرم ومحترم چوہدری عبداللہ خان صاحب آپ کے داماد تھے۔ آپ قیام پاکستان کے بعد ان کے پاس آئے اور کراچی میں ذکر حبیب کے موضوع پر خطاب بھی فرمایا۔[199]

حضرت ماسٹر محمد پریل صاحب

آپ 1886ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کنڈیارو ضلع نواب شاہ (سندھ) کے رہنے والے تھے۔[200] آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں قادیان جا کر 1901ء میں کی تھی۔ آپ بیعت کے بعد کافی دن قادیان میں مقیم رہ کر کسبِ فیض کرتے رہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ:

''کہاں ہے وہ ہمارا سندھی نوجوان''۔ ماسٹر صاحب فرماتے تھے کہ میں اردو بہت کم سمجھتا

تھا اور اس وقت قادیان میں سندھی بالکل نہ سمجھی جاتی تھی۔ نامعلوم وہ کون سی غیبی طاقت تھی جو مجھے قادیان لے گئی۔ باوجود ایک دیہاتی قسم کا نوجوان ہونے کے مَیں نے اس قدر طویل سفر کیا اور عمر بھر کے لئے اپنا دل اس دلربا کو دے آیا جو اس مقدس بستی میں نور ہدایت کا آفتاب بن کر چمکا تھا۔

آپ جب حضرت مسیح موعودؑ کے چشم دید واقعات بیان کرتے تو آپ پر وارفتگی کا عالم طاری ہو جاتا۔ آپ بہت دعائیں کرنے والے اور صاحب رویاء وکشوف بزرگ تھے۔[201]

آپ نے کراچی میں 13راگست 1971ء کو وفات پائی۔ آپ کے ایک فرزند مکرم بشارت احمد بشیر صاحب کو مربی سلسلہ کے طور پر افریقہ میں خدمت کی توفیق ملی۔[202]

حضرت ملک امام الدین سمبڑیالوی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام ملک اللہ رکھا صاحب ہے۔ آپ نے 1905ء میں بیعت کی۔[203] آپ بہت ملنسار، نیک اور پرہیز گار تھے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ پنجاب تشریف لے آئے مگر آپ کو علم نہیں تھا کہ ایسے حالات درپیش ہوں گے کہ بعد میں سفر پر پابندی عائد ہو جائے گی۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کر کے عرض کیا کہ حضور دعا کریں اللہ تعالیٰ کاروبار میں مدد فرمائے میں ایک سال کی آمدنی خرچہ نکال کر تحریک جدید میں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُسی سال بیس ہزار روپیہ نفع دیا۔ دس ہزار روپیہ اپنے خرچ کے لئے اور دس ہزار روپیہ تحریک جدید کا اپنی جیب میں ڈال کر آپ کراچی سے سمبڑیال جا رہے تھے کہ راستہ میں دس ہزار روپیہ چوری ہو گیا۔ دس ہزار روپیہ آپ نے تحریک جدید کا ادا کیا۔ آپ نے چوری کا واقعہ حضور سے بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور دے گا گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ خدا تعالیٰ کا شاکر رہنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو آپ نے تین سال کے لئے مبلغ ساٹھ روپے کا وعدہ کیا۔ آپ نے ساٹھ روپے یکمشت ادا کر دیئے دوسرے سال آپ کو مرکز سے اطلاع ملی کہ آپ کے نام ساٹھ روپے ایک سال کا وعدہ ہے۔ آپ ہر سال ساٹھ روپے ادا کریں۔ اُس سال آپ کو کاروبار میں بہت نفع ہوا تھا تو آپ نے کہا۔60روپیہ نہیں میں ایک ہزار روپیہ دیتا ہوں۔

مرکز سے کوئی نمائندہ آتا تو اس کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔آپ عرصہ تک سمبڑیال کی جماعت میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔اکثر آدھی رات کو بیت میں جا کر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔بعض دوست ان سے پہلے بیت میں جانے کی کوشش کرتے مگر ہر روز آپ پہلے ہی بیت میں رات کو تلاوت کرنے پہنچ جاتے۔

آپ 4/نومبر 1969ء کو وفات پا گئے چونکہ آپ رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے اور اور موصی بھی تھے لہٰذا آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ رفقاء میں ہوئی۔204

حضرت میاں جان محمد صاحب

آپ 1896ء کو ضلع گورداسپور کے پھیروچیچی نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت غلام محمد صاحب ہے آپ خود بھی رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے جنہوں نے 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔حضرت میاں جان محمد صاحب فرماتے ہیں کہ:

''میرے والد صاحب نے 1905ء میں احمدیت قبول کی تھی اور اس وقت میری عمر چودہ پندرہ سال کی تھی۔ جب بھی میرے والد صاحب قادیان جاتے تھے مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ مصافحہ کے لئے سب لوگ کھڑے ہو جاتے اور میں بھی کھڑا ہو جاتا اور حضور سے مصافحہ کرتا۔''

آپ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت اپنے گاؤں کے احمدی احباب کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے تھے۔

حضرت میاں صاحب خدا سے ایک پختہ تعلق پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کے ذریعے رکھتے تھے۔رات کے کسی بھی پہر آنکھ کھل جاتی تو اٹھ کر نوافل ادا کرنے شروع کر دیتے حتیٰ کہ جب آپ قریب المرگ تھے تو رات کو نماز کے بارے میں پوچھا کہ وقت ہو گیا ہے۔ بتانے پر تیمّم کیا اور نماز شروع کر دی لیکن پڑھتے پڑھتے بے ہوش گئے۔اس طرح دس یا پندرہ مرتبہ پوچھا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے، پھر نماز شروع کرتے اور بے ہوش ہو جاتے۔

پاکستان بننے سے چھ یا سات ماہ قبل ہی آپ سندھ تشریف لے آئے تھے ۔ جب پاکستان بنا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک کی کہ قادیان کی حفاظت کے لئے نوجوان چاہئیں تو آپ جانے کے لئے تیار ہو گئے، لاہور پہنچے لیکن لاہور سے کسی وجہ سے ان کو آگے نہیں جانے دیا گیا اور وہیں روک دینے کی وجہ سے واپس آ گئے۔

آپ 6ر ستمبر 1998ء کو وفات پا گئے۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں دارالضیافت میں زیارت کے لئے رکھا گیا ۔ جہاں ہزاروں احباب نے ان کے چہرے کی زیارت کی۔ 8ر ستمبر 1998ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں قطعہ خاص رفقاء میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔ 205 آپ اپریل 1996ء میں اور اس سے قبل بھی کراچی تشریف لائے۔

حضرت شیخ خواجہ محمد شریف صاحب

آپ 1893ء میں پیدا ہوئے اور 1985ء میں کراچی میں وفات پائی۔ 8 سال کی عمر میں اپنے چھوٹے بھائی شیخ محمد لطیف صاحب کے ہمراہ اپنی دادی محترمہ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے لاہور کے قیام کے دوران آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے والد محترم حضرت شیخ صاحبدین صاحب آف ڈھینگرہ بھی رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ خواجہ صاحب کی روایت ہے کہ جب وہ اپنی دادی محترمہ کے ہمراہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت حضور چارپائی پر کھانا تناول فرما رہے تھے اور حضرت اماں جان پنکھا جھل رہی تھیں۔ ہم خاموشی سے کمرے کے ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ حضور نے کھانا کھاتے ہوئے اشارے سے مجھے بُلایا اور روٹی کا ایک ٹکڑہ جو غالباً مکئی کی تھی اس پر ساگ رکھا اور مجھے کھانے کو دیا۔ میں نے وہیں کھڑے کھڑے وہ تبرک کھا لیا اس دوران ایک دو دفعہ میں نے اپنی دادی محترمہ کی طرف دیکھا جو مجھے اشارے سے بُلا رہی تھیں لیکن میں اُن کی طرف نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تبرک میں سے وہ بھی حصہ لے لیں گی۔

آپ کے جدامجد لالا چوہڑمل صاحب موضع لالیاں ضلع جھنگ کے رہنے والے تھے اور ہندوؤں کے اروڑا خاندان ڈھینگرہ ذات کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ جھنگ شہر کے کسی پیر صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے بعد میں لالیاں سے گوجرانوالہ میں آباد ہو گئے۔

آپ صاحب الرؤیا و کشوف اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت احمدیہ سے والہانہ لگاؤ تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی نصیحت فرماتے رہے۔

آپ رفیق حضرت مسیح موعودؑ ہونے کی وجہ سے انتخاب خلافت کمیٹی کے رُکن تھے۔

مربیان کرام متعین کراچی

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب

آپ کا ذکر رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے تذکرے میں آ چکا ہے۔

مکرم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب

1935ء میں آپ کی کراچی میں باقاعدہ مستقل مربی کی حیثیت سے تقرری ہوئی۔آپ 15/اگست 1909ء کو بمقام گورنہ پٹھاناں متصل بڈھ رانجھہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں لالہ وزیر چند ولد لالہ حکم چند قوم چھابڑے کھتری کے ہاں پیدا ہوئے۔آپ کا نام سوداگرمل رکھا گیا۔ پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔مزید تعلیم کے لئے لالیاں ضلع جھنگ کے مڈل اسکول میں داخل کیا گیا۔ جہاں سے آپ نے ورنیکلر مڈل کا امتحان 1924ء میں پاس کیا۔ مڈل پاس کرنے کے بعد آپ کے گھرانے کے تمام افراد دخیرہ بیرانوالہ میں آ گئے جہاں آپ کی ملاقات ایک نہایت ہی مخلص احمدی دوست مکرم میاں محمد مراد صاحب سے ہوئی۔مکرم میاں صاحب کی تحریک پر آپ نے قادیان جانے کا پروگرام بنایا۔ یہ غالباً 1926ء کی بات ہے۔ دوران سفر لاہور میں رات حضرت قریشی محمد حسین صاحب موجد مفرح عنبری کے ہاں گزاری۔

قادیان میں آمد پر آپ کی فرمائش پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت نے آپ کے لئے ہندوؤں کے گھر سے کھانا منگوانے کا انتظام کر دیا۔مکرم میاں محمد مراد صاحب قادیان میں آپ کو متعدد بزرگوں کے پاس لے جاتے رہے۔ جب آٹھ دن ہو گئے اور دل کو اطمینان ہو گیا تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں درخواست کی کہ میری بیعت لے لیں صداقت مجھ پر کھل چکی ہے۔حضور نے فرمایا کہ میاں تم ابھی بچے ہو تمہاری عمر ابھی چھوٹی ہے، دو تین ماہ اور

ٹھہرو اور مزید تحقیق کرو جلدی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر آپ نے عرض کی کہ میری روح کو صداقت پر پورا یقین ہو چکا ہے اب میں ایک لحظہ کے لئے بھی دین حق سے باہر رہ کر کفر کی زندگی بسر کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ آپ کے اصرار کو دیکھ کر حضور نے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا مولوی صاحب آپ آج اس بچہ کو کلمہ پڑھا دیں کل میں اس کی بیعت لے لوں گا۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں آپ نے ''سوداگرمل'' کو کلمہ پڑھایا۔ اگلے روز حضور نے آپ کی بیعت لی اور عبدالقادر نام رکھا۔ آپ چونکہ اکیلے تھے اور گھر والوں سے الگ ہو چکے تھے لہٰذا مکرم ناظر صاحب تعلیم نے 1926ء میں آپ کو نہایت قلیل وظیفہ پر مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا۔[206] 1929ء میں آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔[207]

جماعت (مربیان) کا امتحان 1934ء میں پاس کرنے کے بعد آپ اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کے ساتھ فیصل آباد میں رہ کر عملی تربیت حاصل کی۔ 1935ء میں آپ کراچی کے پہلے مستقل اور باقاعدہ مربی کے طور پر تعینات کئے گئے۔ آپ کے کراچی میں متعین ہونے سے قبل کوئی مربی باقاعدگی سے زیادہ عرصہ وہاں متعین نہیں رہا تھا۔ آپ کے وہاں جانے پر احباب جماعت نے ایک معمولی سا مکان حلقہ رام سوامی میں بارہ روپے ماہوار پر لے رکھا تھا۔ آپ کی تحریک پر احباب نے کراچی سٹی ریلوے اسٹیشن کے نزدیک چیمبر زآف کامرس اور سندھ مدرسہ کے بالمقابل ایک عمدہ مکان 35 روپے ماہوار پر لے لیا۔ بیس روپے احباب اور پندرہ روپے مکرم شیخ صاحب دیتے تھے۔ اس مکان کی دوسری منزل کے چار کمرے بیت الصلوٰۃ، مہمان خانہ وغیرہ کی اغراض کیلئے اور تیسری منزل پر ایک کمرہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ کی رہائش کے لئے تھا۔ کراچی میں قیام کے دوران آپ نے غیراز جماعت علماء سے کئی مناظرے کئے۔

آپ کے کراچی میں قیام کی ایک خاص بات یہ تھی کہ 1936ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پہلی مرتبہ کراچی تشریف لائے اور از راہ شفقت اسی مکان میں ٹھہرے جس میں مکرم مولانا صاحب رہائش پذیر تھے۔

1937ء میں جب کراچی میں (مرکز دعوت الی اللہ) قائم ہو گیا اور مرکز سے بارہ روپے

کی امداد ملنے لگی تو اس مکان کو چھوڑ کر الفنسٹن اسٹریٹ پر ایک ہال کرایہ پر لے لیا گیا۔جس میں پچاس کرسیاں اور دو عمدہ میزیں معہ دفتری کرسیوں کے خرید لی گئیں۔ یہاں ہفتہ میں تین بار انگریزی اور اردو میں تقاریر ہونے لگیں۔ ہر ماہ کا پروگرام انگریزی میں شائع کر دیا جاتا تھا اور مقامی اخبارات ڈیلی گزٹ اور سندھ آبزرور میں بھی ان لیکچرز کا قبل از وقت اعلان کروا دیا جاتا تھا۔حضرت ڈاکٹر بدر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم حاجی عبد الکریم صاحب انگریزی میں جبکہ مکرم شیخ عبد القادر صاحب اردو میں لیکچرز دیا کرتے تھے۔[208] مکرم مولانا صاحب کے قیام کراچی کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تین مرتبہ کراچی تشریف لائے۔ اسی دور میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نے پہلی مرتبہ ایک قطعہ زمین کراچی میں خریدا۔[209] آپ اپنے مناظروں اور تقاریر کی وجہ سے کراچی کے غیر از جماعت احباب میں بھی کافی مشہور ہو گئے تھے۔لہٰذا جب آپ کا کراچی سے تبادلہ ہوا تو ان لوگوں نے دو بکرے ذبح کروا کر ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا۔جس میں ایڈریس بھی پیش کیا اور ایک غیر از جماعت شاعر نے آپ کی تعریف میں نظم بھی کہی۔[210] کراچی میں قیام کے دوران مرکز کی ہدایت پر آپ نے بعض کتب بھی تصنیف فرمائیں۔[211] آپ ابھی کراچی ہی میں تھے تو مرکز کی طرف سے آپ کی یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے حالات اور روایات قلمبند کریں۔ چنانچہ اسی مقصد کی خاطر آپ کا مرکز سلسلہ قادیان میں تبادلہ ہو گیا۔آپ نے کافی محنت اور دوڑ دھوپ کے بعد ان روایات کا ایک قابل قدر ذخیرہ اکٹھا کیا۔آپ لاہور میں بھی بطور مربی سلسلہ کام کرتے رہے اور لاہور کی تاریخ احمدیت مرتب کی۔ آپ نے بعض دیگر کتب بھی تصنیف فرمائیں جن میں حیات طیبہ وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کی وفات 18/نومبر 1966ء کو ہوئی۔[212]

مکرم مولانا محمد نذیر قریشی صاحب

آپ یکم جولائی 1910ء کو پیدا ہوئے۔ آپ پرائمری پاس کر کے 1919ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔[213] 1927ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔[214] آپ محلّہ دارالرحمت قادیان میں اپنے ماموں مکرم حکیم فیروزالدین صاحب کے ہاں قیام پذیر تھے۔ طالب علمی

کے زمانے میں بھی آپ بہت حاضر دماغ واقع ہوئے تھے اس لئے آپ کے ہم جماعت لڑکے آپ کو فلاسفر کہا کرتے تھے۔ 1929ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور مرکز کی طرف سے ہندوستان کے مختلف علاقوں آگرہ ،لکھنؤ، دہلی اور احمد آباد میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں۔ جہاں آپ نے کامیاب مناظرے بھی کئے۔ عین جوانی کی عمر میں ایک ہوٹل میں دعوت الی اللہ ہی کے سلسلہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک مخالف نے آپ کے پیٹ میں چاقو سے وار کیا جس سے آپ کو گہرا زخم آیا۔ اس حالت میں آپ نے تھانے پہنچ کر رپورٹ درج کروائی۔ گو آپ اس زخم سے صحت یاب تو ہو گئے لیکن زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے آخری عمر تک کمزوری رہی اور سردی کے ایام میں بعض دفعہ پٹھوں میں شدید قسم کی کمزوری لاحق ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی ہمت اور عزم عطا فرمایا تھا۔ کئی دفعہ آپ بیماری کی حالت میں ہی نماز پڑھنے بیت الذکر میں تشریف لے آتے تھے اور وہاں کافی دیر تک دوستوں سے مختلف دینی مسائل کے بارہ میں گفتگو فرماتے تھے اور اپنے حالات سنا کر قیمتی نصائح فرماتے تھے۔ آپ کی دو نصائح بہت قیمتی ہیں۔ اول۔ دعوت الی اللہ کے وقت گفتگو میں سوائے اشد ضرورت کے مناظرانہ پہلو اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ دوٹوک بات کرنے سے آپ مخالف کا منہ وقتی طور پر تو بند کر دیں گے مگر اس کے ساتھ دعوت الی اللہ کا سلسلہ بھی بند ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیشہ دل کش رنگ میں نصیحت اور ہمدردی کے طور پر دعوت الی اللہ کرنی چاہیئے۔ گفتگو کے آخر پر مسئلہ کا کچھ حصہ باقی رکھ لینا چاہیئے اور نہایت ادب سے کہنا چاہیئے کہ مسئلہ کے اس حصہ پر دوسرے وقت میں بات کریں گے تاکہ دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رہے اور مخالف سوچ کر مسئلہ کی تہہ تک پہنچ جائے اور آپ کو بھی مزید مطالعہ کا موقع مل جائے۔ دوم۔ مربی کے پاس ہر وقت ایک نوٹ بک ہونی چاہیئے اور اسے مطالعہ کثرت سے کرنا چاہیئے۔ مطالعہ کے وقت جو مناسب حوالہ پڑھے نوٹ بک میں درج کرے اور بوقت ضرورت دعوت الی اللہ اور تقریر میں استعمال کرے اس طرح اس کا علم بھی بڑھے گا اور دوسروں کے علم میں اضافہ کا باعث ہو گا۔[215] آپ 1939ء میں بطور مربی سلسلہ کراچی میں خدمات انجام دیتے رہے۔[216]

آپ 2/جنوری 1970ء کو فوت ہوئے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[217]

مکرم مولانا محمد یار عارف صاحب

آپ 1902ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والدمحترم چوہدری غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو ابتدائی تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا۔1923ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے۔تعلیم مکمل ہونے پر میاں چنوں میں ملازمت اختیار کی لیکن کچھ عرصہ بعد ملازمت ترک کر کے خدمت دین کے لئے قادیان چلے آئے اور حضرت حافظ روشن علی صاحب کی کلاس (مربیان) میں داخل ہوئے۔ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کو متعدد مرتبہ نہایت کامیاب مناظرے کرنے کا موقع بھی ملا۔اس دوران آپ نے میٹرک کا امتحان بھی پاس کر لیا پھر کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت کا موقع بھی میسر آیا۔ 1931ء میں آپ کو بطور نائب امام انگلستان بھجوادیا گیا۔ جہاں آپ 1935ء تک خدمات بجالاتے رہے۔وہاں قیام کے دوران آپ کو قیام پاکستان سے قبل تینوں گول میز کانفرنسوں میں برصغیر کے اہم رہنماؤں سے رابطہ کا موقع ملا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نمائندہ کے طور پر علامہ اقبال اور سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا (وزیر ہند) سے ملاقات کی۔آپ کے انگلستان کے قیام کے دوران ہی بیت الفضل لنڈن میں برطانیہ کی جماعت نے اس تاریخی جلسہ کا انعقاد کیا جس میں قائداعظم نے بھی شرکت کی تھی۔انگلستان سے واپسی پر آپ برصغیر کے بڑے بڑے شہروں مثلاً کلکتہ، کراچی، حیدر آباد دکن وغیرہ میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجالاتے رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخ ساز اجلاس منعقدہ 1940ء میں جس وفد کو جماعت احمدیہ کی نمائندگی کے لئے بھیجا تھا اس میں حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کے علاوہ آپ بھی شامل تھے۔اس وفد نے اس اجلاس میں شامل ہو کر قرارداد پاکستان کی منظوری میں حصہ لیا تھا۔1944ء میں حضرت مصلح موعود نے جلسہ پیشگوئی مصلح موعود کے موقع پر اپنے خطاب میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے نشانات کے اظہار کے لئے مربیان سلسلہ کو تقاریر کا ارشاد فرمایا تھا۔اس موقع پر جن 22 مربیان نے تقاریر کیں ان میں مکرم مولانا محمد یار عارف صاحب بھی شامل تھے۔قیام پاکستان کے بعد آپ ایک لمبا عرصہ سرگودہا میں بطور

قاضی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ 17 اور 18 نومبر 1986ء کی درمیانی رات کو انتقال کر گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔218 آپ 1943ء میں کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔219

مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب

آپ 1908ء میں پیدا ہوئے۔ آپ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے مخلص رفیق حضرت محمد فضل خان صاحب کے فرزند اور پیدائشی احمدی تھے۔ ایک روایت کے بموجب آپ کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے رکھا تھا۔ آپ کے والد ماجد خلافت اولیٰ کے زمانے میں اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ نے قادیان میں ہی تعلیم پائی۔220 1931ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔221 آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہم جماعت تھے۔ آپ نے 1931ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا بعد ازاں 1935ء سے 1940ء تک برما میں مربی سلسلہ کے فرائض انجام دیئے۔ بعد میں آپ نے باقاعدہ مربیان کا کورس بھی پاس کیا۔ تقسیم برصغیر کے پرُ آشوب دور میں 29 ستمبر 1947ء کو قادیان میں گرفتار کئے گئے اور بھارت اور پاکستان کے قیدیوں کے تبادلے کے وقت 10 اپریل 1948ء کو سینٹرل جیل لاہور سے رہا ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کی وفات کے بعد مقامی (دعوت الی اللہ) کے جملہ فرائض اور نگرانی کا کام آپ کے سپرد فرمایا جسے آپ نے تا دم آخر نہایت جانفشانی، محنت اور کامیابی سے سر انجام دیا۔ آپ نے سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ اور کراچی میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ 26 اکتوبر 1976ء کو وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔222 حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ قبر تیار ہونے کے بعد حضور نے ہی دعا کروائی۔223 آپ کراچی میں 1944ء میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔224

مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب

آپ 25رنومبر 1911ء کو رامپور میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد حضرت ذوالفقار علی خان گوہر صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب تحریک پاکستان کے رہنماؤں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے بھتیجے تھے۔آپ سلسلہ احمدیہ کے بےنفس اور باوفا خادم، جید عالم اور نامور مقرر تھے۔آپ نے ابتدائی تعلیم رامپور میں حاصل کی اس کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے ۔ 1932ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور علم منطق میں امتیازی نمبر حاصل کئے۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کو ایک نہایت اعلیٰ ملازمت بحیثیت نائب ناظم تعلیمات حکومت پنجاب میں مل گئی۔آپ کی تنخواہ 110 روپے ماہوار مقرر ہوئی۔لیکن اپنے عظیم والد کی خواہش پر اس ملازمت کو فوری طور پر چھوڑ کر دوبارہ قادیان آئے اور (مربیان) کلاس میں شامل ہو گئے۔

اکتوبر 1935ء میں جامعہ احمدیہ سے باقاعدہ مربی بنے۔ 1936ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو صوبہ جات متحدہ (انڈیا) میں بطور مربی تعینات کیا۔ اس دوران آپ لکھنؤ، آگرہ اور حیدرآباد دکن میں خدمات انجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ لاہور میں رہے۔ نومبر 1949ء میں کراچی میں بطور مربی تعینات ہوئے اور کراچی میں ایک لمبا عرصہ خدمات بجا لاتے رہے۔ جون 1961ء میں آپ غانا (جنوبی افریقہ) میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دینے تشریف لے گئے۔ 1964ء میں دوبارہ کراچی میں تعینات ہوئے۔فروری 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو نائب ناظر اصلاح وارشاد صدرانجمن احمدیہ ربوہ مقرر فرمایا۔ یکم مئی 1971ء کو آپ ناظر اصلاح و ارشاد کے عہدہ پر فائز ہوئے اور تا دم آخر اسی عہدہ پر خدمات بجا لاتے رہے۔

1953ء میں حضرت مصلح موعود نے جو متبادل صدر انجمن احمدیہ کراچی میں قائم فرمائی آپ اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ آپ 5راگست 1983ء کو دعوت الی اللہ کے سفر پر جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب کار اور ٹرک کے حادثہ میں زخمی ہوئے اور بعدازاں انتقال کر گئے۔225

مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب

آپ 1917ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم حضرت میاں غلام قادر صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔مکرم مولانا صاحب نے دینی تعلیم مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ قادیان سے حاصل کی۔ اور 1937ء میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمات کا آغاز کیا۔آپ کی خدمات کا آغاز سیالکوٹ سے ہوا۔اس کے بعد آپ کو کراچی، کوئٹہ، سکھر، حیدرآباد اور سندھ کے مختلف علاقوں میں خدمت کا موقع ملا۔آپ کو جزائر فجی میں جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے، احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔اس طرح آپ بھی ان افراد میں شامل ہو گئے جنہیں قادیان سے اٹھنے والی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔آپ نے سندھی زبان میں مہارت حاصل کی۔ چنانچہ آپ نے سندھی میں کئی کتب کے تراجم کیے۔کئی ہزار پمفلٹس شائع کر کے تقسیم کروائے۔ بڑے بڑے اجتماعات کو سندھی میں خطاب کیا۔آپ کی سندھی لٹریچر پر وسیع نظر تھی۔ جب سندھ میں غیر مسلموں میں (دعوت) احمدیت مقصود تھی تو آپ نے تھرپارکر کا تفصیلی سروے کیا۔آپ ہی کی رپورٹ پر وقف جدید نے سندھ میں اپنا دعوت الی اللہ کا پروگرام طے کیا۔

1953ء میں حضرت مصلح موعود نے کراچی میں ایک صدر انجمن احمدیہ قائم فرمائی تھی۔اس کے چھ اراکین میں سے ایک مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب بھی تھے آپ ایک بلند پایہ عالم باعمل تھے۔تہجد کی فرض کی حد تک پابندی کرتے تھے۔اسلامی شعار کا سختی سے لحاظ رکھتے۔ دینی امور میں کسی قسم کی لچک کو برداشت نہ کرتے۔آپ مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کے علاوہ تیسرے ابتدائی ممبر تھے جن سے خدام الاحمدیہ کی عالمی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ 17 اور 18/اپریل 1981ء کی درمیانی شب دماغ کی رگ پھٹ جانے سے آپ وفات پا گئے۔[226] آپ 1962ء میں بطور مربی سلسلہ کراچی میں تعینات رہے۔[227]

مکرم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب

آپ کنجاہ ضلع گجرات میں 1907ء میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام برکت اللہ

صاحب ہے۔ چوتھی جماعت میں کنجاہ کا اسکول چھوڑ کر آپ کے والد صاحب نے آپ کو محترم مولانا امام الدین صاحب آف گولیکی کے سپرد حصول تعلیم کے لئے کیا۔ آپ نے ڈیڑھ دوسال ان سے قرآن کریم معہ ترجمہ اور دینی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں محترم مولانا امام الدین صاحب آپ کو لے کر قادیان آ گئے۔ قادیان میں آپ نے حضرت قاری غلام یٰسین صاحب کے مکان میں رہائش اختیار کی۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔ 22-1921ء میں آپ کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا گیا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہم جماعت ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ پہلی مرتبہ بطور مربی سلسلہ 6/نومبر 1930ء کو سماٹرا (انڈونیشیا) روانہ ہوئے اور 23/دسمبر 1935ء کو واپس قادیان تشریف لائے۔ دوسری مرتبہ 23/مارچ 1938ء کو سماٹرا روانہ ہوئے اور 19/اپریل 1946ء کو واپس تشریف لائے۔ 3/دسمبر 1949ء کو آپ ربوہ سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ربوہ سے بیرون ملک تشریف لے جانے والے پہلے مربی ہیں۔ حضرت مصلح موعود آپ کو الوداع کہنے خود اسٹیشن پر تشریف لائے۔ 7/مارچ 1957ء کو واپس تشریف لائے۔ بعد ازاں اکتوبر 1958ء کو ملائشیا خدمات دینیہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اگست 1962ء میں واپس ربوہ تشریف لائے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کو کراچی میں تعینات کر دیا گیا۔ 1964ء میں آپ کو انچارج صیغہ زودنویسی مقرر کیا گیا۔ 24/ستمبر 1969ء کو آپ کو دوبارہ انڈونیشیا بھجوایا گیا۔ آپ 24/اپریل 1974 کو ربوہ واپس تشریف لائے۔

سنگاپور میں قیام کے دوران آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر ایک سال کے اندر قرآن مجید کا ملایشین زبان میں ترجمہ کیا۔ بیرون ملک قیام کے دوران آپ نے کئی کامیاب مناظرے اور مباحثے کئے۔ ان میں سے ایک مناظرہ 23/جولائی 1951ء کو سلطان ملایشیا کی صدارت میں ہوا۔ آپ نے کئی کتب بھی تصنیف کیں۔ آپ 20/مارچ 1980ء کو وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔[228]

مکرم مولانا برکت اللہ محمود صاحب

آپ 15/اکتوبر 1931ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل اور شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ کی پہلی تقرری 24/جنوری 1954ء کو ہوئی۔ اس دوران آپ نے بطور مربی سلسلہ

ملتان، کراچی، اوکاڑہ، حیدرآباد سندھ اور لاہور میں خدمات انجام دیں۔ آپ نہایت اخلاص سے کام کرنے والے بڑے مخلص خادم سلسلہ تھے۔[229] مکرم مولوی صاحب اپنے زمانہ طالب علمی میں ذہین طلباء میں شمار ہوتے تھے۔ اساتذہ کا بڑا احترام کرتے تھے۔ نظم وضبط کی پابندی کرتے اور اس لحاظ سے ایک مثالی طالب علم تھے اور یہی روح انکے کام میں مدد ہوئی۔ آپ نے جن جن مقامات پر کام کیا وہاں آپ نے نمایاں اثرات چھوڑے۔ ملتان میں آپ نے ایک لمبا عرصہ قیام کیا اور وہاں کے علمی اور اجتماعی حلقوں میں آپ کے تعلقات بڑے وسیع تھے۔ ضلع ملتان کی جماعتوں میں دورہ کر کے جماعتوں کو بیدار کیا۔ خدام الاحمدیہ کے ایک اجتماع میں خطاب کے لئے آپ موٹر سائیکل پر جارہے تھے کہ ایک بس کے ساتھ ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو گئے۔[230] آپ کی وفات 13/اکتوبر 1983ء کو ہوئی۔[231]

مکرم مولانا محمد عثمان چینی صاحب

آپ اگست 1949ء میں چین سے ربوہ تشریف لائے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ 1950ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔ 1960ء میں شہادۃ الاجانب کی سند حاصل کی۔ 1961ء میں دوبارہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور 1964ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ جولائی 1956ء میں باقاعدہ بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی اور اگست 1959ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ اپریل 1966ء میں آپ کو بطور مربی سلسلہ سنگاپور بھیجا گیا۔ فروری 1970ء تک آپ نے وہاں قیام کیا۔ 1971ء میں آپ کا تقرر کراچی میں ہوا۔ جہاں آپ بارہ تیرہ سال خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔[232] 1983ء میں آپ کا تبادلہ ربوہ ہو گیا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے حوالے سے ایک خواب دیکھا جس کا حضور نے ذکر بھی فرمایا۔[233] بعدازاں آپ کا لنڈن تبادلہ کر دیا گیا جہاں آپ اب تک خدمت دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ آپ کے ذریعے سے کئی چینی دوستوں کو سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب

آپ 2/دسمبر 1911ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سید حیات شاہ صاحب ہے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے

چچا سید نذیر حسین شاہ صاحب نے 1901ء میں احمدیت قبول کی۔ 1927ء میں آپ نے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اسی سال محترم مولانا غلام احمد بدوملہوی صاحب کا مناظرہ سنا۔ وہ آپ کو اپنے ساتھ قادیان لے گئے اور آپ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔[233.a] 1932ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔[233.b] 1934ء میں مولوی فاضل کیا اور بزرگ اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کچھ عرصہ پرائیویٹ ملازمت کی۔ 1938ء سے 1941ء تک ادارہ الفضل میں ملازم رہے۔ مئی 1942ء سے واقف زندگی مربی کے طور پر باقاعدہ خدمت کا آغاز کیا۔ آپ نے بطور مربی سلسلہ سیالکوٹ، کراچی، حیدرآباد ڈویژن کے اضلاع، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، فیصل آباد، سرگودھا اور گوجرانوالہ میں خدمات سرانجام دیں۔ مکرم مولانا احمد خاں نسیم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کا تقرر بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی فرمایا۔ 26رجنوری 1983ء کو آپ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ مقرر ہوئے جہاں آپ نے دسمبر 1997ء تک خدمات سرانجام دیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی علم الکلام اور موازنہ مذاہب کا گہرا علم رکھتے تھے۔ زمانہ طالب علمی سے مناظروں کے ذریعہ خدمات انجام دینی شروع کیں۔ عیسائی مذہب کا گہرا مطالعہ تھا۔ آپ کے پاس بائبل کے متعدد قدیم نسخے موجود تھے۔ تین درجن سے زائد کتب، رسائل اور پمفلٹس شائع ہوئے جن میں دعوت حق، عقائد جماعت احمدیہ، رسالہ اربعین اور اپنی سوانح عمری (تحدیث نعمت باری تعالیٰ) شامل ہیں۔

ربوہ میں رمضان المبارک میں 15 سال درس قرآن دیا اور پہلے دس سال میں درس قرآن کے ذریعہ دَور ختم کیا۔

آپ 10راگست 2003ء کو 92 سال کی عمر میں سرگودھا میں وفات پا گئے۔ نماز جنازہ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[234]

آپ کے ایک صاحبزادے مکرم سید علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ جماعت احمدیہ کراچی کے قاضی کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب

آپ 11/مارچ 1932ء کو پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام چوہدری محمد دین صاحب ہے۔مکرم مولانا صاحب نے چھٹی کلاس تک تعلیم خالصہ اسکول کھاریاں سے حاصل کی۔آٹھویں تک تعلیم گورنمنٹ اسکول میں حاصل کی۔

آٹھویں کلاس کے بعد آپ کا داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہوگیا۔ 1958ء میں جامعہ احمدیہ سے پاس ہونے کے بعد آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ گجرات میں ہوئی۔ بعد ازاں آپ کی تقرری کھاریاں میں کر دی گئی۔

1968ء میں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں ڈیوٹی لگی۔ جولائی 1970ء میں جب آپ مشرقی پاکستان کے دورہ سے واپس ربوہ تشریف لائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی تقرری کراچی میں فرما دی جہاں آپ جولائی1970ء سے1974ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔اس دوران 1974ء میں فسادات شروع ہوئے تو کراچی میں ان فسادات کا وسیع اثر تھا۔جس دن یہ فسادات شروع ہوئے آپ احمدیہ ہال کراچی میں اپنے دفتر میں بیٹھ گئے ۔کراچی کے جملہ حلقہ جات سے بذریعہ ٹیلیفون اور انفرادی رابطہ قائم کرلیا۔تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد مختلف حلقہ جات سے اطلاعات ملتی تھیں مار کٹائی ہوئی، پتھراؤ کیا گیا، بیت الذکر پرحملہ ہوا اوراس طرح کے حالات تھے۔ جو احتیاطی اور دفاعی انتظامات ہو سکتے تھے آپ دیگر ساتھیوں کے ہمراہ دفتر میں بیٹھ کر انجام دیتے رہے ۔ حالات اب اس قدر تشویش ناک تھے کہ آپ کے لئے دفتر سے اُٹھ کر جانا ناممکن تھا حالانکہ آپ کی رہائش بھی احمدیہ ہال کے اندر تھی لیکن مسلسل تین دن رات آپ کی حرکت دفتر تک محدود تھی ۔آپ کے ساتھ کام کرنے والے خدام کی شفٹیں مقرر تھیں جو تبدیل ہوتی رہتی تھیں لیکن آپ تنہا72 گھنٹے دفتر میں کام کرتے رہے۔

بعد ازاں آپ افریقہ کے ملک گھانا میں خدمات انجام دینے کے لئے تشریف لے گے۔1979ء سے1982 تک آپ نے دوبارہ کراچی میں خدمات انجام دیں۔

اس کے بعد آپ کا تقرر بطور سیکرٹری مجلس کارپرداز، بہشتی مقبرہ ربوہ کر دیا گیا۔ بعد ازاں آپ صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ مقرر کئے گئے۔234.a اس کے بعد آپ کو ناظر اصلاح وارشاد

کے منصب پر فائز کیا گیا۔ آجکل آپ بطور ناظر خدمت درویشاں صدر انجمن احمدیہ ربوہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔[235]

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب

آپ 15رنومبر 1937ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام صلاح الدین احمد صاحب ہے۔

آپ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ماموں زاد بھائی بھی تھے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے بی اے، مولوی فاضل اور جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اکتوبر 1961ء میں زندگی وقف کی۔ آپ کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔ مربی سلسلہ کے علاوہ آپ معاون ناظر ضیافت، معاون ناظر امور عامہ اور معاون سیکرٹری مجلس کارپرداز خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے وکالت تبشیر، وکالت تصنیف اور ادارۃ المصنفین کے دفاتر میں بھی خدمات انجام دیں۔

آپ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جنرل سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ 12راکتوبر 2003ء کو فوت ہوئے۔[236]

مکرم مولانا عبد السلام طاہر صاحب

آپ سلسلہ احمدیہ کے ایک معروف عالم دین، فاضل مقرر، دعا گو اور ملنسار خادم تھے۔ آپ 30رمئی 1944ء کو پھیروچیچی ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام احمد علی صاحب تھا جبکہ آپ کے دادا محترم نھو صاحب اور تایا محترم اکبر علی صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا خاندان تقسیم ہند کے بعد سندھ میں آباد ہوا۔ مکرم مولانا صاحب نے 25رمئی 1960ء کو اپنی زندگی وقف کی اور 2رمئی 1971ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری لی۔ آپ کی پہلی تقرری مربی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کی حیثیت سے ہوئی۔ بعد ازاں لاڑکانہ، کراچی، سمبڑیال، لاہور اور راولپنڈی میں طویل عرصہ تک خدمات دینیہ کی توفیق

ملی۔ راولپنڈی سے 16؍مئی 1993ء کو آپکا تقرر بطور استاد جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوا اور وہاں تفسیر قرآن پڑھانے کی اہم ذمہ داری سونپی گئی۔ آپکو اللہ تعالیٰ نے فہم قرآن کے علاوہ خوبصورت بلند آواز ودیعت کی تھی۔ تلاوت بہت خوش الحانی سے کرتے۔ بہترین مقرر تھے چنانچہ آپ کو 1981ء سے 1983ء تک جلسہ سالانہ ربوہ میں اہم علمی تقاریر کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ ایم ٹی اے پر آپ کے متعدد درس حدیث نشر ہوئے۔ 1995ء میں بطور نمائندہ مجلس انصار اللہ پاکستان، جلسہ سالانہ یو۔کے میں شرکت کی توفیق ملی۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کی مجلس عاملہ میں کئی سال بطور قائد تعلیم القرآن خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ 28؍مئی 2001ء کو وفات پا گئے۔237

مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب

آپ 8؍نومبر 1928ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام میاں کرم دین ہے۔ مکرم مولانا صاحب نے جامعہ احمدیہ احمد نگر سے 1949ء میں مولوی فاضل کیا۔ پھر 1952ء میں جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ یہ سب سے پہلے شاہد پاس کرنے والی کلاس تھی۔ جامعہ کی تعلیم کے دوران محاذ کشمیر پر فرقان فورس میں خدمات کی توفیق بھی ملی۔ سب سے پہلے آپ کی تقرری سیرالیون میں ہوئی۔ آپ دسمبر 1952ء میں سیرالیون پہنچے وہاں سے 1956ء میں واپس ربوہ آئے۔ دسمبر 1959ء میں دوبارہ سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں سے دسمبر 1962ء میں واپس ربوہ آئے۔ تیسری مرتبہ سالٹ پانڈ غانا میں تعیناتی ہوئی۔ وہاں احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج قائم کرنے کی سعادت ملی آپ اس کے بانی پرنسپل رہے۔ وہاں سے آپ کی تقرری دوبارہ سیرالیون کر دی گئی۔ سیرالیون اور غانا میں آپ امیر و مشنری انچارج بھی رہے۔ آپ کو اگست 1973ء تک امریکہ میں بطور مربی سلسلہ خدمات کی توفیق ملی۔ اس دوران آپ امریکہ کے امیر و مشنری انچارج بھی رہے۔ کراچی میں مئی 1978ء سے مارچ 1979ء تک مربی سلسلہ کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمات انجام دینے کی سعادت بھی ملی۔ آپ نے نائب وکیل الدیوان، نائب ناظر اصلاح وارشاد اور ایڈیشنل سیکرٹری نصرت جہاں اسکیم کے طور پر خدمات بھی انجام دیں۔ 1991ء سے 1997ء تک ممبر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ رہے۔ آپ نے نائب وکیل التبشیر کے فرائض بھی انجام دئے۔

1988ء سے 2001ء تک زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ رہے۔ اس دوران سات مرتبہ علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔238

مکرم مولانا سید حسین احمد صاحب

آپ 15/نومبر 1954ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ اس طرح آپ کو حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا نواسہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے۔ مکرم مولانا سید حسین احمد صاحب کے والد محترم سید سعید احمد صاحب فوج میں ملازم تھے جو میجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ میں داخلے سے قبل گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا بعد ازاں فاضل عربی اور ایم اے پاس کیا۔ بحثیت مربی آپ کی پہلی تقرری 1980ء میں وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی جہاں آپ دو سال خدمات بجا لاتے رہے۔ 1982ء میں آپ کا تبادلہ کراچی میں ہوا جہاں آپ کو 1986ء تک خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ اس دوران 1984ء کے ابتلاء کے ایام میں کراچی میں آپ کو اہم خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ 1986ء میں آپ کی تقرری ماریشس میں (مربی) انچارج کے طور پر ہوئی جہاں آپ کو تین سال تک خدمات بجا لانے کی سعادت ہوئی۔ اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ ماریشس کے دوران آپ کو حضور کی خوشنودی بھی حاصل ہوئی۔ 1990ء میں آپ کی تقرری وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں بحثیت مربی انچارج ہوئی۔ 1996ء میں آپ نے مرکز کی ہدایت پر دوبارہ کراچی کا چارج لیا اور 2000ء تک وہاں کام کیا۔ جون 2000ء میں آپ کا تبادلہ کراچی سے راولپنڈی میں ہوا جہاں آپ مربی ضلع کے طور پر کام کرتے رہے۔239 بعد ازاں آپ کا تبادلہ لاہور ہو گیا۔

مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب

آپ گجرات میں 21/دسمبر 1932ء کو پیدا ہوئے۔ پرائمری کرنے کے بعد آپ کے والد محترم چوہدری سلطان احمد صاحب نے ان کے بڑے بھائی مکرم محمد اکبر صاحب واقف زندگی کی وفات کے بعد آپ کو وقف کر کے 1941ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے مدرسہ احمدیہ

قادیان میں داخل کروایا۔ یہاں آپ تقسیم ہند تک زیر تعلیم رہے۔ پاکستان بننے کے بعد پہلے چنیوٹ اور پھر احمد نگر میں، جہاں عارضی طور پر جامعہ احمدیہ کا ادارہ کھولا گیا تھا، پڑھتے رہے۔ یہاں سے 1949ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اسی دوران چھ ماہ تک فرقان بٹالین کے تحت محاذ کشمیر پر کشمیر کی آزادی کے لئے رضا کارانہ طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ جب ربوہ میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر جامعۃ المبشرین کا آغاز ہوا تو 1952ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے اولین طلباء میں آپ بھی شامل تھے۔

آپ نے بطور مربی لاہور، جہلم، رحیم یارخان، بہاولپور، میرپور خاص، حیدرآباد، کراچی اور راولپنڈی میں خدمات انجام دیں۔ دسمبر 1982ء سے جون 1991 تک کراچی میں خدمات انجام دیتے رہے۔ اس کے بعد وفات تک راولپنڈی میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں جہاں سے آپ اپنی بیٹی سے ملنے جاپان گئے ہوئے تھے کہ وہاں دل کا دورہ پڑنے سے 9اور10/جولائی 1991ء کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ آپ کے بارہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگست 1965ء سے اکتوبر1970ء تک علی الترتیب پہلے حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر قائم مقام امیر ضلع رحیم یارخان رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر بطور صدر جماعت احمدیہ بہاولپور خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔

آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں۔ کراچی میں قیام کے دوران ایک ادبی رسالہ مسرت ڈائجسٹ کے اعزازی مدیر بھی رہے۔ آپ کو 1989ء کے صد سالہ جشن تشکر کے جلسہ سالانہ لنڈن میں بطور نمائندہ مربیان صدر انجمن احمدیہ شامل ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد انور طاہر صاحب بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔240

مکرم مولانا اقبال احمد انجم صاحب

آپ 29/اپریل 1944ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا حضرت حکیم حشمت اللہ صاحب اور ان کے والد حضرت نعمت اللہ خان صاحب انور محرر مدرسہ احمدیہ پیلی بھیت بجنور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے رفقاء میں شامل تھے جبکہ آپ کی نانی محترمہ کے والد حضرت محمد رحیم الدین صاحب آف حبیب والا کا شمار حضور کے 313 رفقاء میں ہوتا ہے۔ مکرم اقبال احمد انجم

صاحب نے بی اے کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد زندگی وقف کی۔ آپ کی تقرری 1970ء میں بھیرہ میں ہوئی۔ 1971ء میں کچھ عرصہ مجاہد فورس میں بھی خدمات انجام دیں جس کے بعد آپ کی تقرری علی پور ضلع مظفر گڑھ میں ہوئی۔ 1974ء میں آپ کی تقرری اسپین میں ہوئی جہاں آپ نے تقریباً ساڑھے تین سال خدمات انجام دیں۔ اسپین سے واپسی پر آپ کی تقرری بطور مربی ضلع شیخوپورہ ہوئی اس کے بعد آپ کی تقرری دوبارہ اسپین میں ہوئی۔اس دوران قرطبہ (پیدروآباد) میں بیت بشارت کی تعمیر عمل میں آئی۔ بعد ازاں آپ کی تقرری کراچی میں ہوئی جہاں آپ نے 1985ء تک خدمت انجام دی۔ یہاں سے آپ کی تقرری تیسری مرتبہ اسپین کے لئے ہوئی تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو دوران سفر لنڈن میں روک لیا اور برازیل میں احمدیہ مشن کھولنے کا ارشاد فرمایا اس دوران کچھ عرصہ آپ کو مانچسٹر میں بطور مربی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ برازیل میں آپ کو ساڑھے تین سال خدمات بجا لانے کی توفیق ملی جن میں مشن ہاؤس کا قیام اور مقامی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شامل ہے۔ یہاں سے آپ کو گوئٹے مالا میں احمدیہ مشن کھولنے اور بیت کی تعمیر شروع کرنے کا ارشاد موصول ہوا۔ چنانچہ 1988ء میں آپ وہاں پہنچے ۔1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پہلی احمدیہ بیت گوئٹے مالا کا افتتاح اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ اس تقریب میں ملک کے نائب صدر کے علاوہ وزراء اور غیر ملکی سفیروں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی جبکہ گوئٹے مالا ٹی وی نے حضور کا ڈیڑھ گھنٹے کا لائیو انٹرویو بھی نشر کیا۔ 1991ء میں آپ کی تقرری راولپنڈی پاکستان میں ہوئی۔ 1994ء میں آپ کا تبادلہ لاہور میں ہوا بعد ازاں آپ کو 1996ء میں مربی ضلع اسلام آباد مقرر کیا گیا۔ 1999ء میں آپ کی تقرری دوبارہ لاہور میں عمل میں آئی۔ 241

مکرم مولانا حافظ محمد صدیق صاحب

آپ 10رفروری 1949ء کو پیدا ہوئے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہاڑی، نارنگ منڈی، نوشہرہ کینٹ اور ضلع سرگودھا کے علاقوں میں بطور مربی سلسلہ خدمات کی توفیق ملی۔ 1981ء تا 1983ء کینیا (مشرقی افریقہ) میں خدمات انجام دیں۔ یہاں 100 سے زائد افراد کو آپ کے ذریعہ حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملی۔ 1985ء تا 1989ء آپ کو

کراچی میں خدمات کا موقع ملا۔ یہاں قیام کے دوران انصار سلطان القلم کے حوالے سے ایک ٹیم بنائی۔ جس میں آپ کے ساتھ حلقہ ملیر، ماڈل کالونی اور ملیر کینٹ کے احباب شامل ہوئے۔ اخبار نوائے وقت، امن اور دیگر اخبارات میں ان احباب نے مضامین بھجوانے میں قلمی معاونت فرمائی۔ مضامین کے علاوہ اخبارات میں خطوط بھی لکھے گئے۔ ان میں حق کی آواز سلیقہ سے بلند کرنے کی کما حقہ کوشش کی گئی۔ ان احباب میں ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ملیر کھوکھرا پار اور مسز امتہ الرشید رراجہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ حلقہ کھوکھرا پار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کھوکھرا پار سے مکرم امتیاز حسین صاحب نے بھی قلمی معاونت فرمائی۔ ڈرگ کالونی کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم محمد علی صاحب نے کراچی کے اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان سے تعارف کروانے میں بہت مدد دی۔ مولانا صاحب نے دو کتب تصنیف فرمائیں جن میں ایک کتاب فن تجوید کے متعلق ہے۔ اس کتاب کی ایک کاپی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھجوائی تو حضور نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور احباب جماعت کو اس سے استفادہ کی توفیق دے۔ جامعہ احمدیہ میں جو طلباء تجوید میں تخصص کرتے ہیں ان کے مطالعہ کے لئے یہ کتاب جامعہ کی طرف سے مقرر ہے۔ اور مدرسۃ الحفظ ربوہ میں بھی پڑھائی جاتی ہے۔

کراچی سے تبادلہ کے بعد آپ نظارت تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ بعدازاں آپ دفتر عمومی ربوہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔ 244

مکرم مولانا ضیاء اللہ مبشر صاحب

آپ 12 رفروری 1960ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محترم محمد عبداللہ صاحب ہے۔ آپ نے 1975ء میں زندگی وقف کی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ سے 1982ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی اور بھڈال ضلع سیالکوٹ میں بطور مربی تقرری ہوئی۔ جنوری 1984ء سے حسب ہدایت حضرت خلیفۃ الرابع جاپانی زبان کی تعلیم کے لئے National nstitute of Modren Language اسلام آباد میں اگست 1986ء تک زیر تعلیم رہے۔ یہاں آپ نے سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ کورس کئے۔ مارچ 1986ء میں جاپان فاؤنڈیشن کی طرف سے جاپانی زبان کے ایک انعامی امتحان میں اول آنے پر مطالعاتی دورے پر چار ہفتے کے لئے جاپان جانے

کا موقع ملا۔ جولائی1986ء سے جنوری1989ء تک کراچی میں بطور مربی تقرری رہی۔ اپریل1989ء سے جون1998ء تک جاپان میں تقرری رہی۔ جہاں مربی سلسلہ ٹوکیو اور ریجنل صدر جماعت ٹوکیو اور 1995ء تا 1998ء نیشنل امیر اور مربی انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1998ء میں پاکستان واپس تشریف لائے اور اصلاح ارشاد مرکزیہ میں تربیت نومبائعین اور اصلاحی کمیٹی میں اور وقف جدید میں دعوت الی اللہ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اگست 2002ء میں نظارت امور عامہ میں تقرری ہوئی اور فروری 2003ء میں نائب ناظر امور عامہ مقرر ہوئے۔ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ میں بطور منتظم تعلیم خدمت کا موقع ملا۔ 2005ء میں مجلس انصاراللہ پاکستان میں قائد تربیت نومبائعین مقرر ہوئے۔[245] اس وقت آپ جاپان میں بطور مربی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مکرم مولانا مظہر اقبال صاحب

آپ ستمبر 1965ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ضلع سانگھڑ سے ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالغنی صاحب ہے۔ 1988ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ ایف اے پرائیویٹ کیا۔ مسن پاڑہ لاڑکانہ اور کرونڈی خیر پور میں بطور مربی خدمات انجام دینے کی سعادت ملی۔ 1991ء سے 2003ء تک کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں۔ آخری تین سال مربی ضلع کراچی کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ مارچ2003ء میں آپ کو ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ مقرر کیا گیا۔ اس منصب پر آپ کو اب تک خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔[246]

مکرم مولانا میر عبدالرشید تبسم صاحب

آپ10راکتوبر 1944ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم میر عبد الرحیم صاحب اصلاح وارشاد کے ماتحت بطور معلم خدمات سلسلہ پر مامور تھے۔ مکرم مولانا صاحب نے 1968ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ یکم جنوری1969ء سے 30راپریل 1969ء تک بہاولپور میں خدمات انجام دیں۔ یکم مئی 1969ء سے اکتوبر 1971ء تک مربی ضلع بہاولنگر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ یکم نومبر 1971ء سے 30رمئی 1972ء تک مربی ضلع لاہور کے طور پر

خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں بیرون ملک بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دینے کے لئے بھجوایا گیا۔ 1980ء میں گھانا سے واپسی کے بعد اگست 1980ء تا جولائی 1982ء بطور مربی ضلع شیخوپورہ خدمات انجام دیں۔اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی تقرری ہالینڈ کے لئے فرمائی۔کاغذات تیاری کے مراحل میں تھے کہ حضور کا وصال ہو گیا اور خلافت رابعہ کے سنہری دور کا آغاز ہو گیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تقرری کو قائم رکھتے ہوئے ہالینڈ کے لئے دعاؤں سے رخصت کیا۔فروری 1984ء میں حیدرآباد سندھ میں تقرری عمل میں آئی۔ جہاں سے 1992ء میں بہاولپور تبادلہ بطور مربی ضلع ہوا۔ جولائی 1994ء میں کراچی میں تقرری ہوئی۔ بعد ازاں مکرم مولانا صاحب کی خدمات دفتر وقف جدید کے حوالے کر دی گئیں چنانچہ اگست 1994ء میں آپ کو کراچی اور سندھ کی دعوت الی اللہ کا نگران مقرر کیا گیا۔ یکم نومبر 1996ء کو آپ کی تقرری راولپنڈی میں ہوئی یہاں آپ کا قیام 3/جون 2000ء تک رہا۔راولپنڈی سے آپ کا تبادلہ اٹک ہوا۔اس کے بعد آپ کا تبادلہ نظارت اصلاح و ارشاد میں ہوا جہاں آپ آخری عمر تک بطور نائب ناظر کام کرتے رہے۔[247] آپ کی وفات 22/اگست 2005ء کو ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے آپ کی وفات پر فرمایا کہ'' مرحوم پرانے خادم، نیک اور مخلص انسان تھے۔''[248]

مکرم مولانا چوہدری مبشر احمد صاحب

آپ کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد رفیع صاحب ہے۔[242] آپ نائیجیریا میں خدمات دینیہ بجالانے کے لئے تشریف لے گئے۔ نائیجیریا میں ہی دعوت الی اللہ کے ایک سفر پر کار میں جا رہے تھے کہ ان کی کار کھائی میں گر گئی جس سے آپ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 4/جون 1999ء میں فرمایا کہ:

'' آپ 17/دسمبر 1992ء کو دعوت الی اللہ کے لئے دیگر دوستوں کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے کہ ان کی کار کھائی میں گر گئی۔مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب نے موقع پر ہی دم توڑ دیا جبکہ دوسرے دو ساتھ زخمی ہو گئے۔ان کے امیر صاحب نے حلفاً گواہی دی کہ ایک سال قبل مکرم

مبشر احمد صاحب نے انھیں یہ بات بتائی تھی کہ جب میں ربوہ سے چلنے لگا تو میری بیوی نے خواب دیکھی تھی کہ اس کا خاوند خدمتِ دین کے سفر سے کفن میں لپٹا ہوا واپس آیا ہے۔ اب دیکھیں کس طرح احمدیت کی تاریخ میں اللہ تعالیٰ یہ نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ کوئی جاہل سے جاہل بھی اگر تعصب سے پاک ہو تو غور کرے کہ یہ ساری (قربانیاں) ہی احمدیت کی ہمیشگی کی زندگی کی گواہی بن جائیں۔" 243

مکرم مولانا عبدالمنان شاہد صاحب

آپ 31/دسمبر 1927ء کو قادر آباد متصل قادیان پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت میاں خیرالدین صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم اور بڑے بھائی مکرم مولوی صدرالدین صاحب سابق مربی سلسلہ ایران سے حاصل کرنے کے بعد 1936ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ 1952ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کی پہلی تقرری 1953ء میں فیصل آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، علی پور، لیہ، ملتان اور اوکاڑہ میں خدمت کا موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم سے دو سال ربوہ میں زودنویسی کے شعبہ سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں گجرات، ساہیوال اور کراچی میں لمبا عرصہ خدمت دین کا موقع ملا۔ آپ نے متعدد کتب بھی تصیف فرمائیں۔ آپ کی وفات 15/اکتوبر 1988ء کو کراچی میں ہوئی۔ آپ پہلے مربی ہیں جن کی وفات کراچی میں ہوئی۔ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم عبدالحلیم صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"مرحوم نے بڑے اخلاص اور محنت سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی اور وقف کے تقاضے احسن رنگ میں پورے کئے۔" 250

مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد صاحب

آپ 5/ستمبر 1943ء کو کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب ہے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے دادا حضرت میاں محبوب عالم صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ملی۔

مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب جون 1967ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوئے اور پہلی ڈیوٹی دفتر نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی میں لگی۔ 1970ء میں آپ کی تقرری کوٹلی آزاد کشمیر میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ کا تبادلہ اوکاڑہ ہو گیا۔ 1975ء میں سرگودھا میں تعیناتی ہوئی۔ 6/مارچ 1976ء کو تنزانیہ (افریقہ) کے لئے روانہ ہوئے اور 1979ء تک وہاں خدمات بجالاتے رہے۔ تنزانیہ پہنچ کر آپ کی ڈیوٹی بٹورا مشن میں لگی۔ لیکن ایک سال کے بعد امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے آپ کی ڈیوٹی ایک ایسے علاقہ میں مشن قائم کرنے کی لگائی جسے عرف عام میں کالا پانی کہا جاتا تھا کیونکہ وہاں بجلی پانی وغیرہ اور دیگر سہولیات میسر نہیں تھیں۔ لیکن آپ نے وہاں پہنچ کر مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے نیا مشن قائم کر دیا۔ 2/دسمبر 1979ء کو ربوہ واپسی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے دعوت استقبالیہ کا اہتمام فرمایا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کے کندھے پر دست مبارک رکھتے ہوئے فرمایا کہ،'' عبدالوہاب صاحب کیا دے آئے ہیں آپ تنزانیہ والوں کو محبت؟''۔ 1980ء میں آپ کو دوبارہ تنزانیہ بھجوایا گیا جہاں آپ نے 1986ء تک خدمات انجام دیں۔ اس دوران 18/جون 1983ء کو آپ کو امیر و مشنری انچارج تنزانیہ مقرر کر دیا گیا۔ نومبر 1983ء کی مجلس مشاورت تنزانیہ میں یہ تجویز رکھی گئی، ''ہسپتال، زرعی فارم اور مشنری ٹریننگ کالج جماعت کے تنزانیہ میں ہونے چاہئیں۔'' شوریٰ میں یہ تجویز پاس ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسے منظور فرما لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہزار ایکڑ زمین زرعی فارم کے لئے حاصل ہوگئی۔ مورو گورو کے مقام پر ہسپتال بھی قائم ہو گیا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت الشفاء رکھا۔ اسی طرح مورو گورو کے مقام پر ہی 27/مئی 1984ء کو مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب نے مشنری ٹریننگ کالج کی بنیاد رکھی اور افتتاح کی سعادت بھی آپ ہی کو ملی۔ اسی طرح تنزانیہ میں 8 بیوت تعمیر کرنے کی آپ کو سعادت ملی۔ آپ ہی کے دور امارت میں تنزانیہ جماعت کے ذریعہ افریقہ کے ایک ملک روانڈا میں احمدیت کا پودا لگا۔

1986ء میں تنزانیہ سے واپسی پر آپ کا تبادلہ پہلے وکالت تصنیف میں ہوا۔ یہاں بخاری شریف سے خاص خاص مضامین پر احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا۔ اس کے بعد آپ کا تبادلہ کوئٹہ

(بلوچستان) میں ہو گیا۔کوئٹہ میں بیت احمدیہ سیل(Seal) ہو جانے کی وجہ سے نماز جمعہ محترم امیر صاحب کے مکان پر ادا کی جاتی تھی اورعورتیں کئی سال سے نماز جمعہ سے محروم چلی آ رہی تھیں۔آپ کے وہاں جانے کے بعد بڑی تگ ودواور کوشش کے نتیجے میں پہلی سیل شدہ بیت کے قریب ہی ایک مکان اور ساتھ کا پلاٹ میسر آ گیا جہاں جماعت کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اس جگہ تین بڑے ہالز پر مشتمل تین منزلہ عمارت تعمیر کر سکے۔جنوری 1991ء میں آپ نے مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب کے ہمراہ بطور نمائندہ مرکزیہ، جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ اور ضلع سکھر کے متبادل جلسوں میں شرکت کی توفیق حاصل کی۔ 1990ء میں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعوت الی اللہ کے کام کو منظم کرنے کے لئے پاکستان کو بارہ زون میں تقسیم کر دیا اور ایک مربی سلسلہ ہر زون کا انچارج ونگران مقرر کیا گیا۔مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب کوصوبہ سرحد وآزاد کشمیر کے تمام اضلاع کے علاوہ پنجاب سے اٹک ، اسلام آباد، جہلم ، چکوال اور راولپنڈی پر مشتمل زون کا نگران مقرر کیا گیا۔اس زون میں آپ کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمایا کہ،'' مولانا وہاب صاحب اپنے زون میں بڑی لگن، محنت اور اخلاص سے دعوت الی اللہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ان کا کام مثالی ہے۔''

مئی 1991ء میں جب دعوت الی اللہ کی علیحدہ نظارت قائم ہوئی اور جس کے ناظر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مقرر ہوئے تو آپ نے مکرم مولانا صاحب کو 5/اکتوبر 1992ء کو کراچی زون کا انچارج مقرر کر دیا۔آپ 15/اکتوبر 1992ء کو کراچی پہنچ گئے۔آپ نے یہاں آ کر دعاؤں سے کام کا آغاز کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں اور عملی اقدامات کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے جماعت احمدیہ کراچی کو پہلی عالمی بیعت 1993ء کے موقع پر اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کی توفیق عطا کی۔ٹارگٹ 500 پھل تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے 547 پھل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی توفیق عطا کی۔آپ یہیں پر نہیں رکے بلکہ اگلے سال یعنی 1994ء کی عالمی بیعت کیلئے کراچی کی جماعت کو دوگنا ٹارگٹ یعنی 1094 پھل ملا۔اس کو پورا کرنے کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عہدیداران اور کارکنان کے تعاون سے 1255 پھل کراچی جماعت کی طرف سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔اس

سال جماعت احمدیہ کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ پاکستان میں بڑا ٹارگٹ رکھنے والی جماعتوں میں اول نمبر پر آئی جبکہ پہلی عالمی بیعت کے موقع پر اس کی تیسری پوزیشن تھی۔ آپ کو بطور مرکزی نمائندہ کراچی، حیدرآباد، تھرپارکر، نوابشاہ، سانگھڑ، نوشہرو فیروز، بدین، لاڑکانہ، سکھر اور شکار پور وغیرہ میں جلسہ جات میں شرکت کی توفیق بھی ملی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر آپ کو 2رمئی 1994ء کو مکران ڈویژن (بلوچستان) کا دورہ کرنے کی توفیق ملی۔ اس دورہ میں آپ کو تربت، پسنی اور گوادر کے ذکری لیڈروں اور ان کے روحانی پیشوا داد کریم صاحب سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔ مکرم مولانا صاحب نے مکران میں بکھرے ہوئے احمدیوں کو جمع کیا اور وہاں پہلی مرتبہ نماز جمعہ ادا کی گئی۔ آپ نے وہاں عہدیداران جماعت کا انتخاب بھی کروایا اور اس طرح مکران ڈویژن میں پہلی مرتبہ نظام جماعت قائم کرنے کی توفیق بھی مکرم مولانا صاحب کو ملی۔ 1994ء میں سندھ بشمول کراچی میں دعوت الی اللہ کا کام وقف جدید انجمن احمدیہ کے سپرد ہوا تو مکرم مولانا عبدالوہاب احمد صاحب کو مرکز سلسلہ ربوہ بلا لیا گیا۔ کراچی سے تبادلہ کے بعد آپ کے سپرد جھنگ، لیہ، خوشاب، میانوالی، بھکر اور ڈیرہ اسماعیل خان پر مشتمل زون ہوا۔ یہ زون سنگلاخ زون کہلاتا تھا۔ لیکن آپ کی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ زون 1995ء کی عالمی بیعت میں اول قرار پایا۔

اس کے بعد آپ کو انچارج مربی سلسلہ دارالضیافت ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بعد ازاں آپ کی تقرری دفتر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ میں ہوئی۔ 251

مکرم مولانا علی حیدر اُپل صاحب

آپ 12راگست 1941ء کو مہدی پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام میاں محمد رمضان صاحب ہے۔ آپ نے مئی 1972ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 23 سال خدمت دین کی توفیق پائی۔ آپ کراچی میں بھی بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔ بیرونی ممالک میں آپ غانا، گیمبیا اور کینیڈا میں مربی سلسلہ رہے۔

آپ گیمبیا سے رخصت پر اپنے بچوں کو ملنے کینیڈا آئے ہوئے تھے کہ 30/اپریل 1995ء کو کار کے ایک حادثے میں وفات پا گئے۔ 249

محترم خواجہ مظفر احمد صاحب

آپ 5/جنوری 1967ء کو بدوملہی کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب ہے۔ ابتدائی تعلیم ضلع نارووال اور گوجرانوالہ میں حاصل کی۔ 1988ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اسی دوران انٹر کا امتحان فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا۔

پہلی تقرری مربی ضلع مردان کے طور پر ہوئی۔ 1989ء میں C-298 کے تحت اسیر راہ مولا بھی رہے۔ 92-1990ء میں وکالت تعلیم کے تحت NUML اسلام آباد میں رشین زبان میں ڈپلومہ کیا۔

1993ء میں کراچی میں مربی ضلع کے طور پر تقرر ہوا۔ جہاں اگست 1995ء تک خدمت کی توفیق ملی۔ آپ اس عرصہ میں تمام حلقہ جات میں تربیتی، سیرت النبیؐ اور سوال و جواب کے پروگرامز کے انعقاد میں منظّم کوشش میں مصروف رہے اور احباب جماعت میں مسابقت کی روح پیدا کی۔ کراچی میں پندرہ روزہ المصلح اور مختلف کتب کی تیاری کے سلسلہ میں آپ کی معاونت رہی۔

اکتوبر 1995ء میں بحیثیت (مربی) سلسلہ روس (ماسکو) کیلئے روانگی ہوئی۔ نومبر 1995ء میں بیلا روس (منسک) میں (مربی) سلسلہ کے طور پر پوسٹنگ ہوئی اور رشین زبان کا یونیورسٹی سے چند ماہ کا کورس مکمل کیا۔ اپریل 1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر قازقستان میں پہلے (مربی) کے طور پر تعیناتی ہوئی۔ جہاں اس وقت صرف تین احمدی تھے۔ قریباً 9 سال تک قازقستان میں نیشنل امیر اور مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں رشین بولنے والی مختلف قوموں کے 360 مردوزن کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ خلافت کمیٹی کے ممبر ہونے کی وجہ سے انتخاب خلافت خامسہ میں دعاؤں کے ساتھ شمولیت کی توفیق ملی۔ قازقستان سے 7 سال مسلسل مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کو جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کرانے کی توفیق ملی۔

2006ء میں بطور معاون ناظر دعوت الی اللہ کے خدمت کا آغاز کیا۔

مکرم مولانا محمد عثمان شاہد صاحب

آپ 16/دسمبر 1963ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والدمحترم کا نام محمد صدیق صاحب ہے۔ 1979ء میں میٹرک کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور 1986ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ 1985ء میں فاضل عربی کا امتحان سرگودھا بورڈ سے پاس کیا اور بورڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

1986ء میں بطور واقف زندگی میدان عمل میں قدم رکھا۔ 1991ء میں نائیجیریا تشریف لے گئے جہاں بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ اکتوبر 1993ء تا1996ء ڈنمارک میں بطور مربی انچارج خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ اکتوبر 1996ء میں کراچی میں تقرری ہوئی جہاں 2001ء تک خدمات کا موقع ملا بعدازاں مربی ضلع نوابشاہ اور مربی ضلع لاڑکانہ کے طور پر خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ 2006ء میں دوبارہ کراچی میں تقرری ہوئی اور تا حال یہاں ہی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران بطور معاون ایڈیٹر اور نائب ایڈیٹر ماہنامہ ''خالد'' کام کرنے کی بھی توفیق ملی۔

آپ نے ایک کتاب بعنوان ''موعود آخرالزماں'' 1998ء میں تصنیف فرمائی۔[252]

محترم حافظ عبدالاعلیٰ طاہر صاحب

آپ 25/مارچ 1969ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والدمحترم کا نام عبدالعزیز صاحب ہے۔ 2000ء میں آپ بطور مربی سلسلہ کراچی میں تعینات ہوئے۔

اگست 1985ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1991ء میں فارغ التحصیل ہوکر میدان عمل میں قدم رکھا۔ اگست 1991ء میں پہلی تقرری بدین میں ہوئی۔ 1993ء میں بطور مربی دعوت الی اللہ حیدرآباد ڈویژن میں تقرری ہوئی۔ اس حوالے سے ضلع حیدرآباد، ضلع میرپورخاص، ضلع عمرکوٹ، ضلع بدین، ضلع سانگھڑ اور ضلع ٹھٹھہ میں کام کرنے کا

موقع ملا۔

آپ کو تنظیمی سطح پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور معتمد خدمات انجام دینے کا موقع ملا اس سے قبل بطور نائب مہتمم اطفال بھی خدمات انجام دیں۔ 2001ء میں بطور معاون وکیل الدیوان تحریک جدید تقرری ہوئی اور 2001ء میں ہی آپ کو نائب وکیل المال اول تحریک جدید مقرر کیا گیا جس پر تاحال خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اطفال الاحمدیہ کی سطح پر 3 سال بطور سیکرٹری عمومی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان خدمات انجام دیں اور ایک سال سیکرٹری صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان رہے۔

آپ کے خاندان میں سب سے پہلے احمدی حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ ہیں۔253

مکرم مولانا مظفر احمد صاحب باجوہ صاحب

آپ 5 رمئی 1968ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام غلام احمد باجوہ صاحب ہے۔آپ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے پردادا نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ مکرم مولانا مظفر احمد باجوہ صاحب نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں داتا زید کا سے حاصل کی جبکہ میٹرک کا امتحان بدوملہی ضلع نارووال سے پاس کیا۔ 1984ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1990ء جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ جماعت احمدیہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں پہلی مرتبہ تقرری اور بطور مربی میدان میں قدم رکھنے کا اعزاز حاصل کیا۔ 1991ء میں ایف اے کا امتحان بھی پاس کرلیا۔ اپریل 1995ء میں یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں بطور مربی سلسلہ تقرری ہوئی۔ جون 1998ء کو واپس ربوہ تشریف لائے۔ اکتوبر 2000ء تا جنوری 2002ء تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔

مارچ 2002ء تا 2009ء حلقہ ماڈل کالونی کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں۔254 بعدازاں آپ کا ساہیوال میں بطور مربی ضلع تبادلہ ہوگیا۔

محترم مولانا محمد نسیم تبسم صاحب

آپ 20/اکتوبر 1957ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد سعید صاحب ہے۔ پردادا حضرت میاں محمد بخش صاحب اور دادا حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں شامل تھے۔

آپ نے 1984ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ دسمبر 1984ء میں پہلی مرتبہ بطور مربی سلسلہ گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیر پور میں تقرری ہوئی۔ بعد ازاں اُچ شریف ضلع بہاولپور میں خدمت انجام دی۔ اکتوبر 1988ء میں خدمات دینیہ کے لئے سیرالیون بھجوائے گئے۔ نومبر 1995ء میں پاکستان واپس آئے جہاں فیصل آباد، شورکوٹ اور سرگودھا میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں۔ 2000ء میں مربی ضلع سیالکوٹ مقرر ہوئے۔ ستمبر 2003ء میں کراچی تشریف لائے پہلے بلدیہ ٹاؤن میں مربی سلسلہ رہے بعد ازاں مربی ضلع کراچی کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔255

محترم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب

آپ 18/اگست 1934ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالرحیم درویش صاحب ہے۔

آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں کئی شعبوں پر بطور مہتمم خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ بطور مربی سلسلہ تنزانیہ، زیمبیا، ملاوی اور زمبابوے میں خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کو سوانح فضل عمر جلد سوم اور چہارم کی تالیف کا شرف حاصل ہے۔ آپ رسالہ خالد کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے انگلستان میں ناظم قضاء بورڈ کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔255.a

آپ 1959ء اور بعد کے چند سال کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیتے رہے۔

دیگر واقفین زندگی

متعین کراچی

مکرم مقصود احمد خان دہلوی صاحب

آپ ستمبر 1923ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے قدیمی رفیق تھے۔آپ کے دادا حضرت مولوی محمود حسین صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے۔

جب حضرت مصلح موعود نے مجلس مشاورت 1944ء کے موقع پر احباب جماعت کو وقف زندگی کی تحریک فرمائی تو اسی مجلس میں حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے اپنے سات میں سے پانچ بیٹوں کو وقف کرنے کا اعلان کر دیا۔حضور نے ان میں سے جن چار کا وقف قبول فرمایا ان میں مکرم مقصود احمد خان صاحب بھی شامل تھے۔حضرت ماسٹر صاحب کی قربانی اتنی شاندار تھی کہ حضرت مصلح موعود نے بھی اس پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23رستمبر 1955ء بمقام کراچی میں فرمایا:

’’ان کے سات بچے تھے اور وہ غریب آدمی تھے انھوں نے اپنے خرچ پر انھیں گریجویٹ کرایا اور پھر سات میں سے چار کو وقف کر دیا ان میں سے ایک الفضل کا ایڈیٹر ہے، ایک لندن مشن کا انچارج ہے، ایک ویسٹ افریقہ میں وائس پرنسپل ہے اور ایک کراچی میں تحریک جدید کی تجارت کا انچارج ہے (آخر الذکر مکرم مقصود احمد خان صاحب دہلوی ہیں۔مؤلف)۔

ہماری جماعت میں ایسی مثالیں تو موجود ہیں جو جماعت کی عزت کو قائم رکھنے والی ہیں

لیکن اب یہ حالت ہے کہ سوائے حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کے یا پھر میری اولاد کے اور کسی جگہ سے ہمیں واقف زندگی نہیں مل رہے............ میں سمجھتا ہوں ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے بھی ایسا نمونہ دکھایا ہے جو قابل تعریف ہے۔ اب وہ چاروں خدمت دین کر رہے ہیں اور قریباً سارے ہی ایسے اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں جو وقف کا حق ہوتا ہے۔''

اس طرح مکرم مقصود احمد خان صاحب نے 1944ء میں اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا اور 1945ء میں مرکز کے طلب کرنے پر حاضر ہو گئے۔ 1945ء میں آپ کو قادیان میں بابو اکبر علی صاحب کی اسٹار ہوزری کمپنی میں ٹریننگ کے لئے بھجوایا گیا۔ بعد ازاں آپ کی دفتر تجارت قادیان میں تعیناتی ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد آپ لاہور میں قائم دفتر تجارت سے منسلک رہے۔ 1949ء کے آخر میں آپ کا تبادلہ کراچی ہو گیا۔ جہاں تحریک جدید انجمن احمدیہ کے شعبہ تجارت کے تحت یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی کا اجراء ہوا۔ آپ اس میں خدمات انجام دیتے رہے۔ 1956ء میں میر پور خاص (سندھ) تبادلہ ہوا اور 1957ء میں دوبارہ کراچی بھجوائے گئے۔ 1958ء میں کنری میں قائم جننگ فیکٹری ''دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری'' میں تبادلہ ہوا۔ یہاں 1967ء تک امیر جماعت کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ تحریک جدید کے تحت کراچی میں ''پروموٹرز کارپوریشن لمیٹڈ'' کے نام سے کمپنی قائم کی گئی تھی۔ آپ کو اس کا مینیجر بنا کر کراچی بھجوایا گیا۔

آپ نے 2؍دسمبر 1978ء کو کراچی میں وفات پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کے بیٹے مکرم زبیر احمد خان صاحب کراچی کے حلقہ دستگیر سوسائٹی کے صدر رہے۔ آجکل حلقہ نارتھ کراچی کے صدر حلقہ ہیں۔256

مکرم روشن دین تنویر صاحب

آپ 20؍اپریل 1892ء کو پیدا ہوئے۔ 1917ء میں مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کیا۔ 1923ء میں ایل ایل بی کیا اور وکالت کی پریکٹس شروع کی۔

1940ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے اور 16؍اکتوبر 1946ء کو

روزنامہ ''الفضل'' کے مدیر مقرر ہوئے۔257

1953ء میں جب الفضل پر پابندی لگی تو المصلح کراچی کو بطور جماعتی آرگن کے استعمال کیا گیا۔ اس طرح آپ اور الفضل کا تمام عملہ کراچی آ گیا اور آپ المصلح کراچی کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔258 آپ 27/جنوری 1972ء کو فوت ہوئے۔259

مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب

آپ 25/اکتوبر 1929ء کو اٹھوال ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد صدیق صاحب ہے آپ کا یہ نام حضرت مسیح موعودؑ نے تجویز کیا تھا۔ مکرم مولانا صاحب کے دادا حضرت میاں اللہ بخش صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ 1953ء میں روزنامہ الفضل ربوہ پر پابندی لگی تو لاہور سے ایک ہفت روزہ اخبار فاروق جاری کیا گیا جس کے آپ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ چند اشاعتوں کے بعد حکومت نے اسے بھی بند کر دیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر آپ نے کراچی جا کر اخبار المصلح میں کام شروع کیا۔ اخبار المصلح کراچی ان دنوں الفضل کے متبادل کے طور پر کام کر رہا تھا۔ الفضل کی ایک سال کے لئے جبری بندش ختم ہونے پر 15/مارچ 1954ء کو لاہور سے الفضل کا دوبارہ اجراء ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کو الفضل کے اس نئے دور کا قائمقام ایڈیٹر نامزد فرمایا۔ 1957ء میں حضرت مصلح موعود کی زیر ہدایت راولپنڈی سے ہفت روزہ ''خورشید'' جاری کیا۔ 1960ء سے 1982ء تک آپ ملتان، راولپنڈی، لاہور اور اسلام آباد میں مربی سلسلہ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس دوران تین سال تک آپ کو انڈونیشیا میں بھی دعوت الی اللہ کی توفیق ملی۔ مارچ 1982ء میں آپ کو ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین مقرر کیا گیا۔ اگست 1983ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو ناظر امور عامہ مقرر فرمایا۔ بہت نا مساعد جماعتی حالات میں آپ کو پانچ سال تک اس خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران آپ صدر بیوت الحمد سوسائٹی بھی رہے۔ 1986ء میں آپ کو بطور نمائندہ صدر انجمن احمدیہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ 29/مارچ 1989ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔260

مکرم مولوی محمد عبداللہ اعجاز صاحب

آپ کو اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی۔ قادیان میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے آپ پہلے مربی سلسلہ کے طور پر اور پھر بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود خدمات انجام دیتے رہے۔ اس دوران متعدد سفروں میں حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد کئی سال تک بطور مینیجر ''الفضل'' لاہور و روزنامہ ''المصلح'' کراچی میں کام کرنے کا موقع ملا۔

آپ 18؍اکتوبر 1975ء کو 65 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ 261

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب

آپ 21؍جون 1934ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام صوفی غلام محمد صاحب ہے۔ مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ایم۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کے دادا حضرت میاں محمد الدین صاحب پٹواری بلانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کو حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے والد محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں شامل ہونے کا شرف اس طرح نصیب ہوا کہ ساڑھے چار سال کی عمر میں 1902ء میں آپ ٹی آئی مدرسہ میں داخل ہوئے اور 4 سال آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت اور صحبت کی توفیق ملی۔

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب 1957ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم عمومی خدمات انجام دیتے رہے۔ جنوری 1958ء میں آپ بطور واقف زندگی کراچی میں متعین ہوئے جہاں آپ 14؍جنوری 1964ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔ کراچی میں آپ تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نمائندہ کے طور پر ایشو افریقن کمپنی میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ اسی دور میں رحمٰن فلور ملز کراچی کا آغاز ہو رہا تھا۔ کراچی میں آپ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں ناظم تعلیم، معتمد، بطور ایڈیٹر سوینیئر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اور ناظم اعلیٰ سالانہ اجتماع کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔

اسی دوران حلقہ شیر شاہ اور لی مارکیٹ کے صدر بھی رہے۔ کراچی جماعت کے خصوصی حالات میں ’’مشورہ و ہدایات‘‘ کے لئے جماعت کراچی کا ایک اعلیٰ سطحی وفد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات اور بزرگان سے مشورہ کے لئے جابہ (نخلہ) اور ربوہ بھجوایا گیا۔ آپ بھی اس وفد کے ممبر تھے۔

کراچی جانے سے قبل آپ بطور نائب وکیل المال ثانی کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ کراچی سے ربوہ واپس تشریف لا کر دوبارہ اسی عہدہ پر فائز ہوئے۔ 2/نومبر 1971ء کو آپ وکیل المال ثانی مقرر ہوئے۔ 4/اگست 2001ء کو وکیل التعلیم تحریک جدید مقرر ہوئے۔

اس دوران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں بطور مہتمم مجالس بیرون، مہتمم تحریک جدید، مہتمم عمومی، مہتمم صحت جسمانی، مہتمم مقامی ربوہ اور محاسب کے طور پر 1974ء کے آخر تک کام کی توفیق ملی۔

1985-86ء میں قریباً گیارہ ماہ لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے نمائندہ کے طور پر برطانیہ، ہالینڈ، اسپین، اٹلی، غانا، سیرالیون، نائیجیریا، زائرے، کانگو، بنگلہ دیش، برما، تھائی لینڈ، ملائیشیا، سنگاپور، انڈونیشیا، جاپان اور جنوبی کوریا میں خدمات کی توفیق پائی۔

1966ء سے مرکزی قاضی سلسلہ اور 1969ء سے قضاء بورڈ مرکزی کے ممبر ہیں۔ 262

مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب

آپ اکتوبر 1911ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت ملک حسن محمد صاحب سمبڑیالوی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ کے والد محترم 1921ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ مکرم ملک عبداللہ صاحب نے ٹی آئی ہائی اسکول قادیان میں جماعت پنجم میں داخلہ لیا۔ والد محترم کی خواہش پر چند ماہ بعد مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا جہاں سے مولوی فاضل اور بعد ازاں جامعہ احمدیہ سے شاہد (معلمین کلاس) کا امتحان پاس کیا۔ ادیب فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔

جنوری 1935ء میں بطور مربی خدمات کا آغاز کیا۔ 1934ء میں، جب آپ معلمین

کلاس کے نتیجہ کا انتظار کر رہے تھے، مکرم غلام نبی صاحب مدیر روزنامہ الفضل نے چار ماہ کے لئے آپ کو بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر کیا۔

1936ء میں حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی چند ماہ کی رخصت کے دوران آپ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ مصباح کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ 1937ء میں آپ کو تصنیف کے کام کے سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کی سعادت ملی۔

37-1936ء میں آپ کو دو ماہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

آپ ٹی آئی کالج ربوہ میں لیکچرار بھی رہے۔ 262.a

1953ء میں جب پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف شدید فسادات جاری تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے سپرد یہ کام کیا کہ ہر ہفتہ کراچی جا کر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو پنجاب کے حالات سے آگاہ کریں۔ اس دوران آپ گرفتار بھی ہوئے اور ڈیڑھ ماہ تک پہلے جھنگ میں اور بعد ازاں لاہور میں نظر بند رکھے گئے۔ 262.b

غالباً 1954ء میں، جب آپ لاہور میں دفتر الفضل میں بحیثیت مینیجر خدمات انجام دے رہے تھے اور الفضل کے حسابات بھی چیک کر رہے تھے، حضرت مصلح موعود نے آپ کو المصلح کراچی کے حسابات کی چیکنگ کے لئے کراچی بھجوایا۔ اس سلسلہ میں آپ ڈیڑھ ماہ کراچی میں قیام پذیر رہے۔ 262.c

مکرم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر

آپ حضرت حافظ فتح محمد خاں صاحب کے ہاں 19/اپریل 1908ء کو پیدا ہوئے۔

آپ تونسہ شریف کے گاؤں بستی مندرانی کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد نے 13 سال کی عمر میں آپ کو قادیان بھجوایا۔

آپ 22/مارچ 1921ء کو قادیان پہنچے۔ 1922ء سے 1929ء تک آپ کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کا ہم جماعت رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ 1929ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

1930ء-1931ء میں جامعہ احمدیہ سے (مربی) کورس میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اسی عرصہ میں آپ نے رسالہ ''جامعہ احمدیہ'' کے دوشمارے مرتب کئے جن میں ایک سالانہ نمبر تھا جو بے حد مقبول ہوئے۔ اسی دوران والدین کا انتقال ہوگیا۔ اور پھر آپ مستقل قادیان کے ہو گئے۔ جہاں آپ کا سینہ قرآن کے نور سے روشن ہوا۔

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بہاولپور میں بطور مربی مقرر کئے گئے۔ جہاں آپ نے کچھ عرصہ کام کیا یہاں تک کہ آپ کو مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد متعین کیا گیا۔ آپ نے تدریسی فرائض 1935ء تک سرانجام دئے۔1936ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔ 1937ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب............ کی زیرنگرانی انچارج کار خاص رہے۔1937ء میں نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان میں بطور معلم کام کیا۔ اس دوران آپ بطور قاضی سلسلہ بھی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مارچ1939ء سے مارچ1944 تک اپنے وطن میں قیام پذیر رہے جبکہ اس دوران آپ نے ادیب فاضل، منشی فاضل اور ایف اے کے امتحان پاس کئے۔1944ء میں آپ کو جامعہ احمدیہ میں پروفیسر لگا دیا گیا۔ جہاں 1956ء تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ اور بالآخر آنکھوں کی تکلیف کے باعث جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو گئے۔ تاہم کچھ عرصہ چوہدری احمد مختار صاحب کی خواہش پر کراچی گئے (اور ٹی آئی ہائی اسکول عزیز آباد میں ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے۔مؤلف)

مکرم مولانا موصوف کو عربی، اردو اور فارسی زبانوں پر کامل عبور اور دسترس حاصل تھی۔ تینوں زبانوں کے قادرالکلام شاعر تھے۔ سلسلہ کے اخبارات اور رسائل میں آپ کا کلام شائع ہوتا رہا۔1980ء میں آپ کا شعری مجموعہ ''کلام ظفر'' کی صورت میں شائع ہوا۔

قرآن کریم سے آپ کو گہرا شغف اور بڑی محبت تھی۔ قرآن کریم کے رموز واسرار اور حقائق و معارف کے جاننے میں منہمک رہتے۔ مقطعات قرآنی اور علم الاعداد کا گہرا علم رکھتے تھے۔ تین کتب کے بیش قیمت مسودات تحریر کئے۔

1۔ ہمارا قرآن اور اس کا اسلوب بیان

2۔ قرآن زمانے کے آئینہ میں

3۔ معجزات القرآن

آپ صاحب رؤیا وکرامات بزرگ تھے۔آپ نے 23/اپریل 1982ء کو وفات پائی۔262.d آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

کراچی سے تعلق رکھنے والے

مربیان کرام

مکرم طارق محمود طارق صاحب

آپ 21/اگست 1952ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد شریف صاحب سرہندی ہے۔ آپ کا تعلق لاہور سے تھا لیکن بوقت وقف زندگی آپ کراچی میں زیر تعلیم تھے۔ آپ 1969ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر یکم مئی 1976ء کو آپ کی پہلی تقرری شورکوٹ میں ہوئی۔263 اس کے بعد آپ فرنچ زبان کی تعلیم کے لئے اسلام آباد پاکستان گئے۔ بعد ازاں وکالت تصنیف اور وکالت تبشیر میں خدمات انجام دیں۔ 30/جون 1986ء کو بوجہ بیماری وقف سے فارغ کر دئے گئے۔264 آج کل آپ جرمنی میں مقیم ہیں۔

مکرم محمد انور نسیم صاحب

آپ 11/جولائی 1951ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد صدیق صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ڈرگ روڈ سے ہے۔ اکتوبر 1970ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد 18/مئی 1977ء کو بطور مربی سلسلہ پہلی مرتبہ گھسیٹ پورہ میں تعینات ہوئے۔ اس کے بعد تخت ہزارہ، بشیر آباد،

سانگھڑ، وکالت تبشیر اور کینیا میں خدمات انجام دیتے رہے۔بعد ازاں آپ شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔265

مکرم بشارت الرحمٰن قمر صاحب

آپ 23/جولائی 1957ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام عبدالرحمٰن صاحب ہے۔آپ کا تعلق جھنگ سے تھا لیکن بوقت وقف زندگی آپ کراچی میں ملازمت کر رہے تھے۔ستمبر 1975ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1982ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ وہاں ہی دوران خدمات سلسلہ 5/دسمبر 1982ء کو ایک موٹر سائیکل کے حادثہ میں وفات پا گئے۔آپ کے نانا حضرت آغا محمد عبداللہ خان صاحب اور پرنانا حضرت کریم بخش لانگری صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔266

مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب

آپ 13/اکتوبر 1955ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مولوی صدر الدین کھوکھر صاحب ہے جو ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری رشتہ ناطہ رہے۔ نومبر 1976ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے یکم جولائی 1983ء میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد بطور مربی سلسلہ دفتر الفضل میں تعینات ہوئے بعد ازاں وکالت تبشیر میں بھی کام کرتے رہے۔آپ رسالہ تشحیذ الاذھان کے ایڈیٹر کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔آجکل آپ آسٹریلیا میں خدمات سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔267

مکرم صالح احمد صاحب

آپ 10/دسمبر 1959ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مولوی محمد صاحب ہے جو ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے امیر جماعت رہے۔مکرم صالح احمد صاحب کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے لیکن بوقت وقف آپ کراچی میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔اکتوبر 1977ء میں

زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1984ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید میں ہوئی۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعینات رہے۔ جون 1987ء میں آپ کو بنگلہ دیش میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دینے کے لئے تعینات کر دیا گیا۔ آپ نے ایف ایس سی تک تعلیم حاصل کی جبکہ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[268]

مکرم محمد آصف طاہر صاحب

آپ 2؍جولائی 1963ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد رفیق طاہر صاحب ہے۔ آپ کراچی کے حلقہ ڈرگ کالونی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ستمبر 1980ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1987ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ اس کے بعد حدیقۃ المبشرین، آزاد کشمیر، حیدرآباد (سندھ)، نفیس نگر، کنری، سانگھڑ اور کراچی میں تقرری ہوئی۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری لی۔[269] آج کل آپ کراچی میں خدمات سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔

مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب

آپ 24؍مئی 1966ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب ہے جو جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وصایا ہیں۔ بوقت وقف آپ کا کراچی کے حلقہ دستگیر سے تعلق تھا۔ یکم ستمبر 1982ء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1989ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ ننکانہ صاحب شیخوپورہ میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ فاروق آباد، نارووال میں خدمات انجام دیتے رہے۔ دسمبر 1996ء میں آپ کا تبادلہ مشرق بعید کے ایک ملک فجی میں کر دیا گیا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[270] اس وقت آپ کینیا میں امیر و مشنری انچارج کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب

آپ 7؍جنوری 1968ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام رشید احمد بھٹی صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ مارٹن روڈ سے ہے۔ اگست 1983ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1989ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ بعد ازاں آپ دارالضیافت ربوہ اور دفتر منصوبہ بندی ربوہ میں تعینات رہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے مبشر کی ڈگری حاصل کی۔ 271

مکرم سجاد احمد صاحب

آپ یکم جنوری 1965ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد اعظم خان صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ڈرگ کالونی سے ہے۔ ستمبر 1982ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1990ء میں بطور مربی سلسلہ پہلی مرتبہ لالیاں میں تعینات ہوئے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ 272

مکرم نوید مبشر صاحب

آپ 12؍مارچ 1971ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مبارک احمد ہاشمی صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ڈرگ روڈ سے ہے۔ ستمبر 1987ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1993ء میں بطور مربی سلسلہ خدمت دین کا آغاز کیا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ 273

مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب

آپ 15؍دسمبر 1971ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام ملک رشید احمد ریحان صاحب ہے۔ بوقت وقف آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ دستگیر سے تھا۔ اگست 1988ء میں زندگی

وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1994ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ اوکاڑہ میں ہوئی۔ بعد ازاں آپ وکالت وقف نو ربوہ، وکالت تعلیم، چکوال اور ٹنچ بھاٹہ راولپنڈی میں خدمات انجام دیتے رہے۔ اس دوران آپ تخصص کے سلسلے میں ربوہ میں تعینات رہے۔ مارچ 2005ء میں آپ کو بطور مربی سلسلہ جاپان بھجوایا گیا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[274]

مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب

آپ 22رجون 1964ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مولانا عبدالمنان شاہد صاحب ہے جو خود بھی ایک بے لوث مربی سلسلہ تھے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ دستگیر سے تھا۔ نومبر 1989ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے یکم جولائی 1994ء میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد بطور مربی سلسلہ پہلی مرتبہ سید والا ضلع شیخوپورہ میں تعینات ہوئے۔ آپ نے بی ایس سی تک تعلیم حاصل کی جبکہ جامعہ احمدیہ سے مبشر کی ڈگری حاصل کی۔[275]

مکرم شاہد محمود بدر صاحب

آپ 16راگست 1976ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد ابراہیم شمس صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ دستگیر سے ہے۔ اگست 1991ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1996ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ چک نمبر 312 ج ب کتھو ہالی میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ خوشاب، قلعہ کالر والہ، شیخوپورہ، اگہر کالونی، محمد آباد اسٹیٹ قمر آباد اور کراچی میں تعینات ہوئے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے مبشر کی ڈگری حاصل کی۔[276]

مکرم محمد ظفر اللہ سلام صاحب

آپ 11راگست 1975ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالسلام صاحب

ہے۔آپ کراچی کے حلقہ ڈرگ کالونی سے تعلق رکھتے ہیں۔ زندگی وقف کرنے کے بعد آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی1996ءکو بطور مربی سلسلہ خدمات کا آغاز کیا۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے مبشر کی ڈگری حاصل کی۔277

مکرم کاشف عمران خالد صاحب

آپ4/دسمبر1972ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام بشیر احمد جج ہے۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ کورنگی کالونی سے ہے۔اپریل 1989ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی1996ء میں بطور مربی سلسلہ پہلی مرتبہ سرگودھا میں تعینات ہوئے۔ بعد ازاں فاروق آباد، لالیاں اور وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔278

مکرم طاہر محمود مبشر صاحب

آپ 9/مئی1971ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام محمود احمد مبشر صاحب ہے۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ اورنگی ٹاؤن سے ہے۔اگست 1989ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی1996ء میں بطور مربی سلسلہ پہلی مرتبہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات ہوئے۔ بعد ازاں تخصص کے لئے ربوہ آگئے۔ اس کے بعد حیدر آباد میں خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ پھر وکالت تصنیف تحریک جدید میں تقرری ہوئی۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔آپ نے ایف ایس سی تک تعلیم حاصل کی۔279

مکرم شاکر مسلم ناصر صاحب

آپ5/اپریل 1975ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام منیر احمد بٹ صاحب ہے۔آپ 1989ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر جولائی 1996ء میں میدان عمل میں قدم رکھا۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی

ڈگری حاصل کی۔

آپ کی پہلی تقرری فضل عمر فاؤنڈیشن میں ہوئی۔ بعد ازاں آپ جولائی 1996ء سے جنوری 2001ء تک تخصص کرتے رہے۔ اس کے بعد ضلع شیخوپورہ میں تقرری عمل میں آئی۔ پھر وکالت تبشیر کے تحت فرنچ زبان سیکھی۔ اپریل 2003ء سے اگست 2003ء تک وکالت تبشیر میں خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں اگست 2003ء میں افریقہ کے ایک ملک ''بینن'' خدمات دینیہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ محمود آباد سے ہے۔[280]

مکرم محمد اکرم محمود صاحب

آپ 4/نومبر 1976ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد علی صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ماڈل کالونی سے ہے۔ 1992ء میں زندگی وقف کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 1997ء میں بطور مربی سلسلہ خدمات کا آغاز کیا۔ آپ نے افریقہ میں بھی خدمات انجام دیں۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے مبشر کی ڈگری حاصل کی۔[281]

مکرم محمد نصیر اللہ گوندل صاحب

آپ 6/فروری 1978ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد عبید اللہ گوندل صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ عزیز آباد سے ہے۔ ستمبر 1993ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2000ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ جھنگ میں ہوئی۔ بعد ازاں آپ جولائی 2001ء سے جولائی 2004ء تک تخصص کے سلسلے میں ربوہ میں قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد اگست 2004ء میں آپ کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعینات کر دیا گیا۔ آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی، جبکہ جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[282]

مکرم راجہ برہان احمد صاحب

آپ 6/جون 1979ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام راجہ رشید احمد صاحب

ہے۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ملیر کالونی سے ہے۔اگست1994ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2001ء میں بطور مربی سلسلہ پہلی مرتبہ گکھر منڈی ضلع گوجرانوالہ میں تعینات ہوئے۔بعدازاں وکالت تعلیم میں تقرری ہوئی۔ اسی دوران 2003ء میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز اسلام آباد سے ایم اے (انگلش) کی ڈگری حاصل کی۔ دسمبر2003ء سے جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں بطور استاد انگریزی کی تعلیم دے رہے ہیں۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔آپ جامعہ احمدیہ ربوہ کے جونیئر سیکشن کے سووونیئر کے مدیر بھی رہے۔''کراچی تاریخ احمدیت'' کی تالیف میں بھی آپ کا تعاون اور مدد شامل رہی۔283

مکرم ملک سلیم الدین احمد صاحب

آپ 27رمئی 1979ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام رشید احمد ملک صاحب ہے۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ تیموریہ سے ہے۔اگست 1996ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی2003ء میں خوشاب میں بطور مربی سلسلہ خدمت دین کا آغاز کیا۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔284 آجکل آپ کراچی میں خدمات سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔

مکرم سید مشہود احمد صاحب

آپ9رنومبر1982ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام سید محمود احمد شاہ صاحب ہے۔آپ کراچی کے حلقہ منظور کالونی سے تعلق رکھتے ہیں۔ 1998ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2005ءکو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ وکالت تعلیم تحریک جدید میں ہوئی۔نومبر2005ء میں آپ کو افریقہ کے ملک غانا میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دینے کے لئے بھجوا دیا گیا۔آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی جبکہ جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔285

مکرم ریحان احمد ملک صاحب

آپ 13/اکتوبر 1981ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حبیب اللہ ملک صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ تیموریہ سے ہے۔ یکم ستمبر 1996ء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2003ء میں بطور مربی سلسلہ خدمات کا آغاز کیا۔ آپ بطور معاون صدر خدام الاحمدیہ پاکستان بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ 285

مکرم محمد احسان نور صاحب

آپ 7/مارچ 1981ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد احمد خان صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ محمود آباد سے ہے۔ جولائی 1998ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2005ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ عنایت پور میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ شیخو پورہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی جبکہ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ 286

مکرم کاشف حمید باجوہ صاحب

آپ 5/جنوری 1983ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالحمید باجوہ صاحب ہے۔ آپ کراچی کے حلقہ گلشن جامی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جولائی 1998ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2005ء کو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ کامونکی میں ہوئی۔ اس کے بعد کلر آبادی میں خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ 287

مکرم ثاقب کامران صاحب

آپ 9/ستمبر 1981ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالقدوس ثانی صاحب

ہے۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ گلشن جامی سے ہے۔ستمبر 1998ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2005ءکو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ تلونڈی موسیٰ خان میں ہوئی۔اس کے بعد اگست 2006ء میں آپ کو تخصص کے لئے ربوہ میں تعینات کر دیا گیا۔بعدازاں آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے۔[288.a] آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور مہتمم تعلیم خدمات انجام دینے کا موقع بھی ملا۔آپ جماعت احمدیہ کراچی کے پہلے ''واقف نو'' ہیں جنہیں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کی سعادت ملی۔آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[289]

مکرم حافظ سید شاہد احمد صاحب

آپ 9 /دسمبر 1981ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام سید محمود احمد شاہ صاحب ہے۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ منظور کالونی سے ہے۔جولائی 1998ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2005ءکو آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ سمبڑیال میں ہوئی۔اس کے بعد آپ کی تعیناتی ڈسکہ میں کر دی گئی۔آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی جبکہ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[290]

مکرم مقصود احمد ریحان صاحب

آپ 19 /اکتوبر 1982ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام ملک دوست محمد ریحان صاحب ہے۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ اورنگی ٹاؤن سے ہے۔ستمبر 1997ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2004ء میں بطور مربی سلسلہ وکالت تعلیم تحریک جدید میں تعینات ہوئے۔آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی جبکہ جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[291]

مکرم اعجاز شمس صاحب

آپ 15 /مارچ 1982ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام طاہر احمد اختر صاحب ہے۔آپ 1998ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور وہاں سے فارغ

التحصیل ہو کر 2005ء میں میدان عمل میں قدم رکھا۔

آپ کی پہلی تقرری احمد نگر میں ہوئی۔ بعد ازاں سانگرہ میں خدمات انجام دیں۔ آجکل افریقہ کے ملک بورکینا فاسو میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ماڑی پور سے ہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[292]

مکرم افضل محمود صاحب

آپ 28رمئی 1982ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمود احمد مبشر صاحب ہے۔ آپ کراچی کے حلقہ اورنگی ٹاؤن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ستمبر 1999ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور یکم جولائی 2006ء کو جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کی تقرری بطور مربی سلسلہ فیصل آباد میں ہوئی۔ مکرم افضل محمود صاحب نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[293]

مکرم سید عطاء الواحد رضوی صاحب

آپ 30رجنوری 1984ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سید عبدالباقی رضوی صاحب ہے۔ آپ کراچی کے حلقہ تیموریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ستمبر 1999ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2006ء میں آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ وزیر آباد میں ہوئی۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے پردادا حضرت سید محمد رضوی صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے 313رفقاء میں شامل ہیں۔[294]

مکرم واصف شہزاد صاحب

آپ 25ردسمبر 1983ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد رفیق شاہد صاحب ہے۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ملیر کالونی سے ہے۔ ستمبر 2001ء میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یکم جولائی 2007ء کو بطور مربی سلسلہ پہلی مرتبہ نارنگ منڈی ضلع شیخو پورہ میں تقرری ہوئی۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد

کی ڈگری حاصل کی۔[295] آج کل آپ بورکینا فاسو(افریقہ) میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مکرم زاہدمحمود صاحب

آپ30/اکتوبر 1981ء کو پیدا ہوئے ۔آپ کے والدمحترم کا نام طاہرمحمود صاحب ہے۔آپ نے زندگی وقف کر کے یکم ستمبر2000ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیااور وہاں سے فارغ التحصیل ہوکر بطور مربی سلسلہ احمدیہ 30/جون2009ء کومیدان عمل میں قدم رکھا۔آپ کی پہلی تقرری تلونڈی موسیٰ والی ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ سے شاہدکی ڈگری حاصل کی۔آپ کاتعلق کراچی کےحلقہ اسٹیل ٹاؤن سے ہے۔[298]

مکرم محمد نادرصدیقی صاحب

آپ22/مئی1985ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والدمحترم کا نام محمدنسیم صدیقی صاحب ہے۔آپ نے زندگی وقف کر کے 2001ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور 2009ء میں فارغ التحصیل ہوکرمیدان عمل میں قدم رکھا۔آپ کاتعلق حلقہ منظور کالونی سے ہے۔[296]

مکرم بلال طاہرصاحب

آپ13/جون1983ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والدمحترم کا نام چوہدری نصیرالدین ہمایوں صاحب ہے۔آپ نے زندگی وقف کر کے 2001ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیااور2009ء میں فارغ التحصیل ہوکرمیدان عمل میں قدم رکھا۔

آپ کی پہلی تقرری ریسرچ سیل میں ہوئی۔ آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔جامعہ کی تعلیم کے دوران طاہر ہوسٹل کے زعیم رہے۔ایم ٹی اے کےتحت منعقد ہونے والے بین الاقوامی مقابلہ حسن قرأت 2005ء میں دوسری پوزیشن جبکہ 2006ء میں منعقد ہونے والے مقابلے میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

آپ کاتعلق کراچی کے حلقہ ڈرگ روڈ سے ہے۔ جامعہ احمدیہ سے آپ نے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔[297] جنوری 2011ء سے آپ کورسالہ خالد ربوہ کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔

مکرم نوید مصطفیٰ صاحب

آپ 5؍نومبر 1984ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد مصطفیٰ تبسم صاحب ہے۔ آپ نے زندگی وقف کر کے یکم ستمبر 2000ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے 30؍جون 2009ء کو فارغ التحصیل ہو کر بطور مربی سلسلہ احمدیہ میدان عمل میں قدم رکھا۔ آپ کی پہلی تقرری ریلو کے ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ نے دوران تعلیم جامعہ عربی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ اورنگی ٹاؤن سے ہے۔[299]

مکرم مرزا فرحان بیگ صاحب

آپ 17؍جون 1986ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مرزا محمد اکبر بیگ صاحب ہے۔ آپ نے زندگی وقف کر کے یکم ستمبر 2001ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے 30؍جون 2009ء کو فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں قدم رکھا۔ آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ احمدیہ میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کی اور جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ لیاقت آباد سے ہے۔[300]

مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب

آپ 28؍اکتوبر 1985ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سید محمد سرفراز شاہ صاحب ہے۔ آپ نے زندگی وقف کر کے یکم ستمبر 2000ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے 30؍جون 2009ء کو فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں قدم رکھا۔ آپ کی پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ احمدیہ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ بعد ازاں آپ جھنگ میں تعینات رہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ نارتھ کراچی سے ہے۔[301] آج کل آپ کراچی میں خدمات سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔

مکرم عدنان احمد وڑائچ صاحب

آپ 12؍ستمبر 1986ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام اعجاز احمد وڑائچ صاحب ہے۔ آپ زندگی وقف کر کے 2002ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ وہاں سے 2009ء میں فارغ التحصیل ہوکر میدان عمل میں قدم رکھا۔ بطور مربی سلسلہ پہلی تقرری تلونڈی موسیٰ خان گوجرانوالہ میں ہوئی۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ اسٹیل ٹاؤن سے ہے۔ 301.a

مکرم شیخ منصور نعیم صاحب

آپ 10؍دسمبر 1987ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ نعیم احمد شاہد صاحب ہے۔ آپ نے زندگی وقف کر کے 2003ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے 2010ء میں فارغ التحصیل ہو کر بطور مربی سلسلہ میدان عمل میں قدم رکھا۔ آپ کی پہلی تقرری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی۔ آپ نے دوران تعلیم جامعہ احمدیہ انٹر بھی پاس کیا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ اسٹیل ٹاؤن سے ہے۔ 301.b

کراچی کے دیگر واقفین زندگی

مکرم مولوی عبدالحمید صاحب

آپ کا ذکر عہدیداران کراچی کے تذکرہ میں درج ہے۔

مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب

آپ کا ذکر عہدیداران کراچی کے تذکرہ میں درج ہے۔

مکرم سید طاہر احمد صاحب

آپ کا ذکر دیگر شخصیات کراچی کے تذکرہ میں درج ہے۔

مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب

آپ 20/جون 1951ء کو ٹھٹھہ سندھ میں پیدا ہوئے۔ آپ مکرم و محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ Cadet College Petaro میں تعلیم حاصل کی اور F.Sc گارڈن کالج راولپنڈی سے کیا۔

ابتدائی طور پر آپ نے بی ڈی ایس کیا اور بعد ازاں ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی سے M.B.B.S کیا۔ ہاؤس جاب آپ نے جناح اسپتال کراچی میں کی۔ آرمی میں دو سال رہے اور اس کے بعد ایک سال کام کرنے کے بعد 1982ء میں نصرت جہاں سکیم کی طرف سے بلا لیا گیا۔ تعلیمی دور کے دوران آپ کراچی میں رہتے تھے، اس دوران مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی، خاص طور پر جب کوئی مرکزی مہمان آتے تو آپ کی ڈیوٹی ان کو لیکر اندرون سندھ

کا دورہ کروانے کی ہوتی۔ ایک موقع پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع (خلافت سے قبل)، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کو دورہ کروایا۔

فروری 1982ء میں غانا (ASOKORE) بھیجا گیا۔ وہاں عام خدمت کے ساتھ میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملی۔ سب سے پہلا جماعتی FREE MEDICAL CAMP لگایا اور اس کے علاوہ EYE CAMP لگانے کی سعادت ملی۔ غانا قیام کے دوران ایک دفعہ سیرالیون جماعتی طور پر بھیجا گیا یہ واقعہ 1998ء کا ہے وہاں آپ نے دو ہفتے قیام کیا جس کے دوران 60 آپریشن کئے۔

جولائی 2004ء سے آپ پاکستان واپس آنے کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ 301.c

مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

آپ 16 ستمبر 1962ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے نواسے ہیں، جبکہ آپ کی اہلیہ حضرت مصلح موعود کی پوتی ہیں۔ آپ کے والد محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب، اپنی وفات تک کراچی میں لمبا عرصہ جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ صدر اصلاح معاشرہ کمیٹی کراچی اور سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع کراچی رہے۔ مرکزی سطح پر مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب ممبر ناصر فاؤنڈیشن اور ممبر صد سالہ جوبلی اسٹینڈنگ کمیٹی تھے۔

مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب نے کراچی گرامر سکول سے 1978ء میں O'Levels کیا۔ پھر کراچی کے مشہور D.J.Science کالج سے F.Sc کیا۔ لیاقت میڈیکل کالج سے ڈینٹل سرجری کی تعلیم حاصل کی۔ میڈیکل کالج کے دوسرے سال میں زندگی وقف کر دی۔ 1989ء میں ڈینٹل سرجری کی تعلیم اور 1990ء میں House Job مکمل کی۔ آپ کو بطور قائد مجلس لطیف آباد اور بعد ازاں قائد ضلع حیدرآباد خدمت کی توفیق ملی۔

4 نومبر 1990ء کو فضل عمر ہسپتال میں بطور واقفِ زندگی تقرری ہوئی، جہاں آپ مئی 1993ء تک رہے۔ اس دوران مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور مہتمم تحریک جدید کام کیا۔ جولائی 1993ء سے ستمبر 1997ء تک گیمبیا رہے۔ اس عرصہ کے دوران قائد بانجل اور پھر صدر مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا اور سیکرٹری تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ گیمبیا بھی رہے۔ ستمبر 1997ء میں

گیمبیا میں جماعت کی مخالفت کے سبب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے گیمبیا سے تمام مرکزی کارکنان کو نکال لیا۔ چنانچہ آئیوری کوسٹ چلے گئے، جہاں جولائی 1998ء تک رہے اور پھر واپسی ربوہ پاکستان ہوئی۔ بعد ازاں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں جنوری 1999ء سے فروری 2001ء تک رہے۔ فروری سے جون 2002ء تک نائیجیریا میں رہے اس دوران رکن نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا رہے پھر جون 2002ء تا نومبر 2002ء غانا میں رہے۔ اس دوران آپ کے والد صاحب کی وفات ہو گئی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو پاکستان بھجوا۔ چنانچہ جنوری 2003ء سے تا حال فضل عمر ہسپتال میں بطور ڈینٹل سرجن خدمات انجام دے رہے ہیں۔

واقفِ زندگی ڈاکٹر ہونے کے علاوہ آپ ممبر ناصر فاؤنڈیشن بورڈ، ممبر مجلس نصرت جہاں اور ممبر مجلس افتاء کے طور پر بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔301.d

مکرم عبدالباری طارق صاحب

آپ نے سندھ یونیورسٹی جامشورو سے 1997ء میں کمپیوٹر سائنس میں ماسٹرز کیا اور فرسٹ کلاس تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔ بعد ازاں کراچی میں کمپیوٹر پروگرامر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد ایک کالج میں کمپیوٹر سائنس کے لیکچرار رہے۔

آپ کو دسمبر 1999ء میں کینسر کا مرض لاحق ہو گیا تھا جس پر کیموتھراپی کروائی گئی اور آپ بظاہر صحت یاب ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد مرض دوبارہ زیادہ شدت سے حملہ آور ہوا اور ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا۔ اس پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ حضور نے صحت کے لئے دعا کی اور ہومیو پیتھک علاج کا مشورہ ارشاد فرمایا جس پر آپ نے ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب سے علاج کروایا اور آپ اللہ کے فضل سے شفایاب ہو گئے۔ اس پر آپ نے حضور کو اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے لکھ دیا۔ حضور نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید میں درخواست دینے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے تحریک جدید میں درخواست دی آپ کو وقف جدید سے انٹرویو کے لئے بلایا گیا اور یوں آپ بطور واقف زندگی 22/دسمبر 2003ء سے وقف جدید میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

وقف جدید میں جانے سے قبل آپ کراچی میں مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کینٹ میں قائد مجلس تھے۔

اس وقت آپ وقف جدید کے کمپیوٹر سیکشن کے انچارج کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔301.e

کراچی سے تعلق رکھنے والے معلمین وقف جدید

مکرم انیس احمد محمود صاحب

آپ 20رجنوری 1978ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام شریف احمد صاحب ہے۔دسمبر 1993ء میں وقف جدید کے تحت بطور معلم زندگی وقف کی وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر جنوری 1996ء میں میدان عمل میں قدم رکھا۔پہلی تقرری گوٹھ علم دین ضلع میر پور خاص میں ہوئی۔اس کے بعد گوٹھ عبد السلام ضلع نوشہرو فیروز،ضلع رحیم یار خان،ٹنڈو غلام علی،ضلع بہاولنگر، خانیوال، بن باجوہ ضلع سیالکوٹ،مرالہ ضلع منڈی بہاؤ الدین،چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ اور 38 جنوبی ضلع سرگودھا میں خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ ملیر کالونی سے ہے۔302

مکرم شبیر احمد جان صاحب

آپ 1978ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام شریف احمد صاحب ہے۔جنوری 1997ء میں وقف جدید کے تحت بطور معلم زندگی وقف کی۔وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر جنوری 1999ء میں میدان عمل میں قدم رکھا۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ النور سوسائٹی سے ہے۔303

مکرم شکیل احمد قریشی صاحب

آپ 5/مارچ 1973ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام محمد شفیع قریشی صاحب ہے۔جنوری 1998ء میں وقف جدید کے تحت بطور معلم زندگی وقف کی۔وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر جنوری 2000ء میں میدان عمل میں قدم رکھا۔آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ عزیز آباد سے ہے۔[304]

مکرم کامران احمد ثاقب صاحب

آپ یکم جنوری 1980ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام محمد عرفان صابر صاحب ہے۔جنوری 2002ء میں وقف جدید کے تحت بطور معلم زندگی وقف کی۔ستمبر 2004ء میں فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں قدم رکھا۔آپ کا پہلا تقرر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوا۔بعد ازاں ڈیرہ ڈوگراں (شیخوپورہ) اور مٹھی (سندھ) میں خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ کا تعلق کراچی کے حلقہ بلدیہ ٹاؤن سے ہے۔[305]

حوالہ جات باب نہم

1۔ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 18/دسمبر 2006ء صفحہ 35

2۔ البدر قادیان۔16/مارچ 1904

3۔ الفضل ربوہ سالانہ نمبر 18/دسمبر 2006ء صفحہ 35

4۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 62

5۔ بدر قادیان۔13/جنوری 1911ء صفحہ 2

6۔ البدر قادیان۔یکم فروری 1905ء صفحہ 8

7۔ البدر۔24/اکتوبر 1904ء صفحہ 7

8۔ البدر قادیان۔8/دسمبر 1903ء صفحہ 369

9۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 1 صفحہ 1 تا 3

10۔ البدر قادیان۔16/مارچ 1904ء

11۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 11-1910ء اور 12-1911ء صفحہ 109

12۔ مکتوباتِ احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 62

13۔ کتاب ''مجموعہ اشتہارات'' جلد سوم صفحہ 23

14۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ قادیان سے ماخوذ

15۔ الحکم قادیان۔31/جولائی 1901ء صفحہ 16

16۔ بدر قادیان۔27/ستمبر 1906ء صفحہ 8-9

17۔ سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 11-1910ء صفحہ 86-87
الفضل 12/نومبر 1914ء صفحہ 9

18۔ الحکم قادیان۔14/مارچ 1911ء صفحہ 6

19۔ بدر قادیان۔20/اپریل 1911ء صفحہ 11

20۔ الحکم قادیان۔21/اپریل 1914ء صفحہ 8

21۔ قادیان گائیڈ مرتبہ محمد یامین صاحب تاجر کتب 25/نومبر 1920ء صفحہ 100-101
22۔ الفضل 6/نومبر 1928ء صفحہ 1
22.a۔ کتاب ربوہ۔از ملک خادم حسین صاحب صفحہ 122
23۔ المصلح کراچی۔2/ستمبر 1953ء صفحہ 5
24۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 13 صفحہ 115
25۔ المصلح کراچی 2/ستمبر 1953ء صفحہ 5
26۔ الفضل 3/مارچ 1925ء
27۔ المصلح کراچی۔2/ستمبر 1953ء صفحہ 5
28۔ تحریر محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ سے ماخوذ
29۔ المصلح کراچی۔2/ستمبر 1953ء صفحہ 5
30۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 13 صفحہ 122
31۔ بدر قادیان۔10/نومبر 1907ء
32۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 13 صفحہ 124-125
33۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
34۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
35۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 7 صفحہ 126
36۔ تحریر کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
37۔ احمدیہ گزٹ قادیان۔26/جون 1926ء صفحہ 2
38۔ الفضل 17/مئی 1932ء صفحہ 8
39۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 357
40۔ الفضل 5/مئی 1938ء صفحہ 8
41۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 357
42۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
43۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 381 تا 383

43.a۔ ضمیمہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 40
44۔ الفضل 14رمئی 1979ء صفحہ 5-6
45۔ الفضل 16راپریل 1933ء صفحہ 9
46۔ الفضل 14رمئی 1979ء صفحہ 6-7
47۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
48۔ الفضل 2رفروری 1961ء صفحہ 1
49۔ الفضل 3رفروری 1961ء صفحہ 8
50۔ الفضل 2رفروری 1961ء صفحہ 1
51۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
52۔ مکرم منور شمیم خالد صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ
53۔ الفضل 12راپریل 1961ء
54۔ الفضل 5رمئی 1938ء صفحہ 8
55۔ الفضل 28رمارچ 1961ء
56۔ الفضل 2رفروری 1961ء صفحہ 1
57۔ رسالہ خالد ربوہ۔ دسمبر 1985ء، جنوری 1986ء صفحہ 21 تا 24
58۔ خط نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ محررہ 15رمئی 2007ء سے ماخوذ
59۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 09-1908ء
60۔ تاریخ احمدیت جلد 2 جدید ایڈیشن صفحہ 124
61۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 15 صفحہ 58 تا 63
62۔ تحریر کتبہ قبر بمقام میوہ شاہ قبرستان کراچی سے ماخوذ
63۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 15 صفحہ 62
63.a۔ الفضل 7رفروری 1958ء
63.b۔ تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 672
64۔ الفضل 29رجنوری 1957ء صفحہ 4 تا 6

65۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

66۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 9 صفحہ 300

67۔ الحکم قادیان۔ 14رمئی 1914ء صفحہ 2

68۔ الفضل 10رجولائی 1952ء صفحہ 7

69۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 422

70۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 7 صفحہ 162

70-a۔ کتاب ''میری یادیں'' از ملک محمد عبداللہ صاحب صفحہ 2 تا 5

71۔ الفضل 21راپریل 1959ء صفحہ 1

72۔ کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ، فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 423

73۔ الفضل 17ردسمبر 1953ء صفحہ 1 اور 8

74۔ کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

75۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 425

76۔ الفضل یکم جنوری 1960ء صفحہ 1 اور 8

77۔ الفضل 27رمئی 1966ء صفحہ 5

78۔ تحریر مکرم آغا رشید احمد صاحب سے ماخوذ

79۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کی تحریر سے ماخوذ

80۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 428

81۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 84

82۔ تحریر مکرم بشیر الدین عباسی صاحب سے ماخوذ

83۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 84

84۔ اصحاب احمد۔ جلد دہم صفحہ 201 تا 210

85۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

86۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 135
حیات فیض از مولانا عبدالمالک خان صاحب صفحہ 51

رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 5 صفحہ 107

87۔ حیات فیض از مولانا عبدالمالک خان صاحب صفحہ 51-52

88۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 135

88.a۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 423

89۔ تحریر مکرم شریف احمد کانپوری صاحب سے ماخوذ

90۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

91۔ الفضل 22/فروری 1972ء صفحہ 6

92۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

93۔ الفضل 15/مارچ 1970ء صفحہ 8

94۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب

95۔ الفضل 28/مارچ 1967ء صفحہ 5

96۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 429

97۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

98۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 3 صفحہ 63 تا 69

99۔ الفضل 17/جولائی 1964ء صفحہ 5

فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 422

99.a۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 422

100۔ تجلی قدرت سوانح عمری حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب صفحہ 19 تا 24

101۔ تجلی قدرت۔ صفحہ 42 تا 44

102۔ الفضل 10/نومبر 1966ء صفحہ 8

103۔ الفضل 13/نومبر 1966ء صفحہ 5

104۔ الفضل 10/نومبر 1966ء صفحہ 8

105۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

106۔ الفضل 28/جنوری 1964ء صفحہ 4

107۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

108۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا2007ء صفحہ 429

109۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا2007ء صفحہ 429
تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

110۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

111۔ تاریخ احمدیت جلد17 صفحہ 184 تا188

112۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
تاریخ احمدیت جلد17 صفحہ 184 تا188

113۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

114۔ تحریر مکرم پروفیسر مشتاق احمد شائق صاحب سے ماخوذ، رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 11 صفحہ 25

115۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

116۔ تحریر مکرم پروفیسر مشتاق احمد شائق صاحب سے ماخوذ

117۔ الفضل 4/اگست 1982ء صفحہ 5

118۔ الفضل 15/جولائی 1982ء صفحہ 8

120۔ تین سو تیرہ اصحاب صدق وصفا از مکرم نصراللہ خان ناصر و مکرم عاصم جمالی صاحب صفحہ 214

121۔ الحکم 7/فروری 1934ء صفحہ 6

122۔ تین سو تیرہ اصحاب صدق وصفا از مکرم نصراللہ خان ناصر و مکرم عاصم جمالی صاحب صفحہ 214

123۔ لاہور تاریخ احمدیت۔ صفحہ 90
پیغام صلح 7/اپریل 1937ء صفحہ 4

124۔ عسلِ مصفّٰی۔ جلد اول صفحہ 3

125۔ رجسٹر روایات (رفقاء) جلد نمبر 1 صفحہ 1

126۔ البدر قادیان۔ 21/جنوری 1909ء صفحہ 9

127۔ رجسٹر روایات (رفقاء) جلد نمبر 1 صفحہ 1 تا3

128۔ البدر قادیان۔ 21/جنوری 1909ء صفحہ 9

129۔ البدر قادیان۔8/دسمبر 1903ء صفحہ 369
130۔ البدر قادیان۔8 تا16/جون1904ء صفحہ 9
131۔ البدر قادیان۔21/جنوری1909ء صفحہ 9
132۔ الفضل 14/اگست 1922ء صفحہ 2
132.a۔الحکم خاص نمبر 21 تا28 مئی 1934ء صفحہ 12
133۔ الحکم 24/اکتوبر 1900ء صفحہ 15
134۔ الحکم 24/جنوری 1901ء صفحہ 9-10
135۔ الحکم 17/مارچ 1901ء
136۔ الحکم 7/مارچ 1902ء صفحہ 2
137۔ الحکم قادیان۔12/جنوری1906ء صفحہ 6
138۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 72 تا74
139۔ بدر قادیان۔5/اکتوبر 1911ء
140۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 72 تا74
141۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 351-352
142۔ اصحاب احمد جلد دہم از ملک صلاح الدین صاحب صفحہ 211
144۔ الفضل 18/نومبر 1973ء صفحہ 4
145۔ رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 4 صفحہ 120
146۔ الفضل یکم اپریل 1948ء صفحہ 7
147۔ الفضل 3/مارچ 1961ء صفحہ 5
148۔ الفضل یکم اپریل 1948ء صفحہ 7
149۔ الفضل 16/اکتوبر 1966ء صفحہ 8
150۔ الفضل 23/اپریل 1942ء صفحہ 1
151۔ الفضل 3/مارچ 1961ء صفحہ 5
152۔ الفضل 23/اپریل 1942ء صفحہ 1

152.a۔ضمیمہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم پرانی صفحہ 40

153۔ شہدائے احمدیت آغاز تا خلافت رابعہ صفحہ 90-91

154۔ الفضل 19/ اکتوبر 1926ء

155۔ الفضل 18/ مئی 1967ء صفحہ 8

156۔ الفضل 18/ مئی 1926ء صفحہ 3

157۔ الفضل 17/ مئی 1967ء صفحہ 1

158۔ الفضل 17/ دسمبر 1963ء صفحہ 1

159۔ حیات قدسی۔ جلد سوم سوانح حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب صفحہ 75

160۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 1934-35ء

161۔ الفضل 17/ دسمبر 1963ء صفحہ 1

161.a۔الفضل 22/ ستمبر 1961ء صفحہ 1 اور 8

161.b۔رپورٹ مجلس مشاورت 1932-33ء صفحہ 91

162۔ الفضل 6/ جنوری 1961ء صفحہ 1

لاہور تاریخ احمدیت۔ صفحہ 588-589

163۔ الفضل 23/ اکتوبر 1928ء صفحہ 2

163.a۔بدر قادیان 11/ مئی 1911ء صفحہ 1، الحکم قادیان 11 تا 28/ مئی 1911ء صفحہ 25
الفضل 23/ اکتوبر 1932ء صفحہ 1

164۔ راولپنڈی تاریخ احمدیت۔ صفحہ 60 تا 68

164.a۔الفضل سالانہ نمبر 28/ دسمبر 2004ء صفحہ 17

164.b۔الفضل 27/ مئی 1927ء صفحہ 10

165۔ الفضل 15/ اپریل 1967ء صفحہ 1 اور 8

165.a۔المحراب۔ سوونیئر لجنہ کراچی صفحہ 71 تا 73

165.b۔الفضل 23/ مئی 1977ء صفحہ 1 اور 6

165.c۔المحراب۔ سوونیئر لجنہ کراچی صفحہ 75 تا 78

165.d۔المحراب۔سوونیئر لجنہ کراچی صفحہ 82

166۔ احمدیہ جنتری 2007ء بحوالہ الفضل 4/اکتوبر 2007ء

167۔ تابعین اصحاب احمد جلد اول صفحہ 56-57

168۔ الفضل 4/اکتوبر 2007ء

169۔ رسالہ انصاراللہ ربوہ۔اپریل 2008ء صفحہ 10 تا 22

171۔ الفضل 10/ستمبر 1955ء صفحہ 1

172۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 152

173۔ تاریخ احمدیت۔جلد 8 جدید ایڈیشن صفحہ 180-181

174۔ تاریخ احمدیت سرحد۔مؤلفہ قاضی محمد یوسف صاحب صفحہ 87 تا 101

175۔ الفضل 10/ستمبر 1955ء صفحہ 1

175.a۔ کتاب ربوہ از کیپٹن ملک خادم حسین صاحب صفحہ 317

175.b۔ تحدیث نعمت باری تعالیٰ از مولانا سید احمد علی شاہ صاحب صفحہ 48

176۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 261-262

177۔ الفضل 19/اگست 1939ء صفحہ 2

178۔ لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 261-262

178.a۔لاہور تاریخ احمدیت۔صفحہ 189 تا 191

178.b۔لاہور تاریخ احمدیت صفحہ 218-219

179۔ تاریخ احمدیت۔جلد 14 صفحہ 245-246

179.a۔الفضل 6/اگست 1997ء صفحہ 3

179.b۔تاریخ احمدیت۔جلد 19 صفحہ 631

180۔ تاریخ احمدیت۔جلد 17 صفحہ 202

181۔ الفضل 6/اگست 1997ء صفحہ 3

181.a۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 292

182۔ الفضل 14/دسمبر 1988ء صفحہ 3 اور 6

183۔ الفضل 10 رجون 1962ء صفحہ 4
183.a۔ الفضل 8 رجنوری 1977ء صفحہ 1
184۔ الفضل 23 رمئی 1978ء صفحہ 6
فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 133
185۔ الفضل 22 راکتوبر 1960ء صفحہ 6
186۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 423
رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 1 صفحہ 65
187۔ الفضل 3 رنومبر 1971ء صفحہ 4
188۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 133
189۔ الفضل 21 رجنوری 1961ء صفحہ 5
فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 133
189.a۔ بشارات رحمانیہ از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب صفحہ 126-127
190۔ مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب کی تحریر سے ماخوذ
191۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 361
192۔ الفضل 21 راگست 1978ء صفحہ 8
193۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
194۔ الفضل 28 رفروری 1978ء صفحہ 8
فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 351
195۔ الفضل 10 رجولائی 1989ء صفحہ 4
196۔ تحریر مکرم مبارک مصلح الدین صاحب سے ماخوذ
197۔ الفضل 5 رجولائی 1973ء صفحہ 4
198۔ الفضل یکم مارچ 1960ء
199۔ کتاب عبداللہ۔ صفحہ 329

200۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

201۔ الفضل 26/اگست 1971ء صفحہ 4

رجسٹر روایات (رفقاء) نمبر 3 صفحہ 92

202۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

203۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 302

204۔ الفضل 26/اگست 1971ء صفحہ 4

205۔ الفضل 4/فروری 1999ء صفحہ 5-6

205.a۔ کتاب ربوہ۔ از ملک خادم حسین صاحب صفحہ 333

205.b۔ مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب کی تحریر

206۔ تابعین رفقاء احمد۔ جلد اول صفحہ 27

207۔ تاریخ احمدیت جلد 5 جدید ایڈیشن صفحہ 24 تا 26

208۔ تابعین رفقاء احمد جلد اول صفحہ 27 تا 62

209۔ الفضل 4/ستمبر 1938ء صفحہ 6

210۔ تابعین رفقاء احمد جلد اول صفحہ 27 تا 62

211۔ حیات طیبہ مؤلف شیخ عبدالقادر صاحب (عرض حال)

212۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

213۔ الفضل 6/اگست 1989ء صفحہ 6

214۔ تاریخ احمدیت جلد نمبر 5 جدید ایڈیشن صفحہ 24 تا 26

215۔ الفضل 6/اگست 1989ء صفحہ 6

216۔ الفضل 17/جون 1939ء صفحہ 8

217۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 146

218۔ ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ۔ نومبر 1986ء صفحہ 11 تا 12

219۔ الفضل 24/اپریل 1943ء صفحہ 4

220۔ الفضل 27/اکتوبر 1976ء صفحہ 1

221۔ تاریخ احمدیت۔جلد 5 جدید ایڈیشن صفحہ 24 تا26
222۔ الفضل27/اکتوبر1976ء صفحہ 1
223۔ الفضل28/اکتوبر1976ء صفحہ 1
224۔ الفضل13/اپریل1945ء صفحہ 2
225۔ رسالہ خالد ربوہ۔دسمبر1999ء صفحہ 23 تا29
226۔ الفضل28/اپریل1981ء صفحہ 5
227۔ الفضل27/مئی1962ء صفحہ 7
228۔ الفضل28/اپریل1980ء صفحہ 5
229۔ الفضل28/اکتوبر1983ء صفحہ 8
230۔ الفضل24/نومبر1983ء صفحہ 6
231۔ الفضل28/اکتوبر1983ء صفحہ 8
232۔ الفضل31/جنوری1979ء صفحہ 8
233۔ ایک مرد خدا۔از ایڈم سن صفحہ 295-296
233.a۔ الفضل15/اگست2003ء صفحہ 1
233.b۔ تاریخ احمدیت۔جلد5 صفحہ 24 تا26
234۔ الفضل15/اگست2003ء صفحہ 1 اور 7
234.a۔ ماہنامہ انصاراللہ وصیت نمبر۔جون2005ء صفحہ 7
235۔ تحریر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب سے ماخوذ
236۔ رسالہ انصاراللہ ربوہ۔دسمبر2003ء صفحہ 38
237۔ تاریخ احمدیت راولپنڈی
238۔ تحریر مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری سے ماخوذ
239۔ راولپنڈی تاریخ احمدیت۔صفحہ 384-385
240۔ الفضل 11/جولائی1991ء صفحہ 1 اور 8
241۔ راولپنڈی تاریخ احمدیت۔صفحہ 380 تا382

242۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 476
243۔ شہدائے احمدیت تا آغاز خلافت رابعہ صفحہ 111
244۔ تحریر مکرم مولانا حافظ محمد صدیق صاحب سے ماخوذ
245۔ تحریر مکرم مولانا ضیاء اللہ مبشر صاحب سے ماخوذ
246۔ تحریر مکرم مولانا مظہر اقبال صاحب سے ماخوذ
247۔ راولپنڈی تاریخ احمدیت۔ صفحہ 382 تا 383
248۔ کتبہ قبر کی تحریر سے ماخوذ
249۔ شہدائے احمدیت آغاز تا خلافت رابعہ صفحہ 112-113
250۔ تحریر مکرم مولانا عبدالحلیم شاہد صاحب سے ماخوذ
251۔ تحریر مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد صاحب سے ماخوذ
252۔ تحریر مکرم مولانا محمد عثمان شاہد صاحب سے ماخوذ
253۔ تحریر مکرم مولانا حافظ عبدالاعلیٰ طاہر صاحب سے ماخوذ
254۔ تحریر مکرم مولانا مظفر احمد باجوہ صاحب سے ماخوذ
255۔ تحریر مکرم مولانا محمد نسیم تبسم صاحب سے ماخوذ
255.a۔ رسالہ خالد۔ نومبر، دسمبر 2002ء صفحہ 70
256۔ تحریر مکرم زبیر احمد خان صاحب سے ماخوذ
257۔ کتاب شعرائے احمدیت از سلیم شاہجہانپوری صفحہ 252
258۔ الفضل 13 رجنوری 1996ء صفحہ 5
259۔ رسالہ مصباح ربوہ۔ فروری 1972ء صفحہ 24
260۔ راولپنڈی تاریخ احمدیت۔ صفحہ 375-376
261۔ الفضل 22 ر اکتوبر 1975ء صفحہ 8
262۔ تحریر مکرم مبارک مصلح الدین صاحب سے ماخوذ
262.a۔ کتاب ''میری یادیں'' از ملک محمد عبداللہ صاحب صفحہ 2 تا 5
262.b۔ تاریخ احمدیت۔ جلد 16 (پرانی) صفحہ 272
262.c۔ تحریر مکرم ڈاکٹر مقبول احمد ملک صاحب سے ماخوذ

262.d۔رسالہ خالد۔نومبر 2010ء صفحہ 23-24

263۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

264۔ تحریر مکرم طارق محمود طارق صاحب سے ماخوذ

265۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

266۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

267۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

268۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

269۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

270۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

271۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

272۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

273۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

274۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

275۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

276۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

277۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

278۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

279۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

280۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

281۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

282۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

283۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

284۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

285۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

286۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

287۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
288۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
288.a۔ رسالہ خالد ربوہ۔ اکتوبر 2009ء صفحہ 36
289۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
290۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
291۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
292۔ مکرم نصیر احمد اختر صاحب سے حاصل کردہ معلومات
293۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
294۔ وکالت دیوان تحریکات جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
295۔ مکرم واصف شہزاد صاحب سے حاصل کردہ معلومات
296۔ مکرم نسیم صدیقی صاحب سے حاصل کردہ معلومات
297۔ مکرم بلال طاہر صاحب سے حاصل کردہ معلومات
298۔ مکرم زاہد محمود صاحب سے حاصل کردہ معلومات
299۔ مکرم نوید مصطفیٰ صاحب سے حاصل کردہ معلومات
300۔ مکرم مرزا فرحان بیگ صاحب سے حاصل کردہ معلومات
301۔ مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب سے حاصل کردہ معلومات
301.a۔ مکرم عدنان احمد ورائچ صاحب سے حاصل کردہ معلومات
301.b۔ مکرم شیخ منصور نعیم صاحب سے حاصل کردہ معلومات
301.c۔ مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب کی تحریر سے ماخوذ
301.d۔ مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب کی تحریر سے ماخوذ
301.e۔ مکرم عبدالباری طارق صاحب کی تحریر سے ماخوذ
302۔ دفتر وقف جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
303۔ دفتر وقف جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
304۔ دفتر وقف جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات
305۔ دفتر وقف جدید ربوہ سے حاصل کردہ معلومات

باب دہم

شخصیات

امراء کرام، صدر صاحبان قبل از قیام پاکستان،
عہدیداران، دیگر شخصیات، راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے،
کراچی کے درویشانِ قادیان،
مؤلفین کراچی تاریخ احمدیت

باب دہم

امراء کرام جماعت احمدیہ کراچی

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے پہلے امیر جماعت ہیں۔آپ کا تقرر بطور امیر جماعت احمدیہ کراچی 1925ء میں کیا گیا۔

آپ کا تفصیلی تذکرہ رفقاء حضرت مسیح موعودؑ میں آچکا ہے۔

مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب

آپ 1891ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام خان احمد خان صاحب ہے۔[1] آپ کے خاندان کو کراچی کے پہلے احمدی خاندان ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس خاندان میں سب سے پہلے مکرم عبد الرزاق خان صاحب کو بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔مکرم عبد الرزاق خان صاحب کی تربیت کے نتیجے میں مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب نے 1916ء میں بیعت کر لی۔[2] پھر آپ کے دوسرے بھائیوں مکرم ایوب خان صاحب اور مکرم اللہ رکھا خان صاحب نے بھی 1921ء میں بیعت کی توفیق پائی۔[3]

مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب کے صاحبزادے مکرم عیسیٰ خان صاحب تحریر کرتے ہیں

کہ:

''ڈاکٹر حاجی خان صاحب چونکہ براہ راست جناب عبدالرزاق خان صاحب کی کفالت میں تھے جو کہ ان کی پڑھائی وغیرہ کا خرچ برداشت کرتے تھے اس لئے انھیں اکثر و بیشتر احمدیت کے بارہ میں کچھ نہ کچھ فرماتے رہا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بھی مطالعہ کے لئے برابر انھیں مہیّا کرتے رہتے تھے۔ جن دنوں ڈاکٹر صاحب میڈیکل کے طالبعلم تھے تو پڑھائی کی شدت اور کتب کی (ضخامتوں) کو دیکھتے ہوئے گھبرا جایا کرتے تھے تو جناب عبد الرزاق خان صاحب انھیں بہت سمجھایا کرتے تھے اور پڑھنے کا شوق دلاتے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بھی کثرت سے مطالعہ کرنے کو فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ انہوں نے ڈاکٹری کی تعلیم بھی مکمل کر لی اور اپنے بڑے بھائی کی وساطت سے بیعت کے لئے بھی لکھ دیا۔

اس کے بعد ان کی پہلی پوسٹنگ بغداد میں ہوئی۔ یہ غالبًا 1920ء کے اوائل کا ذکر ہے کہ ان کی شادی بھی اچانک اندور کے ایک خاندان کی لڑکی سے طے پا گئی۔ جونہی شادی پایہ تکمیل کو پہنچی دوسرے دن ہی انھیں بغداد جانے کے آرڈر مل گئے۔ اس طرح سے وہ اپنی اہلیہ کو کراچی میں اپنے بڑے بھائی کے ہاں چھوڑ کر چلے گئے۔

ریویو آف ریلیجنز کا مطالعہ وہ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ کیونکہ یہی ایک انگریزی رسالہ اُن دنوں مہیّا تھا۔ اُن دنوں سگریٹ نوشی کی بھی انھیں بہت عادت تھی۔ چونکہ شوقین مزاج تھے اس لئے ہیٹ وغیرہ کا استعمال بھی کثرت سے کرتے اور لباس کے مطابق اس کا بھی استعمال رہتا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹروں کے ساتھ ہر قسم کی مجلسوں میں بھی شمولیت اختیار کیا کرتے تھے۔ ایک دن ریویو آف ریلیجنز میں کوئی ایسا مضمون نظر سے گزرا جس نے ان کی زندگی میں ایک ہیجان کی سی کیفیت پیدا کر دی چنانچہ پھر انہوں نے اس قدر سادگی اختیار کی اور اس قدر خدا کی طرف دھیان لگا لیا جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

بغداد سے واپس آ کر ان کی پوسٹنگ میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے میر پور ماتھیلو میں ہو گئی۔ پھر آپ کا تبادلہ کراچی میں ہو گیا اور سول ہسپتال کراچی میں ڈیوٹی دیتے رہے۔ آپ کی پہلی بیوی 1923ء میں فوت ہو گئیں۔ اس کے بعد آپ نے دوسری شادی کی۔ آپ 1924ء میں

میڈیکل آفیسر عدن بھی رہے۔ 1925ء میں کامران جو کہ بحیرہ احمر میں ایک جزیرہ ہے وہاں پورٹ ہیلتھ آفیسر کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا۔ آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں آپ کے ایک ساتھ ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند صاحب بھی احمدی ہو گئے۔ جو بعد میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہاؤس فزیشن بھی رہے۔[4] ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اپنی سوانح عمری ''نشان کبیر'' میں تحریر کرتے ہیں:

'' میں آپ کو بتاؤں کہ میں احمدی کس طرح ہوا............ 1921ء میں مَیں نے بمبئی میں ڈاکٹری کی سند حاصل کی لیکن 1922ء میں حکومت نے ہمیں پھر بمبئی بھیجا............ ہماری کلاس کا ایک ڈاکٹر مرحوم عبدالعزیز عباسی ان دنوں ایم بی بی ایس کی ڈگری لینے کے لئے بمبئی میں رہتا تھا اور ایک ہوسٹل میں رہائش پذیر تھا۔ انہوں نے ایک دن ہمیں شام کو چائے پر مدعو کیا۔ وہاں ایک مومن صورت، باریش ڈاکٹر حاجی خان صاحب سے پہلی بار ملاقات ہوئی جو ہماری کلاس کا سندھی ڈاکٹر تھا جس کی تبدیلی سندھ سے عدن ہوئی تھی اور جہاز کے انتظار میں بمبئی میں مقیم تھا۔ جب چائے کا دَور ختم ہوا تو سب نے فیصلہ کیا کہ آج ہندوؤں کی دیوالی کی رات ہے کہیں سیر کو چلیں۔ لیکن کہاں؟ بازارحسن دیکھیں۔ لیکن ڈاکٹر حاجی خان صاحب اَڑ گئے اور وہاں جانے سے انکار کر دیا۔

ہم لوگ بھی جو پانچ ڈاکٹر تھے ضد میں آ گئے کہ چلنا تو وہیں ہے۔ ڈاکٹر حاجی خان صاحب کو بہت کہا لیکن وہ ماننے والے نہ تھے۔ آخر سب نے ان کو پکڑ لیا اور گھسیٹ گھسیٹ کر ان کو بے حال کر دیا۔ آخر مجبور ہو کر ناچار بے چارے چل پڑے۔ بمبئی کے بازارحسن میں اس رات بڑی رونق تھی اور نظارہ تھا۔ لیکن اچانک مَیں نے دیکھا کہ ڈاکٹر حاجی خان صاحب بالکل نہیں دیکھ رہے۔ ان کا سر نیچے تھا اور آنکھیں زمین میں گڑی ہوئی، چل رہے تھے۔ میری توجہ تعجب کے ساتھ ان کی طرف ہو گئی اور مَیں نے دیکھا کہ آخر تک ان کا یہی حال رہا اور یہی طرز رہی۔ میں بہت متاثر ہوا۔ غَضِّ بصر کی یہ نایاب نیکی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ مجھے علم نہ تھا کہ وہ احمدی ہیں لیکن میں نے محسوس کیا کہ وہ ولی صفت انسان ہیں۔

خیر وہ وقت گزر گیا۔ تین سال بعد 1925ء میں پھر دوبارہ بمبئی میں وہ مجھے مل گئے۔ وہ عدن سے 1924ء میں واپس آ کر 1925ء میں پھر کامران تبدیل ہو کر جا رہے تھے اور مَیں عدن جانے کے لئے بمبئی پہنچا تھا۔ دونوں اپنے اپنے جہاز کے انتظار میں جی ٹی ہاسپٹل بمبئی میں متعین

تھے۔

ایک دن میں بیٹھا تنخواہ کا بل بنا رہا تھا جو انہوں نے دیکھا تو پوچھا کیا تنخواہ کا بل بنا رہے ہیں؟ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب کیا کروں روپیہ نہیں ہے۔ خیال آیا کہ یہیں اپنی تنخواہ لے لوں کہنے لگے ،سفر کے دوران تنخواہ نہیں مل سکتی۔ عدن پہنچ کر ہی آپ کو ملے گی۔ مجھ سے آپ سو روپیہ لے لیں پھر بھیج دینا۔ یہ کہہ کر سو روپیہ کا نوٹ جیب سے نکال کر میرے آگے رکھ دیا۔مَیں حیرت میں ڈوب گیا۔ عجیب انسان ہے! بغیر میرے مانگنے کے اپنی طرف سے مجھے دے رہا ہے اور اتنی جلدی میں ۔ان کی ایک نیکی میں نے پہلے مشاہدہ کی تھی پھر یہ دوسری نیکی۔مَیں بہت متاثر ہوا۔ بہت متاثر ہوا۔ پھر چند دنوں میں میرے والد صاحب نے مجھے روپے بھیجے تو وہ سو روپے میں نے شکریہ کے ساتھ ان کو واپس کر دئے۔

پھر ایک دن میں ان کی رہائش گاہ پر گیا تو دیکھا کہ میز پر ایک کتاب پڑی ہے۔ میں نے اٹھا لی۔ دیکھی تو چونک پڑا۔ یہ کتاب انگریزی میں بنام ''احمد'' سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی شائع کردہ تھی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کا انگریزی ترجمہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب شاید احمدی ہیں۔اب میں نے ان سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب! کیا آپ احمدی ہیں؟ تو جواب میں فرمایا اور کیا ہی عجیب روح پرور الفاظ تھے کہ ''خدا کے فضل سے مَیں احمدی ہوں۔'' میں حیران کا حیران ۔ کہتے ہیں خدا کے فضل سے میں احمدی ہوں۔ خدا کے فضل سے!! کیا احمدی ہونا خدا کا فضل ہے۔ بس ایک تیر تھا جو میرے دل پر لگا اور دل کے طبق کھول گیا کیونکہ جو نیکیاں میں نے ان کی دیکھی ہیں وہ تو واقعی خدا کا فضل ہیں۔لیکن ان کا احمدی ہونا بھی خدا کا فضل ہے!!! اب میں نے ان سے سوال کیا کہ اچھا بتائیں کہ مرزا صاحب۔۔۔۔ کیسے ہو سکتے ہیں تو بجائے لمبے چوڑے دلائل اور آیات قرآنی سنانے کے انہوں نے ایک اور ہی طرز میں مجھے سمجھایا اور کیا ہی اچھا سمجھایا اور بہت مؤثر انداز میں۔

فرمایا۔ دیکھو ڈاکٹر صاحب! اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری ہدایت کے لئے بھیجا تھا۔ ''سمجھا''۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری ہدایت کے لئے بھیجا تھا یہ جواب سُن کر میں اتنا تو مان گیا کہ ڈاکٹر حاجی خان صاحب یقیناً ہدایت یافتہ ہیں ۔ وہ ہدایت کے راستہ پر ہیں۔اس میں کیا شک ہے ۔ پھر ظاہر ہے کہ مرزا صاحب واقعی ہدایت لے کر آئے تھے۔ ان کے یہ الفاظ ایک زلزلہ

میرے دل میں ڈال گئے جن سے ایک نور اور ایمان کی چنگاری میرے دل میں بھڑکی۔ بس یہی الفاظ، ابتداء تھے میری احمدیت کی۔ اُن کا نیک نمونہ چند سادہ الفاظ کے ساتھ مل کر کام کر گیا۔ تب میں نے ان کو کہا کہ اچھا یہ کتاب مجھے پڑھنے کے لئے دیں گے؟ فرمایا بڑی خوشی سے''۔[5]

ڈاکٹر حاجی خان صاحب ایک معزز افغان خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد محترم خان احمد خان صاحب کو گورنمنٹ کی اعلیٰ خدمت کے صلے میں '' خان صاحب'' کا خطاب ملا تھا۔

ڈاکٹر صاحب بڑے ملنسار اور خوش اخلاق بزرگ تھے۔ نماز، روزہ اور تلاوت قرآن پاک کے اشد پابند تھے اور دعوت الی اللہ کے دل سے شیدائی۔ ملازمت کے ایام میں بھی جہاں رہے آنزیری مربی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب موصی تھے اور چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنی پرائیویٹ آمدنی کا پورا پورا حساب کر کے حصہ وصیت ادا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے چندوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ کراچی کے بجٹ کی ادائیگی اکثر سو فیصدی سے زائد رہا کرتی تھی۔

آپ اپنی ڈسپنسری میں بھی بڑی خوش الحانی سے قرآنی آیات پڑھا کرتے تھے۔ جن سے سننے والوں پر خاص اثر ہوتا تھا۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے 34-1933ء اور 41-1940 میں صدر اور 1947ء میں امیر جماعت رہے۔[6] نیز جماعت ہائے احمدیہ سندھ کے امیر بھی رہے۔[7]

آپ عرصہ تک دل کے عارضہ میں مبتلا رہ کر 2 ستمبر 1957ء کو فوت ہوئے۔[8]

مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب

آپ 1905ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت شیخ نیاز محمد صاحب تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[9]

مکرم برکت اللہ ایڈووکیٹ صاحب کے مطابق مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب اپنا نام جی این احمدی لکھا کرتے تھے۔[10] جبکہ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کے مطابق آپ اپنا نام این ایم احمدی لکھا کرتے تھے۔[11] ان دونوں روایات کو مدنظر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے

کہ آپ جی این ایم احمدی نام لکھتے ہوں گے جس سے ”غلام احمد نیاز محمد“ نام بنتا ہے۔

تقسیم ہندوستان سے پہلے آپ CMH کراچی میں تعینات تھے۔ بعد ازاں کراچی سے آپ کا تبادلہ عراق ہو گیا تھا جہاں سے تقسیم ہندوستان کے قریب آپ دوبارہ CMH کراچی میں تعینات ہو گئے تھے۔ 12 مکرم حافظ عبد السلام صاحب کے مطابق آپ ملٹری ہسپتال کے کمانڈر تھے۔ 13 کراچی میں قیام کے دوران آپ 42-1941ء میں جماعت کراچی کے سیکرٹری امور خارجہ اور 44-1943ء میں سیکرٹری وصایا رہے۔ 14

آپ کی دوبارہ کراچی تعیناتی کے دوران 1947ء میں آپ کو امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر کیا گیا کیونکہ ڈاکٹر حاجی خان صاحب کا تبادلہ اندرون سندھ ہو گیا تھا۔ آپ کی امارت کے دوران ہی قیام پاکستان کا عمل وقوع پذیر ہوا۔ 15

اخبار ڈان کراچی نے تقسیم ہندوستان کے وقت قادیان کے تشویشناک ماحول کی جو خبر شائع کی اس میں مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے:

”گزشتہ چند دنوں سے جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کو سکھوں کے ایک مخالف گروہ نے محاصرہ میں لے رکھا ہے۔ باہر کی دنیا سے سلسلہ مواصلات منقطع ہے۔ کسی گھڑی حملہ ہوسکتا ہے۔ گردونواح کے دوہزار مسلمانوں نے یہاں پناہ لے رکھی ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان کے سربراہ نے ”ڈاکٹر احمد“ امیر جماعت احمدیہ کراچی کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ خطرہ کے پیش نظر تجویز ہے کہ عورتوں اور بچوں کو کسی محفوظ مقام پر بھجوا دیا جائے۔

ڈاکٹر احمد نے ایک بیان میں کہا کہ ممبران جماعت احمدیہ کراچی و دیگر مقامات تشویش میں ہیں کہ مبادہ حضرت امام جماعت احمدیہ کو کوئی گزند نہ پہنچے، جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ خطرات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ قادیان ضرور جائیں گے۔“ 16

اور پھر سب سے پہلا وفد جو حفاظت مرکز قادیان کے لئے قادیان پہنچا وہ آپ کے دور امارت میں کراچی کے نوجوانوں کا وفد تھا۔

مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب کا ایک اہم کارنامہ احمدیہ ہال کراچی کی تعمیر کے منصوبہ کا آغاز ہے۔ اس بارے میں مکرم حافظ عبد السلام صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی تحریر فرماتے ہیں کہ:

''تقسیم ملک سے پہلے کراچی کی جماعت نہایت مختصر تھی ان کے پاس دارالمطالعہ (لائبریری واقع ایم اے جناح روڈ) تھا۔اسی کے ہال میں نماز جمعہ ہوتی تھی۔ بریگیڈئر غلام احمد صاحب امیر تھے۔(قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کے کراچی آنے کی وجہ سے جماعت کراچی کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوگیا۔مؤلف) ایک مرتبہ امیر صاحب نے مجھے جمعہ پڑھانے کے لئے کہا اور فرمایا کہ 10 ہزار روپے کی تحریک کروں تا کہ احمدیہ ہال کی خالی جگہ پر ہم کچھ عارضی تعمیر کر لیں تا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کر سکیں۔''

مکرم حافظ صاحب مزید فرماتے ہیں کہ:

''پہلی تحریک انہوں نے دس یا پندرہ ہزار روپے کی کروائی دوسری تحریک 20 ہزار روپے کے لئے کروائی۔اس دوران امیر صاحب کا تبادلہ لاہور ہوگیا اور وہ غالباً جون یا جولائی 1948ء میں کراچی سے چلے گئے۔'' [17]

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ لاہور میں قیام پذیر تھے اور جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی کے صدر رہے۔ ہر وقت مرکز سے حکم کے منتظر رہتے تھے۔قرآن پاک، کتب احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کثرت سے کرتے۔قرآن پاک کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔ بڑے دعا گو، متقی اور پرہیز گار تھے۔اگر کسی نے کوئی کام بتایا تو وقت اور روپیہ خرچ کر کے اس کام کی تکمیل کے لئے کوشش کرتے۔

نظام جماعت کی مثالی رنگ میں اطاعت کرتے۔ضرورت منداحباب کی خفیہ مدد کرتے تھے۔کسی کو جعلی ڈاکٹری سرٹیفکیٹ نہ دیتے۔ نماز کے وقت اگر کوئی موجود نہ ہوتا تو خود ہی (دعوت) دیتے۔ [18]

آپ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی مغربی افریقہ کے ممالک کے لئے جاری کردہ تحریک ''مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو'' کے تحت آپ پہلے ڈاکٹر تھے جو 1971ء میں مغربی افریقہ تشریف لے گئے جہاں آپ غانا میں تین سال سے زائد عرصہ تک خدمات انجام دینے کے بعد 1974ء میں واپس تشریف لائے۔ [19]

آپ نے 29 اور 30 ستمبر 1976ء کی درمیانی شب وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ [20]

مکرم حافظ عبد السلام صاحب

آپ اپنی سوانح کے بارے میں خود بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’میں 6 ستمبر 1892ء میں جالندھر کے مضافات میں بستی شیخ درویش میں پیدا ہوا۔ والد صاحب کا نام محمد حیات علی صاحب تھا۔ ابتدائی تعلیم پرانے طریقہ پر ہوئی۔ نانی صاحبہ نے دینی تربیت میں گہرا حصہ لیا۔ ان کی وجہ سے قرآن کریم کی طرف رغبت ہوئی۔ 1912ء میں بعض احمدی رشتہ داروں اور چند دوسرے احمدی بھائیوں کی (دعوت الی اللہ) کے نتیجے میں بیعت کی۔ خدا کے فضل سے اپنے خاندان میں پہلا احمدی ہوں۔ حفظ قرآن 1910ء سے قبل شروع کیا۔ چنانچہ گھر میں ہی ایک سال میں 7 سپارے حفظ کئے۔ بعد ازاں 1910ء میں ملازمت کے سلسلہ میں شملہ گیا تو وقت نہ ملنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ بھول گیا۔ 1913ء میں حافظ روشن علی صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (ابھی خلیفہ نہیں تھے) کے ساتھ شملہ تشریف لائے۔ حضرت حافظ صاحب نے قرآن کے پہلے سپارے کے چند رکوع کا درس دیا۔ یہ میرا پہلا درس تھا جو سنا۔ میں حیران رہ گیا کہ قرآن کریم میں ایسی باتیں لکھی ہیں۔ بس اس وقت تہیہ کر لیا کہ قرآن ایسے یاد کرنا ہے جیسا حافظ صاحب نے کیا ہے۔ پس اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ 1916ء تک قرآن حفظ کر لیا۔ **الحمد للّٰہ علیٰ ذالک**۔ کم از کم 40 مرتبہ تراویح میں سنانے کی توفیق و سعادت ملی۔ بیت مبارک ربوہ پختہ بننے کے بعد 2 مرتبہ قرآن سنایا۔ سننے والوں میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور مولوی فرزند علی خان صاحب بھی شامل تھے۔

1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے ان کی وفات سے پہلے ساری جماعت کے ساتھ ملاقات کا موقع ملا۔ مجھے یاد ہے کہ مولوی محمد علی صاحب بھی آئے اور حضور کی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جس سے ان پر رقت طاری ہو کیونکہ بڑے آدمی کا مجلس میں رونا اچھا نہیں لگتا۔

میری جماعتی خدمات کا آغاز 1914ء میں شروع ہو گیا تھا۔ اس زمانے میں جماعتوں میں صرف صدر اور سیکرٹری ہوا کرتے تھے۔ میں شملہ کی جماعت کا اسسٹنٹ سیکرٹری تھا۔ میرے

ذمہ جماعتی کارروائی نوٹ کرنا تھا۔ چنانچہ چند مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لیکچرز نوٹ کرنے کا موقع بھی ملا۔ 1926ء میں سیکرٹری (دعوت الی اللہ) مقرر ہوا۔ خان صاحب برکت علی خان صاحب مرحوم کے بعد شملہ کی جماعت کا امیر بنا۔ 1935ء میں حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب ایگزیکٹوکونسل کے ممبر بن کر تشریف لائے ۔اس زمانے میں عہدیداروں کا انتخاب ہونا تھا۔ میں نے چوہدری صاحب نے کہا کہ ہم آپ کو امیر بنائیں گے انہوں نے بعض ٹیکنیکل اعتراضات پیش کئے۔ میں نے حضرت مصلح موعود کو لکھا ۔حضور نے فیصلہ فرمایا کہ چوہدری صاحب کو امیر نہ بنایا جائے۔ 1942ء میں دہلی اور شملہ کی جماعتیں اکٹھی کر دی گئیں۔ بابو نذیر احمد صاحب مرحوم امیر مقرر ہوئے۔نئی دہلی کے لئے میں نائب امیر بنایا گیا بعد میں حضرت صاحب نے فیصلہ میں ترمیم کر کے مجھے دہلی کا امیر مقرر کر دیا۔ 1947ء تک ایسا رہا۔‘‘

تقسیم ہند کے بعد یکم ستمبر 1947ء کو آپ مع خاندان کراچی آ گئے۔آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’خاکسار اپنے دفتر میں اسسٹنٹ (کلرک) بھرتی ہوا تھا۔ بعد ازاں محض اللہ کے فضل سے اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر بنا۔ بالعموم میری ترقی کے وقت قانون بنا کر روکنے کی کوشش کی جاتی تھی............تقسیم ملک سے پہلے کراچی کی جماعت نہایت مختصر تھی............ بریگیڈئر غلام احمد صاحب امیر تھے............ایک مرتبہ امیر صاحب نے مجھے خطبہ پڑھانے کے لئے کہا اور فرمایا کہ 10 ہزار روپے کی تحریک کروں تا کہ احمدیہ ہال کی خالی جگہ پر ہم کچھ عارضی تعمیر کر لیں تا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کر سکیں............اس دوران بریگیڈئر صاحب کا تبادلہ ہو گیا اور خاکسار امیر بن گیا۔ہم نے احمدیہ ہال پر عارضی چھت ڈال دی۔ پلر بنوائے............فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپریل 1949ء میں ڈپٹی کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس بن کر لاہور چلا گیا۔ وہاں سے 1952ء کے شروع میں ربوہ چلا گیا۔ ربوہ میں کراچی سے میرے افسران نے خط لکھا کہ تم دو سال کے لئے پھر آ جاؤ۔ میں نے حضرت مصلح موعود سے معاملہ عرض کیا۔حضور خاموش رہے پھر فرمایا کہ آپ نے مشورہ مانگا ہے۔آپ خود کیا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ حکم فرمائیں۔آپ نے فرمایا کہ لکھو کہ تم لوگوں نے مجھے ناکارہ سمجھ کر ریٹائر کیا تھا اب مجھ ناکارہ کو اپنا روپیہ کیوں دیتے ہو حساب کتاب کے لئے۔ سو اس طرح میں نے انکار کر

دیا۔ دراصل میں ربوہ میں صرف 6 ماہ گزارنے گیا تھا۔ 3-4 ماہ گزرنے کے بعد پریشان ہوا کہ اچھا بھلا آدمی تھا بے کار ہو کر رہ گیا ہوں۔ چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن انور صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعے حضور کی خدمت میں 3 سالہ وقف بعد از ریٹائرمنٹ پیش کیا۔ حضور نے تحریر فرمایا ''اچھا ہے ربوہ آجائے''۔ صدر انجمن احمدیہ نے خاکسار کو بطور نائب ناظر بیت المال کے مانگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نہیں اس کو وکیل الدیوان بننا ہے۔ ساتھ ہی وکیل اعلیٰ بھی مقرر فرمایا۔ اور دفتر والوں کو لکھا کہ تمہاری اتنی عمر نہیں جتنا اس کا تجربہ ہے اس لئے وکیل اعلیٰ بنایا ہے۔ پھر 2 سال کے بعد رخصت لے کر مکان بنوانے کراچی آیا۔ کراچی کی جماعت نے حضور کی اجازت سے مجھے دارالصدر کوٹھی کی تعمیر کا انچارج مقرر کر دیا۔ سیکرٹری تعمیر شیخ عبد الحق صاحب تھے۔ ہم نے کام شروع کر دیا۔ میرے وقف کے تین سال پورے ہونے والے تھے اس لئے خط لکھ کر رکھا ہوا تھا کہ حضور کی بیماری کی اطلاع ملی۔ نہ جانے کیا جذبہ تھا میں نے خط پھاڑ دیا (یہ 1954ء کی بات ہے)۔ اب میں ربوہ میں مستقل طور پر جماعت کی خدمت کر رہا تھا۔ 1955ء میں حضور علاج کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے۔ ان دنوں حضور نے ایک خاص کمیٹی بنا دی تھی جو اختلافی امور کا فیصلہ کرنے کی ڈیوٹی دیتی تھی۔ اس کمیٹی کے چار ممبران تھے۔ تحریک جدید سے میاں عبد الرحیم احمد صاحب اور خاکسار، صدر انجمن احمدیہ سے حضرت میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) اور ناظر بیت المال عبدالحق رامہ صاحب۔ ''

حضور کی اس بیماری کے دوران آپ کی درخواست پر حضور نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو وکیل اعلیٰ فرمایا۔ آپ وکیل المال ثانی بن گئے لیکن چند دنوں کے بعد آپ وکیل المال اول کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد محترم میر داؤد احمد صاحب کے مشورہ پر دوبارہ وکیل المال ثانی مقرر ہوئے اور آخر 1972ء تک وہاں خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ [21]

تحریک شدھی کے موقع پر حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر 3 ماہ کے وقف پر ملکانہ کے علاقے میں دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے۔

اگست اور ستمبر 1928ء میں حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کے پانچ پاروں کا درس دیا۔ اس درس کے دوران محترم حافظ صاحب مسجلین کی جماعت میں شامل ہوئے۔ مسجلین کا

روزانہ امتحان لیا جاتا تھا۔آخر میں درس کے سب امتحانات میں نتائج کے لحاظ سے پوزیشن حاصل کرنے والوں کوحضور نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔محترم حافظ صاحب نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔[22]

آپ جولائی 1948ء سے اپریل 1949ءتک امیر جماعت احمدیہ کراچی رہے۔[23]

آپ 5 مئی 1992ءکو وفات پا گئے۔[24]

محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب

آپ 4 نومبر 1901ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والدمحترم کا نام حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب ہے جنہوں نے 1904ء میں سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب نے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔آپ ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی ہوئے۔یہاں آپ لیفٹیننٹ کے عہدہ پر فائز تھے۔آپ کی دوشادیاں ہوئیں۔پہلی محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ کے ساتھ اور دوسری محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔

ملازمت کے سلسلے میں 1925ء میں قصبہ روپڑ ضلع انبالہ کی میونسپل کمیٹی کے ایگزیکٹیو آفیسر مقرر ہوئے۔اس کے بعد مظفرگڑھ میں پنچایت آفیسر کے طور پر کام کرتے رہے۔ان دنوں آپ کے ساتھ وہاں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بطور سول سرجن کام کرتے تھے۔آپ نے قصور میونسپلٹی کے ایگزیکٹیو آفیسر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔1938ء میں جمشید پور صوبہ بہار میں ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل ملز میں ٹاؤن سپرنٹنڈنٹ کے منصب پر فائز ہوئے اور تقسیم ہندوستان (1947ء) تک اس منصب پر فرائض انجام دیتے رہے۔جمشید پور میں آپ امیر جماعت رہے اور پھر صوبہ بہار کے صوبائی امیر جماعت احمدیہ مقرر کئے گئے۔جمشید پور میں آپ کی تحریک پر تمام احباب جماعت نے بیت الذکر کی تعمیر کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کے وعدہ جات کئے اور کچھ ادائیگی بھی کر دی لیکن تقسیم ہند کی وجہ سے یہ رقم کسی دوسری بیت کے لئے دے دی گئی۔امیر جماعت جمشید پور مقرر ہونے سے پہلے آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور کے فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ نے امیر جماعت مقرر ہوتے ہی جماعت جمشید پور میں ایک نئی روح پیدا کر دی۔

آپ کی وفات پر جماعت احمدیہ جمشید پور نے قرارداد پاس کی اور اس میں تحریر کیا کہ:

''آپ............ جماعت کی تربیت، ہر جہت سے اس کی ترقی اور نگہبانی کا ایک خاص ملکہ رکھتے تھے۔ جمشید پور کی جماعت پر ان کا خاص احسان ہے اور ہم لوگ کبھی بھی اسے فراموش نہیں کر سکتے۔''

تقسیم ہند کے بعد آپ کراچی تشریف لے آئے اور 1949ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے امیر جماعت مقرر ہوئے اور 1959ء میں اپنی وفات تک امیر جماعت کراچی رہے اور اس کمزور جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقیات کی انتہا تک پہنچا دیا۔ یہ ترقی دیگر جماعتوں کے لئے ایک مثالی ترقی تھی جس کا ذکر حضرت مصلح موعود اکثر فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ:

''چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم واقعی بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی وہ خدمات جن کی ان کو اپنی زندگی کے آخری سالوں میں کراچی کے امارت کے زمانے میں توفیق ملی، خصوصیت سے بہت نمایاں ہیں کہ دیکھتے دیکھتے ایک عام جماعت اخلاص، قربانی اور تنظیم میں خدا کے فضل اور توفیق سے ایک مثالی جماعت ہوگئی۔''

محترم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی فرماتے ہیں کہ:

''جماعت کراچی کو منظّم کرنے کے لئے اس کو حلقوں میں تقسیم کرنا، ان کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا اور ہر ایک سیکرٹری کو اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے توجہ دلانا، یہ مرحوم کے ایسے کام تھے جن سے آپ نے جماعت احمدیہ کراچی کو اپنے تمام عرصہ امارت میں تقویت دی............ موجودہ وقت میں اس جماعت (یعنی کراچی) کے جتنے بھی اچھے کارکن ہیں، وہ سارے آپ کی تربیت کا ثمرہ ہیں۔''[25]

آپ کی زندگی ایک سبق آموز زندگی ہے۔ وہ ایک عالم باعمل تھے۔ وہ بہترین ادیب و شاعر تھے۔ آپ کا ادبی نام ابوحمید اور تخلص ظفر تھا۔ اس طرح آپ ادبی دنیا میں ابوحمید ظفر کے نام سے مشہور تھے۔ آپ میں انتظامی قابلیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ قوت فیصلہ اعلیٰ درجہ کی تھی۔ آپ نہایت نرم دل اور بنی نوع انسان کے ہمدرد اور خدمت گزار تھے۔ آپ خدا اور رسول کے سچے عاشق تھے۔

آپ کے دور امارت کراچی کے دوران ایک فتنہ منافقین اٹھا۔ آپ نے نہایت خوش اسلوبی اور دانشمندی سے اس فتنہ کا سدّ باب کیا اور اس کی جڑیں کراچی سے اکھیڑ دیں اور جماعت احمدیہ کراچی کو اس طرح منظّم کیا کہ سب خورد و کلاں ایک خاندان کی طرح ہو گئے اور تمام کارکن ایک ٹیم کی طرح کام کرنے لگے۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے اس قدر محبوب امیر تھے کہ ایک مرتبہ آپ کا تبادلہ حیدر آباد (سندھ) ہو گیا تو جماعت احمدیہ کراچی نے پھر بھی آپ ہی کو امیر جماعت کراچی کی حیثیت سے منتخب کیا۔

یہ آپ کی تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کی بھاگ دوڑ آپ کے بڑے صاحبزادے محترم چوہدری حمید نصراللہ کے ہاتھ میں رہی۔ آپ امیر جماعت احمدیہ لاہور رہے۔[26]

آپ کے بارے میں محترم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی فرماتے ہیں کہ:

”چوہدری صاحب میں، مَیں سمجھتا ہوں کہ کئی خوبیاں تھیں۔ ان میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے اردگرد آدمیوں کو جمع کرنے کی بڑی صلاحیت رکھتے تھے اور ان کا طریق کار کام لینے کا یہ تھا کہ کوئی کام کرنے والا انکار نہیں کر پاتا تھا۔ The way he would tell him یا ان کا اپنا جو نیک یا محبت کا سلوک ہوتا تھا۔ ہر ایک کے غم میں یا دکھ میں شریک ہونا۔ یہ ان کا خاص خاصہ تھا۔ اور جماعت کے اندران کا طریق کار یہ تھا کہ آپ اگر ان کے پاس چلے جائیں، قطع نظر اس کے کہ آپ کا ذاتی تعلق ان کے ساتھ ہے یا نہیں۔ اگر ان کو پتہ چل جائے کہ آپ کا تعلق جماعت کے ساتھ ہے اور آپ ایک نیک آدمی کی اولاد ہیں تو He was all out to go out of the way to assist you. اور طریق کار یہ ہوتا تھا ان کا میں نے خود سنا ہے کہ بیٹھے ہوئے ٹیلیفون کر رہے ہیں تو کسی سے سفارش کرنی ہوتی تو یہ کہنا کہ یہ مجھ پر ذاتی احسان ہوگا اگر میرے دوست کا کام ہو جائے۔ .This was Abdullah

مومن کا درد دل رکھنے والے انسان تھے اور اگر ان کو جب بھی کبھی یہ علم ہو کہ جماعت کے کسی خادم یا خادم کی اولاد کو ان کی ضرورت ہے تو بغیر تخصیص، قطع نظر اس کے کہ اس کا دنیاوی

Status کیا ہے، اس کی ہمیشہ مدد کیا کرتے تھے۔‘‘ 27

آپ 13 جون 1959ء کو وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ امیر جماعت احمدیہ کراچی کے عہدہ پر فائز تھے۔ 28

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب

آپ 15/اکتوبر 1919ء کو دولت نگر ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ 29 آپ کے آباؤاجداد اسلام قبول کرنے سے قبل برہمن (ہندو) تھے۔ آپ کے ایک بزرگ کشمیر سے ہجرت کر کے کرم پور آئے اور بعد میں دولت نگر میں مستقل قیام کیا۔

آپ کے کزن مکرم شیخ خادم حسین صاحب جو گوجرانوالہ میں رہتے تھے، نے 1933-34ء میں آپ کو احمدیت کی طرف توجہ دلائی، لٹریچر بھی دیا۔ لیکن آپ احمدیت کی طرف ایک مولوی صاحب کی تقریر سے راغب ہوئے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک بکرا ہے جو سوا سیر دودھ دیتا ہے۔ محترم شیخ صاحب کی عمر اس وقت 12 سال تھی۔ آپ کو یہ بات درست معلوم نہیں ہوئی۔ کچھ دنوں بعد مکرم شیخ خادم حسین صاحب دوبارہ ملے۔ آپ نے ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ بعد میں آپ کو معلوم چلا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہوا ہے، لیکن وہ کسی اور رنگ میں ہے۔ مولوی صاحب نے جو ذکر کیا تھا وہ Out of context تھا۔ بہرحال یہ آپ کا احمدیت سے پہلا تعارف تھا۔

مکرم شیخ خادم حسین صاحب کے ذریعہ آپ کا احمدیت سے تعلق پیدا ہوا، ان کے ہمراہ آپ 1939ء میں پہلی مرتبہ جوبلی کے جلسہ پر قادیان تشریف لے گئے۔ 1942ء میں آپ نے بیعت کر لی۔ اس وقت آپ دہلی میں رہائش پذیر تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کرنے میں محترم فضل محمد خان صاحب، جو مکرم حسن محمد خان عارف صاحب آف تحریک جدید کے والد تھے، نے بھی حصہ لیا۔

آپ کے والد محترم نے آپ کی شدید مخالفت کی، جبکہ والدہ محترمہ نے بیعت کر لی تھی لیکن چھوٹے بھائیوں کے دباؤ میں آ کر انہوں نے کہہ دیا کہ وہ احمدی نہیں جبکہ دل سے وہ احمدی تھیں۔

1947ء میں آپ پاکستان آ گئے۔ محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے آپ کو نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر فرمایا۔

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کے مطابق 1953ء کے دور ابتلاء میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر فرمایا (جبکہ نگرانی محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی تھی) کیونکہ محترم چوہدری عبداللہ صاحب سرکاری ملازم تھے۔ جب تک یہ دور ابتلاء قائم رہا آپ امیر جماعت رہے۔ 1954ء میں محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب دوبارہ امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر کر دئے گئے۔ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کے مطابق انھیں محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے مشورہ پر امیر جماعت مقرر کیا گیا تھا۔ محترم شیخ صاحب 1959ء تک نائب امیر رہے۔ 1959ء میں محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد آپ کو امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر کیا گیا اور اس عہدے پر آپ 1965ء تک فائز رہے۔

1953ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے صدر انجمن احمدیہ کراچی قائم فرمائی تو آپ اس کے ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اسی طرح جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی علالت کے پیش نظر نگران بورڈ قائم کیا گیا تو آپ بھی اس کے ممبر منتخب ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا تین روزہ جلسہ سالانہ جو 1964ء میں احمدیہ ہال میں منعقد ہوا وہ بھی آپ ہی کے دور امارت میں ہوا۔ اسی طرح فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی اور ٹی آئی پرائمری و سیکنڈری اسکول عزیز آباد کا قیام بھی آپ کے دور امارت میں ہوا۔ 30

مکرم شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ:

''1953ء کے فسادات کے............ایام میں جماعت پر عجیب سختی کا وقت تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر تقریر کی پابندی تھی اس لئے حضور نے خطبہ پڑھنا چھوڑا ہوا تھا۔ ڈاک پر سنسر تھا۔ جماعت کے اخبار اور رسالہ جات پر ہر قسم کی پابندی پنجاب گورنمنٹ نے عائد کی ہوئی تھی۔ تمام خط و کتابت بذریعہ اسپیشل میسنجر ہوتی تھی۔ ڈاک ربوہ سے پہلے میرے پاس کراچی آتی تھی اور پھر تمام جماعتوں کو یہاں سے تقسیم ہوتی تھی۔ اسی طرح حضرت صاحب کے ارشادات جماعت کے عہدیداروں کے ذریعہ احباب جماعت تک پہنچائے جاتے تھے۔ اس سے قبل ''المصلح'' کے نام سے کراچی جماعت نے ایک اخبار جاری کیا تھا۔ جب ''الفضل'' پر پابندی لگی

تو یہ اخبار صدر انجمن کے سپرد کر دیا گیا جس کو الفضل کے عملہ نے یہاں آ کر چلانا شروع کیا۔ اس طرح امام وقت کے ارشادات اس اخبار کے ذریعہ احباب جماعت اور غیروں تک پہنچتے رہے۔ جب تک الفضل پر پابندی رہی یہ کام کراچی سے جاری رہا۔ پابندیاں ختم ہونے کے بعد یہ سارا عملہ واپس ربوہ چلا گیا اور ''المصلح'' اخبار پھر جماعت کراچی کے پاس آ گیا۔''

آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

''1953ء کے فسادات کے دوران مخالفت کی شدت کا یہ حال تھا کہ کوئی پریس ہمارا لٹریچر چھاپنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔ ایک پمفلٹ ''یہ گرفتاریاں کیوں'' کے جواب میں حضرت (خلیفۃ المسیح الثانی) نے خود ایک مضمون لکھا۔ اس کا مسودہ مجھے بھجوایا گیا اور استفسار فرمایا کہ کیا اس کے چھاپنے کا انتظام ہوسکتا ہے۔ اس کی دو ہزار کاپی درکار تھی۔ ایک غیر احمدی میرے دوست تھے ان کا پرنٹنگ پریس تھا۔ میں نے ان سے فرمائش کی۔ انہوں نے تین چار دن کے اندر اس کو چھاپنے کا انتظام کر دیا۔ چونکہ حضرت صاحب سے دریافت کرنے کا وقت نہیں تھا اس لئے اس جواب کا مَیں نے خود ہی نام ''ان گرفتاریاں کی وجہ'' رکھ کر چھپوا دیا۔ اُس وقت حضور سندھ میں اپنی زمینوں پر تشریف فرما تھے۔ اس پمفلٹ کو پا کر بہت (خوش) ہوئے اور بتانے والے نے مجھے بتایا کہ وہاں مجلس عرفان میں اس کارکردگی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ کام کرنے والے اس طرح کام کرتے ہیں۔ ہر وقت محض پوچھتے نہیں رہتے۔ الحمد للہ۔''

محترم شیخ صاحب مزید فرماتے ہیں کہ:

''1953ء کے فسادات کے دوران............ یہ پروگرام بن چکا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو زیر حراست لے لیا جائے۔ جب ہمیں یہ خبر ملی تو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے مشورہ کے بعد یہ طے پایا کہ حضرت صاحب کو کراچی لے آیا جائے............ چنانچہ ایک قافلہ مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل میری قیادت میں روانہ ہوا۔

1۔ خاکسار شیخ رحمت اللہ
2۔ جناب میجر شمیم احمد صاحب
3۔ جناب چوہدری عبد الحمید صاحب
4۔ ڈرائیور محترم محمد عبد اللہ صاحب

یہ قافلہ شام کو چار بجے کراچی سے روانہ ہوا اور دوسرے دن تقریباً مغرب سے کچھ قبل ربوہ پہنچا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے (توسط) سے حضرت صاحب تک رسائی حاصل کی ۔ یہ عاجز اور میجر صاحب، حضرت میاں صاحب کی قیادت میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاضری کا مقصد بتایا گیا۔ حضرت صاحب نے اتفاق نہیں فرمایا اور بڑے جلال سے یہ فرمایا کہ گزشتہ چالیس سال میں میرے خدا نے مجھے کبھی نہیں چھوڑا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اب مجھے چھوڑ دے گا۔ خدا میری طرف دوڑا چلا آ رہا ہے ۔ گھبراؤ نہیں ۔ میں نے ربوہ نہیں چھوڑنا ۔ پھر حضور نے اپنے ایک خواب کا ذکر فرمایا جس کا مفہوم یہ تھا کہ انگریزوں نے مجھے قید کرنے کی کوشش کی ہے تو ان کا بادشاہ مر گیا ہے۔ مزید یہ فرمایا کہ مجھے ہاتھ لگا کر تو دیکھیں کہ پھر ان کی کیا گت بنتی ہے۔" [31]

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب آجکل کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

محترم چوہدری احمد مختار صاحب

آپ 1909ء میں ضلع شیخوپورہ کے چک نمبر 29 ڈھیٹر سانگلہ ہل میں پیدا ہوئے۔ آپ چار سال کے تھے کہ آپ کے والد محترم چوہدری محمد علی صاحب انتقال کر گئے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے پھوپھا احمدی ہوئے۔ پھر آپ کے چچا احمدی ہوئے۔ دو سال کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے بھی بیعت کر لی۔ خاندان کے باقی افراد آخر وقت تک مخالف رہے۔

کچھ عرصہ آپ نے ملازمت کی پھر قیام پاکستان کے بعد اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا۔ [32]

آپ اپنے ذاتی مطالعہ کی بدولت وسیع معلومات رکھتے تھے۔ انگریزی زبان میں بھی خاصی مہارت پیدا کر لی تھی۔ علم کلام پر بھی خاصی دسترس تھی۔ اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بعض ممالک میں ان کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ آپ 1965ء میں امیر جماعت احمدیہ کراچی منتخب ہوئے اور پھر مسلسل منتخب ہوتے رہے اس طرح 1996ء تک تقریباً 31 سال اس اہم عہدہ پر خدمات سرانجام دیں۔

1974ء اور 1984ء میں جماعت پر سخت ابتلاء کے دور آئے، جس میں جماعت کو سخت جانی اور مالی نقصان پہنچا۔ 1984ء کے پُر آشوب دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سندھ اور

بلوچستان کے معاملات کی نگرانی کا کام بھی جماعت احمدیہ کراچی کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب نے اپنے ان فرائض منصبی کو ادا کرنے کے لئے بھی دن رات ایک کر دیا اور اتنی خوش اسلوبی سے یہ فرائض و ذمہ داریاں ادا کیں کہ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بار بار خوشنودی کا اظہار کیا۔33

آپ کو دُھن تھی تو صرف ایک کہ دین کی خدمت میں جھول نہ آئے اسی لگن کی تکمیل میں اپنا کاروبار تج دیا اور بوریا بستر اٹھا کر گیسٹ ہاؤس کراچی میں ڈیرہ جمالیا۔ اہم معاملات کا فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے انھیں ودیعت فرمائی تھی۔ باتوں ہی باتوں میں اہم ترین گتھیاں سلجھا دیتے تھے۔34

آپ کے بارے میں مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مکرم چوہدری احمد مختار صاحب مرحوم جب امیر کراچی تھے تو خاکسار بھی وہاں مربی کے طور پر گلشن اقبال میں رہائش پذیر تھا۔ میری بیٹی کی شادی ہونے والی تھی۔ خاکسار نے مکرم چوہدری صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ نکاح پڑھائیں جسے انہوں نے بخوشی قبول فرمایا تھا۔ اسی دوران امارت بدل گئی۔ تاہم خاکسار نے مکرم چوہدری صاحب کو یاد دلایا کہ آپ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ میری بیٹی کا نکاح آپ پڑھائیں گے۔ تھوڑی دیر توقف کے بعد فرمانے لگے:

''مولوی صاحب اگر آپ اب بھی چاہتے ہیں کہ نکاح میں ہی پڑھاؤں تو آپ کو امیر صاحب سے اجازت لینی ہوگی۔''

مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ ایک شخص جو گزشتہ 32 سال سے نظام کی بالا دستی کے لئے کام کرتے رہے اور تلقین کرتے رہے انہوں نے آج بھی اُسی روح کو قائم رکھا ہے۔''35

امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہونے سے قبل آپ نے جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس دوران زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی کے طور پر کام کیا۔ 1959ء میں جب محترم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے تو ان کے ساتھ بطور نائب امیر کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ مورخہ 30 جنوری 1997ء کو کراچی میں انتقال کر گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔36

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ 7رفروری 1997ء میں فرمایا:

''آخر میں ایک (......) جنازہ کا اعلان کرنا چاہتا ہوں ۔ جو مکرم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت کراچی (کا) جنازہ (ہوگا) جو عصر(۔) کے بعد ہو گا۔ چوہدری صاحب کا ذکر خیر ان کے لئے دعا کی تحریک کی خاطر لازمی ہے۔آپ موضع ڈھیڑ چک 79 سانگلہ ہل میں 1909ء میں پیدا ہوئے ۔آپ کی عمر تقریباً 90 سال بنتی ہے۔ اور ان کی زندگی کا آغاز بہت غربت میں ہوا ہے۔ والدان کے جوانی میں فوت ہو گئے تھے۔اس لئے میٹرک کی تعلیم سے آگے تعلیم حاصل نہ کر سکے ۔شاہنواز لمیٹڈ میں دہلی میں بطور ڈائریکٹر ملازمت اختیار کی ۔اور تقسیم ملک کے بعد آپ نے کچھ عرصہ شاہنواز لمیٹڈ میں کام کیا۔ پھر اپنا آزاد کاروبار شروع کیا اور آخر وقت تک کاروبار میں کیمیکلز کی ایجنسی آپ کے پاس رہی۔ اور کیونکہ ہمہ تن جماعت کے کاموں کے لئے وقف ہو چکے تھے اس لئے آپ کے بیٹے چوہدری انیس احمد صاحب ان کا کام چلاتے رہے۔خود عمومی نگرانی کرتے تھے مگر سارا وقت جماعت ہی کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔

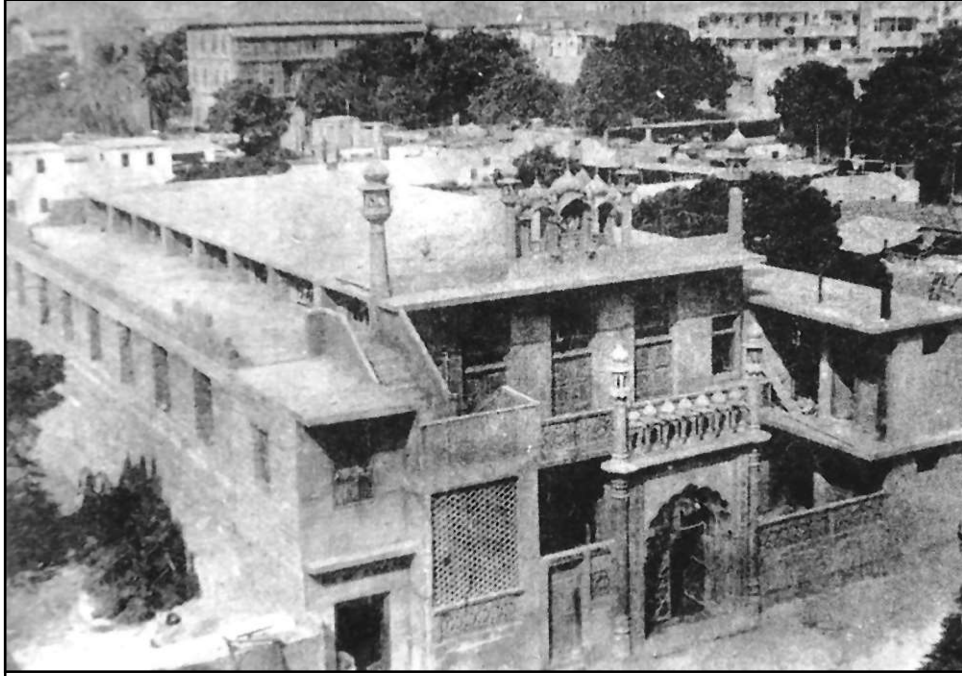
جماعتی عہدوں کا آغاز کراچی میں سیکرٹری امور عامہ سے ہوا۔ پھر زعیم انصاراللہ بنے ۔ پھر نائب امیر جماعت کراچی منتخب ہوئے۔ پھر 1965ء میں امیر جماعت کراچی منتخب ہوئے۔ اور گزشتہ ساڑھے تین، چار ماہ پہلے تک آپ امیر جماعت کراچی ہی رہے اسی دوران جو غیر معمولی خدمتوں کی توفیق ملی ہے اس کی تفصیل بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی پر آپ نے بے حد محنت کی ہے ۔اور چوہدری عبداللہ خان صاحب نے جس معیار پر جماعت کو پہنچایا تھا اس پہ قائم رکھنا اور آگے بڑھانا کوئی معمولی کام نہیں تھا مگر انہوں نے ہر پہلو سے اس کا حق ادا کیا۔علمی کمی جو میں نے بیان کی ہے وہ دراصل محض ڈگریوں کی حد تک علمی کمی تھی ۔ میں نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ انسان اپنے تقویٰ سے علمی کمی کو پورا کر سکتا ہے اور بلند مقام تک پہنچ سکتا ہے ۔ چوہدری صاحب پر جب غور کرتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ آپ کی زبان انگریزی بہت اعلیٰ تھی۔ اور بے حد پڑھنے کا شوق اور ایک میٹرک پاس آدمی سے انسان یہ توقع کر ہی نہیں سکتا کہ اتنا گہرا علم حاصل کر لے گا۔ اور حضرت اقدس (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ساتھ تو ایسا عشق تھا کہ آپ اپنے طور پر روزانہ جماعتی کاموں کے علاوہ صبح شام چار گھنٹے باقاعدگی سے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی کتب کا انڈیکس تیار کرتے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ جو دوسری شادی تھی، پروین مختار جو ہمارے انگلستان

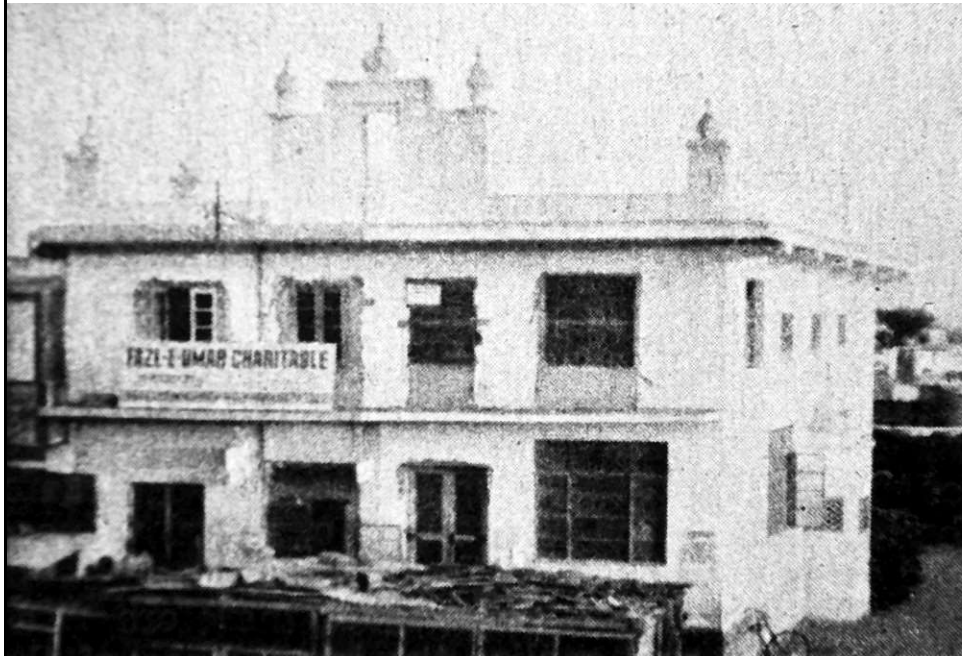
کی رہنے والی ہیں اور لجنہ کے کاموں میں بڑی مددگار ہیں بلکہ مرکزی کاموں میں رپورٹیں وغیرہ مرتب کرنا۔ ہر قسم کے جواب بھجوانے کے۔ یہ آخری ذمہ داری ان پر ہے۔ دو بیٹے ہیں ایک محمود مختار صاحب جو انگلستان میں رہتے ہیں۔ اور ایک انیس صاحب ہیں۔ جن کا ذکر خیر گزرا ہے۔ اور ایک ان کی بیٹی ہیں۔ یہ تین بچے انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ کن حالات میں گزشتہ چار۔ساڑھے چار ماہ پہلے ان کو جماعت کی امارت کے عہدہ سے سبکدوش کرنا پڑا۔ اول تو یہ کہ گزشتہ دو سال سے بہت گہری بیماریاں لاحق ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ ایک موقع پر ایک پھیپھڑا Collapse کر گیا۔ اور لگتا یہ تھا کہ اب یہ آخری وقت ہے۔ مگر بے حد توکل اور ہمت تھی۔ ہر قسم کی بیماری کا مقابلہ بڑے صبر سے کرتے تھے اور ہمیشہ ہر بیماری پر مجھ سے فون پر رابطہ کرتے تھے۔ ہومیوپیتھی بھی کروایا کرتے تھے۔ ہومیو پیتھک پر خود بھی عبور تھا اور یقین تھا۔ مگر ساتھ ہی دوسرے علاج سے آپ نے کبھی تردد نہیں کیا۔ ڈاکٹر احسان صاحب ہمارے بڑے مخلص ایک خدمت کی روح رکھنے والے، قابل ڈاکٹر ہیں۔ وہ ہمیشہ ان کا خیال رکھتے رہے۔ تو گزشتہ دو تین سال سے میں نے محسوس کیا کہ جماعتی ذمہ داریوں کے لئے جتنی طاقت چاہیئے وہ طاقت رفتہ رفتہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں پھر۔ چند ماہ پہلے مجھے کراچی کی جماعت کے بعض ذمہ دار عہدیداران نے بعض انتظامی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور میں جانتا ہوں کہ انہوں نے پوری صفائی اور لفظ لفظ کی صفائی کے ساتھ ایسا کیا۔ ہرگز کسی منفی جذبے کے ساتھ تنقید کی خاطر نہیں کیا۔ وہ چوہدری صاحب کا احترام کرنے والے لوگ تھے۔ مگر چونکہ ان کا دینی تقاضہ تھا اور وفا کا تقاضہ تھا جو نظام سے ہر احمدی کو ہونا چاہیئے۔ اس عزت اور احترام کے باوجود انہوں نے چوہدری صاحب کو بھی مطلع کیا کہ میرے نزدیک یہ انتظامی کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں اور آپ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور مجھے بھی مطلع کیا۔ چنانچہ بعض ایسے معاملات تھے جن کو نظر انداز کرنا میرے فرائض کے منافی ہوتا۔ پس اپنے ذاتی گہرے، پرانے تعلق کے باوجود۔ آپ کی خدمات کا اعتراف رکھنے کے باوجود، جو انہوں نے انجام دیں۔ یہ بات لازم تھی کہ جماعت کو بتایا تھا کہ نظام جماعت میں اگر کوئی کمزوری پیدا ہو گی تو اس کی تحقیق لازماً ہو گی۔ خواہ کوئی کیسے کتنے ہی بڑے مرتبہ تک پہنچا ہوا انسان ہو۔ اور انصاف کا تقاضہ ہے کہ خواہ چھوٹے عہدیدار کے متعلق شکایت ہو

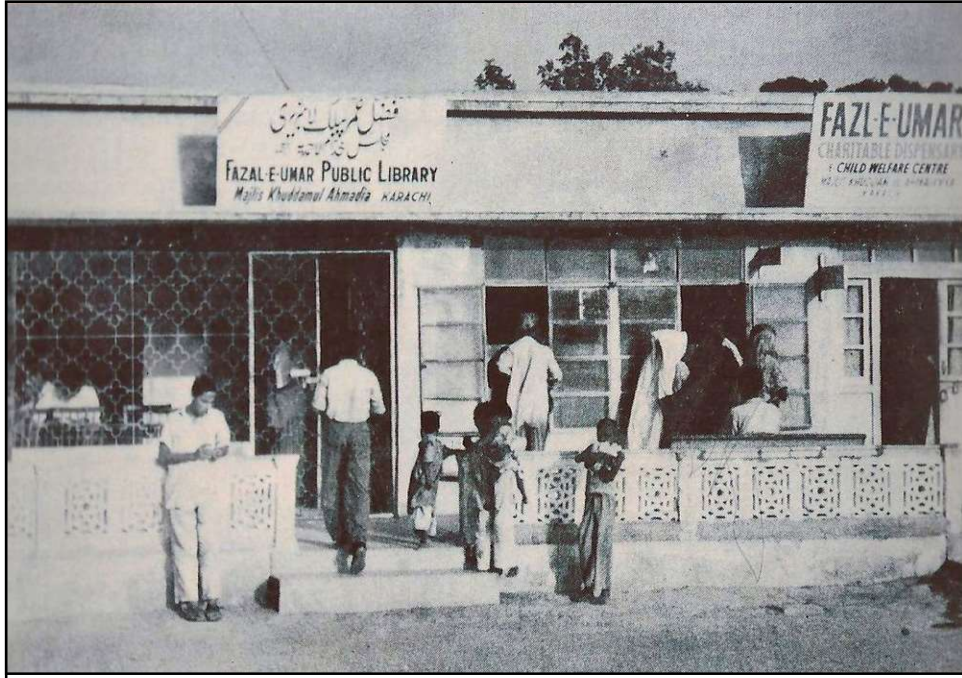
یا بڑے سے بڑے کے خلاف ۔ ایسے شخص کے خلاف شکایت ہو جس کی ساری زندگی وقف رہی ہو جماعت کے لئے تب بھی اگر ان معاملات میں دوسرے کے تعلق میں کمیشن بیٹھے ہیں۔ اگر ان معاملات میں دوسروں کو وقتی طور پر معطل ہونا چاہئیے ۔ چنانچہ چوہدری صاحب خود اس بات کو سمجھتے تھے۔ اور انہیں ذرہ بھی اس بات پر شکوہ پیدا نہیں ہوا۔ صرف استغفار کے خط ملا کرتے تھے ۔ کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس ابتلاء سے ثابت گزار دے۔ اور تحقیق کے نتیجہ میں کوئی داغ نہ مجھ پر آئے ۔ چنانچہ گزشتہ جو تحقیق ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں یہ بات تو کھل گئی کہ آپ انتظامی طور پر باریک ذمہ داری ادا کرنے کے لئے اتنی صحت نہیں رکھتے تھے۔ اور کمیشن نے جو بات کھولی وہ یہی تھی کہ آپ میں اب یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے ماتحتوں کی اس طرح نگرانی کریں، جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔ اس لئے اگر ماتحتوں سے ان باتوں میں کوئی نقص واقع ہوا ہے تو امیر کو اس کی ذمہ داری سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس پہلو سے تعطل جو تھا وہ جائز قرار پایا۔ مگر آخری رپورٹ سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا لیا۔ تا کہ یہ معاملہ اسی طرح ختم ہو۔ اور جہاں تک ان کے اوپر کسی قسم کی سرزنش کا تعلق ہے تو اس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ذاتی طور پر آپ ہر داغ سے پاک تھے اس معاملے میں۔ مگر وہ صحت کی مجبوری جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے۔ اسی کے نتیجہ میں مجبور تھے اور گہری تفصیلی نگرانی کر نہیں سکتے تھے۔ پس جب جماعت کراچی نے مجھ سے پوچھا کہ ان کی وصیت کے متعلق کیا کریں میں نے کہا لازماً وہ قائم وصیت ہے۔ بہت عظیم خدمات کی ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی پورے اعزاز کے ساتھ اور پوری وفا کے ساتھ ان کی تجہیز و تکفین کے فرائض انجام دے اور محبت بھر دعاؤں کے ساتھ اس (وفات یافتہ) بھائی کو رخصت کرے۔ اور اس لئے ان کے لئے بہشتی مقبرہ میں چوہدری انور حسین صاحب (وفات یافتہ) کے ساتھ جگہ تھی خالی ۔ وہاں میں نے ان کی تدفین کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری تھی کہ لوگوں میں یہ باتیں پھیل تو جاتی ہیں کہ ایک شخص جو اتنی بڑی قربانی کرنے والا۔ اتنے لمبے عرصے سے یہ خدمتیں سرانجام دیتا رہا وہ معطل ہو گیا ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس شخص کا کیا احترام میرے دل میں ہے۔ اور میری کیا مجبوریاں تھیں جو اس کا تعطل لازماً کرنا ہی پڑنا تھا۔ تو یہ تردید ان الزامات سے ان کو صاف کر رہی ہے جس کے متعلق بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گویا وہ خود بعض باتوں میں ملوث تھے۔ میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں ۔ ہرگز کوئی ایسی بات ثابت



احمدیہ ہال کراچی-1950ء میں تعمیر کے بعد



بیت القدوس وفضل عمر چیری ٹیبل ڈسپنسری گولیمار کراچی



فضل عمر چیری ٹیبل ڈسپنسری و پبلک لائبریری مارٹن روڈ کراچی



بیت النصرت دستگیر سوسائٹی۔ اس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نومبر 1966ء میں نصب فرمایا



کوٹھی دارالصدر کراچی ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 1955ء میں دورہ یورپ سے واپسی کے بعد یہاں قیام فرما رہے



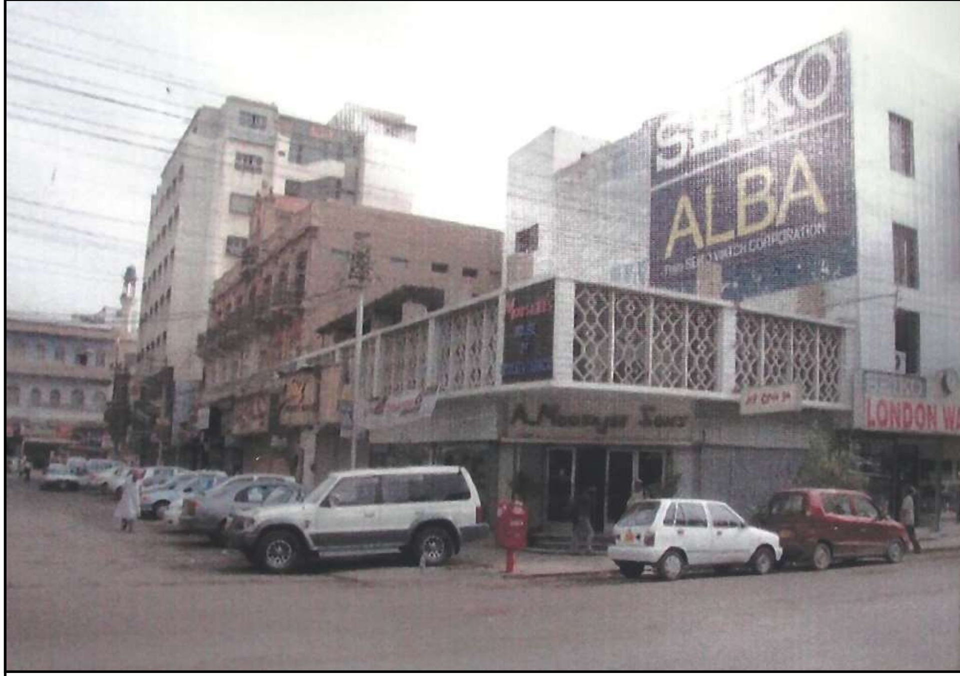
کوئٹہ والا بلڈنگ ملیر۔ یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 1950ء اور 1955ء کے دورہ جات کراچی کے موقع پر قیام فرما رہے



رائل ہوٹل ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنے ایک دورہ کراچی کے موقع پر یہاں قیام فرمارہے



مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب و برادران کا مکان واقع سولجر بازار جس کو جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا مرکز ہونے کا اعزاز حاصل ہے



زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی پر واقع اس گلی میں 1937ء میں تحریک جدید کے تحت پہلی مرتبہ مرکز قائم ہوا



ایم اے جناح روڈ کراچی پر واقع اس عمارت میں قیام پاکستان سے قبل اور کچھ عرصہ بعد تک جماعت احمدیہ کراچی کا مرکز قائم رہا
یہاں اب رسالہ المصلح کا دفتر ہے



ایم اے جناح روڈ پر واقع کے.جی اے جمخانہ کا پویلین جہاں قیام پاکستان کے بعد احمدیہ ہال کی تعمیر سے قبل کچھ عرصہ نماز جمعہ ادا کی جاتی رہی



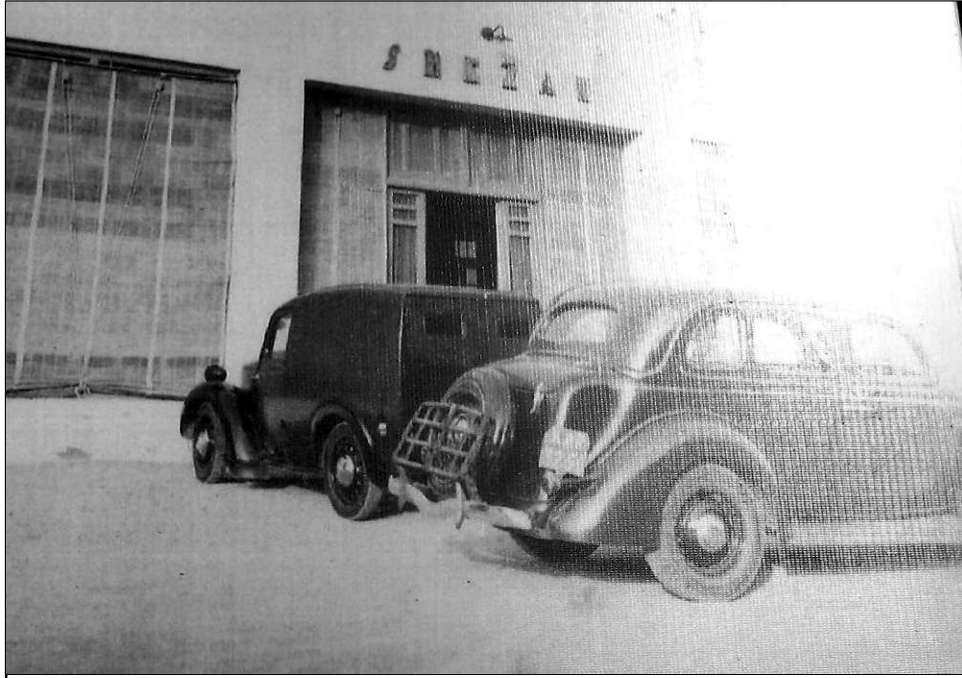
کلارنی پیلس ہوٹل۔ یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1936ء میں اپنے پہلے دورہ کراچی کے موقع پر
جماعت احمدیہ کراچی کی ایک دعوت میں خطاب فرمایا



تھیوسافیکل ہال کراچی ۔حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک دورہ کراچی کے موقع پر یہاں خطاب فرمایا



خالقدینا ہال کراچی ۔حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک دورہ کراچی کے موقع پر یہاں خطاب فرمایا



شیزان ہوٹل جو قیام پاکستان کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کی سرگرمیوں کا حصہ رہا



ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر آئی ہاسپٹل کراچی

نہیں۔ بلکہ وہی کمزوری تھی جو دراصل صحت کی کمزوری تھی۔ بالآخر اس علالت کا سامنا کرنا پڑا جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ دراصل اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کے Lungs میں کینسر تھا۔ اور ان کے بیٹے نے ڈاکٹری رپورٹ میں جو اس نے اب بتائی ہے ان کو۔ مجھے فون پر بتایا کہ دراصل کینسر کا Lump بن گیا تھا اور یہ فوراً پیدا ہونے والی بات نہیں۔ پرانی بات تھی۔ پہلی بیماریوں کے حملے بھی اسی وجہ سے تھے۔ مگر ایک حد تک مقابلہ جو ہوسکتا تھا کرتے گئے۔ جتنا پرانا ہو جائے اور اچھی طرح پنجے ڈال دے تو پھر بالآخر انسان کو اس کے سامنے ہتھیار ڈالنے ہی پڑتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اور یہ رمضان کے جمعوں میں جو تیسرا رمضان کا جمعہ ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر احسان ہے۔ بہت وسیع خدمتیں کی ہیں۔ بہت انتھک کام کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ان کی اولاد اور عزیزوں اور ساری جماعت کراچی کو ان کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین'' 37

پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ کراچی
قبل از قیام پاکستان

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب

آپ کا ذکر رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے تذکرے میں آ چکا ہے۔

مکرم عبدالرزاق خان صاحب

مکرم عبدالرزاق خان صاحب کا خاندان وہ پہلا خاندان ہے جسے کراچی میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔مکرم عبدالرزاق خان صاحب کے والدمحترم کا نام خان صاحب احمد خان صاحب تھا۔ جو افغانستان سے جلاوطن ہونے کے بعد اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے اور کراچی میں آباد ہوئے۔ اپنی خاندانی وجاہت کی وجہ سے انھیں گورنمنٹ برطانیہ نے آنریری مجسٹریٹ کا عہدہ دیا اور سپلائی ایجنٹ بھی مقرر کیا۔ نیز سولجر بازار کراچی میں بہت سی جاگیر سے بھی نوازا۔خان صاحب احمد خان صاحب کے پانچ بیٹے تھے جن کے نام مکرم عبدالرزاق خان صاحب، مکرم اللہ رکھا خان صاحب، مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب، مکرم ایوب خان صاحب اور محمود خان صاحب ہیں۔ ان میں سے اول الذکر چار بیٹوں کو احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔

مکرم عبدالرزاق کان صاحب کا شروع سے ہی نیکی کی طرف بہت دھیان رہتا تھااور وہ دینی کتب کا بھی کثرت سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ جب وہ پڑھائی سے فارغ ہوئے تو انھیں

خاندانی وجاہت کی وجہ سے اے گریڈ ریلوے گارڈ مقرر کیا گیا۔ اس دوران مکرم عبد الرزاق خان صاحب کے والد محترم کو یہ معلوم ہوا کہ پنجاب میں کسی نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں انہوں نے اپنے بیٹے مکرم عبد الرزاق خان صاحب سے تذکرہ کیا کہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ چونکہ مکرم عبد الرزاق خان صاحب ریلوے میں ملازم تھے لہٰذا انھیں کئی مرتبہ قادیان کا سفر کرنے کا موقع ملا۔ اور آخر ایک دن جب ان کے والد محترم نے احمدیت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں تو احمدی ہو چکا ہوں۔ خانصاحب احمد خان صاحب کو جب احمدی ہونے کے بارے میں کہا جاتا تو کہتے کہ سمجھو کہ میں احمدی ہو گیا ہوں مگر قضاء الٰہی سے انھیں بیعت کا موقع نہیں مل سکا۔[38] جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اس خاندان میں سب سے پہلے احمدیت میں شمولیت کا شرف مکرم عبد الرزاق خان صاحب کو حاصل ہوا لیکن آپ کا سن بیعت معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ جماعتی لٹریچر سے یہ معلوم ہوا کہ آپ 1905ء میں اخبار البدر قادیان کے خریدار تھے۔[39] لیکن آپ کا اس اخبار کا خریدار ہونا یہ ثابت نہیں کر سکا کہ آپ اس وقت بیعت بھی کر چکے تھے کیونکہ اخبار البدر کے خریداروں میں ہندوؤں کے نام بھی شامل ہیں۔ لیکن اس سے یہ ضرور واضح ہو گیا کہ آپ کا جماعت احمدیہ سے 1905ء یا اس سے قبل تعارف ہو چکا تھا۔

کراچی سے 1903ء میں ایک بزرگ حضرت محمد ابراہیم خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی اور 1904ء میں قادیان جا کر آپ کی زیارت بھی کی۔ حضرت ابراہیم خان صاحب کے بیٹے مکرم آغا احسان اللہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ محترم عبد الرزاق خان صاحب کے خاندان نے حضرت محمد ابراہیم خان صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی۔[40] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد ابراہیم خان صاحب نے مکرم عبد الرزاق خان صاحب کے نام اخبار البدر جاری کروا دیا ہوگا کیونکہ اس زمانے میں کثرت سے جماعتی اخبارات اور رسائل غیر از جماعت احباب کے نام جاری کروائے جاتے تھے۔ واللہ اعلم

مکرم عبد الرزاق خان صاحب نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد چونکہ آپ سب سے بڑے بیٹے تھے اس لئے اپنے خاندان کے سرپرست بن گئے۔ جب 1923ء میں حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری صاحب کو حضرت مصلح موعود نے سندھ

کے لئے مستقل مربی کے طور پر تعینات فرمایا تو کراچی بھی آپ کے دائرہ کار میں آتا تھا۔ چونکہ حضرت مولوی صاحب کی کراچی میں مستقل آمدورفت ہوگئی تھی لہٰذا مکرم عبدالرزاق خان صاحب نے سولجر بازار میں اپنے مکان کا ایک حصہ جماعت کے کاموں کے لئے دے دیا جہاں باقاعدگی سے نمازوں کا سلسلہ بھی جاری ہوگیا۔ ایک عرصہ تک یہ جگہ انجمن احمدیہ کراچی کی ضرورتوں کو پورا کرتی رہی۔ اس لحاظ سے سولجر بازار والی یہ جگہ جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا باقاعدہ مرکز کہلاسکتی ہے۔[41]

یہ وہ وقت تھا جب کراچی میں جماعت کی نہ کوئی بیت تھی نہ درسگاہ نہ مہمان خانہ تھا اور نہ ہی کسی احمدی کا اپنا کوئی مستقل گھر تھا۔ اس وقت صرف مکرم عبدالرزاق خان صاحب کا ہی گھر ایسا تھا جو مستقل تھا۔ لہٰذا ایک ہی وقت میں یہ مکان بھی تھا انجمن کا لیکچر ہال بھی، بیت بھی تھا اور مہمان خانہ بھی اور ساتھ ساتھ درسگاہ کا فریضہ بھی انجام دے رہا تھا۔ الغرض آپ کا مکان مرکز و مامن احمدیان کراچی تھا۔ جماعت کراچی کا پہلا جلسہ سالانہ جو 1924ء میں منعقد ہوا اس میں قادیان سے حضرت میر قاسم علی صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے شرکت فرمائی وہ بھی اسی مکان میں ٹھہرے تھے۔ اسی طرح اسی سال محلّہ دارالفضل قادیان کے ایک بزرگ حضرت حافظ ابراہیم صاحب بھی یہیں رہ کر متواتر کئی ماہ تک درس دیتے رہے۔ اسی طرح حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب بھی جب 1926ء میں کراچی تشریف لائے تو چار ماہ تک یہیں رہے۔ 1927ء کے بعد جب جماعت کراچی کی تعداد بڑھی تو دوسری جگہ مرکز کے لئے کرایہ پر لی گئی۔[42]

اس گھر کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ جب غالباً 1934ء میں حضرت اماں جان سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعودؑ کراچی تشریف لائیں تو آپ نے اسی گھر کو اپنی رہائش کے لئے پسند فرمایا اور اسی میں رہائش پذیر ہوئیں۔[43]

مکرم عبدالرزاق خان صاحب 31-1930ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے صدر رہے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 1924ء میں کراچی سے مجلس مشاورت قادیان میں پہلی مرتبہ جس نمائندہ کو شرکت کی توفیق ملی وہ آپ ہی تھے۔[44] آپ یکم اکتوبر 1934ء میں فوت ہوئے اور کراچی میں ہی دفن کئے گئے۔[45]

حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب

آپ کا تذکرہ رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے تذکرہ میں آچکا ہے۔

مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب

آپ کا ذکر امراء جماعت احمدیہ کراچی کے تذکرہ میں آچکا ہے۔ آپ 34-1933ء اور 41-1940ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ رہے۔

مکرم سیّد رحمت علی شاہ صاحب

آپ 1901ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے ایک مشہور شیعہ خاندان کے فرد تھے۔ آپ نے ایف اے مرے کالج سیالکوٹ سے کیا جبکہ گریجویشن مشن کالج گوجرانوالہ سے کیا۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ آپ کے ہم جماعت تھے۔ یہ دونوں حضرات آپ کو احمدیت کے بارے میں بتاتے رہتے تھے۔ انہوں نے آپ کی ملاقات حضرت مسیح موعودؑ کے ایک رفیق سے بھی کروائی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں ان رفیق سے بہت متاثر تھا اور آخر کار فیصلہ کرلیا کہ جو اس شخص کا مذہب ہے وہی میرا ہونا چاہئیے۔[47] چنانچہ 1921ء میں بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔[48] اس پر آپ کے برادران نے آپ کی سخت مخالفت کی اور آپ کو زدوکوب بھی کیا لیکن آپ کے سب سے بڑے بھائی نے دوسروں سے کہا کہ اب تو یہ (عبادت) پہلے سے بہتر پڑھتا ہے اور کوئی غیر (دین حق) بات بھی اس میں نہیں دیکھی گئی اس لئے اس کو تنگ مت کرو۔

آپ اکاؤنٹنٹ جنرل آف پاکستان کے دفتر میں بطور کسٹم ریونیو آڈیٹر ملازم رہے۔ اسی سلسلہ میں آپ بمبئی، مدراس، رنگون اور پھر ملازمت کے اختتام تک کراچی میں متعین رہے۔ کچھ عرصہ جنگ عظیم کے زمانے میں ملٹری سلیکشن بورڈ کے سیکرٹری بھی رہے او دیرہ دون میں متعین رہے۔

آپ 35-1934ء اور 42-1940ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ رہے۔[50]

آپ نہایت منکسر المزاج ، انتہائی شریف ، نیک اور صالح انسان تھے۔ ہر ایک کے مخلص اور ہمدرد تھے۔آپ نے 21 جولائی 1979ء کوملتان میں وفات پائی۔49

حضرت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب

آپ کا ذکر رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے تذکرے میں آ چکا ہے۔آپ 1937ء سے 1938ء تک جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ رہے۔

مکرم حاجی عبدالکریم صاحب

آپ روجھان ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام غلام حیدر خان صاحب ہے۔51 1914ء میں سرگودھا سے میٹرک کیا اور اسی سال احمدیت میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔فوج میں ملازمت اختیار کر لی اور ملازمت کے سلسلہ میں مصر چلے گئے۔ وہاں آپ دعوت الی اللہ بھی کرتے رہے جس کا ذکر لنڈن میں شائع ہونے والے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں معہ آپ کی تصویر کے ہوتا رہا۔مصر میں عیسائی مشنریوں کی مخالفت کی وجہ سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ 1919ء میں آپ مصر سے واپس تشریف لائے۔ 1917ء میں آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا تھا۔مصر سے واپسی پر آپ کراچی کسٹم میں اعلیٰ عہدہ پر ملازم ہو گئے ۔مگر وہاں کے حالات آپ کی عبادت اور نیکی میں مانع تھے اس لئے آپ نے اس ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور محکمہ آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس میں ملازمت اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ آڈٹ آفس سکھر برانچ میں بطور سپرنٹنڈنٹ تعینات رہے جب سکھر برج کی تعمیر کا کام ختم ہو گیا تو آپ واپس کراچی چلے گئے اور مستقل رہائش اختیار کر لی۔52

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے پہلے سفر یورپ کے بعد ایک لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی تھی ۔ان دنوں مکرم حاجی صاحب کی ملازمت چھوٹ چکی تھی۔آپ نے گھر کا تمام اثاثہ سڑک پر رکھ کر بیچ دیا اور اس طرح چندہ ادا کیا۔اس کے بعد کھجور کی چٹائی لائے اور اپنی اہلیہ سے کہا کہ بچوں کو اس پر سلا دو۔ جب حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ ہوا تو مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی تحریک پر کہ احباب اپنا پورا چندہ اس مہینہ ادا کر دیں، آپ

نے اپنی پوری تنخواہ تحریک جدید کے چندہ میں دیدی اور پورا مہینہ لیاقت آباد سے دلاور ڈرافٹنگ آفس (نیوی) تک پیدل آتے جاتے رہے اور نمک ملی روٹی کھا کر پورا مہینہ گزارا۔53

آپ کی عادت تھی کہ رات جلد سو جاتے اور رات بارہ بجے کے بعد بیدار ہوتے اور نماز فجر تک نماز تہجد پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب تو اکثر شب بیداری کرتے۔ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھنا آپ کا معمول تھا۔ عمر کے آخری چالیس سال تو آپ باقاعدگی سے اعتکاف بیٹھے۔ وفات والے سال بھی اعتکاف کی نیت سے ربوہ گئے اور مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب داماد حضرت مصلح موعود کے گھر مہمان ٹھہرے اور وہیں وفات پائی۔ مکرم حاجی صاحب نے وقف عارضی کی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ہر سال وقف عارضی پر جاتے رہے اور ابتدائی سہ سالہ دور کے واقفین میں اول قرار پائے۔ فروری1936ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب پہلی مرتبہ کراچی تشریف لائے تو جماعت احمدیہ کراچی نے آپ کے اعزاز میں ایک بڑے ہوٹل میں دعوت کا انتظام کیا۔ اس دعوت میں حضور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کرنے کی سعادت بھی مکرم حاجی صاحب کو ملی۔ آپ 1938ء تا1940ء جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ رہے۔ اس سے قبل نائب صدر کے طور پر کام کرتے رہے اور جنرل سیکرٹری بھی رہے۔54 آپ 20ردسمبر1968ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔55

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری علی بخش صاحب ہے۔ آپ غالباً 1898ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1931ء میں بیعت کی۔ 1938ء میں کراچی تشریف لائے۔ آپ 28مارچ1957ء کو 59سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔55-a

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے قیام پاکستان سے قبل آخری پریذیڈنٹ تھے کیونکہ اس کے بعد 1947ء کے وسط میں جماعت احمدیہ کراچی میں دوبارہ نظام امارت قائم ہوگیا اور مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب

محکمہ ریلوے میں ملازم تھے۔ آپ 1941ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مال تھے۔[56] 1942-43ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور 1947 کے وسط تک پریذیڈنٹ رہے۔[57]

عہدیداران جماعت احمدیہ کراچی

مکرم سیّد فرزند علی شاہ صاحب

آپ نے 1915ء میں کراچی میں بیعت کی۔[58] آپ کی رہائش کیماڑی میں تھی۔آپ اس علاقہ میں اکیلے احمدی تھے۔آپ کی دردمندانہ دعاؤں کے نتیجے میں 1918ء میں وہاں سترہ احمدی ہو گئے اور باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو گیا۔1918ء میں آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔[59] آپ ایک بہت بے باک اور دھڑلے والے احمدی تھے۔آپ حضرت سیّد ناصر شاہ صاحب قادیان والے رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے داماد تھے۔[60]

مکرم رفیع الزماں خان صاحب

آپ 1898ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والدمحترم کا نام حکیم الزماں خاں صاحب تھا۔ مکرم رفیع الزماں صاحب نے 1924ء میں کراچی میں بیعت کی۔[61] آپ اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔آپ 1926ء سے لے کر ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید سیکرٹری وصایا، سیکرٹری تبلیغ، محاسب اور آڈیٹر رہے۔اس ضمن میں ایک خاص واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک دوست نے ان سے کہا کہ آپ روز مجھ سے ایک روپیہ چندہ لے جایا کریں۔ چنانچہ آپ لگا تار کئی ماہ تک اس دوست سے روزانہ سائیکل پر چار پانچ میل کا سفر کر کے چندہ لینے جاتے رہے۔مکرم رفیع الزماں صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اکثر کسی قہوہ خانے میں جاتے دعوت الی اللہ کرتے مار کھاتے پھر دوبارہ چلے جاتے اور دعوت الی اللہ کرتے۔[62] کراچی میں اس زمانے میں دعوت الی اللہ کرنے والے تین افراد کا ایک گروپ تھا جس میں آپ، مکرم بابو اللہ داد صاحب اور مکرم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب شامل تھے۔[63] آپ

کے صاحبزادے مکرم بریگیڈئر وقیع الزماں صاحب، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے داماد تھے۔ اس طرح آپ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے سمدھی ہونے کا شرف حاصل تھا۔قرآن پاک سے آپ کو ایک خاص شغف تھا اور زیادہ وقت تلاوت قرآن پاک میں ہی گزرتا تھا۔آپ کی تمنا تھی کہ آپ کی وفات تلاوت قرآن کرتے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش پوری کی۔ آپ نے 6اگست 1965ء کو کراچی میں وفات پائی۔64

مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب

آپ 23نومبر 1897ء کو موضع سادانوالی ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ بٹالہ سے میٹرک کیا۔دسمبر 1917ء میں سندھ پولیس میں بطور سب انسپکٹر بھرتی ہوئے اور ڈی ایس پی کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔آپ کی والدہ نے جنوری 1918ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور قادیان میں رہائش اختیار کر لی۔مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب نے 27دسمبر 1924ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔آپ 14اکتوبر 1952ء کو محکمہ پولیس سے ریٹائر ہوئے۔

مارچ 1954ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر قاتلانہ حملہ ہوا تو حملہ آور کو پولیس کے حوالے کیا گیا تو پولیس اس مقدمے میں تفتیش کرتی رہی۔ بعد میں یہ مقدمہ سی آئی ڈی کے سپرد ہوا۔اس وقت یہ محسوس ہوا کہ جماعت کی طرف سے کوئی احمدی ملٹری آفیسر یا پولیس آفیسر کو جو پنشنر ہو پولیس کی مدد کے لئے بلایا جائے اور حضور کو بھی حالات سے آگاہ کیا جاتا رہے۔مرکز کی طرف سے تین ملٹری کرنل اور تین پولیس سپرنٹنڈنٹس کے نام تجویز ہوئے۔ جب وہ فہرست حضور کی خدمت میں پیش ہوئی تو حضور نے مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب کے نام کا انتخاب کیا اور فرمایا کہ کراچی سے شیخ رفیع الدین صاحب کو بلایا جائے۔ چنانچہ آپ ربوہ تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مشورہ سے کام کرتے رہے اور سی آئی ڈی پولیس کی مدد کرتے رہے۔

16/جون 1958ء کو آپ احمدیہ لائبریری بندر روڈ کے انچارج مقرر کئے گئے۔آپ سے قبل مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب لائبریری کے انچارج تھے۔مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب

نے لائبریری کو از سر نو تشکیل دیا اور نیا فرنیچر وغیرہ خرید کر لائبریری کو نئی شکل دی۔10/نومبر 1964ء کو آپ نے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی اجازت سے لائبریری کا چارج مکرم شریف احمد کانپوری صاحب کو دے دیا۔ 18/جولائی1959ء کو آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وصایا منتخب ہوئے۔مکرم شیخ صاحب کے بقول قیام پاکستان سے 1959ء تک کراچی میں صرف 10 وصیتیں ہوئی تھیں لیکن آپ کے سیکرٹری وصایا مقرر ہونے کے بعد صرف ایک سال یعنی1959-60ء میں 80 وصیتیں ہوئیں۔اس کے بعد آپ کا جوش و جذبہ اس قدر بڑھا کہ آپ نے سیکرٹری صاحب کارپرداز مصالح قبرستان کو تحریر کیا کہ 1960-61ء میں جتنی وصیتیں مغربی پاکستان میں ہوں گی ان کا نصف سے کچھ زیادہ کراچی سے دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی اور اس سال کراچی سے 135 وصیتیں ہوئیں۔اس حوالے سے مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز ربوہ نے الفضل 21/مارچ1961ء میں تحریر کیا کہ:

''میں مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی کی خدمت کا اعتراف کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں خصوصاً اس لئے کہ تا دوسری جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان وصایا ان کی عملی مساعی اور سرگرمیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔شیخ صاحب موصوف غالبًا ایک سال ہی سے سیکرٹری وصایا کے عہدے پر مقرر ہوئے ہیں لیکن گزشتہ مئی سے 50 سے زیادہ افراد کی وصیتیں کروا دی ہیں۔شاید ہی کوئی ہفتہ گزرا ہے کہ ان کی طرف سے ایک دو احباب کی وصیتیں نہ آئی ہوں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارا سال انہوں نے تحریک وصیت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔نئی وصایا کرانے کے لئے ان کے دل میں ایک جوش ہے اور وہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر مخلص ہر صاحب جائیداد اور کمانے والے وغیرہ کو اس نظام وصیت میں شامل کر کے دم لیں گے۔ یہی نہیں کہ وہ نئی وصیتیں کرواتے ہیں بلکہ سابقہ موصیوں سے متعلق دوسرے امور میں بھی دفتر کی پوری امداد فرماتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اگر دوسری جماعتوں کے سیکرٹری وصایا بھی اسی طرح سرگرم عمل ہو کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے رہے تو تھوڑے ہی عرصہ میں موصیوں کی تعداد میں ہزاروں کا اضافہ ہوسکتا ہے۔''

مکرم شیخ صاحب ایک اعلیٰ پائے کے شاعر اور ادیب بھی تھے۔آپ کی کتب میں جگر پارے المعروف دیوان رفیع، رموز شعر وسخن، بخار دل، قوانین اردو اور وصیت کے روحانی فوائد

شامل ہیں۔[65] آپ 28-1927ء میں جماعت کراچی کے محاسب اور بعد ازاں سیکرٹری مال اور کئی سال تک سیکرٹری وصایا رہے۔[66]

آپ 15/اگست 1973ء کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[67]

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب

آپ نے 1928ء میں بیعت کی۔ آپ سی آئی ڈی پولیس کراچی میں بطور سب انسپکٹر ملازمت کرتے تھے۔[67.a]

آپ سلسلہ احمدیہ کے مخلص کارکنان میں سے تھے۔ آپ 1928ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے آڈیٹر اور سیکرٹری امور عامہ رہے۔[67.b]

مکرم بابو اللہ داد خان صاحب

آپ 1906ء میں پیدا ہوئے۔[68] 1926ء میں راولپنڈی سے کراچی آئے اور محکمہ ڈاکخانہ میں ملازمت اختیار کی۔ محکمہ ڈاکخانہ کے ایک ملازم مکرم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب نے جو احمدی تھے آپ کو دعوت الی اللہ شروع کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعض کتب مطالعہ کے لئے دیں جن کی وجہ سے آپ پر حق کھل گیا اور 1928ء میں آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔[69]

بیعت کے بعد آپ کا مطالعہ کا یہ عالم ہوگیا کہ ساری ساری رات مطالعہ کتب میں گزار دیتے پھر یہ ہوا کہ آپ سلسلہ احمدیہ کے چلتے پھرتے (داعی) مقرر اور مناظر بن گئے۔ انھیں دعوت الی اللہ کی دھن تھی اور مناظروں میں یہ شیر ہمیشہ کامیاب و کامران رہتا تھا۔ تبلیغی بیٹھک جہاں بھی ہوتی بے دھڑک پہنچ جاتے اور جماعت کی نمائندگی کرتے۔ ایک دفعہ احرار نے کراچی میں ایک جلسہ کیا اور جماعت احمدیہ کو اطلاع دئے بغیر اشتہار اور پوسٹروں میں ذکر کر دیا کہ قادیانیوں سے مناظرہ ہوگا۔ احرار خوش تھے کہ احمدی نہیں آئیں گے اور اس طرح احرار اپنی جیت کا اعلان کر دیں گے۔ لیکن مکرم بابو اللہ داد صاحب چوکنا تھے۔ آپ مکرم حاجی عبدالکریم صاحب کے ہمراہ کتابوں کی گٹھری لے کر وہاں پہنچ گئے اور اسٹیج پر چڑھ کر اعلان کیا کہ احرار نے اشتہار اور پوسٹر تو آویزاں کر دئے اور ہمیں اطلاع نہ دی اور دھوکے سے اپنی جیت سمجھ رہے تھے۔ اس بات کو ان لوگوں نے اپنی خفت سمجھا۔ لہٰذا انہوں نے پچیس تیس نوجوان احرار کا جتھہ اسٹیج پر پہنچایا اور

توڑ پھوڑ کرتے ہوئے کرسیوں سے آپ پر حملہ کر دیا جس سے آپ کو دو انچ لمبا زخم آیا۔[70]

غرضیکہ آپ کی ساری زندگی خدمت سلسلہ اور مناظروں میں گزری۔ اندرون سندھ بھی آپ کو مناظروں کے لئے بلایا جاتا تھا چنانچہ ڈگری (سندھ) میں بھی ایک مناظرے میں آپ نے شرکت کی تھی۔[71]

آپ 31-1930ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری اور بعد ازاں سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کے طور پر لمبا عرصہ کام کرتے رہے۔[72] ایک وقت میں جب جماعت کے پاس مربیان کی کمی واقع ہوگئی تو مرکز نے مختلف علاقوں میں مہتممین (دعوت الی اللہ) مقرر کئے تاکہ وہ اپنے علاقوں میں دعوت الی اللہ کے کام کو منظّم کریں۔ کراچی میں مکرم بابو اللہ داد خان صاحب کو مہتمم (دعوت الی اللہ) مقرر کیا گیا۔[73]

آپ 31/مارچ 1972ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔[74]

مکرم محمد نواز کٹکی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام اعظم خان صاحب ہے۔ آپ نے 1915ء میں بیعت کی۔ آپ کراچی کے پرانے احمدیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر ایک دفعہ زندگی بھی وقف کی تھی۔ آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سب سے پہلے خاندان کے سربراہ اور سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی مکرم عبد الرزاق خان صاحب کے داماد تھے۔[75] آپ 35-1934ء جماعت کراچی کے سیکرٹری تربیت بعد ازاں سیکرٹری (دعوت الی اللہ)، آڈیٹر اور جنرل سیکرٹری بھی رہے۔[76]

آپ 9/جنوری 1978ء کو بعمر 78 سال فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[77]

مکرم چوہدری احمد جان صاحب

آپ 1906ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام جان محمد ہیلانی صاحب ہے۔[78] جنھیں حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے۔[78.a-1] محترم

چوہدری احمد جان صاحب چھوٹی عمر میں ہی قادیان سے اپنے ماموں مکرم پیر عبد العلی صاحب کے پاس ضلع سانگھڑ (سندھ) آ گئے تھے۔ میٹرک کا امتحان چک 22راوتیانی ضلع سانگھڑ سے پاس کیا۔ اس کے بعد انگریزی حکومت میں مختار کار دادو اور سانگھڑ کے عہدوں پر فائز رہے۔ بعد ازاں آپ کی تبدیلی ڈیپارٹمنٹ آف سول سپلائز کراچی میں بحیثیت وارڈ راشننگ آفیسر ہوگئی۔ اور یہاں سے آپ بحیثیت ڈائریکٹر فوڈ ریٹائر ہوئے۔ آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں 1960ء میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب نے آپ کو تمغہ خدمت سے نوازا۔ یہ تمغہ آپ کے صاحبزادہ مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے پاس موجود ہے۔

آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع ملا اور آپ 1944ء سے 1950ء تک خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد رہے۔ آپ کے دور قیادت میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے 1946ء میں پہلی مرتبہ خلافت جوبلی علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں آپ مربی اطفال خدام الاحمدیہ کراچی بھی رہے۔

جماعتی سطح پر بھی آپ کو خدمات کا موقع ملتا رہا۔ آپ جماعت کراچی کے 1941ء میں سیکرٹری رشتہ ناطہ بعد ازاں سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری مال، سیکرٹری خارجہ اور سیکرٹری جائیداد بھی رہے۔ 78.a قیام پاکستان سے قبل جب پورا کراچی ایک جماعت کے طور پر قائم تھا اس وقت آپ جماعت احمدیہ کراچی کے نائب صدر بھی رہے۔

آپ قیام پاکستان کے بعد حلقہ عید گاہ کراچی اور حلقہ پی آئی بی کالونی کراچی کے صدر جماعت رہے۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ کراچی کی سطح پر آپ کو زعیم اعلیٰ کے طور پر خدمات کا موقع ملا۔ آپ کے ایک صاحبزادہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب کو بھی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نائب قائد کے طور پر خدمات کا موقع ملا۔

مکرم چوہدری احمد جان صاحب کو قیام پاکستان سے قبل بھی اور بعد میں بھی کئی افراد اور خاندانوں کو مالی طور پر مستحکم کرنے اور اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے 24 اگست 1973ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ 79

مکرم ماسٹر امین الدین عباسی صاحب

آپ 1903ء میں پیدا ہوئے۔ سامانہ ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت منشی کریم الدین عباسی صاحب ہے۔ مکرم ماسٹر امین الدین عباسی صاحب 1933ء میں کراچی چلے آئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ 1934ء میں کراچی میں بطور ٹیچر ملازمت شروع کی اور 1971ء میں ریٹائر ہوئے۔ 1942ء تا 1944ء مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد رہے۔ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے پہلے قائد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی قیادت میں مجلس کراچی نے کافی استحکام حاصل کیا۔[80] جماعت احمدیہ کراچی کے 46-1944ء سیکرٹری تعلیم، (دعوت الی اللہ) اور بعد ازاں سیکرٹری عاملہ بھی رہے۔[81] اسی طرح مجلس انصاراللہ کراچی کے عہدیدار بھی رہے۔ پاکستان بننے سے پہلے جب احمدیہ نیشنل کور کی شاخ کراچی میں قائم ہوئی تو اس کے عہدیدار بھی رہے۔

ہر جماعتی چندوں میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینے کی کوشش کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو نمازوں کی ادائیگی اور قرآن کریم کے سیکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ کی اولاد کو بھی سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق ملی جن میں سے بشیر الدین عباسی صاحب کو دیگر خدمات سلسلہ کے علاوہ کراچی تاریخ احمدیت کے مؤلف ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اسی طرح سلیم الدین عباسی صاحب مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کے قائد رہے اور مکرم محی الدین عباسی صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے ناظم اطفال رہے۔ مکرم امین الدین عباسی صاحب 23 اگست 1973ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[82]

مکرم ملک منیر احمد صاحب

آپ 25/جون 1920ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام ملک مولا داد خان صاحب ہے۔ آپ نے میٹرک قادیان سے پاس کیا۔ آپ حضرت مصلح موعود کی اس تحریک پر، کہ نوجوان بیکار نہ رہیں اور باہر نکل جائیں، 31/مارچ 1938ء کو قادیان سے کراچی آئے کیونکہ الفضل میں یہ اعلان شائع ہوا تھا کہ کراچی میں ائرفورس میں بھرتی کے لئے نوجوان کراچی آئیں۔[83]

آپ 46-1944ء جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور خارجہ اور بعد ازاں سیکرٹری تحریک جدید کے عہدہ پر خدمات انجام دیتے رہے۔[84] آپ کا خلافت سے محبت کا ایک واقعہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو انعام بھی دیا۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ،''(ایک دورہ کراچی کے موقع پر) جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کشمیر ہوٹل میں قیام پذیر تھے، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب فرمانے لگے کہ حضور کو آٹے کی چپاتی اگر مہیا ہو سکے تو بہتر ہو۔ چنانچہ خاکسار نے ایک چھوٹی سی چکی (ہاتھ والی) خریدی اور پھر گندم خریدی اور اپنی بیوی کو کہا کہ آٹا پیس کر چپاتی حضور کے لئے ہر روز بھیجنی ہے۔ چنانچہ حضور کے قیام ہوٹل میں میری بیوی رومال میں لپیٹ کر دیتی اور میں ڈاکٹر صاحب کی معرفت حضور کی جائے قیام پہنچا آتا۔ اس وقت ہمارے کوئی بچہ نہ تھا۔ ایک دن میری بیوی نے ایک لفافہ دعا کے لئے ساتھ لکھ کر رکھ دیا۔ اس کے پورے 9 مہینے کے بعد میرے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں بیویوں سے 10 لڑکے اور 4 لڑکیاں عطا کیں۔''[85]

بعد ازاں آپ انگلینڈ تشریف لے گئے۔ وہیں آپ کی وفات 26 دسمبر 1999ء کو ہوئی۔ آپ موصی تھے لہٰذا بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[86]

مکرم مرزا فتح محمد صاحب

آپ کپورتھلہ میں 1903ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مرزا رحمت بیگ صاحب ہے۔

آپ نے تجارت کی غرض سے عراق کے شہروں بغداد اور بصرہ وغیرہ میں کافی وقت گزارا۔ آپ نے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور مکرم مولوی محمد نواز کٹکی صاحب کی دعوت الی اللہ کے نتیجے میں احمدیت قبول کی۔

بیعت کرنے کے بعد آپ میں نمایاں تبدیلی ہوئی اور آپ نے اپنا تن من دھن جماعت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ نہ صرف یہ کہ مالی جہاد میں حصہ لیتے تھے بلکہ پرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ جماعت احمدیہ بغداد اور بصرہ میں آپ جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔

احمدیت قبول کرنے کے پاداش میں آپ کے خاندان نے آپ کا مکمل مقاطعہ کر دیا۔

آپ کی اہلیہ نے یہ کہتے ہوئے آپ سے علیٰحدگی اختیار کر لی کہ یہ تو بالکل مولوی ہوگیا ہے میں اس کے ساتھ نباہ نہیں کر سکتی۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر آپ کی شادی حضرت الحاج پیر نیاز احمد نصراللہ ہاشمی صاحب کی صاحبزادی محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

مکرم مرزا فتح محمد صاحب قیام پاکستان کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر اپنا کل اثاثہ عراق سے لے کر کراچی منتقل ہوگئے۔ احمدیہ ہال کراچی کی تعمیر میں بھی آپ کا حصہ ہے۔[86-a] 1947-48 میں آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وصایا رہے۔[86-b]

30 اکتوبر 1959ء کو آپ کی وفات ہوگئی اور کراچی میں ہی دفن کئے گئے۔[86.b-1]

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سابق قاضی مکرم مرزا عبدالرشید بیگ صاحب کے سسر تھے۔ آپ کے صاحبزادے مرزا صالح بیگ صاحب کراچی میں خدمات دینیہ انجام دے رہے ہیں۔[86.c]

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب

آپ کے والد محترم کا نام شیخ عبدالرحمٰن صاحب ہے۔[87] آپ قیام پاکستان کے بعد کراچی تشریف لائے۔ ابتداء میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں خدمات انجام دیں اور ناظم اطفال اور معتمد مجلس کراچی کی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ آپ کو 1948-50ء میں جماعت کراچی کے محاسب اور بعد ازاں ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مال اور پھر جنرل سیکرٹری کے فرائض انجام دینے کی توفیق بھی ملی۔[88]

1964ء میں آپ کا تبادلہ کراچی سے اسلام آباد ہوگیا۔ آپ 1979-80ء میں امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مقرر ہوئے۔ اس عہدے پر آپ نے دس سال خدمات انجام دیں۔[89]

آپ 10 نومبر 1994ء کو بعمر 70 سال فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[90]

مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب

آپ 1921ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب ہے۔[91] مکرم مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ

1918ء میں کراچی میں آئے۔مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ اس کے بعد محکمہ ریلوے میں سرکاری ملازمت اختیار کی اور بعد ازاں ایسٹرن سروسز میں پرائیویٹ ملازمت کرتے رہے۔ بعد میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور ایک کامیاب وکیل کے طور پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔[92]

آپ 1950ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد بعد ازاں جنرل سیکرٹری اور نائب امیر کے عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے۔[93] کراچی کے پندرہ روزہ رسالہ المصلح کے سرپرست تھے۔آپ 1953ء تا 1960ء مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد رہے۔اس دور میں آپ کو کراچی میں خدمت خلق کے عظیم منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ ان میں مارٹن روڈ اور گولیمار ویلفیئر ڈسپنسریز اور فضل عمر فرسٹ ایڈ ڈویژن کا قیام خصوصی طور پر شامل ہے۔اسی طرح خدمت خلق کے ایک اور منصوبہ کا آغاز بھی آپ ہی کے دور قیادت میں ہوا جو مہاجرین کے علاقوں میں امدادی سامان کی تقسیم تھا۔ اس کے ذریعہ ہر ہفتہ 700 خاندانوں میں امدادی سامان تقسیم کیا جاتا تھا۔ بیت احمدیہ مارٹن روڈ اور گولیمار بھی آپ کے دور میں خدام الاحمدیہ کے وقار عمل کے ذریعہ تعمیر ہوئیں۔ اسی طرح 1958ء سے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے سوونیئر کی اشاعت کا سلسلہ بھی آپ ہی کے دور قیادت میں شروع ہوا جو 1970ء تک مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کی زینت رہا۔بحیثیت قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی انتظامی لحاظ سے آپ نے مجلس کراچی میں زندگی کی نئی لہر اور آگے بڑھنے کا نیا جذبہ پیدا کیا۔[94] آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ آپ مصلح موعودؓ کے ارشاد پر تقسیم ہند کے موقع پر مرکز سلسلہ قادیان کی حفاظت کے لئے کراچی کے خدام کے وفد کے امیر کے طور پر گئے۔[95]

مکرم بیگ صاحب ملکی اور بین الاقوامی حالات پر گہری نظر رکھتے تھے۔اسی طرح آپ کا تاریخ کا عموماً اور تاریخ اسلام کا خصوصاً بہت گہرا مطالعہ تھا۔نوجوانوں کے مسائل کو تاریخ اسلام کی روشنی میں جانچنے اور پرکھنے کا سلیقہ رکھتے تھے۔ 1984ء کے ابتلاء کے بعد کراچی اور سندھ میں جماعت احمدیہ کو پیش آنے والے شدید مشکل حالات میں آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کی ٹیم کے ایک رکن ہونے کی حیثیت میں عظیم خدمات کی توفیق ملی۔آپ کو بیوت کی تعمیر کا بھی ایک فطری شوق تھا جس کی وجہ سے کراچی میں کئی بیوت تعمیر ہوئیں۔[96] آپ 16 ستمبر 1999ء کو فوت

ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک ہوئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی وفات پر فرمایا کہ:

''آپ کا نام آتے ہی عمر بھر کی وہ بے لوث خاموش خدمتیں آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہیں جو آپ کی زندگی کا عنوان بن چکی ہیں۔''[97]

مکرم مولوی عبد المجید صاحب

آپ 15 جون 1903ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام عبد الرحیم ہے۔مکرم مولوی عبد المجید صاحب نے 1921ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔آپ ستمبر 1947ء کو حکومت کے ملازمین کے ہمراہ دہلی سے کراچی پہنچے۔آپ پی ڈبلیو ڈی میں ذمہ دار عہدہ پر کام کرتے رہے۔[98]

کراچی میں آپ کو بھر پور خدمات دینیہ کا موقع ملا۔آپ 1950ء میں سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کراچی، سیکرٹری اصلاح وارشاد بعد ازاں سیکرٹری امور عامہ اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے طور پر ذمہ داریاں ادا کرنے کا موقع بھی عطا فرمایا۔[99]

آپ حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے صدر جماعت کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔اسی طرح مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کے زعیم اعلیٰ بھی رہے اور علم انعامی حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی کی تعمیر نو میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔[100]

آپ 17 مئی 1993ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[101]

مکرم میاں عبد الحق رامہ صاحب

آپ کے دادا محترم کا نام میاں خدا بخش صاھب ہے۔[102] آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔اس عہدے پر آپ 1950ء میں مقرر ہوئے۔[103] اس وقت آپ سرکاری ملازمت کرتے تھے۔ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ نے طویل عرصہ تک اہم دینی خدمات بجا لانے کا شرف حاصل کیا۔آپ 1955ء سے 1973ء تک ناظر بیت المال اور ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے فرائض

انجام دیتے رہے۔ جماعتی خدمات سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے علمی میدان میں جماعت کی خدمت شروع کی اور سلسلہ کی بہت سی کتب کی پروف ریڈنگ کی۔ آپ فارسی زبان کے مسلم الثبوت استاد تھے اور اس سلسلہ میں جماعت کی گرانقدر خدمات بجا لاتے رہے۔ جامعہ احمدیہ کے کئی طلباء آپ کے پاس اکتساب علم کے لئے آتے رہے۔ 1950ء میں جب حضرت مصلح موعود کراچی کے دورہ پر تشریف لائے تو آپ نے مکرم رامہ صاحب کے مکان پر درس قرآن دیا۔ آپ 14 مئی 1981ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔104

مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب

آپ 12/جنوری 1899ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ عطا محمد صاحب ہے۔105 جو مشہور شاعر علامہ محمد اقبال کے بڑے بھائی تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔105.a

آپ نے 1914ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور 1921ء میں وکالت کی ڈگری حاصل کی اور سیالکوٹ میں وکالت کی پریکٹس کا آغاز کیا۔ 1926ء میں آپ دہلی میں کمرشل جج لگا دئے گئے۔ بعدازاں آپ امرتسر میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں چلے گئے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں جوائنٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ جہاں سے 1954ء میں ریٹائر ہوئے۔ بعدازاں پی آئی ڈی سی کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ 1957ء میں اقوام متحدہ نے انھیں اپنے ادارے فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کی طرف سے حکومت پاکستان کا ایڈوائزر مقرر کر دیا۔106

قیام پاکستان کے بعد آپ کراچی میں قیام پذیر رہے جہاں 1950ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے قاضی کے طور پر فرائض انجام دیئے۔107 آپ کی وفات 2 جنوری 1994ء کو کراچی میں ہوئی اور باغ احمد (احمدیہ قبرستان) کراچی میں دفن کئے گئے۔108

مکرم فیض عالم خان چنگوی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری فضل احمد صاحب ہے۔ آپ کے نانا حضرت

خواجہ کرم داد بنگیال صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[108-a] مکرم فیض عالم صاحب نے حضرت خواجہ صاحب کے ایک بڑے بھائی مولوی محمد فضل خان چنگوی صاحب، جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے، کے زیر سایہ پرورش پائی اور تربیت حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم ڈی پی ہائی اسکول جالندھر میں حاصل کی جبکہ میٹرک اسلامیہ اسکول گوجر خان سے کیا۔ آپ ایک علمی و ادبی شخصیت کے مالک تھے اور اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ اسکول کے زمانے سے ہی نظمیں کہا کرتے تھے۔

شملہ میں رہائش کے دوران پانچ سال تک جماعت احمدیہ شملہ کے جنرل سیکرٹری رہے اور ایک سال خدام الاحمدیہ کے قائد رہے۔ کراچی آنے کے بعد بھی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے ناظم تعلیم و تربیت، زعیم حلقہ جیکب لائنز اور مربی اطفال رہے۔ مجلس انصاراللہ کراچی میں بھی خدمات انجام دیں۔ آپ جماعت احمدیہ حلقہ جیکب لائنز کے پریذیڈنٹ کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔[109] 1950ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید مقرر ہوئے اور کئی سال سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے بھی خدمات بھی انجام دینے کی توفیق ملی۔[110] کراچی سے شائع ہونے والے اخبار المصلح کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 1959ء میں کراچی کے احمدیہ شعراء کی ایک تنظیم مجلس حسن بیاں کے نام سے قائم ہوئی تو آپ اس کے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔[111] آپ 11 دسمبر 1980ء کو 68 سال کی عمر میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[112]

مکرم حکیم محمد یعقوب قیس مینائی صاحب

آپ 1901ء میں پیدا ہوئے۔[113] آپ کے والد محترم کا نام حافظ محمد ابراہیم ہے۔[114] مکرم قیس مینائی 1927ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ 1944ء میں قادیان سے کراچی تشریف لائے۔ آپ جماعت احمدیہ کراچی کے کئی سال تک سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔[115] آپ کی دعوت الی اللہ سے کئی سعید روحوں کو ہدایت کی توفیق ملی۔ آپ ایک دعا گو اور بزرگ شخصیت تھے۔ آپ ایک مشہور و معروف شاعر بھی تھے اور مشہور شاعر امیر مینائی کے شاگرد تھے۔ کراچی سے آپ اپنے بیٹے مکرم شمیم یوسف صاحب کے پاس جرمنی تشریف لے گئے

تھے[116] وہیں 30/جون 1991ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپردخاک ہوئے۔[117] آپ کے بیٹے مکرم شمیم یوسف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ آپ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر تقسیم ہند کے موقع پر مرکز سلسلہ قادیان کی حفاظت کے لئے کراچی کے خدام کے وفد کے رکن کے طور پر قادیان گئے۔[118]

مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب

آپ یکم فروری 1902ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت منشی حبیب الرحمٰن کپورتھلوی صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق اور 313 رفقاء میں شامل ہیں۔

آپ نے انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں گورنمنٹ ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت برما، مسقط، آگرہ، بنگلور، ملتان، دہلی، جہلم وغیرہ میں تعینات رہے۔

قیام پاکستان کے بعد کراچی تشریف لائے اور بعد ازاں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمات کا آغاز کیا اور ایک لمبا عرصہ اس خدمت کو انجام دینے کی توفیق ملی۔ مربیان کرام پاکستان سے باہر جائیں یا واپس آئیں۔ ان سب کی ذمہ داری کھانے پینے سے لے کر رہائش تک آپ کی ہی ہوتی تھی۔ اس وقت کراچی کی جماعت کے پاس مربیان کے قیام کا کوئی خاص بندوبست نہ تھا لہٰذا آپ انہیں اپنے گھر میں لے آتے ان کے قیام وطعام کا انتظام کرتے۔ جیسے ہی کسی مربی کی آمد کی اطلاع ملتی آپ ان کا استقبال کرنے لئے ضرور پہنچتے۔ انھیں اسٹیشن یا بندرگاہ وغیرہ سے لے کر آتے۔

آپ کچھ عرصہ احمدیہ لائبریری و دارالمطالعہ بندر روڈ کے انچارج بھی رہے۔ آپ جلسہ سالانہ پر غیر ممالک سے آنے والے احباب کے استقبال کے لئے ائر پورٹ بھی تشریف لے جاتے تھے۔ آپ غیر ملکی طلباء جو پروفیشنل تعلیم مثلاً میڈیکل، انجینئرنگ کی تعلیم کراچی میں حاصل کر رہے ہوتے ان کے اخراجات اور کتابوں کا بندوبست کرتے اور ان کی سرپرستی فرماتے تھے۔

1950ء کی دہائی میں جماعت کراچی کی سطح پر کوئی پمفلٹ یا اطلاع نامہ جو احباب کو پہنچانا ہوتا اس کا اسٹینسل کاٹ کر سائیکلو اسٹائل آپ کے گھر پر ہی کیا جاتا تھا۔

اُس زمانے میں آپ کی رہائش سعید منزل میں ایک فلیٹ میں تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کراچی تشریف لاتے تو آپ ان دنوں ہمہ وقت خدمات میں مصروف ہو جاتے تھے۔

ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے ہومیو پیتھک میڈیسن کا امتحان پاس کیا اور بغیر معاوضہ احمدی اور غیر احمدی احباب کا علاج کیا۔

یکم جون 1978ء کو ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوئے جس کے نتیجے میں سر پر شدید چوٹیں آئیں۔ پونے دو ماہ ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ 24 جولائی 1978ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[119]

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب

آپ 1898ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت چوہدری غلام احمد صاحب ہے جو رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔[119-a]

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں اپنی دادی صاحبہ کے ہمراہ حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں ٹھہرے۔

آپ نے بی اے پاس کیا۔ بعد ازاں ایل ایل بی پاس کیا۔ سیالکوٹ اور لاہور میں وکالت کی پریکٹس کرتے رہے۔ 1931ء میں جج مقرر ہوئے اور 1940ء تک یہ فرائض انجام دیتے رہے۔ 1940ء میں سپلائی ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت اختیار کر لی۔ بعد ازاں پلاننگ کمیشن میں کام کرتے رہے اور اس کے بعد PICIC کے ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر کے فرائض بھی انجام دئے۔

اگست 1947ء میں دہلی سے کراچی تشریف لے آئے۔[120] 1950ء میں نائب امیر جماعت احمدیہ مقرر ہوئے۔[121] احمدیہ ہال بننے سے پہلے نماز جمعہ آپ کی کوٹھی بمقام بندر روڈ کراچی پر پڑھی جاتی رہی۔[122]

آپ 16 ر نومبر 1985ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[123] آپ کے بیٹے مکرم چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر رہے۔ جبکہ دوسرے

بیٹے ائر مارشل ظفر چوہدری صاحب پاک فضائیہ کے سربراہ رہے۔

مکرم لطیف احمد طاہر صاحب

آپ 1920ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام میاں عمر الدین صاحب ہے۔ آپ نے بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری ملازمت اختیار کی اور جب آپ نے وہ ملازمت چھوڑی تو آپ حکومت پاکستان کے محکمہ خوراک اور انڈسٹری دہلی میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے پاک بے کمپنی میں ملازمت اختیار کی۔

تقسیم ہندوستان کے بعد آپ دہلی سے کراچی تشریف لائے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کراچی میں 1950ء میں بطور محاسب خدمات کا آغاز کیا اور 1956ء تک اس عہدے پر فائز رہے 123-a بعد ازاں ڈھاکا تشریف لے گئے جہاں قائد خدام الاحمدیہ اور وفات سے پہلے آٹھ مہینے تک ڈھاکہ کے قائمقام امیر جماعت کے طور پر خدمات انجام دیں۔

آپ 20 مئی 1965ء کو قاہرہ کے لئے پی آئی اے کی پہلی فلائٹ کے المناک حادثے میں وفات پا گئے۔ 123-b

مکرم میجر شمیم احمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام کریم بخش صاحب تھا۔ مکرم میجر صاحب نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ یہ جنگ عظیم کا زمانہ تھا۔ چنانچہ برما کے محاذ پر جاپانیوں سے برسر پیکار رہے۔ بنگال میں قحط کے زمانے میں جب کلکتہ شہر کو فوج کے حوالے کیا گیا تو فوج کی طرف سے شہر کے ایک حصہ کے کمانڈر تھے۔ برما کے محاذ پر اپنے خیمہ کے باہر نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک انگریز لیفٹیننٹ نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا۔ عبادت کی یہ ادا اس کو بہت پسند آئی اور اس کی توجہ دین حق کی طرف ہوئی۔ چنانچہ تحقیق کے بعد یہ لیفٹیننٹ صاحب احمدی ہو گئے۔ یہ دوست مکرم بشیر احمد آرچرڈ کے نام سے مشہور ہیں۔ بعد میں انہوں نے زندگی وقف کی اور کئی جگہوں پر بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ 124

جنگ عظیم کے اختتام پر فوج کی ملازمت چھوڑ دی۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اپنے ایک

سابقہ اعلان کے مطابق آپ کو بنگال ریلوے میں ملازمت کی پیش کش کی لیکن آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔اس کے بعد آپ حکومت پاکستان کے محکمہ مالیات سے وابستہ ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے جوائنٹ سیکرٹری کے عہدے تک جا پہنچے۔ بعد ازاں جوہر آباد اور بھکر میں مشیر مالیات مقرر ہوئے۔ اس کے بعد میونسپل کارپوریشن میں اور آخر میں کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (کے ڈی اے) میں ملازمت اختیار کی۔ یہاں کچھ عرصہ ڈائریکٹر بھی رہے اور یہیں سے ریٹائر ہوئے۔آپ نے ملازمت کا تمام عرصہ نہایت قابلیت، لگن اور انتہائی دیانتداری سے گزارا۔ ملازمت کی ذمہ داریوں کے ساتھ ان کا سب سے بڑا مشغلہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت اور دینی اور جماعتی کاموں کا شغف تھا۔اس کام سے وہ کبھی غافل نہیں ہوئے۔[125] پاکستان بننے کے بعد وہ کئی سال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد رہے۔ پھر 1953ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری بنے اور مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔آخر میں جماعت احمدیہ کراچی کے نائب امیر مقرر ہوئے۔ اسی عہدے سے ٹورنٹو کینیڈا چلے گئے۔[126] وہاں آپ نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کینیڈا مقرر ہرئے۔آپ 17 نومبر 1983ء کو کینیڈا میں وفات پا گئے اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔[127]

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب

آپ 1916ء میں جبکہ آپ کی عمر 18 سال تھی سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کی ایک لمبا عرصہ تک خدمت کا موقع ملا۔ بیت الحمد مارٹن روڈ کے قیام کا سہرا آپ کے سر ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک دفعہ اپنے قیام کراچی کے دوران جماعت کو ہر حلقہ میں بیوت کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی تو آپ نے اس تحریک پر اولین طور پر لبیک کہا اور مارٹن روڈ بیت کے قیام کی آپ پر دھن سوار ہو گئی۔ دو دفعہ مخالفین کی طرف سے بیت گرائی بھی گئی وہ ملبہ بھی اٹھا کر لے گئے لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری۔مہینوں میدان میں ہی اذان کہتے اور نمازیں پڑھتے رہے۔آپ کی محنت کو اللہ تعالیٰ نے نوازا اور جماعت کو چھپر ڈال کر نمازیں ادا کرنے کی اجازت مل گئی۔اس کے بعد تقریباً دو تین سال کی مسلسل محنت اور کوشش کے بعد یہ زمین جماعت کو باقاعدہ الاٹ ہو گئی۔جب مکرم چوہدری صاحب یہ الاٹمنٹ لے کر اس

وقت کے امیر جماعت احمدیہ کراچی مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے پاس گئے تو وہ بے حد خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ چوہدری صاحب میں صرف آپ کے جذبہ اور دلجوئی کے خیال سے آپ کی مدد کرتا تھا ورنہ مجھے بالکل امید نہ تھی کہ آپ اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ محض آپ کا اخلاص ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند آ گیا کہ اس قدر وسیع اور با موقع زمین بیت کے لئے جماعت کو مل گئی۔

آپ 1953-54ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری رشتہ ناطہ رہے۔مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب سابق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آپ کے صاحبزادے تھے۔

آپ 26/نومبر 1960ء کو بعمر 61 سال فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[128]

مکرم مولوی عبدالحمید صاحب

آپ کے والد کا نام عبدالرحیم ہے۔آپ نے 1925ء میں بیعت کی۔[129] آپ تقسیم ہند کے بعد 1947ء میں دہلی سے پاکستان آئے۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے ایک لمبا عرصہ سیکرٹری تالیف وتصنیف کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اسی طرح سیکرٹری عاملہ جماعت احمدیہ کراچی بھی رہے۔ 1963ء میں آپ نے تین سال کے لئے اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ چنانچہ مرکز نے آپ کی صلاحیت اور اہلیت کو دیکھ کر دعوت الی اللہ کے لئے غانا مغربی افریقہ بھجوا دیا۔ وہاں آپ نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے وقف کو نبھایا اور مرکز سے خوشنودی کا سرٹیفیکٹ حاصل کیا۔آپ کو اس تین سالہ وقف زندگی کی بنیاد پر مجلس انتخاب خلافت کا ممبر بننے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔آپ ایک لمبا عرصہ حلقہ عزیز آباد کراچی کے صدر بھی رہے۔

خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کی کراچی آمد کے موقع پر آپ کو شعبہ ضیافت کی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔علمی اور مذہبی مضامین لکھنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ 1973ء میں جب رسالہ المصلح کراچی اپنے دور ثانیہ میں شائع ہونا شروع ہوا تو آپ اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے سابق نائب امیر مکرم میجر شمیم احمد صاحب آپ کے داماد تھے۔

مکرم مولوی عبدالحمید صاحب 21 مئی 1990ء کو وفات پا گئے۔[130]

مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب

آپ کے والد محترم کا نام مرزا غلام نبی صاحب ہے۔[131] آپ نے 1935ء میں بی-اے کا امتحان پاس کیا۔ 1952ء میں سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں کراچی آئے اور کچھ عرصہ یہاں رہے۔ بعدازاں آپ کا تبادلہ پشاور ہو گیا۔ کراچی میں دوبارہ پوسٹنگ کے بعد ریٹائرمنٹ تک پھر کراچی میں ہی رہے۔ اس دوران ایک سال تک کوئٹہ میں بھی کام کرتے رہے۔ آپ کو حساب کتاب میں بڑی مہارت تھی۔[132] آپ 1959ء میں جماعت کراچی کی مجلس عاملہ میں بطور محاسب مقرر ہوئے اور آخری دم تک اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہے۔[133]

آپ کو تقریباً 17 سال تک مسلسل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا رکن ہونے کی سعادت بھی حاصل رہی۔ آپ صائب الرائے، بے نفس، متقی، منکسرالمزاج اور درویش صفت انسان تھے۔[134] آپ 27/اکتوبر 1979ء کو کراچی میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر بوقت وفات 65 سال تھی۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[135]

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب

آپ جنوری 1920ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب نے 1915ء میں صرف سولہ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ اس طرح مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے میٹرک جالندھر سے اور بی اے، ایف سی کالج لاہور سے پاس کیا۔ اس کے بعد انسپکٹر کی حیثیت سے PWD میں لدھیانہ اور پھر بمبئی میں ملازمت کی۔ اس دوران لدھیانہ میں ایک سال تک اس کمرے میں رہائش اختیار کی جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی بیعت لی تھی۔ بعدازاں 1947ء تک دہلی اور شملہ میں محکمہ پرنٹنگ اور اسٹیشنری میں ملازمت کی۔ شملہ میں 47-1946ء کے دوران قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ تقسیم ہند کے بعد کراچی آ گئے اور PCSIR میں ملازمت اختیار کی جہاں سے 1980ء میں سیکرٹری کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر 1947ء میں حفاظت مرکز قادیان کے لئے کراچی

کے خدام کے دوسرے وفد کے ساتھ قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لاہور تشریف لانے کی وجہ سے قادیان نہ جا سکے اور لاہور میں ہی ڈیوٹی انجام دے کر کراچی واپس آگئے۔ 57-1955ء کے دوران قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی رہے۔ اس دوران جولائی 1956ء میں پہلی مرتبہ کھلے میدان میں مرکز کی طرز پر تین روزہ اجتماع کے سلسلہ کا آغاز کیا۔ قادیان اور ربوہ کے بعد یہ کسی بھی مجلس کی پہلی کوشش تھی جسے حضرت مصلح موعود نے پسند فرمایا اور دوسری مجالس کے لئے قابل تقلید قرار دیا۔ یہ اجتماع پھر ہر سال منعقد ہوتا رہا جس کا سلسلہ 1973ء تک جاری رہا۔ 57-1955ء کے دونوں سالوں میں مجلس کراچی اول رہی اور خلافت جوبلی علم انعامی کی مستحق ٹھہری۔136 آپ 60-1959ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تعلیم وتربیت مقرر ہوئے۔137 آپ 61-1960ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مال رہے۔ بعد ازاں 1961ء تا1985ء جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بعد میں اہلیہ کی علالت کے باعث امریکہ جانا پڑا۔واپس آنے کے بعد 1992ء تا 1995ء آڈیٹر اور 1995ء تا 1999ء دوبارہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔ بعدازاں عارضہ قلب کے باعث محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی سے رخصت حاصل کر لی۔آپ 4رمئی 2007ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔138

مکرم کیپٹن سیّد افتخار حسین صاحب

آپ یکم ستمبر 1914ء کو پیدا ہوئے۔139 آپ کے والدمحترم کا نام سیّد محمد شریف صاحب ہے۔140 1929ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔141 آپ سیشن جج کے طور پر کراچی اور دیگر شہروں میں اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔آپ مجلس انصار اللہ کراچی کے ناظم کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔142 اسی طرح مجلس انصار اللہ سندھ و بلوچستان کی مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے۔143

آپ کو اللہ تعالیٰ نے 60-1959ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے قاضی کے عہدے پر فائز کیا بعدازاں آپ نائب امیر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔144

آپ 5رجولائی 1995ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔145

مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب

آپ 1916ء میں پیدا ہوئے۔146 آپ ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں ورک کے رہنے والے تھے۔ 1941ء میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی اور اس کے بعد ایمان و اخلاص میں بڑھتے چلے گئے۔ ہر وقت خدمت سلسلہ کے لئے مستعد رہتے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں نائب قائد کے عہدے پر فائز رہے۔ بعد ازاں ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ سندھ و بلوچستان کے طور پر خدمات انجام دینے کے توفیق ملی۔147 1959-60 میں جماعت کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید رہے۔148 آپ نائب امیر جماعت کراچی بھی رہے۔ بعد ازاں آپ بسلسلہ ملازمت اسلام آباد تشریف لے گئے۔ 1968ء میں جب اسلام آباد کی جماعت کو راولپنڈی سے الگ کر کے وہاں امارت قائم کی گئی تو آپ پہلے امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مقرر کئے گئے اور آخر وقت تک نہایت کامیابی سے اس منصب پر خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رویاء کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ دعائیں کرنے میں خاص شغف رکھتے تھے۔ آپ 22 دسمبر 1975ء کو وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ آپ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔149

مکرم سیّد سخاوت شاہ صاحب

آپ 4؍اپریل 1933ء کو ہزارہ صوبہ خیبر پختونخوا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد گلاب شاہ ہے۔

آپ 19؍نومبر 1952ء کو پشاور میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ ہزارہ کے مشہور مولوی غلام غوث ہزاروی کے شاگرد بھی رہے۔ یہ مولوی صاحب بعد ازاں ملک کی سیاسی شخصیت بھی بنے۔

آپ کا تعلق ایک مذہبی اور دینی گھرانے سے تھا۔ جب آپ نے بیعت کی تو جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے ایک جہازی سائز پوسٹر شائع کر کے دیواروں پر چسپاں کیا گیا۔ اس اشتہار کا عنوان تھا:

''احراری ملاں غلام غوث ہزاروی کا شاگرد رشید آغوش احمدیت میں''۔ یہ اشتہار

23؍دسمبر 1952ء کوشائع کیا گیا تھا۔

1948ء میں آپ نے میٹرک کیا بعد ازاں منگلور ہزارہ کے لوئر مڈل اسکول میں انگلش ٹیچر کے طور پر ملازمت کا آغاز کیا۔ بعد ازاں ملازمت ترک کر کے اکاؤنٹنگ کی تعلیم حاصل کی اور دوسری ملازمت اختیار کر لی۔

آپ 10اپریل 1956ء کو کراچی آ گئے۔ 1960ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ بعد ازاں 64-1963ء میں سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔ آپ کے وقت میں ہی عزیز آباد میں ٹی آئی پرائمری و ہائی اسکول قائم ہوئے۔ آپ ان اسکولوں کے انچارج تھے۔

اس کے بعد آپ بطور ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع کراچی کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔150

آپ 20؍جنوری 1994ء کو انتقال کر گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔151

مکرم مسعود احمد خورشید صاحب

آپ 18؍اپریل 1923ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ آپ نے 1939ء میں ٹی آئی کالج قادیان سے میٹرک کیا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منورآباد اسٹیٹ سندھ میں کام کرتے رہے۔

1941ء سے 1946ء تک کوئٹہ میں قیام پذیر رہے۔ 1946ء سے 1950ء تک نوک کنڈی بلوچستان میں رہے وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کے سرمایہ کو ترقی دینے کے لئے یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی قائم فرمائی تھی اس میں خدمات انجام دیتے رہے۔

1950ء میں لاہور آئے اور ایران ٹریڈ سنٹر کے نام سے اپنا کام شروع کیا۔ 3؍ستمبر 1956ء کو کراچی آ گئے اور یہاں کاروبار شروع کیا۔ کراچی آ کر جماعتی خدمات کا آغاز ہوا۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد کراچی تھے انہوں نے اپنی مجلس عاملہ میں شامل کیا۔ آپ 62-1961ء میں جماعت احمدیہ کراچی میں بطور سیکرٹری خدمت خلق مقرر ہوئے اور کئی سال اس

عہدے پر کام کیا۔

آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود نے خود پڑھایا اور آپ کی اہلیہ کے ولی بھی حضرت مصلح موعود خود بنے کیونکہ ان کے والد محترم فوت ہو چکے تھے۔[152]

آپ کو گولیمار (ناظم آباد) کی بیت کی توسیع اور ناظم آباد کی بیت کے لئے زمین بطور عطیہ دینے کی سعادت بھی ملی۔

دسمبر 1969ء میں ٹرین کے حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ آپ کو تین کتب تحریر کرنے کو توفیق بھی ملی جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ حج بیت اللہ
2۔ ضمیمہ تجلّی قدرت
3۔ سیرت طیبہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

آجکل آپ امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔

مکرم ملک مبارک احمد صاحب

آپ 25/دسمبر 1930ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالسبحان ملک صاحب ہے۔ آپ آسنور کشمیر کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے نانا حضرت میاں اللہ دتہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[152.a]

46-1943ء میں آپ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ باغبانپورہ لاہور میں زعیم حلقہ کے طور پر کام کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے وقت جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدام کو حفاظت مرکز قادیان کے لئے آنے کا ارشاد فرمایا تو آپ بھی لاہور سے دیگر خدام کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے۔ آپ اس کانوائے کے رکن تھے جو ستمبر 1947ء میں معمر حضرات، خواتین اور بچوں کو لانے کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔

1948ء میں جب حکومت ہند نے کشمیر میں اپنی افواج داخل کیں تو بغرض دفاع پاکستان نے بھی مداخلت کی۔ حضرت مصلح موعود نے اس قومی دفاعی جنگ میں شرکت کے لئے رضا کاروں پر مشتمل ایک بٹالین روانہ کی جس کی خدمات کے لئے پاکستان آرمی نے باغ سر کا

علاقہ منتخب کیا۔ آپ کو اس مہم میں حصہ لینے کی بھی توفیق ملی۔ آپ کی کمپنی کا نام نصرت تھا جس کے انچارج مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب تھے۔

آپ 1951ء میں بغرض کاروبار کراچی تشریف لے آئے۔ ابتداء میں آپ کو حلقہ رام سوامی کراچی میں بطور زعیم خدام الاحمدیہ خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کے دور قیادت میں آپ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے طور پر کام کرتے رہے۔

1963ء میں آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مقرر ہوئے اور اس عہدے پر 1967ء تک خدمات کو توفیق پائی۔ اس دوران مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے دو مرتبہ ''علم انعامی'' حاصل کیا۔ آپ کو جماعتی سطح پر بھی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب، محترم شیخ رحمت اللہ صاحب، محترم چوہدری احمد مختار صاحب اور محترم نواب مودود احمد خان صاحب کے دور امارت میں آپ کو کسی نہ کسی سطح پر خدمات کا موقع ملتا رہا۔

آپ 62-1961ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وقف جدید، جبکہ چھ سال تک حلقہ ناظم آباد وسطی کے صدر رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے دورہ کراچی 1983ء کے موقع پر 15رفروری کو آپ کے گھر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔

1994ء میں آپ ڈیلس، ٹیکساس (امریکہ) ہجرت کر گئے وہاں آپ نے مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمات انجام دیں اس کے بعد کچھ عرصہ بطور سیکرٹری امور عامہ کام کرتے رہے۔

مکرم ملک مبارک احمد صاحب کی روایت کے مطابق حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''کراچی کے بعض خدام (رفقاء) کا اخلاص رکھتے ہیں۔''[153]

آج کل آپ امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔

مکرم قاضی محمد اسلم صاحب

آپ 2رفروری 1900ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت ڈاکٹر

قاضی کرم الٰہی صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔153.a

آپ نے تعلیم علی گڑھ، لاہور اور کیمبرج یونیورسٹی سے حاصل کی۔ 1923ء میں شعبہ تعلیم سے منسلک ہوئے۔ آپ ایک اعلیٰ درجے کے تعلیمی ماہر تھے۔ آپ علی گڑھ اور گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھاتے رہے۔ پنجاب میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر بھی کام کیا۔

1954ء سے 1962ء تک کراچی یونیورسٹی سے منسلک رہے۔ جہاں آپ نے شعبہ نفسیات کا اجراء کیا اور اس کے چیئر مین رہے۔ ایک سال تک پروفیسر اور رجسٹرار کراچی یونیورسٹی رہے۔

1966ء سے 1970ء تک ٹی آئی کالج ربوہ کے پرنسپل رہے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں کئی تدریسی اور غیر تدریسی عہدوں پر فائز رہے۔

تعلیم کے میدان میں آپ کی خدمات کی فہرست بڑی طویل ہے۔

آپ نے جماعتی خدمات بھی پورے جذبہ سے انجام دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تصنیف دعوت الامیر کا انگریزی ترجمہ کیا اسی طرح کتاب انقلاب حقیقی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف حقیقۃ الوحی کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا۔ اس کے علاوہ انگریزی زبان میں کئی تراجم اور مضامین آپ نے تحریر فرمائے۔

کراچی میں قیام کے دوران آپ کو بحیثیت سیکرٹری تصنیف و تالیف خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔

آپ 15/دسمبر 1981ء کو لاہور میں فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔154

مکرم سردار محمد بشیر احمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام حضرت شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی ہے جنھیں حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ مکرم سردار صاحب نے ایم اے اور ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کی۔ آپ ریاست پٹیالہ میں کمشنر انکم ٹیکس اور بھوپال میں بڑے عہدوں پر فائز رہے اور ہمیشہ جماعت کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔

آپ 1961-62ء میں جماعت کراچی کے قاضی مقرر ہوئے اور ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کراچی کے قاضی کے فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ 9/جون 1982ء کو 83 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔[155]

مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب

آپ 7/جولائی 1932ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری کرم الٰہی صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[155.a]

آپ آج کل جماعت احمدیہ کے سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کو خدام الاحمدیہ کی عمر سے ہی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ 1969-70ء میں جب خدام الاحمدیہ میں ضلعی نظام قائم ہوا تو آپ ابتدائی سالوں میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔

جماعتی سطح پر آپ 1963-64ء میں سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔ بعدازاں ایک لمبا عرصہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی رہے۔ پھر درمیان میں کچھ عرصہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمات انجام دیں۔

آپ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی قواعد وصیت پر نظر ثانی کرنے والی کمیٹی کے سندھ و بلوچستان کی طرف سے ممبر تھے۔

1994ء میں بیت النصرت دستگیر کراچی پر مخالفین کی طرف سے ہونے والی فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہوئے۔ بیت الحمد گلشن جامی کراچی کی زمین خریدنے اور تعمیر کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق ملی۔

احمدیہ قبرستان کراچی (باغ احمد) کی زمین کا قبصہ لے کر چار دیواری تعمیر کروانے کی توفیق ملی۔اس میں قبرستان کا مکمل Layout پلان اور قبروں کی ترتیب سے تیاری کا کام بھی شامل تھا۔آپ ایک لمبا عرصہ قبرستان کے امور کے نگران بھی رہے۔

آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔[156]

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب

آپ 13/اکتوبر 1913ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد حضرت چوہدری شہاب الدین صاحب ،حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[156.a] 1931ء میں ایف اے ،مرے کالج سیالکوٹ سے پاس کیا۔اکتوبر 1947ء میں ایک فوجی قافلے کے ہمراہ دھرم سالہ ضلع کانگڑہ سے لاہور آ گئے۔ 1951ء میں ملازمت کے سلسلہ میں کراچی آ گئے۔کراچی آنے کے فوری بعد ہی جماعتی خدمات میں مشغول ہو گئے اور حلقہ جنوبی اور حلقہ عید گاہ میں جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ جماعت احمدیہ کراچی میں مرکزی طور پر خدمات کا آغاز 1955ء میں ہوا جب میاں عبدالحق رامہ صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کا صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ناظر بیت المال کے طور پر تقرر ہوا اور ان کی جگہ مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب کو سیکرٹری مال مقرر کیا گیا۔مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب کی تجویز پر مکرم چوہدری صاحب کو نائب سیکرٹری مال مقرر کیا گیا۔ 1961ء میں شیخ عبد الوہاب صاحب کا سرکاری طور پر اسلام آباد تبادلہ ہوا تو مکرم چوہدری صاحب مرکزی سیکرٹری مال مقرر کئے گئے اور پھر 1996ء تک آپ کو مسلسل اسی عہدہ پر خدمات انجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔اس کے بعد بوجہ ضعیف العمری آپ یہ ذمہ داری ادا کرنے کے قابل نہ رہے۔[157] آپ 12 مئی 2007ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔[158] آپ ابتداء میں جماعت کراچی کے سیکرٹری وقف جدید بھی رہے۔

مکرم نذیر احمد سیالکوٹی صاحب

آپ 1924ء میں موضع چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1930ء کے قریب قادیان آ گئے۔ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔میٹرک کرنے کے بعد قادیان میں دفتر الفضل میں ملازم ہو گئے۔تقسیم ہندوستان کے بعد لاہور آ گئے اور سی ایم اے میں ملازم ہو گئے اور ملازمت پوری کرنے کے بعد اسی محکمہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کی اور وکالت مال تحریک جدید میں آخری دم تک خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ بسلسلہ ملازمت کراچی، لاہور، کوئٹہ، اٹک، کوہاٹ اور راولپنڈی میں تعینات رہے اور ہر جگہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔[159] کراچی میں 67-1966ء میں

آپ کو بطور آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔160 آپ کے ایک صاحبزادے مکرم حنیف احمد محمود صاحب بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ 17رنومبر 1993ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔161

مکرم آفتاب احمد بسمل صاحب

آپ 1919 میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد عالم خان صاحب ہے جو جماعت احمدیہ راولپنڈی کے امیر رہ چکے ہیں۔

آپ آل انڈیا ریڈیو اور بعد ازاں ریڈیو پاکستان سے وابستہ رہے۔ آپ تقسیم ہند کے بعد 1948ء میں پاکستان آئے۔ پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کے ریڈیو اسٹیشن پشاور سے 13 اور 14 اگست 1947ء کی درمیانی شب بارہ بجے جو اعلان ہوا وہ اناؤنسر کی حیثیت سے آپ نے ہی کیا۔ علاوہ ازیں ریڈیو پاکستان کراچی کے افتتاح کے موقع پر بھی سب سے پہلا اعلان جو ''تیرے نام سے ابتداء ہورہی ہے'' کے متبرک عنوان سے ہوا، بسمل صاحب ہی اس کے اناؤنسر تھے۔ بعد ازاں آپ ریڈیو پاکستان کراچی میں خبروں کے شعبہ سے وابستہ ہو گئے۔

آپ ایک معروف شاعر بھی تھے۔ آپ کا کلام جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہوتا رہا۔ آپ مجلس انصار اللہ کراچی میں بطور منتظم عمومی خدمات انجام دیتے رہے۔ 162 1966-67ء میں جماعت کراچی کے سیکرٹری تعلیم مقرر ہوئے اور کئی سال یہ خدمات انجام دیتے رہے۔163

مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی

آپ 1948ء میں کراچی تشریف لائے اور گولیمار (موجودہ گلبہار) میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس علاقے میں مکرم شیخ بہادر علی صاحب، مکرم بابا عبد الرحیم صاحب اور مکرم بابو عبد الحمید صاحب بھی رہا کرتے تھے۔ آپ حلقہ گولیمار کے پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ مکرم بابا ملک عبد الرحیم صاحب کی لکڑیوں کی ٹال تھی۔ اس کے ایک حصہ پر چٹائیوں کی مدد سے بیت الذکر قائم کی گئی۔ پھر اس کے ساتھ فضل عمر ڈسپنسری قائم کی گئی۔ بعد ازاں جماعتی فیصلہ کے مطابق بیت اور ڈسپنسری کو خدام الاحمدیہ نے وقار عمل کے ذریعہ پختہ تعمیر کیا۔ بیت گولیمار کے ساتھ مکرم خان

صاحب کا چائے کا کیبن تھا جس کا نام آپ نے الکدعہ رکھا تھا۔

آپ 67-1966 سے کئی سال تک جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کے پہلے ناظم مقرر ہوئے۔ آپ شاعر بھی تھے اور نذر تخلص کرتے تھے۔ آپ 29 ستمبر 1986ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[164] آپ کے والد محترم کا نام حافظ محمد نادر شاہ صاحب ہے۔ مکرم محمد شفیع خان صاحب نے 1926ء میں بیعت کی۔[165]

مکرم عبدالرحیم مدہوش صاحب

68-1967ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید مقرر ہوئے۔[166] بعد ازاں سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری ضیافت اور آڈیٹر کے طور پر خدمات بجا لانے کی سعادت ملی۔ 1982ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو ایک سب کمیٹی کا صدر مقرر فرمایا۔ آپ شاعر بھی تھے اور مدہوش تخلص کیا کرتے تھے۔ آپ ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اس کے علاوہ کسٹم، اے جی پی آر، ایکسائز، انکم ٹیکس اور ایف آئی اے کے محکموں میں کام کرتے رہے۔ وفات کے وقت ماڈرن موٹرز میں امپورٹ مینیجر کے طور پر کام کر رہے تھے۔[167]

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''برادر مکرم مدہوش صاحب ان مخلصین جماعت میں سے تھے جو اپنی جان اور مال دونوں خدمت دین کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ کراچی جیسی وسیع و عریض جماعت کے وہ سالہا سال سیکرٹری تحریک جدید رہے اور بڑے کامیاب عہدیدار رہے۔ سب سے پہلے وہ اپنا نیک نمونہ قائم کرتے پھر دوسروں کو تحریک کرتے۔ اس لئے ان کی تحریک بڑی مؤثر ہوتی۔''[168]

آپ 5 جولائی 1984ء کو وفات پا گئے۔[169]

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب

آپ 5 اکتوبر 1936ء کو بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا

نام حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی ہے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور آئے اور بعد ازاں ٹی آئی ہائی اسکول چنیوٹ میں چھٹی کلاس میں داخل ہوئے۔ 10/جون 1955ء کو کراچی آئے۔ بعد ازاں ملازمت کے سلسلہ میں خانپور کٹورہ چلے گئے۔ وہاں سیکرٹری مال کے طور پر کام کی توفیق ملی۔ وہاں سے کوئٹہ ٹرانسفر ہوا جہاں سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر کام کا موقع ملا۔ یہاں سے حیدر آباد سندھ ٹرانسفر ہوا جہاں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ 7/دسمبر 1960ء بسلسلہ ملازمت دوبارہ کراچی آئے۔ 1965ء میں جب حلقہ ڈرگ روڈ کو دوحصوں میں تقسیم کر کے ایک نیا حلقہ ڈرگ کالونی قائم کیا گیا تو مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم صاحب اس کے پہلے صدر حلقہ مقرر کئے گئے۔ 1966ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی اسکیم جاری فرمائی اور اس نام سے جماعت میں ایک نیا شعبہ قائم ہوا تو مکرم ڈاکٹر صاحب پہلے سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔ 1988ء تک جب آپ جرمنی شفٹ ہوئے یہ شعبہ آپ ہی کے پاس رہا۔ 1968ء سے 1970ء تک دو سال آپ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کے قائد مجلس رہے۔ ان دونوں سالوں میں مجلس ڈرگ روڈ نے خلافت جوبلی علم انعامی حاصل کیا۔ آپ لاہور میں بھی ایک مجلس کے قائد اور نائب قائد ضلع لاہور رہے۔ کراچی میں بھی نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع رہے اور مجلس انصاراللہ ضلع کراچی میں بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

دسمبر 1988ء میں نیشنل سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ جرمنی ہوئے اور اس کے بعد سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1990ء کے جلسہ سالانہ جرمنی کے افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ کچھ عرصہ کے بعد نائب امیر اور جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی مقرر کر دئے گئے۔ 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش پر جاپان اور کوریا کا دورہ کیا۔ 2003ء میں جرمنی کے قریبی ملک البانیہ بھجوائے گئے جہاں اسی سال نائب صدر البانیہ مقرر ہوئے۔ 2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے آپ کو صدر جماعت احمدیہ البانیہ مقرر فرمایا۔170

مکرم صدرالدین کھوکھر صاحب

آپ 18/دسمبر 1918ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام قمرالدین احمد کھوکھر صاحب ہے۔آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے ماموں محترم میراں بخش صاحب نے بیعت کی۔آپ کی تحریک پر آپ کے والد محترم قمرالدین احمد صاحب کو بھی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ غالباً 1943ء میں کاروبار کے سلسلے میں کراچی تشریف لائے اور گوردھن داس مارکیٹ میں کاروبار شروع کیا۔کراچی آنے سے قبل آپ گوجرانوالہ میں رہائش پذیر تھے۔

گوجرانوالہ میں خدام الاحمدیہ کی سطح پر خدمات انجام دیں۔171 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد جب قادیان میں حالات خراب ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعتوں کو حفاظت مرکز قادیان کے سلسلے میں وفود بھیجنے کی تحریک فرمائی۔اس تحریک پر سب سے پہلے جو وفد قادیان حفاظت مرکز کی غرض سے قادیان پہنچا وہ کراچی کے خدام پر مشتمل تھا۔مکرم صدر الدین کھوکھر صاحب کو بھی یہ سعادت ملی کہ آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔172

جماعت احمدیہ کراچی میں آپ کو ایک لمبا عرصہ سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔خدمت خلق کا ایک جذبہ آپ کے اندر موجزن تھا۔خدمت خلق کے کاموں کو مختلف رنگ میں بجالاتے تھے۔بیوگان، یتامیٰ ،غریب طلباء اور دوسرے غرباء کا خاص خیال رکھتے تھے۔کسی کی وفات کی خبر ملتی تو فوراً وہاں پہنچتے۔نہلانے اور کفن پہنانے کا اہتمام کرتے۔فوت شدہ کے پسماندگان کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام فرماتے۔کافی تعداد میں خدام اور لجنہ کو تجہیز و تکفین کے طریقے سے آگاہ کیا بلکہ باقاعدہ ٹریننگ دی۔سردیوں میں غرباء کو لحاف وغیرہ تقسیم کرتے۔غریب بچیوں کی شادی کے لئے رقوم اور چیزیں جمع کر کے دیتے۔کراچی میں رمضان المبارک میں ضرورت مندوں کو ایک مخیّر دوست اور جماعت کی طرف سے اشیائے خوردونوش تقسیم کی جاتی ہیں۔آپ احمدیہ ہال میں ایک لمبا عرصہ اس کام کے انچارج رہے اور نہایت خوش اسلوبی سے اس کام کو انجام دیا کرتے تھے۔

خلفائے کرام جب بھی کراچی تشریف لاتے تو آپ ہمہ وقت خدمات میں مصروف ہو

جاتے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہجرت فرما کر لنڈن تشریف لے گئے تو ابتدائی چند سالوں میں ہر سال کراچی سے ایک وفد لے کر جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات میں حصہ لینے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اس وفد کے جملہ انتظامات جماعت احمدیہ کراچی کیا کرتی تھی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمان نوازی کے شعبہ میں آپ خاص طور پر چائے کا اسٹال لگایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ چھوٹے بچوں کے دودھ کا بھی خاص انتظام رکھتے۔ کوئی ماں آدھی رات کو بھی بچہ کے لئے دودھ لینے آتی تو خالی نہ لوٹتی تھی۔ آپ کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے علاوہ جرمنی اور کینیڈا کے جلسوں کے موقع پر بھی چائے کا اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔

درود شریف سے ہر وقت آپ کی زبان تر رہتی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد ٹورنٹو کینیڈا میں آپ کی نماز جنازہ غائب کے بعد وہاں کے مشنری انچارج مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے آپ کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر الدین کھوکھر صاحب کی ایک بات بہت ہی قابل ذکر ہے کہ وہ جب بھی کسی سے گلے ملتے تو ملنے والے کو درود شریف کا تحفہ دیتے تھے۔

آپ بیت بشارت اسپین کے افتتاح کی تقریب میں بھی شامل ہوئے۔

آپ کو یہ سعادت بھی ملی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک رفیق حضرت عبد الواحد میرٹھی صاحب ایک عرصہ آپ کے گھر پر رہائش پذیر رہے۔

آپ کے ایک صاحبزادے مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خط میں آپ کو مخاطب کرتے فرمایا کہ:

”بھلا مجھے علم نہیں کہ اخلاص اور ایثار اور انکسار میں آپ کو کیا مرتبہ حاصل ہے۔ میرے پیارے مولوی صاحب آپ نے تو ہمیشہ میرے دل کی گہرائیوں کی دعائیں لی ہیں۔“

ایک اور دوست کے نام اپنے خط میں حضور آپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”وہ تو ان لوگوں میں سے ہیں جو میرے دل میں بس چکے ہیں۔ آپ کو علم نہیں مگر مولوی صاحب جانتے ہیں کہ کوئی ظاہری فاصلہ ہمارے قرب میں حائل نہیں ہوسکتا۔“ 173

آپ 24/اگست 2005ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ 174

محترم چوہدری رکن الدین صاحب

آپ نے 28/دسمبر 1945ء کو قادیان مین بیعت کی سعادت حاصل کی۔ یکم مئی 1948ء کو کراچی تشریف لائے اور 1960ء تک کراچی میں رہے بعدازاں پشاور چلے گئے جہاں سے 1979ء میں دوبارہ کراچی تشریف لے آئے اورخدمات دینیہ میں دوبارہ مصروف ہو گئے۔

کراچی میں اولین قیام کے دوران صدر حلقہ ماڑی پور اور زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ ماڑی پور کے طور پر خدمات انجام دیں۔ دوسری مرتبہ کراچی تشریف لانے پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے آپ کو سیکرٹری صد سالہ جوبلی مقرر فرمایا۔ اس شعبہ میں آپ نے غیر معمولی خدمات انجام دیں اور چندہ صد سالہ جوبلی کی وصولی کے سلسلے میں پورے کراچی میں نہایت محنت اور استقلال کے ساتھ مصروف رہے اور جماعت کراچی کے ٹارگٹ کو پورا کیا۔ اسی طرح جماعت کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں صد سالہ جوبلی کے موقع پر جو تحائف پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اپنی تمام صلاحیتیں اور کوشش صرف کر دیں جن کی وجہ سے جماعت کراچی یہ تحائف حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوسکی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 11/مارچ 1988ء میں فرماتے ہیں کہ:

''شہری جماعتوں میں مَیں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کراچی کی جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ غیر معمولی اور امتیازی قربانی پیش کرے۔اس جماعت کا چندہ بھی بہت بڑا تھا یعنی وعدہ بھی بہت بڑا تھا اور قابل ادا وعدہ پچھلے سالوں میں اتنا اکٹھا ہو چکا تھا کہ اس کا اکثر حصہ واجب الادا تھا۔اس لئے وہاں کے جو سیکرٹری تھے صد سالہ جوبلی کے چوہدری رکن الدین صاحب وہ بار بار مجھے دعا کے لئے خط بھی لکھتے رہے اور بار بار بے چینی اور فکر کا اظہار کرتے رہے کہ کیا بنے گا۔ذمہ داری مجھ پر ہے اور اب تین سال، چار سال باقی رہ گئے ہیں اور اس عرصے میں اتنی بڑی رقوم اکٹھی کرنا جبکہ آپ کی طرف سے دوسری تحریکیں بھی جاری ہیں یہ کیسے ممکن ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ محنت کرنے والے اور توکل کرنے والوں کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور

غیر معمولی پھل عطا فرماتا ہے۔

چنانچہ سارے دو تین سال کے عرصے میں صرف کراچی کی مثال ہی نہیں اور بھی بہت ساری جماعتوں کی ایسی مثال ہے جس سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر ذمہ دار شخص جس نے ذمہ داری کو قبول کیا ہے خود وہ توجہ کرنے والا ہو اور بار بار یاددہانی کرانے والا ہو اور دعا کرنے والا ہو اور پھر صاحب عزم ہو، بڑے بوجھ سے ہار جانے والا نہ ہو اور توکل کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی محنت کو توقع سے بہت زیادہ پھل لگاتا ہے۔'' [174.a]

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے نائب امیر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اسی طرح سیکرٹری صد سالہ جوبلی اور خصوصی تحریکات کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

پشاور میں قیام کے دوران آپ زعیم اعلیٰ ، ناظم انصاراللہ ضلع پشاور اور ناظم اعلیٰ صوبہ سرحد کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اس دوران آپ کو علم انعامی اور علاقائی ناظم انصاراللہ کے طور پر اول آنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ [175]

مکرم محمد اقبال منہاس صاحب

آپ 28 رجنوری 1928ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مکرم چوہدری محمد فاضل صاحب ہے۔ مکرم اقبال منہاس صاحب کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے والد محترم احمدی ہوئے۔

مکرم اقبال منہاس صاحب لاہور سے کراچی تشریف لائے تو پہلے مارٹن روڈ کراچی میں رہائش پذیر ہوئے۔ بعد ازاں ماڈل کالونی کراچی میں مستقل رہائش اختیار کی۔ ایک لمبا عرصہ حلقہ ماڈل کالونی کے صدر رہے۔ ماڈل کالونی میں جماعتی ترقی آپ کے دور صدارت کا ایک اہم باب ہے۔ آپ 85-1984ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور عامہ رہے۔

آپ جنرل اختر حسین ملک صاحب کے ہم زلف ہیں۔ مکرم اقبال منہاس صاحب ایک پر جوش داعی اللہ بھی ہیں۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلافت سے قبل کئی دفعہ آپ کے مکان تشریف لاتے رہے اور مجالس مذاکرہ سے خطاب فرماتے رہے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہجرت لنڈن کے سلسلہ میں بذریعہ کار تشریف لا رہے

تھےتو کراچی کے احباب کا جوقافلہ حضور کے استقبال کے لئے سکھر گیا آپ بھی اس قافلہ میں شامل تھے۔ 1992ء میں آپ پر ایک مولوی کے قتل کا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا جوتقریباً 5 سال کے بعد ختم ہوا۔[176]

آپ 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد قادیان کے سنگین حالات کے باعث حضرت مصلح موعود کی تحریک پر لاہور سے حفاظت مرکز کی خاطر قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی قبر کو مضبوط کرنے کے ایک اہم کام میں حصہ لیا۔[177]

مکرم عطاء الرحمٰن طاہر صاحب

آپ کے والد محترم کا نام محترم مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب ہے جنھیں حضرت مصلح موعود نے ''خالد احمدیت'' کا لقب عطا فرمایا تھا۔

مکرم عطاء الرحمٰن طاہر صاحب نے مدرسۃ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ قادیان سے دینی تعلیم پانے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

آپ 1964ء میں حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کے سیکرٹری مال منتخب ہوئے ۔ بعد ازاں 1967ء میں صدر حلقہ منتخب ہوئے اور کئی سال تک اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہے۔اس دوران آپ جماعت احمدیہ کراچی میں 85-1984ء میں بطور سیکرٹری تعلیم خدمات انجام دیتے رہے۔[178]

مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب

آپ 30؍اگست 1936ء کو گورالی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام چوہدری غلام رسول صاحب ہے۔آپ نے FSc ٹی آئی کالج ربوہ سے کیا۔

1956ء میں پاک بحریہ میں بطور کیڈٹ شمولیت اختیار کی۔BSc نیول اکیڈمی سے کیا۔ بحریہ کی اعلیٰ تربیت انگلستان سے حاصل کی۔ بحریہ (نیوی) سے کیپٹن کے رینک سے ریٹائر ہوئے۔ بحریہ میں ملازمت کے دوران آپ نے ایک لمبا عرصہ آبدوزی بحریہ کی کمان کی۔اس کے علاوہ آپ نے اسسٹنٹ چیف آف نیول اسٹاف (پرسنل) اور ڈرافٹنگ اتھارٹی کے فرائض بھی

انجام دئے۔

آپ نیوی کی ملازمت کے سلسلہ میں 1956ء میں کراچی آئے۔ 1971ء تا1973ء حلقہ ناظم آباد شمالی کے صدر حلقہ رہے۔1971ء میں جب آپ لیفٹیننٹ کمانڈر تھے آپ نے وقف زندگی کے لئے خود کو پیش کیا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا''بعد از ریٹائرمنٹ''۔ آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید بھی رہے۔مجلس انصاراللہ ضلع کراچی میں نائب ناظم ضلع صف دوم کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ 1983ء میں آپ کو مرکز کی طرف سے ممبر صد سالہ جوبلی منصوبہ بندی اسٹینڈنگ کمیٹی اور ممبر منصوبہ بندی کمیٹی برائے بیرون پاکستان دعوت الی اللہ مقرر کیا گیا۔ 1986ء میں زندگی وقف کر کے کراچی سے ربوہ منتقل ہوگئے۔ جولائی 1990ء تا فروری 1997ء برطانیہ بعدۂ بیلجیئم میں بطور امیر جماعت اور(مربی)انچارج کے تعیناتی ہوئی۔ اس کے بعد سے تا حال دفتر تبشیر ربوہ میں Human Rights ڈیسک میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔آپ کو مجلس انصاراللہ پاکستان میں نائب قائد اصلاح و ارشاد اور تعلیم القرآن اور بعد ازاں ایڈیشنل قائد تربیت نو مبائعین کے طور پر بھی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔179

مکرم شیخ عبدالمجید صاحب

آپ یکم اکتوبر 1929ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام شیخ عبدالحمید صاحب ہے۔آپ کے والد صاحب بچپن میں فوت ہو گئے تھے تو ان کے ایک عزیز حضرت نور احمد جالندھری صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے اور 313 رفقاء میں شامل تھے، نے آپ کو تعلیم کی غرض سے قادیان بھجوا دیا۔ٹی آئی ہائی اسکول سے آپ نے میٹرک کیا اور وہاں ہی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئے۔بعد ازاں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔

1959ء میں کراچی آگئے ۔ 1978ء میں نیشنل ریفائنری کراچی سے احمدیت کی وجہ سے نکالے گئے۔1973ء میں حلقہ محمود آباد کے صدر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں حلقہ ڈیفنس کے قیام کے بعد اس کے صدر مقرر ہوئے اور اس منصب پر آج تک فائز ہیں۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری ضیافت بھی رہے۔ جبکہ ایک لمبے عرصے سے جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں اس کے علاوہ آپ امداد کمیٹی کراچی کے صدر بھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وقت میں آپ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے اعزازی رکن رہے۔ آپ کو بیت اقصیٰ ربوہ کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت بھی ملی۔ اس کے علاوہ کراچی کی بیوت کی تعمیر میں بھی آپ حصہ لیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت لنڈن کے وقت کراچی میں جہاز کی سیٹوں کی ریزرویشن کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی جبکہ ربوہ سے مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب اس کام کے لئے کراچی تشریف لائے تھے۔ 180

مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب

آپ نے لنڈن سے بیرسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ 1950ء میں آپ کو کراچی سے فرقان فورس میں شامل ہو کر محاذ کشمیر پر جنگ میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ آپ جماعت احمدیہ عزیز آباد کراچی کے کئی سال صدر رہے۔ اسی طرح کئی سال جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور عامہ اور بعد ازاں نائب امیر کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کے افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع بھی ملا۔ 181

مکرم عبید اللہ علیم صاحب

آپ 12/جون 1939ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام رحمت اللہ بٹ صاحب ہے۔ علیم صاحب ایک معروف شاعر تھے۔ آپ کا پہلا مجموعہ کلام ''چاند چہرہ ستارہ آنکھیں'' 1974ء میں شائع ہوا جس پر آپ کو آدم جی ادبی انعام ملا۔ دوسرا مجموعہ کلام ''ویران سرائے کا دیا'' 1986ء میں شائع ہوا۔ آپ ادبی تنظیم رائٹر گلڈز کے رکن بھی رہے۔ آپ نے پاکستان ٹیلی ویژن میں بحیثیت پروڈیوسر 1967ء سے 1978ء تک کام کیا۔ 182

آپ نے جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تصنیف و تالیف کے طور پر 85-1984ء میں خدمات انجام دیں۔ 183

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجالس میں آپ کو کئی مرتبہ اپنا کلام سنانے کی سعادت نصیب ہوئی جس کی حضور نے بے حد تعریف فرمائی۔آپ 18 مئی 1998ء کو فوت ہوئے۔184

مکرم ولی الدین صدیقی صاحب

آپ 1923ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام قمر الدین صاحب ہے جو انچولی ضلع میرٹھ (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے بطور آڈیٹر خدمات انجام دیتے رہے۔اس دوران تین سال سیکرٹری جائیداد منقولہ کے طور پر کام کیا۔آپ حلقہ شرقی کراچی کے صدر بھی رہے۔آپ 1/5 حصہ کے موصی تھے۔

آپ 4/جولائی 2010ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔184.a

مکرم لیفٹیننٹ کمانڈر عبدالمومن صاحب

آپ مارچ 1928ء میں کیرالا (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام ای احمد صاحب ہے۔آپ کے خاندان میں آپ کے والد محترم کو سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔آپ کے والد صاحب اس وقت 20-25 سال کے تھے اور ایک مدرسہ میں زیر تعلیم تھے۔انھیں برما سے اطلاع آئی کہ حضرت مسیح موعودؑ آ گئے ہیں۔انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔کچھ عرصہ بعد آپ کو اشتیاق ہوا کہ قادیان جا کر حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی جائے جب قادیان پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہو چکی ہے۔

مکرم کمانڈر عبدالمومن صاحب نے دسمبر 1943ء میں انڈین نیوی میں ملازمت اختیار کی اور لیفٹیننٹ کمانڈر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب 1927ء میں جب کیرالا تشریف لے گئے تو آپ کے والد محترم سے بھی ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ ان کے ہاں بچہ کی پیدائش متوقع ہے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا کہ بچے کا نام عبدالمومن رکھنا۔

بعد ازاں 1957ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی۔1949-50ء میں بطور نیول سیکرٹری مال کے خدمات کا آغاز کیا۔جب حلقہ محمد علی سوسائٹی

میں رہائش اختیار کی تو وہاں بھی سیکرٹری مال رہے۔ 73-1972ء میں حلقہ ڈیفنس کراچی میں رہائش کے بعد وہاں بھی بطور سیکرٹری مال خدمات کا موقع ملا۔1976ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید منتخب ہوئے اور 99-1998ء تک مسلسل 23 سال اس عہدے پر خدمات انجام دیتے رہے۔ایک لمبا عرصہ مجلس مشاورت پاکستان کے ممبر کے طور پر بھی شرکت کرتے رہے۔ آپ ایک دعا گو بزرگ اور کامیاب داعی الی اللہ بھی ہیں۔دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آپ کا تیار کردہ لٹریچر کافی مفید اور مقبول ہے۔185

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب

آپ اگست 1927ء میں ایسٹ افریقہ کے ملک یوگنڈا میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے والد محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب ملازمت کے سلسلہ میں مقیم تھے۔

آپ کے دادا حضرت مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی، رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب نے ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کی۔ ملازمت کے سلسلہ میں یوگنڈا، لائبیریا اور کراچی میں رہائش پذیر رہے۔آپ کے والدین نے آپ کو اور آپ کے بھائی مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر دس اور آٹھ سال کی عمروں میں یوگنڈا سے بورڈنگ تحریک جدید قادیان میں داخلہ کے لئے بھجوا دیا تھا۔آپ نے 1943ء میں قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ 1943ء سے 1946ء تک احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہائش پذیر رہے۔

1948ء میں ملازمت کی غرض سے کراچی آ گئے ۔کراچی میں آپ کو دینی خدمات کی توفیق ملی۔ زعیم خدام الاحمدیہ کی حیثیت میں خدمات کا موقع ملا۔حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی میں بطور صدر خدمات انجام دیں۔

1975ء میں ایسٹ افریقہ چلے گئے جہاں دو سال جماعت کے آڈیٹر رہے۔ بعد ازاں لائبیریا تشریف لے گئے جہاں جماعت کے جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کے فرائض انجام دئے۔اسی طرح سہ ماہی رسالہ کے چیف ایڈیٹر کی ذمہ داریاں بھی ادا کیں۔مجلس انصاراللہ لائبیریا کے صدر کے طور پر بھی خدمات بھی ادا کیں۔لائبیریا کے صدر مملکت رابرٹ ٹالبرٹ سے

ملاقات کا موقع بھی ملا۔ اس ملاقات میں مکرم عطاء الکریم صاحب مربی سلسلہ نے صدر مملکت کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔

جب لائبیریا سے کراچی آنے کا ارادہ کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ ابھی آپ لائبیریا میں رہیں، جماعت کو ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ نے واپس کراچی آنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ حضور کے ارشاد پر آپ کی اہلیہ محترمہ امتہ الحفیظ بھٹی صاحبہ (حال صدر لجنہ اماء اللہ کراچی) بھی فوراً کراچی سے لائبیریا تشریف لے گئیں۔ جلسہ سالانہ یوکے، کے موقع پر آپ مستورات کے جلسہ میں موجود تھی۔ حضور نے آپ کی محبت واطاعت خلافت کا تذکرہ اپنی تقریر میں بھی کیا۔ بعد میں ملاقات کے دوران فرمایا کہ میں نے اپنی تقریر میں آپ کا ذکر کر دیا ہے جو تاریخ میں آ جائے گا۔

1989ء میں بذریعہ آئیوری کوسٹ، کراچی تشریف لے آئے۔ 1998ء میں بطور نائب ناظم مال مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کے طور پر خدمات کا موقع ملا۔ جون 2010ء تک تقریباً 10 سال بحیثیت آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی خدمات کی توفیق ملی۔[186]

مکرم منظور احمد شاد صاحب

آپ یکم اپریل 1938ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت میاں عبدالکریم صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ نے میٹرک ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد 1956ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا لیکن ایک ماہ کے بعد طبی بنیادوں پر جامعہ احمدیہ چھوڑنا پڑا۔ جامعہ چھوڑنے کے وقت حضرت مصلح موعود سے ملاقات ہوئی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ آپ جتنا خوش قسمت کون ہے آپ آزاد بھی ہیں اور سلسلہ کی جتنی چاہیں خدمت کر سکتے ہیں۔

ربوہ سے آپ اپنے بڑے بھائی کے پاس گھارو ضلع ٹھٹھہ آ گئے اور 1958ء تک وہیں رہے۔ 1958ء میں کراچی آئے۔ یہاں پولیس میں ملازمت اختیار کر لی۔ اس دوران جماعتی خدمت کے لئے وقت نہ مل سکا تو 1961ء میں پولیس کی فورس والی ڈیوٹی سے کلیریکل اسٹاف

میں آ گئے اور اس کے بعد جماعتی خدمات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی میں بطور قائد خدمات انجام دیں۔1968ء میں حلقہ ڈرگ کالونی کراچی کے صدر مقرر ہوئے۔ 1971ء میں بطور ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی خدمات انجام دیں۔ 73-1972ء میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر ہوئے۔

1979ء میں زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ 1982ء میں مرکز نے ایک ہنگامی کمیٹی کراچی میں قائم کی جس کے آپ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ بعد ازاں سیکرٹری مجلس عاملہ، جنرل سیکرٹری اور نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے طور پر 1993ء تک خدمات انجام دیں۔ 1993ء میں جرمنی چلے گئے۔

خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے جب آپ قائد تھے تو آپ کے دور میں ضلع کو پہلی مرتبہ اول آنے کی سعادت ملی اس طرح آپ کے دور میں کراچی میں علم انعامی بھی آیا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر پہلی مرتبہ 11 خدام سائیکلوں پر سالانہ اجتماع میں ربوہ گئے۔اسی طرح لیاری میں ایک تاریخ ساز وقارعمل ہوا جس میں کراچی کے 600 خدام نے حصہ لیا۔

آپ کے دور صدارت میں حلقہ ڈرگ کالونی کو بیت الانوار قائم کرنے کی توفیق ملی ۔ بحیثیت نائب امیر آپ نے سندھ و بلوچستان کے کئی دورے کئے اور مکرم سیّد علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ کے ساتھ مقدمات کے سلسلہ میں نوابشاہ، ٹنڈو آدم، سانگھڑ، شہداد پور، سکھر، حیدرآباد، کوٹری اور لاڑکانہ وغیرہ جانے کے توفیق ملی۔ اسی طرح دیگر ہنگامی ضروریات کے تحت اندرون سندھ و بلوچستان جاتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب لنڈن ہجرت کے وقت کراچی تشریف لا رہے تھے تو آپ کو سکھر سے لانے کے لئے کراچی سے ایک وفد بھجوایا گیا آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ آپ حضور کے جہاز کے روانہ ہونے کے چار گھنٹے بعد تک ائر پورٹ پر ہی رہے۔لنڈن میں آٹھ سال تک بحیثیت ناظم حفاظت اسٹیج جلسہ سالانہ ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔

آجکل آپ جرمنی میں رہائش پذیر ہیں اور وہاں جماعتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔187

مکرم ملک منور احمد طاہر صاحب

آپ کے والد محترم کا نام محمد سعید صاحب ہے جو واقف زندگی تھے جنہوں نے دیہاتی مبلغ کے طور پر 1974ء تک کشمیر، پنجاب اور سندھ میں خدمات انجام دیں۔

آپ کے دادا حضرت محمد حسین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔187-a مکرم ملک منور احمد طاہر صاحب اپنے والد محترم کے ساتھ 1974ء میں کراچی آئے جہاں ان کے والد شعبہ تعلیم القرآن کراچی سے بطور معلم منسلک ہو گئے تھے۔

آپ کو 1985ء میں حلقہ کورنگی کالونی کراچی کا صدر مقرر کیا گیا اس عہدے پر آپ 1996ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔ 1996ء میں آپ ترک سکونت کر کے امریکہ تشریف لے گئے۔

آپ ایک سرگرم داعی الی اللہ ہیں۔ قیام کراچی کے دوران اپنے گھر پر بھی اور مرکز نماز پر بھی اکثر دعوت الی اللہ کی مجالس منعقد کرتے رہتے تھے۔ ان مجالس میں 50 سے 100 تک غیر از جماعت شرکت کرتے تھے۔ ان مجالس میں ملک سے مندرجہ ذیل بزرگان بھی شرکت فرماتے رہے۔

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب، مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب، مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب، مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب وغیرہ۔

آپ کو 6 سال تک بطور سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ جبکہ تین سال سیکرٹری عاملہ جماعت احمدیہ کراچی کے فرائض انجام دیتے رہے۔

1993ء میں جب کورنگی کی ایک آبادی شاہ لطیف سے تمام احمدی گھرانوں کو نکال دیا گیا اور تشدد بھی کیا گیا تو ان تمام احمدی احباب کو آپ کے گھر رکھا گیا۔

کراچی میں ابتداء میں جب چار ڈش اینٹینا لگے تو ان میں سے ایک کورنگی میں لگایا گیا تھا۔ ان چاروں مراکز سے حاضری کی رپورٹ لینے کی ذمہ داری مکرم ملک منور احمد صاحب کی تھی۔

آپ بطور زعیم اعلیٰ مجلس لانڈھی کورنگی خدمات انجام دیتے رہے۔

1996ء میں امریکہ جانے کے بعد سے آپ کو وہاں خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔آپ امریکہ کی ایک مقامی جماعت ساؤتھ ورجینیا میں سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کے فرائض انجام دے رہے ہیں اسی طرح سیکرٹری وصایا کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد ہے۔اسی طرح انصاراللہ میں بطور زعیم خدمات انجام دے رہے ہیں ۔امریکہ میں آپ کو تین سفید فام، ایک سیاہ فام اور پانچ عرب نژاد دوستوں کو احمدی کرنے کی توفیق ملی ہے۔[188]

مکرم نوید احمد خان صاحب

آپ 16راگست 1961ء کو پیدا ہوئے ۔آپ کے والد محترم کا نام عبدالرشید کوثر صاحب ہے۔آپ کے خاندان کے پہلے احمدی آپ کے پردادا میاں قدرت اللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔آپ کے دادا حضرت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب اور نانا حضرت ڈاکٹر عبدالجلیل صاحب بھی رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔[189.a] مکرم نوید احمد خان صاحب 1983ء میں کراچی آئے اور 1993ء تک کراچی میں قیام پذیر رہے۔ 1984ء سے 1993ء تک مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں خدمات انجام دیں۔اس دوران آپ ناظم صنعت وتجارت، تربیت، خدمت خلق اور اصلاح وارشاد کے طور پر کام کرتے رہے۔ بعدازاں معاون قائد ضلع کراچی اور نائب قائد ضلع کراچی کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔1993-94ء میں بیک وقت معاون قائد ضلع کراچی اور نائب قائد علاقہ راولپنڈی کے طور پر کام کرتے رہے۔

کراچی میں قیام کے دوران آپ جماعت احمدیہ کراچی میں سیکرٹری خدمت خلق کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

1993ء میں راولپنڈی میں قیام پذیر ہونے کے بعد ایڈیشنل قائد ضلع راولپنڈی، قائد ضلع راولپنڈی کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انصاراللہ میں آنے کے بعد آپ معاون ناظم انصاراللہ علاقہ راولپنڈی اور نائب ناظم انصاراللہ صف دوم راولپنڈی کے طور پر کام کرتے رہے۔

2005ء تا حال آپ ناظم انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اسی طرح 1996-97ء تا حال جماعت احمدیہ راولپنڈی میں سیکرٹری تحریک جدید کے

فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ آپ راولپنڈی میں اپنے حلقہ کے صدر جماعت اور سیکرٹری صنعت وتجارت جماعت احمدیہ راولپنڈی کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

دارالصناعۃ ربوہ کے قیام میں آپ کا اہم کردار رہا ہے۔ آپ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک تحریک ''نصرت جہاں تحریک نو'' کے تحت وقف کر کے سترہ دن کے لئے لائبیریا، گھانا، سیرالیون اور گیمبیاء کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپ مرکز سلسلہ ربوہ میں شعبہ صنعت وتجارت کے ٹیکنیکل ایجوکیشن کے حوالے سے رکن بھی ہیں۔

87-1986ء میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی طرف سے شائع ہونے والے سوونیئر کی اشاعت میں آپ کا بھی اہم حصہ تھا۔189

مکرم عبدالمنان صاحب

آپ کے والد محترم کا نام سمیع اللہ مبارک صاحب ہے۔ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں ناظم اشاعت کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔

مکرم ملک مبارک احمد صاحب کے امریکہ جانے کے بعد آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وقف جدید مقرر ہوئے اور کئی سال اس شعبہ کے انچارج کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔

آپ مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کے قائد کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔190

مکرم نعیم احمد خان صاحب

آپ 3رنومبر 1933ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالجلیل خان صاحب ہے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے مکرم مولوی اختر علی صاحب نے حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ بیعت کی۔ حضرت مولوی حسن علی صاحب 313 رفقاء میں شامل تھے۔ مکرم مولوی اختر علی صاحب آپ کی والدہ کے ماموں اور والد کے پھوپھا تھے۔ مکرم مولوی اختر علی صاحب کے ذریعہ آپ کے تمام خاندان نے سلسلہ احمدیہ میں

شمولیت کی توفیق پائی۔

آپ نے میٹرک پٹنہ (بہار۔انڈیا) سے کیا۔ قیام پاکستان کے بعد 15 سال کی عمر میں 1948ء میں لاہور آ گئے۔ دیال سنگھ کالج سے انٹر اور ٹی آئی کالج لاہور سے ایم ایس سی کیا۔ بعدازاں لنڈن چلے گئے۔1959ء میں کراچی تشریف لائے اور کراچی گیس کمپنی میں ملازمت اختیار کی۔ یہاں سے آپ 1993ء میں سینئر جنرل مینجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں بطور نائب ناظم صنعت وتجارت خدمات کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں ناظم خدمت خلق مقرر ہوئے اس کے بعد نائب قائد مجلس کراچی مقرر کئے گئے۔ 1966ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد منتخب ہوئے اور چار سال اس خدمت کو انجام دینے کی توفیق ملی۔

انصاراللہ میں آنے کے بعد کچھ عرصہ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کے زعیم اعلیٰ رہے۔1977ء میں ناظم انصاراللہ ضلع کراچی مقرر ہوئے اور 1997ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ 1997ء میں ناظم انصاراللہ علاقہ کراچی مقرر ہوئے۔

1997ء میں سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے اور تا حال یہ ذمہ داری انجام دے رہے ہیں۔ بعدازاں آپ کو نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی مقرر کیا گیا۔اس ذمہ داری کو بھی آپ تاحال انجام دے رہے ہیں۔

آپ فضل عمر فاؤنڈیشن کے کئی مرتبہ ڈائریکٹر منتخب ہوئے۔ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کی پہلی مجلس عاملہ میں بطور آڈیٹر خدمات انجام دیں اوکئی سال تک کراچی چیپٹر کے صدر بھی رہے۔

1970ء میں دارالضیافت ربوہ کے لئے جب پہلی مرتبہ روٹی پکانے کی مشینیں لگانے کا منصوبہ بنایا گیا اور مشینیں بنانی شروع کی گئیں تو آپ کو بھی بطور انجینئر اس کام میں حصہ لینے کا اعزاز حاصل ہوا۔[190.a]

مکرم سیّد حضرت اللہ پاشا صاحب

آپ کے والد محترم کا نام سیّد صاحب حسینی صاحب ہے۔[191] آپ 1923ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے 1953ء میں سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔آپ کو حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

کے داماد ہونے کا شرف حاصل ہے۔آپ کے ایک صاحبزادے مکرم ڈاکٹر سیّد حمید اللہ نصرت پاشا صاحب واقف زندگی ہیں۔مکرم سیّد حضرت اللہ پاشا صاحب 1951ء سے 1954ء تک امریکہ میں رہے۔ 1954ء میں ایم اے پاس کیا۔آپ سلسلہ کی کتب خصوصاً تفسیر کبیر کا خاصہ مطالعہ رکھتے تھے۔آپ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ڈویژن (سندھ) کے قائد رہے۔ یہاں سے آپ کا تبادلہ بسلسلہ ملازمت لاہور ہوا تو 1961ء سے 1963ء تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔192

جماعت احمدیہ کراچی کے آپ ایک لمبا عرصہ سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی رہے۔ اس دور کی ایک خاص بات جماعت احمدیہ کراچی میں پہلی مرتبہ مدرسہ حفظ قرآن کا قیام تھا جو آپ کی کوششوں سے قائم ہوا۔اسی دور میں مرکز کی ہدایت پر کراچی سے 1998ء میں ایک وفد تعلیم القرآن کو عام کرنے کے غرض سے اندرون سندھ کے دورہ پر گیا۔اس وفد کے امیر مکرم اشفاق حسین صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی تھے۔وفات کے وقت آپ صدر حلقہ کلفٹن تھے۔193

آپ ناصر فاؤنڈیشن کے ممبر رہے۔اسی طرح صد سالہ جوبلی اسٹینڈنگ کمیٹی مرکزیہ ربوہ کے ممبر بھی رہے۔194.a-1

آپ 14 نومبر 2002ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔194

مکرم مسعود احمد خان صاحب

آپ 31 جولائی 1946ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت آغا محمد عبداللہ صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔اسی طرح آپ کے دادا حضرت مولوی رحیم بخش صاحب بھی رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔194.a

آپ نے ایل ایل بی 1970ء میں کراچی سے کیا۔ 1977ء میں آپ حلقہ ہیمبرگ (جرمنی) کے صدر رہے۔

کراچی میں آپ حلقہ گلستان جوہر کے صدر جماعت رہے۔ضلعی سطح پر سب سے پہلے آپ سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے۔ بعد ازاں سیکرٹری صنعت و تجارت منتخب

ہوئے۔آجکل آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور خارجہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔195

مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب

آپ 3/اکتوبر 1931ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت حافظ عبد العزیز صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔195-a مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ایئر فورس میں ملازمت کرتے تھے۔1968ء میں ملازمت کے سلسلہ میں ٹرانسفر ہو کر کراچی آئے۔کراچی آنے سے قبل قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔کراچی آنے پر آپ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مقرر کئے گئے۔اس وقت مکرم نعیم احمد خان صاحب قائد مجلس کے فرائض انجام دے رہے تھے اور کراچی میں خدام الاحمدیہ کی سطح پر ابھی ضلعی نظام قائم نہیں ہوا تھا۔اگلے ہی سال 70-1969ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں ضلعی نظام قائم کر دیا گیا اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب پہلے قائد ضلع کراچی مقرر ہوئے۔مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کراچی کو آپ کے دور قیادت میں پانچ قیادتوں میں تقسیم کر دیا گیا۔آپ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی اور علاقہ کراچی میں بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ کئی سال جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔آپ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید کے بھائی ہیں۔196

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام بابو محمد بخش صاحب ہے جنہوں نے 1929ء میں احمدیت قبول کی۔1932ء میں ان کی فیملی ہجرت کر کے قادیان آ گئی۔یہاں محلّہ دارالفضل میں رہائش اختیار کی۔

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب نے میٹرک تک تعلیم ٹی آئی ہائی اسکول قادیان میں حاصل کی۔1942ء میں انڈین نیوی میں بھرتی ہوئے۔پاکستان بننے کے بعد پاکستان نیوی سے منسلک ہوگئے۔نیوی سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے مزید تعلیم حاصل کی اور ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان اور بعد ازاں رائس ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان سے وابستہ ہو گئے اور وہیں سے بطور فنانس ایگزیکٹیو ریٹائر ہوئے۔آپ خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے

تھے۔20 سال سے زائد عرصہ تک حلقہ دستگیر کراچی کے صدر رہے۔محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی مجلس عاملہ میں آڈیٹر کے فرائض انجام دیتے رہے۔آپ کو کئی سال تک نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے طور پر بھی فرائض انجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔آپ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے بڑے بھائی تھے۔آپ 22 ستمبر 2007ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کئے گئے۔[197]

مکرم کنور ادریس صاحب

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

آپ سیالکوٹ کے ایک گاؤں تلونڈی عنایت اللہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام عزیز احمد صاحب تھا۔آپ کے والد سیشن جج تھے بعد میں وکالت بھی کرتے رہے۔مکرم کنور ادریس صاحب نے ٹی آئی کالج لاہور سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔آپ چند ماہ ٹی آئی کالج ربوہ میں پڑھاتے بھی رہے۔آپ ٹی آئی کالج میں پڑھائی کے دور میں اسٹوڈنٹس یونین کے صدر رہے اور کالج کے میگزین کے انگریزی حصہ کے ایڈیٹر بھی رہے۔[197.a] بعد ازاں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کیا اس کے بعد کیمبرج یونیورسٹی سے پبلک ایڈمنسٹریشن میں کورس کیا۔چین اور برطانیہ میں مختلف کورس مکمل کئے۔بعد ازاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سرکاری ملازمت میں آگئے۔آپ 36 سال کی ملازمت کے بعد 1993ء میں ریٹائر ہوئے۔اس دوران آپ کئی اعلیٰ وفاقی اور صوبائی عہدوں پر فائز رہے۔1971ء میں آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کے عہدہ پر فائز تھے۔آپ کمشنر کراچی،حکومت سندھ کے سیکرٹری اطلاعات اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور ہوم سیکرٹری کے عہدوں پر فائز رہے۔اس کے بعد فیڈرل گورنمنٹ میں تبادلہ ہو گیا جہاں آپ کو ایڈیشنل سیکرٹری وزارت پیداوار اور پھر سیکرٹری وزارت پیداوار مقرر کیا گیا۔آپ آٹو موبائل کارپوریشن آف پاکستان کے چیئرمین بھی رہے۔بعد ازاں 1988ء میں آپ کو چیف سیکرٹری سندھ مقرر کیا گیا۔

جب 1996ء کے آخر میں صوبہ سندھ میں جناب ممتاز علی بھٹو صاحب کی نگران حکومت

قائم ہوئی تو اس میں مکرم کنور ادریس صاحب کو وزیر خزانہ، ریوینو، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور منصوبہ بندی مقرر کیا گیا۔198

مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب

آپ یکم جون 1944ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام محمد سلطان خان صاحب ہے۔

آپ جماعت کراچی کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

آپ 1976ء میں کراچی تشریف لائے۔ اس وقت آپ پی اے ایف بیس مسرور میں تعینات تھے۔ 1979ء میں فوج سے ریٹائر ہوئے۔ پہلی مرتبہ مکرم زرتشت منیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی مجلس عاملہ میں بطور ناظم خدمت خلق شامل کئے گئے۔ اسی سال جماعت احمدیہ کراچی کی مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق شامل ہوئے۔ اس کے بعد شعبہ تعمیرات کا سیکرٹری بھی آپ کو ہی مقرر کیا گیا۔

خلافت رابعہ کی پہلی مجلس مشاورت منعقدہ ربوہ 1983ء میں آپ کو تحریک جدید کی سب کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ آپ مجلس مشاورت ربوہ میں شرکت کر رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اپریل 1984ء کے سفر ہجرت لنڈن کے موقع پر آپ کو اہم خدمات کا موقع ملا۔ حضور کے قافلے کا سکھر میں کراچی کے جس وفد نے استقبال کیا اور پھر حضور کو اسی وفد کی سرکردگی میں کراچی لایا گیا، اس کی سربراہی مکرم میجر بشر احمد طارق صاحب نے کی۔ اس موقع پر حضور کو جس کار میں ائر پورٹ لے جایا گیا اس کو چلانے کی سعادت بھی آپ ہی کے حصہ میں آئی۔ یہ کار میجر نواز منہاس صاحب کی ملکیت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہجرت لنڈن سے قبل فروری 1984ء میں کراچی کے دورہ پر تشریف لائے تھے۔ اس دورہ کے اختتام پر حضور کی ربوہ واپسی بذریعہ کار ہوئی کیونکہ ان دنوں پی آئی اے کے پائلٹوں نے ہڑتال کر رکھی تھی اور جہاز کی پروازیں بند تھیں۔ حضور کے ہمراہ کراچی کا جو وفد گیا اس میں بھی مکرم میجر بشیر صاحب شامل تھے۔ مکرم میجر صاحب کے مطابق اس سفر میں حضور نے

راستے میں مکرم عبداللہ ڈاہری صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔جبکہ قافلہ کے دیگر اراکین نے مکرم عبدالقادر ڈاہری صاحب کے مکان پر قیام کیا۔سندھ کے بارڈر سے کچھ پہلے غالبًا اوباڑو کے نزدیک نماز جمعہ ادا کی گئی ۔حضور نے نہایت مختصر چند منٹ کا خطبہ ارشادفرمایا جسے مکرم یوسف سلیم صاحب زودنویس نے ریکارڈ بھی کیا۔یہیں کھانا بھی کھایا گیا۔اس سفر میں حضور کی کار چلانے کی سعادت مکرم مشہود احمد قریشی صاحب کے حصہ میں آئی ۔مکرم میجر بشیر طارق صاحب ایسوی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کراچی چیپٹر کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔مسجد منزل گاہ سکھر میں بم دھماکے کے واقعہ کے بعد جب سکھر کے تمام احمدی مرد گرفتار کر لئے گئے تو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے حالات کا جائزہ لینے اور اسیران کی ہر طرح سے مدد کرنے کے لئے کراچی سے ایک وفد سکھر بھجوایا۔اس وفد میں مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب کے علاوہ مکرم سیّد علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم منیر خورشید صاحب بھی شامل تھے۔سکھر میں حالات بہت خراب تھے۔آپ لوگ بڑی مشکل سے سیشن کورٹ پہنچے۔رات ایک ہوٹل میں بسر کی جہاں بتایا گیا کہ اپنی کار کی حفاظت خود کرنی ہے۔لہٰذا مکرم سیّد علی احمد طارق صاحب ہوٹل میں سوئے جبکہ مکرم میجر صاحب اور مکرم منیر خورشید صاحب نے رات کار میں ہی بسر کی۔

مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب ایک لمبا عرصہ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کراچی سے وابستہ رہے اور اس کے تحت چلنے والے میڈیکل کیمپس اور عقیل بن عبد القادر آئی ہسپتال کراچی کی انتظامیہ میں بھی شامل رہے۔[199]

مکرم محمد اسلم امتیاز صاحب

آپ آج کل سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی ہیں۔

آپ 1942ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام صوفی محمد الدین صاحب تھا۔ مکرم محمد اسلم امتیاز صاحب 1960ء میں کراچی تشریف لائے۔مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں پہلا عہدہ نائب ناظم تجنید ملا۔بعدازاں حلقہ سوسائٹی کے نگران مقرر کئے گئے اور پھر اسی حلقہ کے زعیم مقرر ہوئے۔اس کے بعد ڈرگ روڈ میں رہائش اختیار کی اور اس حلقہ کے زعیم خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے۔آپ 1970ء کے آخر میں مارٹن روڈ شفٹ ہو گئے۔ 1971ء کے آخر میں جب مجلس

خدام الاحمدیہ کو پانچ مجالس میں تقسیم کیا گیا تو آپ مجلس مارٹن روڈ کے پہلے قائد مقرر ہوئے۔اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے ایڈیشنل معتمد مقرر ہوئے۔مکرم سیّد رشید طارق صاحب کے دور قیادت ضلع میں معتمد ضلع مقرر کئے گئے اور تین قائدین ضلع مکرم سیّد رشید طارق صاحب، مکرم مظہر قریشی صاحب اور مکرم زرتشت منیر احمد صاحب کے دور قیادت ضلع میں بطور معتمد ضلع کام کرنے کی توفیق ملی اس کے بعد آپ کا تبادلہ بلوچستان میں ہوگیا۔ پانچ سال کے بعد 1990ء میں آپ بلوچستان سے واپس کراچی آگئے اور ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے طور پر تقرری ہوئی۔ 1994ء میں سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی کے طور پر تقرری ہوئی۔ اس وقت سے اب تک اسی عہدے پر کام کر رہے ہیں۔200

مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب

آپ 14راگست 1945ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام محبوب علی صاحب ہے۔آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے نانا مکرم سیٹھ محمد غوث صاحب آف حیدرآباد دکن نے بیعت کی۔ ان کے ذریعہ آپ کے والد محترم کو سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ آپ کے والد محترم محبوب علی صاحب اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔

آپ قیام پاکستان کے بعد 1951ء میں پاکستان تشریف لائے۔آپ کی تنظیمی خدمات کا آغاز بطور نائب قائد مجلس سوسائٹی کراچی کے ہوا اس وقت مکرم منیر خورشید صاحب قائد مجلس سوسائٹی تھے۔

1984ء میں مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نے آپ کا مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں بطور نائب قائد تقرر فرمایا۔آپ 1990ء تک اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہے۔

1990ء میں آپ کو سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ کراچی مقرر کیا گیا۔آپ کئی سال اس عہدے پر خدمات انجام دیتے رہے۔آپ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی میں بطور خزانچی خدمات انجام دیتے رہے۔ آجکل آپ ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر آئی ہسپتال کراچی کی انتظامیہ میں وائس پریذیڈنٹ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

1984ء کے ہنگامی حالات میں آپ دیگر بزرگان کے ہمراہ کراچی کے اخبارات کے

ایڈیٹر صاحبان سے مل کر جماعتی مؤقف بیان کرتے رہے اور مختلف مضامین انھیں پہنچاتے رہے۔

آپ کے گھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تشریف لاتے رہے۔

1984ء کے بعد خدام الاحمدیہ کراچی نے مسلسل کئی سال تک سکھر اور اندرون سندھ اور بلوچستان میں جو ڈیوٹیز انجام دیں آپ اس کے انچارج تھے۔200-a

مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب

آپ 7/اکتوبر 1936ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے 1974ء میں بیعت کی۔ آپ حلقہ المنصور کراچی کے صدر جماعت کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اسی طرح کئی سال جماعت احمدیہ کراچی کے ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے کام کی توفیق ملی۔ آپ ایک سرگرم داعی الی اللہ ہیں اور آپ کے ذریعہ کئی افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی میں نائب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی ذمہ داریاں بھی ادا کرتے رہے ۔اسی طرح حلقہ لیاقت آباد کے صدر بھی رہے۔201

مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب

آپ آج کل جماعت احمدیہ کراچی کے محاسب کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ یکم اپریل 1947ء کو پیدا ہوئے ۔آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد اسحاق صاحب ہے۔آپ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن میں اعلیٰ عہدہ پر ملازمت کرتے رہے۔آپ کو ابتداء ہی سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔آپ خدام الاحمدیہ میں منتظم اور ناظم کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ حلقہ گلشن اقبال شرقی کراچی کے صدر حلقہ رہے۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ کراچی میں سیکرٹری وصایا اور نائب سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ 1974ء کے ابتلاء کے ایام میں آپ کو حلقہ دستگیر کراچی میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور خاصا مالی نقصان بھی ہوا۔202

مکرم محمد طارق سجاد صاحب

آپ آجکل سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ 7؍فروری1959ء کو پیدا ہوئے۔والدمحترم کا نام چوہدری مشتاق احمد صاحب ہے۔مکرم محمد طارق سجاد صاحب کواللہ تعالیٰ نے بھرپور تنظیمی اور جماعتی خدمات کی توفیق دی ہے۔ آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈیفنس، نائب قائد ضلع کراچی اور بعد ازاں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ بیت الانوار ڈرگ کالونی پر حملہ والے واقعہ کے وقت آپ قائد ضلع کراچی تھے۔ اس دوران آپ خدام و انصار کے ہمراہ اندر موجود رہے اور DSP اور SDM صاحب سے مذاکرات کئے اور تمام احباب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت الانوار سے بحفاظت باہر نکالنے میں کامیاب ہوئے۔ اس دوران SDM اور DSP صاحب کا رویہ جماعت کے حق میں مثبت رہا۔

آپ ایڈیشنل سیکرٹری تحریک جدید اور ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی برائے گیسٹ ہاؤس کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کی سطح پر آپ نائب ناظم ضلع کے طور پر ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔203

مکرم سیّد علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ

آپ جماعت احمدیہ کراچی میں قاضی کے عہدہ پر فائز رہے۔

آپ 26؍ستمبر 1948ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب ہے جو واقف زندگی اور مربی سلسلہ احمدیہ تھے۔مکرم سیّد علی احمد طارق صاحب کے دادا حضرت سیّد حیات شاہ صاحب نے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب اور مکرم سیّد سعید سلیم صاحب، مکرم سیّد علی احمد طارق صاحب کے ماموں تھے۔مکرم سعید سلیم صاحب وہ شخص ہیں جنہوں نے حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر کراچی سے ’’قادیانی مسئلہ کا جواب‘‘ نامی کتاب شائع کی تھی۔مکرم طارق صاحب نے ابتدائی تعلیم حیدرآباد اور فیصل آباد میں حاصل کی ۔ایک سال آپ نے ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ میں تعلیم حاصل

کی۔ جب آپ نویں کلاس میں تھے، حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس بھی آپ کے ساتھ اسی اسکول کی ساتویں کلاس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایک کامیاب وکیل ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مشورہ سے وکالت کے شعبہ سے منسلک ہوئے۔ آپ کو کراچی، اندرون سندھ اور بلوچستان میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے ارشاد پر اسیران راہ مولیٰ کے مقدمات کی کامیاب پیروی کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔204

مکرم سیّد خالد وقار صاحب

آپ کی تاریخ پیدائش 4؍ستمبر 1963ء ہے۔ آپ کا اصل نام سیّد خالد بن وقار ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد وقار احمد صاحب ہے۔ آپ خدام الاحمدیہ کے وقت سے ہی ایک فعال کارکن سلسلہ احمدیہ ہیں۔ آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ النور کراچی کے عہدہ پر فائز رہے۔ بعد ازاں ناظم اطفال ضلع کراچی کے طور پر خدمات کا موقع ملا۔ اس کے بعد آپ کا تقرر بطور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کیا گیا۔

جماعت احمدیہ النور کراچی میں بھی کئی عہدوں پر کام کی توفیق ملی اور نائب صدر جماعت بھی رہے اسی طرح حلقہ گلشن اقبال غربی میں بھی نائب صدر حلقہ کے فرائض انجام دینے کی توفیق ملی۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تعلیم رہ چکے ہیں۔ مجلس انصاراللہ ضلع کراچی میں بطور نائب ناظم ضلع صف دوم کی ذمہ داریاں بھی ادا کر رہے ہیں۔ اسی طرح فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کراچی کے جوائنٹ سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔206

2010-11ء میں آپ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں مربی اطفال مقرر ہوئے۔

مکرم سیّد نعیم احمد شاہ صاحب

آپ 19؍جون 1956ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد نذیر احمد شاہ صاحب ہے۔

آپ نے میرین سائنسز میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ابتداء سے ہی جماعتی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ مجلس میں قائد مجلس کے طور پر خدمات انجام دیں۔ جنوری 1981ء میں نصرت جہاں اسکیم کے تحت واقف زندگی کے طور پر بطور ٹیچر یوگنڈا تشریف لے گئے اور 1983ء تک وہاں رہے۔ اس دوران کپالہ (یوگنڈا) کے قائد مجلس مقرر ہوئے اور بعدازاں کپالہ میں نیشنل قائد صاحب یوگنڈا کی مجلس عاملہ میں ناظم مال کے طور پر خدمات انجام دیں۔

جماعتی سطح پر حلقہ ماڈل کالونی کراچی میں نائب صدر رہے۔ بعدازاں حلقہ گلشن جامی کراچی کے قیام پر اس کے پہلے صدر حلقہ منتخب ہوئے اور آجکل بھی اس ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ ضلع کراچی میں پہلے نائب سیکرٹری مال کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ بعدازاں جماعت احمدیہ کراچی کے امین منتخب ہوئے اور آجکل اسی عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کو ایک اعزاز یہ بھی حاصل ہے کہ جب 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سائیکل اسکیم جاری فرمائی تو 1973ء کے مرکزی اجتماع کے موقع پر کراچی کے خدام کا جو اولین قافلہ سائیکلوں پر ربوہ گیا آپ بھی اس قافلے میں شامل تھے۔[207]

مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب

آپ 25/دسمبر 1953ء کو پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام محمود احمد بھٹی صاحب ہے۔ آپ کے دادا کا نام محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب ہے جو افریقہ کے پہلے احمدی میڈیکل مشنری کہلاتے ہیں۔ پردادا حضرت مولا بخش بھٹی صاحب ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

خدام الاحمدیہ کے وقت میں آپ مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کے قائد رہے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں بھی مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے۔

انصاراللہ کے دور میں بطور نائب ناظم ایثار ضلع کراچی کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ نائب ناظم ضلع انصار اللہ کراچی کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے۔ اسی طرح جماعت

احمدیہ کراچی کے نائب سیکرٹری مال کے طور پر خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔
آپ فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کراچی کے خزانچی کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔[208]

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب

آپ 13 رمئی 1959ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری بشیر احمد صاحب ہے۔آپ کے پردادا حضرت پیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔[208-a]

آپ ایک پرانے خادم سلسلہ ہیں اور ہر وقت ہر طرح کی خدمات دینیہ بجا لانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو آپ کے شعبہ سے ہٹ کر بھی مختلف ومتفرق ڈیوٹیاں تفویض کی جاتی ہیں۔

آپ خدام الاحمدیہ کے دور میں قائد مجلس عزیز آباد کراچی رہے۔ بعد ازاں ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی رہے۔ 91-1990ء میں آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر کیا گیا۔اس عہدے پر آپ 97-1996ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی مقرر کر دیا گیا۔ انصاراللہ کی تنظیم میں داخلے تک آپ اس منصب پر فائز رہے۔اس حیثیت میں آپ کو پہلی مرتبہ خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کا دو روزہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔اس اجتماع کی خاص بات یہ تھی کہ خدام نے مرکزی اجتماعات کی طرز پر خیموں میں رات بسر کی۔

2007ء میں آپ کو ناظم انصاراللہ ضلع کراچی مقرر کیا گیا۔ اس عہدے پر تا حال خدمات انجام دے رہے ہیں۔

جماعتی خدمات پر نظر ڈالی جائے تو آپ صدر حلقہ گلشن اقبال شرقی کراچی کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ نے سیکرٹری تربیت نو مبائعین جماعت احمدیہ کراچی کے فرائض بھی انجام دئے۔آجکل آپ سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ کراچی کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں۔[209]

مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب

آپ 8؍نومبر 1948ء کو پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام چوہدری عبدالمجید صاحب ہے۔ جو ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری رہے۔

مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے ایم بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ آپ زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ گلشن اقبال غربی رہے۔ اس سے قبل خدام الاحمدیہ کے زمانہ میں مجلس عزیز آباد کراچی میں بطور نائب قائد خدمات انجام دیں۔

جب ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) قائم ہوئی تو آپ کراچی چیپٹر کے پہلے چیئرمین مقرر ہوئے۔

1999ء سے جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض انجا دے رہے ہیں۔210

مکرم عبدالستار قمر صاحب

آپ 31؍جولائی 1963ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری عبدالغفور صاحب ہے۔ آپ نے ایف ایس سی تک تعلیم جھنگ میں حاصل کی۔ بعد ازاں ایم ایس سی کراچی یونیورسٹی سے کیا۔ آپ 1983ء میں کراچی تشریف لائے تھے۔

جھنگ میں ناظم اطفال مجلس رہے۔ بعد ازاں نائب قائد بھی رہے۔ احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جھنگ کے صدر رہے۔ 1977ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر ساؤنڈ سسٹم کی ٹیم میں شامل ہوئے۔ 1979ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر جب مختلف زبانوں میں ترجمہ کا انتظام ہوا تو اس ٹیم میں بھی شمولیت کا اعزاز حاصل کیا۔ 1982ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بارش ہوئی تو مردوں کی جلسہ گاہ بیت اقصیٰ اور عورتوں کی جلسہ گاہ بیت المبارک میں منتقل ہوئی آپ نے عورتوں کی جلسہ گاہ کے ساؤنڈ سسٹم کو کنٹرول کیا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خوشنودی کے طور پر ایک انگوٹھی عنایت فرمائی۔ 1983ء میں کراچی آنے کے بعد یہاں بھی ساؤنڈ سسٹم کی ٹیم میں شامل ہوئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات بذریعہ ٹیلیفون براہ راست سنوانے کا انتظام

ہوا تو 1991ء سے کراچی بھی اس انتظام میں شامل ہو گیا۔ اس انتظام کی تمام تر ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی۔ اسی طرح 1992ء میں جب پہلی مرتبہ کراچی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا جلسہ سالانہ لنڈن کے دوسرے روز کا خطاب بذریعہ ڈش سنوایا گیا تو اس انتظام کے سربراہ بھی آپ ہی تھے۔ اس حوالہ سے دنیا کے کئی ملکوں میں آپ کو خدمات کی توفیق ملی۔

کراچی میں آپ کو بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں ناظم مال اور نائب قائد ضلع بھی رہے۔ 1997ء سے جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری سمعی و بصری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔[211]

آپ پر 1984ء کے آرڈیننس کے حوالہ سے مقدمہ بھی قائم ہوا۔[212]

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

آپ 17/مارچ 1946ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام خواجہ عبد الرحیم صاحب ہے۔ آپ کے دادا حضرت مولوی جان محمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[212-a]

آپ ابتداء میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اس دوران احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن میں بھی مختلف ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ آپ مجلس انصار اللہ کراچی میں نائب ناظم اصلاح وارشاد کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

1980ء میں آپ بسلسلہ ملازمت تنزانیہ تشریف لے گئے اور 1988ء میں دوبارہ کراچی آئے۔ آپ کو جماعتی سطح پر بھی قابل ذکر خدمات کا موقع ملا۔ آپ حلقہ تیموریہ کراچی کے صدر جماعت رہے۔ 2001ء میں کلفٹن منتقل ہوئے تو 2003ء میں حلقہ کلفٹن کراچی کے صدر جماعت مقرر ہوئے اور تا حال اسی عہدے پر فائز ہیں۔

1992-93ء میں آپ سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ کراچی مقرر ہوئے اور اب تک اسی عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 1995-96ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے مالی معاملات کے بارے میں ایک مرکزی کمیشن نے جو رپورٹ لکھی تھی اس کی جوابدہی کے لئے کراچی میں جو کمیٹی قائم کی گئی آپ بھی اس کمیٹی کے رکن تھے۔ مکرم ومحترم امیر صاحب کراچی نے

2003ء میں بجٹ وفنانس اسٹینڈنگ کمیٹی قائم فرمائی تھی آپ اس کمیٹی کے سیکرٹری ہیں۔ آپ اکتوبر1999ء سے کراچی کے پندرہ روزہ رسالہ ''المصلح '' کے ایڈیٹر کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ کراچی کی اصلاحی کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ 213

مکرم اشفاق حسین صاحب

آپ 28رجنوری1929ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام شیخ الطاف حسین صاحب ہے جنہوں نے 1915ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کے نانا حضرت قریشی محمد عثمان صاحب انجینئر حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ بعدازاں نیوی میں شمولیت اختیار کی اور ٹریننگ کے لئے کراچی آ گئے جہاں ایچ ایم آئی ایس دلاور اور بہادر میں قیام رہا۔ کراچی میں آپ 1946ء میں تشریف لائے۔

آپ کو کراچی میں تنظیمی اور جماعتی سطح پر خدمات کی بھرپور توفیق ملی۔ آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کراچی رہے اس دوران 1964ء میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجلس ملیر کے دورے پر تشریف لائے تو مجلس ملیر کی رپورٹ کارگزاری سن کر فرمایا کہ ''کئی لحاظ سے یہ رپورٹ ایسی ہے کہ ہماری جو بڑی بڑی مجالس ہیں ان کے لئے بھی قابل تقلید ہوسکتی ہے۔'' یہ رپورٹ رسالہ خالد اگست 1964ء میں شائع شدہ ہے۔ آپ کو مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کے زعیم اعلیٰ کے طور پر بھی خدمات کی سعادت ملی۔

آپ کو جماعتی سطح پر درج ذیل خدمات انجام بجالانے کی توفیق ملی۔

1۔ آپ تقریباً17 سال تک جماعت احمدیہ حلقہ ملیر کالونی کے صدر رہے۔

2۔ جماعت احمدیہ کراچی میں آپ ایڈیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد رہے۔

3۔ ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کرای کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔

4۔ آپ کے دورصدارت میں ہی حلقہ ملیر کی بیت کا قیام عمل میں آیا۔

5۔ 1962ء اور 1963ء میں آپ کی کوششوں سے حلقہ ملیر میں دو عظیم الشان جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد ہوئے جن میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب، محترم مولانا ابوالعطاء جالندھری

صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔

1956ء میں فتنہ منافقین کے موقع پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں وفاداری کا جو خط لکھا وہ حضور نے الفضل میں شائع کروایا۔

آج کل آپ حلقہ ملیر میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔214

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

آپ 26/اپریل 1911ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام سیّد محمد علی میاں صاحب ہے۔آپ نے 1931ء میں میٹرک پاس کیا۔

آپ ایک منجھے ہوئے شاعر تھے۔آپ کی پہلی کاوش سخن 1927ء میں شائع ہوئی۔آپ شاہجہانپور (انڈیا) میں سیکرٹری اصلاح وارشاد رہے۔

تقسیم ہند کے بعد آپ سندھ کے شہر نواب شاہ میں آباد ہوئے۔آپ ایک بہترین شاعر ہونے کے علاوہ نثر نگاری میں بھی ایک مقام رکھتے تھے۔آپ ایک اچھے نقاد اور مؤرخ بھی تھے۔ آپ کی شاعری اور نثر نگاری کئی کتب کی شکل میں منظر عام میں آچکی ہیں۔جن میں بکھرے موتی، نوائے درد، شہر دعا، شکست یاس، تذکرہ شعرائے احمدیت اور ان کی سوانح حیات کاروان حیات وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نواب شاہ سے ہجرت کر کے کراچی تشریف لائے تو آپ کی جماعتی خدمات کا سلسلہ کراچی میں بھی جاری رہا جہاں آپ 98-1995ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تالیف وتصنیف کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔

نواب شاہ میں قیام کے دوران آپ پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا جس میں آپ شدید زخمی ہوئے۔نواب شاہ میں آپ نائب امیر جماعت کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ کی شاعری کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تعریف فرمائی۔

نواب شاہ میں آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ، زعیم انصاراللہ، ناظم انصاراللہ ضلع، صدر جماعت نواب شاہ کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔215

مکرم محمد شفیق قیصر صاحب

آپ کو خدام الاحمدیہ کے وقت میں کئی شعبوں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ گلشن احمد کراچی کے قائد رہے۔ بعد ازاں آپ نائب قائد ضلع کراچی مقرر کئے گئے۔1999-2000ء میں آپ کا تقرر بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کیا گیا۔اس کے بعد آپ کو قائد علاقہ کراچی کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔اس دوران مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ پاکستان کے موقع پر ایک سب کمیٹی کی صدارت کے فرائض انجام دینے کی توفیق بھی ملی۔آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔اسی دوران آپ مستقل رہائش کے سلسلہ میں امریکہ تشریف لے گئے۔[216]

مکرم طارق محمود بدر صاحب

آپ 21؍دسمبر 1961ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام محمد ابراہیم شمس صاحب ہے۔آپ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے ناظم اطفال اور ناظم اشاعت رہے۔آپ کئی سال تک مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے اجتماعات کے موقع پر ناظم حاضری رہے اور بڑی ذمہ داری سے اس فرض کو نبھاتے رہے۔

آپ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے 1986-87ء میں شائع ہونے والے سوونیئر کے ایڈیٹر رہے۔اسی طرح 1988ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے شائع ہونے والے سوونیئر اور لجنہ اماءاللہ کراچی کے شائع ہونے والے سوونیئر ''المحراب'' کے ایڈیٹر بھی رہے۔آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مال کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے قبرستان باغ احمد کے انچارج رہے اور بیوت الصلوٰۃ کمیٹی کراچی کے رکن بھی رہے۔[217]

مکرم کیپٹن رانا بشارت احمد صاحب

آپ حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں نائب صدر اور دیگر شعبوں میں کام کرتے رہے۔

تنظیمی سطح پر آپ مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور میں ناظم اصلاح و ارشاد رہے جبکہ مجلس انصار اللہ سوسائٹی کراچی کے زعیم اعلیٰ رہے۔

آپ نے ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔ 1964ء میں کراچی تشریف لائے۔ پی آئی اے میں ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت 1973ء میں بطور پائلٹ بھرتی کے لئے درخواست دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعاؤں سے تمام 64 امیدواروں میں سے صرف آپ ہی منتخب کئے گئے۔ آپ نے فلائنگ میں ماسٹر کیا اور بطور پائلٹ پی آئی اے میں ملازمت کرتے رہے۔

آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ بھی ہیں۔ آپ کے ذریعہ 5 ڈاکٹر صاحبان نے احمدیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت لنڈن کے بعد آپ کو خاص اور اہم خدمات کی توفیق ملی۔ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کراچی سے لنڈن ہجرت فرما رہے تھے، اس وقت کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مکرم زرتشت منیر احمد صاحب نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ وہ ائرپورٹ پر اپنی پائلٹ کی وردی میں ہمہ وقت موجود رہیں شاید آپ کی ضرورت پڑ جائے۔ لہٰذا آپ اس حکم کی تعمیل میں باوردی ائرپورٹ پر موجود رہے۔ اس وقت آپ کو معلوم نہیں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پاکستان سے ہجرت فرما رہے ہیں۔ چند دنوں بعد اس بات سے سب مطلع ہو چکے تھے کہ حضور لنڈن ہجرت فرما چکے ہیں۔ اس کے چار پانچ دن کے بعد مکرم رانا بشارت احمد صاحب فلائٹ لے کر پیرس گئے۔ پیرس کے جس ہوٹل میں آپ کا قیام تھا اس کی بالکونی سے انگلش چینل واضح نظر آتا تھا (انگلش چینل سمندر کا وہ تنگ حصہ ہے جس کے ذریعہ فرانس اور انگلینڈ آپس میں ملتے ہیں)۔ جب آپ اس بالکونی میں کھڑے تھے تو آپ پر ایک جذباتی کیفیت طاری ہوگئی یہ سوچ کر اس سمندر کے پار میرا آقا موجود ہے۔ آپ نے یہیں یہ عہد کر لیا کہ اب میں حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے کام کروں گا۔ لہٰذا کراچی واپس آ کر آپ نے محترم امیر صاحب کراچی سے اس بات کا اظہار کیا۔ چند دنوں بعد آپ کے ذمہ ڈاک کی ترسیل کا کام لگایا گیا کہ جب آپ فلائٹ لے کر انگلینڈ جائیں تو جماعتی ڈاک لے کر جائیں اس کے بعد بعض اور ضروری چیزیں بھی آپ کے ہمراہ لنڈن بھجوائی جانے لگیں۔ یہ ذمہ داریاں آپ تین سال

تک ادا کرتے رہے۔

دارالنصر طارق روڈ کراچی کی خریداری میں آپ کا ایک اہم کردار رہا اور یہ بلڈنگ آپ کے نام پر خریدی گئی۔

آجکل آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تعلیم القرآن کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔آپ 15 دسمبر 1943ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام رانا محمد عبداللہ صاحب ہے۔ مکرم رانا بشارت احمد صاحب کے نانا حضرت حاجی کریم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ 217-a اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ان کے ذریعہ مکرم بشارت احمد صاحب کے والد محترم نے بھی بیعت کر لی۔218

مکرم کمانڈر ناصر احمد صاحب

آپ 20/اگست 1960ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد صادق صاحب ہے۔آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے دادا محترم الحاج پیر محمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔آپ کے پڑنانا حضرت پیر محمد صاحب پیرکوٹی حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔218.a

آپ کو ایک لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔خدام الاحمدیہ کے دور میں 1984ء سے 2000ء تک مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے معتمد کے فرائض انجام دیتے رہے۔

اسی طرح اکتوبر 2004ء سے جون 2007ء تک جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری رہے۔

اس دوران کچھ عرصہ کے لئے راولپنڈی ٹرانسفر ہوا تو وہاں مجلس انصاراللہ بیت الحمد کے زعیم اعلیٰ رہے اور ایڈیشنل سیکرٹری تحریک جدید راولپنڈی کی ذمہ داری بھی ادا کرتے رہے۔219

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب

آپ کی تاریخ پیدائش 15/اگست 1937ء ہے۔آپ کے والد محترم کا نام چوہدری احمد دین صاحب ہے۔آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے دادا محترم جیوے خان

صاحب احمدی ہوئے۔

آپ 1958ء میں کراچی تشریف لائے اور مارٹن روڈ میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ امریکن ایکسپریس میں ملازمت کرتے رہے۔ خدام کی عمر میں بھی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ مجلس انصاراللہ حلقہ دستگیر میں صحت جسمانی کے شعبہ میں خدمات انجام دیں۔

جماعتی سطح پر حلقہ دستگیر میں رشتہ ناطہ کے سیکرٹری رہے جبکہ آپ کو جماعت احمدیہ ضلع کراچی کے سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر 2004ء سے خدمات انجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔220

مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب

آپ 28رنومبر 1941ء کو پیدا ہوئے۔221 آپ کے والد محترم کا نام شیخ محمد لطیف صاحب ہے۔ آپ کے دادا حضرت شیخ صاحب دین آف ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ اسی طرح آپ کے تایا حضرت خواجہ محمد شریف صاحب بھی رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔222

آپ بنیادی طور پر صحافی ہیں اور 32 سال اس پیشے سے متعلق رہے۔ 1986ء میں جماعت احمدیہ کراچی کی سطح پر ایک ادبی تنظیم قائم کی گئی۔ آپ بھی اس کے رکن تھے۔ 21ردسمبر 1995ء کو آپ کو 25 سال آزادی صحافت کے لئے جدو جہد کرنے پر کراچی یونین آف جرنلسٹ کی طرف سے ایک سند اور شیلڈ ممتاز کالم نویس اردشیر کاؤس جی نے ایک خصوصی تقریب میں پیش کی۔

جماعتی و تنظیمی خدمات کے حوالے سے 2001ء سے بطور منتظم ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصاراللہ عزیز آباد میں خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں آپ کا تقرر بطور نائب ناظم تعلیم مجلس انصاراللہ ضلع کراچی ہوگیا۔ اس دوران آپ کی تجویز پر انصاراللہ کی مرکزی علمی ریلی منعقد ربوہ میں مقابلہ دینی معلومات اجتماعی شامل کیا گیا۔ پہلے مقابلہ دینی معلومات اجتماع بر موقع علمی ریلی ربوہ میں کراچی کی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ پانچ سال آپ کو بہترین نائب ناظم ضلع کا اعزاز مرکز سے حاصل ہوتا رہا۔

2005ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے جو قافلہ کراچی سے روانہ ہوا آپ اس کے امیر قافلہ مقرر ہوئے۔اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی تھی۔اس جلسہ میں آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ آپ جلسہ کے پریس اینڈ انفارمیشن سیکشن کے اردو حصہ کے انچارج بنائے گئے آپ کے ذمہ یہ کام تھا کہ حضور انور کے تمام خطبات کو کور کر کے اردو زبان میں خبر بنانی تھی اور اس کا دیگر زبانوں میں ترجمہ ہو کر تمام اخبارات کو خبر دی جانی تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے یہ ذمہ داری کماحقہٗ ادا کی۔

آجکل آپ جماعت احمدیہ کراچی میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری تصنیف و اشاعت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

آپ کی سرکردگی میں جماعت احمدیہ کراچی کو رسالہ ''المصلح'' کا خلافت جوبلی نمبر شائع کرنے کی توفیق ملی۔آپ نے 11راگست 2008ء کو لنڈن میں حضور کی خدمت میں یہ رسالہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

آپ کو ایک سعادت یہ بھی ملی کہ خلافت جوبلی کے حوالے سے مختلف پروگرامز منعقد کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کراچی نے جو کمیٹی تشکیل دی آپ بھی اس کے رکن تھے۔

آپ کی سرکردگی میں کراچی میں ایک شاندار خلافت جوبلی مشاعرہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی صاحب نے فرمائی۔[223]

آپ کے والد مکرم شیخ محمد لطیف صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے قادیان میں اپنی بڑی صاحبزادی کے نام پر ''ذکیہ صنعتی اسکول'' قائم کیا۔آپ کو دو سال کی عمر میں اپنی دادی جان کے ہمراہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کی بھی سعادت ملی۔

مکرم شیخ محمد لطیف صاحب کے بڑے بھائی حضرت شیخ خواجہ محمد شریف صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریر کے مطابق انہوں نے شدھی تحریک کے زمانے میں ملکانہ میں آگرہ کے علاقے صالح نگر گاؤں میں (دعوت الی اللہ) کا کام بھی کیا اور احمدیت سے متاثر چند افراد کو قادیان جلسہ سالانہ پر پہنچایا۔حضرت مصلح موعود نے آپ کے کام کی تعریف کی اور فرمایا کہ محمد لطیف بڑا کام کر رہا ہے۔

گوجرانوالہ میں رہائش کے دوران جب آپ نے ٹوپیاں بنانے کا کام شروع کیا تو

کارخانے میں بننے والی چندٹوپیاں لے کر سب سے پہلے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک رومی ٹوپی حضرت مصلح موعود نے اس وقت وہاں موجود حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کو پہنائی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرمائی۔آپ کا انتقال 17رمئی 1974ء کو کوئٹہ میں ہوا جہاں آپ کو امانتاً دفن کیا گیا اور مئی 1982ء میں آپ کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔

مکرم قریشی محمود احمد صاحب

آپ 1950ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والدمحترم کا نام مسعود احمد قریشی صاحب ہے۔

آپ کو ابتداء سے ہی خدمات دینیہ کی توفیق ملتی رہی۔ پہلے زعیم حلقہ رہے اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی کے قائد کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1987ء سے 1990ء تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔آپ کے دور قیادت میں ضلع کراچی کو 15 سال کے بعد اپنا سوونیئر شائع کرنے کی توفیق ملی۔آپ مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کی مجلس عاملہ کے ممبر رہے۔ بعد ازاں 1998ء تا2006ء ناظم انصار اللہ ضلع کراچی کے طور پر کام کیا۔اس کے بعد ناظم انصار اللہ علاقہ کراچی کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ نائب صدر حلقہ دستگیر کراچی بھی رہے۔ 2005ء سے بطور سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی خدمات انجام دے رہے ہیں۔قبل ازیں ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ کراچی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔224

مکرم میجر نعیم احمد ڈار صاحب

آپ 7رجون 1953ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والدمحترم کا نام خواجہ مبارک احمد ڈار صاحب ہے۔

آپ کے پڑدادا حضرت حاجی عمر ڈار صاحب کو حضرت مولوی عبد الکریم سیالکوٹی صاحب کے ذریعہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔اس طرح آپ

حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ 224.a

آپ کی تنظیمی خدمات کا آغاز بطور منتظم اشاعت حلقہ ڈیفنس کراچی سے ہوا۔ انصار اللہ کی سطح پر آپ حلقہ ڈیفنس کے زعیم رہے۔

جماعتی سطح پر 2002-2000ء میں آپ صدر حلقہ کلفٹن کراچی رہے۔ جبکہ مجلس انصار اللہ کورنگی میں بطور زعیم اعلیٰ خدمات کی توفیق ملی۔ آپ حلقہ کورنگی میں سیکرٹری تعلیم القرآن و نائب صدر بھی رہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے 2005ء تا 2007ء سیکرٹری تربیت نومبائعین جماعت احمدیہ کراچی خدمات بجالانے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

2007ء میں آپ کراچی سے کینیڈا منتقل ہوگئے جہاں آپ ایک حلقہ کے سیکرٹری تربیت رہے اور زعیم انصار اللہ کے فرائض بھی انجام دیئے۔ 225

مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب

آپ 13 مئی 1967ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد صادق چٹھہ صاحب ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم ضلع وہاڑی کے اپنے گاؤں میں حاصل کی بعد ازاں 1983ء میں 15 سال کی عمر میں کراچی آ گئے اور بطور جونیئر کیڈٹ پاکستان نیوی میں شمولیت اختیار کی۔ نیوی سے ہی بی ای (مکینیکل) اور ایم ای کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اسی طرح وار اسٹڈیز میں بی ایس سی (آنرز) کیا اور میرین انجینئرنگ میں اسپیشلا ئز کیا۔

آپ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی میں نائب قائد رہے۔ جماعتی سطح پر آپ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی میں سیکرٹری خصوصی تحریکات رہے۔

ضلعی سطح پر پہلے آپ ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین رہے۔ بعد ازاں سیکرٹری تربیت نومبائعین جماعت احمدیہ کراچی مقرر کئے گئے۔ 2007ء سے جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری کے عہدے پر فائز کئے گئے۔ 226

مکرم شیخ محمد عثمان صاحب ایڈووکیٹ

آپ آج کل جماعت احمدیہ کراچی کے قاضی کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ کا تعلق چنیوٹ (پنجاب) کی شیخ برادری سے ہے۔آپ نے نومبر 1959ء میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ قانون کی پریکٹس کے لئے 6ماہ مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر پنجاب کی شاگردی میں گزارے اور آپ سے سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

ٹریننگ کے بعد کچھ عرصہ آپ نے سرگودھا میں پریکٹس کی ۔ بعد ازاں جوہر آباد میں پریکٹس کرتے رہے۔اس کے بعد ایک خواب کی بناء پر 4/اکتوبر 1960ء کوشاہ پور صدر تشریف لے گئے ۔ یہاں آنے کے بعد آپ کے اندر مثبت روحانی تبدیلی پیدا ہوئی اور آپ نمازوں کے پابند ہو گئے ۔

ستمبر 1962ء میں ایک احمدی لڑکے سے چند کتابیں مطالعہ کے لئے لیں۔ بعد ازاں محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سے۔۔۔۔اصول کی فلاسفی اور بعض دیگر پمفلٹس حاصل کئے اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی بعض دیگر کتب مطالعہ کیں جنہوں نے آپ کی کایا پلٹ دی اور آپ پر ظاہر ہو گیا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سچے ہیں۔ چونکہ آپ پر احمدیت کی سچائی ثابت ہو چکی تھی لہٰذا آپ دوبارہ محترم مرزا عبدالحق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کی بیعت لی جائے۔محترم مرزا صاحب اور آپ دونوں ربوہ پہنچے ۔ بیعت فارم پُر کیا اور اس طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ۔30 ستمبر 1962ء کو آپ کی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔انہوں نے دعا کروائی۔اس کے بعد آپ کی کافی مخالفت ہوئی۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ثابت قدم رہے۔

آپ کے احمدی ہونے کا مولوی منظور احمد چنیوٹی کو بھی علم ہو گیا۔وہ آپ کے گھر آئے اور احمدیت کے بارے میں بحث و مباحثہ کیا جو 4-5 روز تک جاری رہا یہاں تک کہ وہ آپ کے دل میں احمدیت کے بارے میں شکوک وشبہات ڈالنے میں کامیاب ہو گئے ۔ یہ ایک ابتلاء تھا جو قبول احمدیت میں آپ کو پیش آیا۔

اس واقعہ کے چند دن تک آپ نہایت ذہنی اذیت سے دوچار رہے یہاں تک کہ ایک

دن جائے نماز بچھالی اور سجدہ ریز ہوگئے۔آپ نماز میں بہت روئے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میں نے تو نیک نیتی اور صاف دل سے حضرت مرزا صاحب کو مانا تھا۔میرا اس میں کوئی طمع یا لالچ نہ تھا۔تُو تو اس بات کو جانتا ہے اور عرض کی کہ اگر تُو سمجھتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے تو تُو مجھے معاف کردے اور اگر تُو سمجھتا ہے کہ مَیں نے حضرت مرزا صاحب کو صحیح مانا ہے تو تُو مجھے استقامت دے۔مَیں تیری رضا کا طالب ہوں۔

چنانچہ ایک یا دو دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ مولوی منظور احمد چنیوٹی صاحب اسی کمرہ میں جہاں ان سے بحث ہوئی تھی،ایک لکڑی کے تخت پوش یعنی جائے نماز پر فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔منہ ان کا مشرق کی طرف ہے اور سورج چڑھا ہوا ہے۔اس خواب کا دیکھنا تھا کہ آپ کی ذہنی ہلچل دُور ہوگئی اور آپ ایک دفعہ پھر احمدیت یعنی صحیح راستے پر کھڑے ہوگئے۔

بعد ازاں آپ کا ارادہ کراچی جانے کا ہوگیا۔3 ستمبر 1963ء کو آپ نے ربوہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور 4 ستمبر 1963ء کو کراچی کے لئے روانہ ہوگئے۔

کراچی آنے کے بعد آپ نے قانون کی پریکٹس شروع کی اور ساتھ ساتھ دینی خدمات دینیہ بھی انجام دیتے رہے۔

آپ کو 1984ء کے دور ابتلاء میں بطور وکیل خصوصی خدمات کا موقع ملا اور اسیران راہ مولیٰ کی کامیاب پیروی کی توفیق ملی جن پر کراچی، اندرون سندھ وغیرہ میں کلمہ اور دیگر حوالوں سے مقدمات بنائے گئے تھے۔227

گروپ کیپٹن امجد احمد صاحب

آپ 10 دسمبر 1957ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام چوہدری غلام محمد پرویز صاحب ہے۔آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے تایا محترم میاں نواب دین صاحب کے ذریعہ آئی۔

آپ نے 1975ء میں میٹرک کے بعد بطور کیڈٹ ائرفورس میں شمولیت اختیا کی۔1981ء میں کمیشن حاصل کیا اور گروپ کیپٹن کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔اپنی سروس کے

دوران کئی شہروں میں قیام پذیر رہے اور ہر جگہ جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے۔ سرگودھا میں پہلی تعیناتی کے دوران 4 سال قائد خدام الاحمدیہ رہے ۔1988ء میں کامرہ ضلع اٹک میں نائب قائد ضلع اٹک، 1989ء تا 1991ء مسرور بیس ماڑی پور کراچی میں زعیم حلقہ اور سیکرٹری تعلیم رہے۔ 1991ء تا 1994ء میانوالی میں قائد ضلع میانوالی رہے۔ 1996ء میں سرگودھا میں نائب صدر جماعت رہے۔ 2001ء میں کامرہ ضلع اٹک میں سیکرٹری تعلیم اور تعلیم القرآن ضلع اٹک کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ 2004ء تا 2006ء میں بطور نائب ناظم عمومی مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد ضلع اسلام آباد خدمات کا موقع ملا۔

فروری 2007ء میں کراچی میں مستقل رہائش اختیار کی جہاں آپ کا تقرر بطور نائب ناظم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کیا گیا۔ جس پر آپ نے ایک سال کام کیا۔

دسمبر 2008ء میں آپ کا انتخاب بحیثیت پریذیڈنٹ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کراچی چیپٹر ہوا۔

فروری 2009ء میں آپ کا تقرر بطور سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی ہوا جس پر آپ تا حال خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 227.a

مکرم مرزا طیب احمد صاحب

آپ 18 دسمبر 1954ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ہے جو حضرت مصلح موعود کے بیٹے تھے۔ اس طرح مکرم مرزا طیب احمد صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔

آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کی مزید تعلیم بی اے۔ ایل ایل بی ہے۔ آپ ابتداء ہی سے جماعت کے فعال کارکن رہے۔ ربوہ میں خدام الاحمدیہ میں سائق کے عہدہ سے لے کر نائب مہتمم مقامی تک خدمات انجام دیں۔ 1985ء میں کراچی منتقل ہو گئے۔ حلقہ محمد علی سوسائٹی میں عرصہ 10 سال سے بحیثیت صدر حلقہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 2010ء میں آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کا سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کیا گیا۔ 227.a-1

مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب

آپ گیارہ نومبر 1964ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سعید احمد صاحب ہے۔ آپ نے فارمیسی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

آپ کے پڑدادا حضرت مولوی عبد الحق صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ جنہوں نے 1893ء میں بیعت کی۔ آپ کے دادا حضرت مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی مربی سلسلہ فجی اور گیمبیا رہے۔ آپ کے نانا حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ آپ کے ماموں مکرم ڈاکٹر عبد الشکور اسلم صاحب ایک لمبا عرصہ سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی رہے۔

آپ کو ابتداء سے ہی خدمات دینیہ انجام دینے کا موقع ملا۔ خدام الاحمدیہ میں سائق سے نائب قائد مجلس تک مختلف شعبوں میں کام کیا۔ 1993ء میں ناظم امور طلباء ضلع کراچی رہے۔ علمی ریلی خدام الاحمدیہ پاکستان 1994ء میں انفرادی مقابلہ معلومات میں اول رہے۔ اس طرح اگلے سالوں میں بھی انعام حاصل کیا۔ 2009ء میں مجلس انصار اللہ ضلع کراچی میں بطور نائب ناظم تعلیم القرآن فرائض کا آغاز کیا۔ 2001ء میں مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ کالونی نے علم انعامی حاصل کیا تو آپ مجلس میں مربی اطفال تھے۔

جماعتی خدمات میں آپ صدر حلقہ ڈرگ کالونی کراچی رہے۔ اس سے پہلے دوسرے شعبوں میں خدمات انجام دیں۔ 2010ء کے جماعت احمدیہ کراچی کے انتخابات میں آپ ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید نومبائعین منتخب ہوئے۔ 227.a-2

مکرم افتخار احمد صاحب

آپ 19ردسمبر 1961ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مبارک احمد صاحب ہے۔

مکرم افتخار احمد صاحب کے دادا حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ آپ کا خاندان لاہور میں موسیٰ فیملی آف نیلا گنبد کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آپ جماعت احمدیہ کراچی میں بحیثیت آڈیٹر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کو

ابتداء سے ہی خدمات دینیہ کا موقع ملا۔خدام الاحمدیہ میں سائق سے لے کر قائد مجلس تک مختلف عہدوں پر کام کیا۔ اس طرح انصار اللہ میں بھی خدمات انجام دیں۔ لاہور میں قیام کے دوران سیکرٹری مال حلقہ رہے۔ اسی طرح آپ پنجاب یونیورسٹی میں احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے صدر اور احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔کراچی میں آپ حلقہ کلفٹن کے سیکرٹری دعوت الی اللہ بھی ہیں۔227.a-3

مکرم لطیف خاور صاحب

آپ 30ر ستمبر 1964ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری عبد الغنی صاحب ہے جو جماعت احمدیہ کراچی کے نائب امیر رہ چکے ہیں۔

آپ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں۔ 2010ء میں آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مال منتخب ہوئے۔

آپ کے دادا محترم بابو محمد بخش صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔آپ کے نانا حضرت مولوی عطاء محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ جبکہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید آپ کے چچا ہیں۔

مکرم لطیف خاور صاحب کو حلقہ گلشن اقبال غربی کراچی اور حلقہ صدر کراچی میں بحیثیت سیکرٹری تحریک جدید خدمات کا موقع بھی ملا۔227.a-4

مکرم حیدر الدین ٹیپو صاحب

آپ 13-2010ء کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری صنعت و تجارت منتخب کئے گئے۔آپ ایک کامیاب کاروباری شخصیت ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ایک مخیّر دوست بھی ہیں۔آپ نے جماعت کے بعض منصوبوں میں مالی امداد فرمائی ہے۔

دیگر شخصیات

مکرم محمد حسن موسیٰ صاحب

مکرم محمد حسن موسیٰ صاحب افغانوں کے مشہور قبیلہ ''ترین'' سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کے والد محترم کا نام جناب موسیٰ خان صاحب تھا۔ آپ کے چچا جناب خان بہادر مراد خان صاحب اپنے زمانے میں کراچی کے ایک نہایت معزز افغان رئیس سمجھے جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب حکومت آسٹریلیا نے محسوس کیا کہ ان کو اپنا ملک آباد کرنے کے لئے ایشیائی قوم کے افراد کی ضرورت ہے تو آسٹریلیا کی ایلڈر اسمتھ اینڈ کمپنی نے بمبئی گورنمنٹ سے خط وکتابت شروع کی کہ کچھ افغان جو دنبے چرانے کا کام جانتے ہوں، تین سال کے لئے آسٹریلیا بھجوائے جائیں۔ جس پر کمشنر سندھ نے کراچی میں خان بہادر مراد خان صاحب سے رابطہ کیا۔ چنانچہ کراچی سے دوسرے افغانوں کے ہمراہ حضرت حسن موسیٰ صاحب بھی آسٹریلیا چلے گئے۔227.b

آپ نے اپنے بھائی حضرت محمد ابراہیم خان صاحب کے ذریعہ 3 اکتوبر 1903ء کو آسٹریلیا میں بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وقت میں قادیان آئے۔ قریباً 41 سال تک آسٹریلیا میں آنریری طور پر بطور مربی نہایت اخلاص ومحبت سے دعوت الی اللہ کی۔ جزائر فجی میں بھی ان کے ذریعہ ہی پیغام حق پہنچا۔

آپ 18 اگست 1945ء کو فوت ہوئے اور آسٹریلیا میں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔227.c

مکرم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب

آپ 24/اکتوبر 1920ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد محمد شریف صاحب ہے۔ میٹرک سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی سے 1938ء میں کیا۔ 1945ء میں ایم بی بی ایس

کی ڈگری حاصل کی۔

1948ء میں سرکاری ملازمت اختیار کی۔1971ء میں جبکہ آپ سول سرجن کراچی تھے، آپ نے تین سال کی رخصت لی اور مجلس نصرت جہاں کے تحت وقف کر کے غانا (افریقہ) تشریف لے گئے۔1974ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے لی۔آپ نے افریقہ میں تقریباً 8سال قیام فرمایا۔اس دوران آپ غانا، نائیجریا، سیرالیون میں خدمات انجام دیتے رہے۔آپ کو کچھ عرصہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھی خدمات کا موقع ملا۔کراچی کے بعد آپ کا قیام اسلام آباد میں بھی رہاجہاں آپ کچھ عرصہ بطور قاضی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کو ایسکورے(غانا)اوراکرا(غانا) میں بیوت تعمیر کرنے کی توفیق بھی ملی۔

آپ کے پوتے سیّد قمر احمد صاحب نے نائیجریا میں خدمات انجام دیں۔آپ کے بیٹے ڈاکٹر سیّد تاثیر مجتبیٰ صاحب نے 22سال افریقہ میں طبی خدمات انجام دیں آجکل آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ30جون1999ءکوفوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[228]

مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب

آپ اپریل 1896ء میں پیدا ہوئے۔ 1913ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔1913ء میں آپ بسلسلہ ملازمت ٹی آئی ہائی اسکول قادیان میں آ گئے۔

آپ بڑے خوش الحان تھے اور خوبصورت آواز میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سامنے بھی نظمیں سنانے کی سعادت ملی۔حضرت خلیفۃ المسیح کا منظوم کلام بھی جلسہ سالانہ پر سنانے کی توفیق ملتی رہی۔

1923ء میں جب یو پی میں ارتداد کی تحریک چلی تو آپ نے بھی اس کے قلع قمع کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر اس میں حصہ لیا اور بعد ازاں امیر المجاہدین ملکانہ مقرر ہوئے۔

اس مہم سے واپسی پر آپ نے میجک لینٹرن یعنی سلائیڈز کی مدد سے (دعوت) کا سلسلہ شروع کیا اور پشاور سے کراچی اور لاہور سے حیدر آباد دکن اور بمبئی تک تقریریں کیں اور فریضہ

دعوت الی اللہ ادا کیا۔[229]

آپ قیام پاکستان سے کچھ عرصہ قبل کراچی آ گئے تھے۔ اور یہاں بھی دعوت الی اللہ مؤثر رنگ میں کرتے رہے۔

آپ کے بیٹے مکرم یونس احمد اسلم صاحب کو کراچی سے حفاظت قادیان کے لئے جانے کا موقع ملا اور بعد ازاں وہ درویشان قادیان میں شامل ہوئے۔[230]

آپ 26 نومبر 1976ء کو فوت ہوئے اور ربوہ کے عام قبرستان کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔[231]

مکرم بشیر احمد منیر سیال صاحب

آپ کے والد محترم کا نام میاں فتح دین صاحب ہے۔

قیام پاکستان سے قبل آپ ڈرگ روڈ کراچی میں قیام پذیر تھے۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کے پہلے قائد مجلس مقرر ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے بحیثیت انسپکٹر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ خدمات انجام دیں۔[231.a]

آپ 22 اکتوبر 1983ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[231.a-1]

مکرم متقی محمد حسین صاحب

آپ 1902ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام لدھا خان صاحب ہے۔ آپ نے 1915ء یا 1916ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کے پریذیڈنٹ رہے۔

آپ کے دور صدارت میں بیت المبارک ڈرگ روڈ کی تعمیر نو ہوئی۔ بیت المبارک کے قیام سے قبل آپ کے مکان پر ہی نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔

آپ 30/ اکتوبر 1988ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[231.b]

مکرم ملک سارنگ خان صاحب

آپ 1925ء میں مجوکہ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور حال سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام ملک سلطان احمد صاحب ہے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ

15-14 سال کی عمر میں بیعت کی۔

مکرم ملک سارنگ خان صاحب نے 1945ء میں میٹرک پاس کیا اور اپنے والد صاحب کے ایک سکھ دوست کے ساتھ جو ریلوے میں ملازمت کیا کرتے تھے،4اگست 1945ء کو کراچی تشریف لے آئے۔

1946ء میں مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کے ہمراہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

تقسیم ہندوستان کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک فرمائی تھی کہ نوجوان حفاظت مرکز قادیان کے لئے آئیں، چنانچہ مکرم ملک صاحب ستمبر 1947ء میں ایک گروپ کے ہمراہ کراچی سے اس مقصد کے لئے لاہور تشریف لے گئے لیکن اس وقت تک حضور لاہور تشریف لا چکے تھے اور راستے بند ہو چکے تھے لہٰذا آپ گروپ کے ہمراہ لاہور ہی میں خدمات انجام دے کر واپس کراچی تشریف لے آئے۔ 1950ء میں آپ ایک گروپ کی قیادت کرتے ہوئے کراچی سے فرقان فورس میں شامل ہوئے اور کشمیر کے محاذ پر جنگ میں حصہ لیا۔

آپ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن سے 1989ء میں مینجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

خدام الاحمدیہ کراچی میں آپ ناظم صحت وجسمانی رہے، جبکہ حلقہ عزیز آباد میں سیکرٹری مال کے عہدے پر کام کرتے رہے۔ 1998ء میں حلقہ عزیز آباد کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور تاحال اس عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔[232]

مکرم سیٹھ اسماعیل موسیٰ صاحب

آپ کا تعلق میمن خاندان سے تھا۔ آپ سلسلہ کے نہایت مخلص ترین احباب میں سے تھے۔

آپ ان احباب میں شامل تھے جنہوں نے حضرت مصلح موعود کی تحریک پر ربوہ کی وادی غیر ذی زرع میں آبادی کے لئے سب سے پہلے رقوم پیش کیں اور سابقون الاولون میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آپ 22مارچ 1951ء کو وفات پا گئے۔[232.a]

مکرم شیخ بہادرعلی صاحب

آپ 1889ء میں پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔232.a-1 آپ کے والد محترم کا نام شیخ شجاعت علی صاحب ہے۔232.a-2

والد صاحب کی وفات کے بعد ان کے دادا جان نے ان کی پرورش کی اور باقاعدہ مولوی بنایا۔ احمدی ہونے سے پہلے احمدی (مربیان) سے اپنے پورے گاؤں کی نمائندگی میں مناظرے کیا کرتے تھے۔ آخر کار دل کی کیفیت بدلی اور 1908ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو بیعت کا خط لکھ دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد قادیان گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی۔232.a-3

قیام پاکستان کے بعد کراچی تشریف لائے اور یہیں 10رجون 1977ء کو وفات پائی۔232-a-4 آپ چونکہ موصی تھے اس لئے جب بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے نعش لے جائی گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں نماز جنازہ کے لئے درخواست کی گئی تو حضور نے فرمایا کہ اللہ اکبر۔ مرحوم (رفیق) تھے۔ جنازہ ہم پڑھائیں گے۔232.a-5

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کانپوری

آپ 1906ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت منشی سراج الدین صاحب کانپوری ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ تقسیم ہند کے بعد کراچی تشریف لے آئے۔ سعید منزل میں آپ کی رہائش تھی۔ آپ کافی عرصہ احمدیہ دارالمطالعہ و لائبریری بندر روڈ کے لائبیرین رہے۔ اور اپنے کام کو بہت سلیقہ اور ذمہ داری سے ادا کیا۔

آپ جماعتی حلقہ سعید منزل کے پریذیڈنٹ رہے۔ بعدازاں آپ نے اپنی رہائش ناظم آباد میں اختیار کی تو وہاں کچھ عرصہ بعد قائم ہونے والے حلقہ اقبال ٹاؤن کے صدر جماعت بھی رہے۔

آپ کی ایک خاص خدمت یہ ہے کہ آپ کے والد محترم حضرت منشی سراج الدین صاحب کانپوری نے پورے ہندوستان سے غیر احمدی علماء کے ایک دوسرے کے بارے میں

فتاویٰ کفر جمع کئے تھے جو چار عدد باکس پر مشتمل تھے۔آپ کے والد محترم وہ باکس نہایت حفاظت سے بریلی سے کانپور اور کانپور سے کراچی اپنے ہمراہ لے کر آئے۔آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس وقت کے امیر جماعت محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کو فرمایا کہ:

''آپ کی جماعت کے شریف احمد صاحب ابن سراج الدین صاحب (مرحوم) کے پاس ایسے لٹریچر کے تقریباً پانچ ٹرنک موجود ہیں جو ان کے والد (مرحوم) کا جمع کردہ ہے۔آپ سے گزارش ہے کہ ازراہ کرم شریف صاحب کو فرمائیں کہ وہ تمام لٹریچر جو ان کے پاس ہے لائبریری کے لئے وقف کر دیں۔اگر وہ قیمت بھی لینا چاہیں تو بھی مناسب قیمت پر وہ لٹریچر ہمیں دے کر ممنون فرمائیں۔یہ لٹریچر خلافت لائبریری میں محفوظ رہے گا۔''

مکرم شریف احمد کانپوری صاحب نے حضور کی خواہش کے پیش نظر تمام لٹریچر بلا معاوضہ خلافت لائبریری کو دے دیا جن پر ان کے والد محترم کے نام کی مہر لگی ہوئی ہے۔

10 ستمبر 1991ء کو برین ہیمرج سے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔233

مکرم ملک عبدالرحیم صاحب

آپ 1879ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام ملک عظیم بخش صاحب ہے۔

آپ 1915ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کراچی تشریف لائے اور کراچی کے علاقہ گولیمار میں مستقل سکونت اختیار کی اور بابا گولیمار والے کے نام سے مشہور ہوئے۔صبح کی نماز کے لئے اردگرد کے تمام لوگوں کو بیدار کرتے۔جو آپ سے ملنے آتا اسے نماز کی تاکید ضرور کرتے۔ساری عمر تہجد گزار رہے۔

گولیمار کراچی میں آپ کی لکڑیوں کی ٹال تھی۔اس کے ایک حصہ کو بیت کے لئے وقف کیا اور بیت تعمیر کروانے کی بہت کوشش کی۔پھر اسے آباد رکھنے کی بھی ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔اپنی عمر کے آخری وقت تک اس بیت کی آبادی کی فکر رہی اپنے بچوں کو بیت آباد رکھنے کی تلقین فرماتے رہے۔یہی وجہ ہے کہ آج جبکہ اس علاقہ میں احمدیوں کے اکا دکا گھر رہ گئے ہیں ان کے

ایک صاحبزادہ ابھی تک وہاں رہائش پذیر ہیں اور بیت کو آباد رکھا ہوا ہے۔[234]

آپ 23/اگست 1976ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[235]

مکرم کیپٹن نواب دین صاحب

آپ کے والد محترم کا نام حکیم میاں فتح دین صاحب ہے۔ حضرت مولوی عمر دین صاحب آپ کے تایا تھے اور محترم مولانا فرزند علی صاحب آپ کے تایا زاد بھائی تھے۔

آپ نے میٹرک کا تعلیم جالندھر سے حاصل کی۔ جون 1919ء میں سولہ سال کی عمر میں قلعہ فیروز پور آرسنل سے اپنی ملازمت کا آغاز کیا۔ آپ نے 24 سال تک فوجی ملازمت کی۔ ملازمت کی وجہ سے کئی شہروں میں تبادلے کی وجہ سے قیام پذیر تھے۔

بڑے نڈر اور پر جوش تھے۔ قیام بمبئی کے دوران آپ کو جو بنگلہ ملا ہوا تھا اس میں نماز کا مرکز بنایا اور وہیں قادیان سے بیرون ممالک جانے اور واپس آنے والے مربیان اور کئی بزرگان نے آپ کو شرف میزبانی بخشا۔

تقسیم ہند کے بعد کراچی تشریف لائے۔ ڈرگ روڈ کراچی میں فوجی ملازمت کے سلسلے میں قیام کے دوران ہزار مخالفتوں کے باوجود ایک قطعہ اراضی حاصل کر کے ایک عارضی بیت قائم کی جو بعد میں ایک عالیشان بیت کی شکل اختیار کر گئی۔ بعد ازاں ربوہ میں سکونت اختیار کی۔

1954ء میں پاک فوج سے ریٹائر ہوئے۔ فوج سے پنشن پانے کے بعد ایسٹرن پرفیومری، ایم این سنڈیکیٹ، تحریک جدید، وقف جدید میں خدمات بجا لاتے رہے۔ یہ آپ کا ''وقف بعد از ریٹائرمنٹ'' تھا۔

آپ 28 نومبر 1983ء کو وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[236]

مکرم حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب

آپ غالباً 1872ء میں پیدا ہوئے۔[237] 1906ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی[237.a] لیکن آپ کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔[238] غالباً 25 سال کی عمر میں طبیہ کالج لکھنو سے طبابت کی ڈگری حاصل کی اور اس میں غیر معمولی شہرت حاصل کی۔[239]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے تیس بتیس سال تک ہندوستان کے مختلف علاقوں

مثلاً پنجاب، بنگال، میسور، مدراس، بمبئی، کلکتہ اور سیالکوٹ وغیرہ کے(دعوتی) دورے کئے۔240
آپ کا ایک مناظرہ بہت مشہور ہے جو ''مباحثہ مونگھیر'' کہلاتا ہے۔

آپ بہت نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ بہت اچھے لیکچرار تھے۔ متعدد بار جلسہ سالانہ پر بھی لیکچر دینے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ 1947ء کے بعد قادیان میں بطور ناظر تعلیم و تربیت خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد کے بہنوئی تھے۔ آپ کو شاعری سے بھی شغف تھا۔

قادیان سے آپ کراچی تشریف لا کر قیام پذیر ہو گئے تھے۔ آپ کراچی میں ہی 13دسمبر 1970ء کو وفات پا گئے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ مربیان میں دفن کیا گیا۔241

مکرم چوہدری شاہنواز صاحب

آپ 22دسمبر 1908ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری تاج محمد کاہلوں صاحب ہے۔242 آپ جماعت احمدیہ کے مخیّر اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب میں سے تھے۔ آپ کو روسی زبان میں ترجمہ و طباعت قرآن کریم کا سارا خرچ ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔ چنانچہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ 1983ء کے دوسرے روز 27دسمبر کو خطاب فرماتے ہوئے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کا ذکر یوں فرمایا:

''روسی زبان میں ہم ابھی تک ترجمۃ القرآن شائع نہیں کر سکے تھے۔ اس کے اخراجات بھی بہت زیادہ اٹھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے دل میں یہ تحریک ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ وہ روسی زبان میں ترجمہ ونظر ثانی کے سارے اخراجات ادا کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں مزید نیکی کی توفیق دی............ایک نیکی دوسری نیکی کو جنم دیتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مَیں روسی زبان میں قرآن کریم کی طباعت کے بھی سارے اخراجات ادا کروں گا۔''

اسی طرح خطاب جلسہ سالانہ لنڈن 1987ء کے موقع پر بھی فرمایا:

''مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کو رشین قرآن کریم کا خرچ پیش کرنے کی سعادت

نصیب ہوئی۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’جاپانی زبان کے متعلق چوہدری شاہنواز صاحب کے بچوں نے اپنے باپ کے علاوہ یہ پیش کش کی ہے اور اس سلسلے میں بہت سی رقم جمع بھی کروا چکے ہیں۔‘‘

محترم چوہدری صاحب چھور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ آپ پاکستان کے نمایاں صنعتکاروں میں سے تھے۔ آپ نے نہایت کامیاب تجارتی ادارے قائم کئے ان میں شاہنواز لمیٹڈ، شیزان انٹرنیشنل، شاہ تاج شوگر ملزاور شاہنواز ٹیکسٹائل ملز شامل ہیں۔ آپ قیام پاکستان کے بعد مال روڈ لاہور کے تاجروں کی انجمن کے پہلے صدر بھی تھے۔

آپ 23/مارچ 1990ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ بیٹوں کے نام چوہدری محمود نواز صاحب اور مکرم چوہدری منیر نواز صاحب ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ لجنہ اماء اللہ کراچی کی کئی سال صدر رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کے بارے میں 30/مارچ 1990ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ:

’’میں نے ان کو نصرت کے میدانوں میں ہمیشہ صف اول میں دیکھا۔ بڑا وسیع احسان کا ان کا دائرہ تھا اور جو اصل خوبی کی بات جس سے میں بہت متاثر ہوا کرتا تھا وہ یہ تھی کہ محض روپے پیسے سے مدد نہیں کرتے تھے بلکہ اقتصادی طور پر خاندانوں کو تعمیر کرتے تھے۔‘‘ 243

مکرم چوہدری نبی احمد صاحب

آپ 1912ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد خان صاحب ہے۔ آپ نے بی اے۔ ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد ملازمت شروع کی۔

تقسیم ہند کے بعد کراچی آ کر اپنا کاروبار موڈرن موٹرز کے نام سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے کاروبار کو بہت وسیع کر دیا یہاں تک کہ مشرقی پاکستان تک پھیل گیا۔ بعد ازاں 1970ء میں اپنے آبائی شہر سانگلہ ہل میں ماڈرن شوگر ملز قائم کی۔

کراچی میں قائم آپ کی کمپنی موڈرن موٹرز میں بڑی تعداد میں احمدی احباب کو ملازمت کے مواقع ملے۔

آپ بالکل خاموشی سے کئی لوگوں کو باقاعدہ وظائف دیا کرتے تھے اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں کی مالی اعانت بھی کیا کرتے تھے۔آپ نے نبی احمد فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا تھا جس کے تحت آپ ریٹائر ہونے کے بعد بالکل انہاک سے فلاح عامہ کے پروگرام مکمل کرنے کے متمنی تھے۔آپ کے صاحبزادوں میں چوہدری جاوید صاحب اور چوہدری آصف صاحب شامل ہیں۔

آپ 30/جولائی 1980ء کو وفات پا گئے۔244

مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب آف گڈاپ

آپ 1932ء میں آسنور (کشمیر) میں پیدا ہوئے۔وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے پردادا مکرم ملک منور احمد صاحب نے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔آپ کے دادا کا نام مکرم ملک عبداللہ صاحب اور والد کا نام ملک عبدالقادر صاحب ہے۔

1944ء میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب آسنور تشریف لے گئے تو مکرم ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب جماعت آپ کو جلوس کی شکل میں لے کر آئے۔حضرت میاں صاحب گھوڑے پر سوار تھے۔اس جلوس کو دیکھ کر لوگ کہتے تھے کہ یہ ان کا بادشاہ ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب 1945ء میں قادیان آ گئے اور مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ میں داخل ہو گئے۔دو سال وہاں تعلیم حاصل کی۔تقسیم ہندوستان کے بعد واپس آسنور آ گئے۔

1949ء میں مکرم ڈاکٹر صاحب، مکرم سیّد عبدالحئی شاہ صاحب اور مکرم خواجہ محمد یوسف ڈار صاحب لاہور آ گئے۔مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب نے فرقان فورس میں بھی خدمات انجام دیں۔ آپ 11 فروری 1951ء کو کراچی تشریف لائے۔1956ء کے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر پہلی مرتبہ ڈسپنسری قائم کی جو بعد میں منعقد ہونے والے اجتماعات کا حصہ بنی رہے۔آپ کو قیام کراچی کے دوران عمومی کی نہایت اہم اور قابل ذکر خدمات انجام دینے

کا موقع ملا جس میں کراچی میں فتنہ منافقین کا قلع قمع کرنے کی مہم میں شمولیت بھی تھی۔ آپ گڈاپ میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ وہاں رہائش کے دوران آپ اور آپ کا خاندان احمدیت کے حوالے سے مخالفین کی جانب سے شدید مشکلات کا شکار رہا۔ مخالفین کی جانب سے آپ کے سر کی قیمت بھی لگائی گئی۔ آپ کئی سال تک حلقہ گڈاپ کراچی کے صدر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیتے رہے۔[245] آجکل آپ کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔

مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب

آپ 23 رفروری 1925ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام الحاج میاں پیر محمد صاحب ہے۔ آپ کے والد صاحب نے 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دستی بیعت کی جبکہ آپ 1904ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے۔

آپ نے 1941ء میں میٹرک پاس کیا۔ 1941ء سے 1954ء تک آپ سندھ سنڈیکیٹ میں ملازم رہے۔ اس دوران بی اے پاس کرلیا۔

1954ء میں کراچی تشریف لائے۔ کراچی میں آپ کو ایک جماعتی زمین فروخت کرنے کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دی جو آپ نے پوری ذمہ داری سے ادا کی اور 1957ء میں یہ زمین فروخت ہوگئی۔ کوٹھی دارالصدر اور کوٹھی دارالفضل واقع کراچی کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق بھی ملی۔

1959ء میں شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت کراچی کی کمپنی سے منسلک ہو کر عزیز آباد کراچی میں 200 مکانات تعمیر کروائے۔ جب یہ تعمیراتی کام ختم ہوا تو بیت العزیز عزیز آباد کی جگہ کا قبضہ لینے اور تعمیر کے سلسلے میں آپ کا اہم کردار رہا۔

آپ حلقہ عزیز آباد کے صدر جماعت بھی رہے اس کے علاوہ حلقہ محمد علی سوسائٹی کے بھی صدر جماعت رہے۔

1989ء کے جماعت احمدیہ کراچی کے سوونیئر کی اشاعت کمیٹی کے رکن رہے۔ اس طرح 1991ء کے لجنہ کراچی کے مجلّہ المحراب کے اشتہار اکٹھا کرنے والوں میں شامل رہے۔

1953-54 میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے محاسب رہے۔

آپ یکم مارچ 2000ء کو وفات پاگئے۔[246]

مکرم لطیف احمد شاد صاحب

آپ 1935ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام میاں محمد مغل مرحوم عرف بابا مغلاں اعوان ہے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وقت بیعت کی تھی۔

مکرم لطیف احمد شاہ صاحب نے چنیوٹ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی بعد ازاں قادیان چلے گئے اور ٹی آئی ہائی اسکول قادیان میں پانچویں کلاس میں داخلہ لیا۔ قیام پاکستان کے وقت آپ ساتویں کلاس کے طالبعلم تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ٹی آئی اسکول قادیان، چنیوٹ منتقل ہوا تو آپ بھی چنیوٹ آگئے اور 1951ء میں ٹی آئی ہائی اسکول چنیوٹ سے میٹرک پاس کیا۔

آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ ربوہ کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل تھے کیونکہ ٹی آئی ہائی اسکول چنیوٹ کے تمام طلباء کو اس تقریب میں لے جایا گیا تھا۔

1956ء میں آپ کراچی تشریف لے آئے۔ یہاں محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کی اور یہیں سے ریٹائر ہوئے۔

آپ 1967ء میں احمدیہ بکڈپو کراچی، جو احمدیہ ہال میں واقع ہے، کے انچارج مقرر ہوئے اور تا حال نہایت مستعدی سے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے دور میں آپ زعیم حلقہ صدر کراچی رہے۔ جماعتی سطح پر آپ حلقہ صدر کراچی کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔آپ خدام الاحمدیہ کراچی کے تحت قائم فضل عمر ویلفیئر ڈویژن کے رکن بھی رہے۔

آپ جماعتی انتظام کے تحت 1987ء اور 1989ء میں جماعتی خدمات انجام دینے کے لئے مولوی صدر الدین کھوکھر صاحب کی زیر نگرانی کراچی سے لنڈن بھی گئے۔[247]

مکرم میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب

آپ 1900ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت مولا بخش بھٹی صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ میٹرک تک تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ ایف ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور سے 1918ء میں اعلیٰ نمبروں سے کیا جس کی وجہ

سے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ مل گیا۔ 1923ء میں آپ نے ایم بی بی ایس کی ڈگری اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی۔ ملازمت کے سلسلہ میں مشرقی افریقہ میں ایک لمبے عرصے تک مختلف جگہوں پر جماعت کی بھی خدمت کی۔ پاکستان بننے کے بعد فوج کی ملازمت اختیار کی۔دو سال کراچی میں پوسٹنگ رہی۔247.a 1955ء میں میجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ 1960ء میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق سیرالیون(افریقہ) کے شہر بو(Bo) میں میڈیکل مشنری بن کر دنیا کے پہلے احمدی میڈیکل مشنری ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔اس حوالے سے ایک عیسائی مشنری نارتھ کرسٹ ''ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ'' جون 1961ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:

''جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اُس دن اُن(جماعت احمدیہ) کا پہلا میڈیکل مشنری پہنچا۔ یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ(دینِ حق) کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان۔احمدی بھی عیسائی مشنوں کے طور طریق اپنا رہے ہیں اور یہ طبی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے جسے مغربی افریقہ میں انقلاب لانے کے لئے پیش رو کی حیثیت حاصل ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 1956ء بمقام مری مکرم ڈاکٹر صاحب کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

''انہیں چونکہ سوچنے کی عادت ہے اور وہ مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں اس لئے وہ بات کی تہہ تک جلد پہنچ جاتے ہیں۔''

اپنی زندگی کے آخری ایام آپ نے لنڈن میں گزارے۔نومبر 1977ء میں جب آپ پاکستان تشریف تو کراچی میں اپنے سب سے بڑے بیٹے مکرم محمود احمد بھٹی صاحب کے گھر قیام فرمایا اور یہیں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔248

مکرم ملک عمر علی صاحب

آپ یکم فروری 1914ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام ملک رحیم بخش صاحب

ہے ۔مکرم ملک عمر علی صاحب جب جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ اپنے خاندان اور اس علاقہ کے اکیلے احمدی تھے۔ آپ کچھ عرصہ دفتر محاسب قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے ماتحت حساب کتاب کا کام بھی سیکھتے رہے۔

(مربیان) اوران کے متعلقین کوعزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ (دعوت) سلسلہ کا بہت شوق تھا۔ بڑے بڑے افسران کو بھی بے دھڑک (دعوت الی اللہ) کر دیا کرتے تھے یہاں تک بھی ہوا کہ اگر گاڑی پھاٹک پر بھی رکتی تو وہاں بھی چیزیں بیچنے والوں کو(دعوت الی اللہ) شروع کر دیتے تھے۔

آپ نے اپنا ذاتی مطالعہ سلسلہ کے لٹریچر میں وسیع کر لیا تھا۔عمدہ علمی کتب مصر اور دیگر ممالک سے منگوایا کرتے تھے۔ کافی عرصہ تک حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے دینیات کا علم حاصل کرتے رہے۔ ہر شخص جوان کی کوٹھی پر آتا اس کے کام کے لئے چل پڑتے۔

آپ ربوہ میں زعیم بھی رہے اور کچھ عرصہ نائب وکیل التبشیر رہے۔آپ 1960ء سے 1964ء تک امیر جماعت احمدیہ ملتان رہے۔

آپ نے کراچی میں ٹرانسپورٹ بھی چلائی۔آپ کی بسوں کے پیچھے لکھا ہوتا

سچ بولو ۔ نماز پڑھو ۔ داڑھی رکھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیماری کے دوران جب نگران بورڈ بنایا گیا تو آپ اس کے ممبر تھے۔

آپ نے تین شادیاں کیں جن میں سے ایک شادی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔

آپ نے 10 مئی 1964ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[249]

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب

آپ جولائی 1913ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے۔ٹی آئی ہائی اسکول قادیان سے میٹرک پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی اور بی اے کرنے

کے بعد آپ قانون کی اعلیٰ تعلیم کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئے۔ اور بار ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اپریل 1940ء میں آپ کی شادی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب پہلے مشہور جہاز راں کمپنی میکن اینڈ مکنزی کلکتہ میں کئی سال اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔ اس عرصہ میں دو مرتبہ امیر جماعتہائے احمدیہ بنگال کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ انھی ایام میں جب بنگال میں شدید قحط پڑا اور لوگ بھوکوں مرنے لگے تو آپ ایک لاوارث بچی کو جو سڑک کے کنارے پڑی ہوئی ملی تھی اپنے گھر لے آئے اور اس کی اپنی بیٹیوں کی طرح پرورش کر کے پروان چڑھایا اور خاص اہتمام سے اس کی شادی کی۔ اسے محترم حاجی محکم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کے فرزند مکرم ناصر احمد صاحب سے بیاہا اور اپنی بیٹی کے طور پر اسے اپنے گھر سے رخصت کیا۔ پارٹیشن سے کچھ عرصہ قبل آپ ملازمت سے سبکدوش ہو کر قادیان واپس تشریف لے گئے اور اس پُر آشوب دَور میں اہم جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ 16 نومبر 1947ء کو قادیان سے آخری قافلہ کے پاکستان آنے کے بعد آپ قادیان میں ہی بطور درویش مقیم رہ کر جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے وہاں ساڑھے چار ماہ تک بطور ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کام کیا۔ قادیان سے پاکستان آنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ لاہور، ربوہ اور سرگودھا میں قیام کیا۔ پھر آپ مشرقی پاکستان تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے اولاً اصفہانی کنسرن میں ملازمت کی پھر مشرقی پاکستان کے نرائن گنج چیمبر آف کامرس کے ساتھ بطور سیکرٹری منسلک رہے۔ آپ ہی کی مساعی سے وہاں پاکستان رائفل ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ سات سال تک آپ رائفل اور پستول کی نشانہ بازی کے چیمپیئن رہے۔ دو دفعہ اولمپکس گیمز اور ایک دفعہ ایشین گیمز ٹوکیو کے نشانہ بازی کے مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ سقوط ڈھاکہ سے معاً قبل آپ وہاں سے کراچی تشریف لے گئے تھے جہاں آپ وفات تک مقیم رہے۔

آپ جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے۔ بہت حلیم الطبع اور درویش صفت واقع ہوئے تھے۔ غرباء پروری کا مادہ آپ میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ بہت خلیق، ہمدرد اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ نے بکثرت مضامین لکھ کر انھیں الفضل میں شائع کروایا۔

آپ 23 فروری 1985ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔250

آپ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چچا تھے۔

مکرم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب

آپ 20 راگست 1914ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ہے۔اس طرح آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔

آپ کو 1956ء سے 1958ء تک ناظر حفاظت خاص اور 1958ء سے 1960ء تک ناظر امور عامہ کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔حفاظت خاص کی نظارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر قاتلانہ حملہ کے بعد قائم کی گئی تھی۔

آپ نے 1937ء کے لگ بھگ انڈین آرمی میں بطور سیکنڈ لیفٹننٹ کمیشن لیا اور 1951ء میں کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔مرکز سلسلہ میں جماعتی خدمات انجام دینے کے بعد آپ لاہور اور کراچی میں مختلف کمپنیوں میں پرائیویٹ سروس کرتے رہے۔

آپ کی شادی 7 مئی 1942ء کو حضرت صاحبزادی نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صاحبزادی محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

آپ سیّدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چچا تھے۔

آپ 7 مئی 1993ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ:

’’بھائی داؤد احمد بڑے بہادر انسان تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت اور جماعت کے لئے غیرت میں تو ایک ننگی تلوار تھے۔ نہ اپنے کی کبھی پرواہ کی نہ غیر کی۔‘‘251

مکرم سیّد احمد ناصر صاحب

آپ 15 رمارچ 1929ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حضرت

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہے۔آپ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے داماد تھے۔ آپ پاک سوزوکی کمپنی میں سینئر مارکیٹنگ منیجر تھے۔اپنے فرائض کے سلسلہ میں جاپان تشریف لے گئے وہاں جاتے ہی دل کا ایسا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور 29اکتوبر1987ء کو وفات پا گئے۔

آپ1959ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر مشرقی افریقہ تشریف لے گئے۔قریباً گیارہ سال وہاں اسکول میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ پھر بسلسلہ ملازمت کراچی میں رہے اور ہر حیثیت میں خدمت دین کا خیال رکھا۔کراچی میں آپ ایک حلقہ کے صدر جماعت بھی رہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کراچی کے شعبہ تعلیم القرآن میں بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ماہ رمضان میں باوجود علالت طبع کے درس قرآن مجید دیا کرتے تھے۔ ان کے گھر میں نماز باجماعت کا اہتمام ہوتا تھا۔آپ بڑے نفیس الطبع ،ملنسار،مہمان نواز اور بچوں سے بڑا پیار کرنے والے تھے۔آپ کے ایک صاحبزادہ مکرم سیّد طاہر احمد صاحب واقف زندگی ہیں جبکہ ایک صاحبزادی بھی ایک واقف زندگی یعنی صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے فرزند مکرم مرزا سلطان احمد صاحب کے عقد میں دے دی۔

آپ 1969ء سے 1989ء تک کراچی میں قیام پذیر رہے۔آپ مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کے زعیم اعلیٰ بھی رہے۔آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے کلاس فیلو تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ:

''عمر کے ساتھ ساتھ اس کا حسنِ خیال حسنِ عمل میں ڈھلتا گیا اور اخلاص اور خدمت دین اور خلافت احمدیہ سے والہانہ وابستگی اور وفا اس کے مزاج کا شعار بن گئے۔'' 252

مکرم کرنل شیخ محمد شریف صاحب

آپ ستمبر 1923ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام شیخ محمد لطیف صاحب ہے۔

آپ نے پاکستان فوج میں ملازمت کی اور کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ۔آپ ادبی ذوق کے حامل شخص تھے اور اسی سبب فوج میں ملازمت کے دوران ہی اپنی پیشہ ورانہ

سرگرمیوں کے ساتھ اپنے یونٹ کے ایک رسالہ کے مدیر کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

آپ ایک لمبا عرصہ کراچی جماعت کے رسالہ ''المصلح'' کے پبلشر اور پرنٹر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ المصلح سے آپ کا تعلق 17 سال پر محیط رہا۔ المصلح کے لئے آپ کی خدمات ایک روشن باب ہیں۔ آپ کبرسنی کے باوجود پوری محنت، توجہ اور محبت کے ایک تعلق کے ساتھ رسالہ سے وابستہ رہے اور ہر ماہ بنا سنوار کر اسے بروقت شائع کرتے رہے۔

آپ 30 جون 2007ء کو وفات پا گئے اور باغ احمد کراچی (احمدیہ قبرستان) میں دفن کئے گئے۔254

مکرم نورالدین منیر صاحب

آپ 16 ستمبر 1915ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ 1935ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا اور اپنی زندگی وقف کر دی۔ بعد ازاں ایک لمبا عرصہ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ میں انتظامی عہدوں پر خدمت کا موقع ملا۔ زیادہ عرصہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے ساتھ بطور نائب وکیل التبشیر (تصنیف) کام کیا۔

حضرت ملک غلام فرید صاحب کے ساتھ بھی کام کا موقع ملا اور قرآن کریم کے مضامین کا انڈیکس تیار کیا۔ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے منشاء کے مطابق تاریخ لجنہ اماء اللہ اردو کی چار جلدوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا اور احمدیت کی مختصر تاریخ انگریزی زبان میں لکھی۔

آپ کچھ عرصہ تحریک جدید کے ماہانہ رسالہ ''تحریک جدید'' اور صدر انجمن احمدیہ کے ماہانہ رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' انگریزی کے ایڈیٹر بھی رہے۔

آپ کو مشرقی افریقہ کے ملک کینیا میں 1955ء سے 1959ء تک بطور مربی اور ایڈیٹر ''ایسٹ افریقن ٹائمز'' خدمات انجام دینے کی توفیق بھی ملی۔

حضرت مصلح موعود کی منظوری سے پنجاب یونیورسٹی سے 1962ء میں انگلش جرنلزم میں ایم اے کیا۔255 ریٹائرمنٹ کے بعد آپ 1975ء میں کراچی تشریف لے آئے اور وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے ''احکام القرآن'' کے نام سے ایک کتاب بھی

تصنیف فرمائی۔

آپ 22/جون 2008ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[256]

مکرم مرزا نذیر احمد صاحب

آپ 1935ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عمر دین صاحب ہے۔[257]

آپ 1950ء اور 1960ء کی دہائی میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے سرگرم کارکن رہے۔ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نائب قائد کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ بعد ازاں 1960ء میں آپ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد منتخب ہوئے۔ 1958ء میں مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کے دور قیادت میں خدام الاحمدیہ نے خدمت خلق کے عظیم الشان منصوبوں کا آغاز کیا جن میں فضل عمر ویلفیئر ڈسپنسریز، لائبریریز اور فضل عمر انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کی تعمیر شامل تھی۔ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب ان تمام منصوبوں کی تعمیراتی کمیٹیوں کے انچارج کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔[258] آپ 7 مارچ 1989ء کو کراچی میں فوت ہوئے۔[259]

مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد شفیع باجوہ صاحب ہے۔[260] آپ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کے ایک سرگرم کارکن تھے جس دور میں مکرم عبدالشکور اسلم صاحب کی قیادت میں مجلس ڈرگ روڈ نے دوسال مسلسل خلافت جوبلی علمِ انعامی حاصل کیا آپ مجلس ڈرگ روڈ کے نائب قائد تھے۔ بعد ازاں مجلس ڈرگ روڈ کے قائد منتخب ہوئے اور دوسرے سال کا علمِ انعامی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مبارک ہاتھوں سے وصول کیا۔ 75-1974ء کے ابتداء میں آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر ہوئے لیکن چند ہفتوں کے بعد آپ مستقل رہائش کے لئے جرمنی تشریف لے گئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وقت میں ایم ٹی اے کا آغاز ہوا تو جرمنی میں آپ کی شب و روز کی کوششوں کے بعد ایم ٹی اے کے اسٹوڈیو اور اس میں کام کرنے کے لئے ایک فعال ٹیم کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس سلسلہ میں آپ کی کوششوں کی بے حد تعریف فرمائی اور آپ کی ناگہانی وفات کے بعد اس اسٹوڈیو کا نام مبشر اسٹوڈیو تجویز

فرمایا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی خدمات کے صلہ میں ایک پنجابی نظم صرف آپ کے لئے تحریر فرمائی جو کلام طاہر میں شائع شدہ ہے۔261

آپ 23 راگست 1995ء کو ٹریفک حادثہ میں وفات پا گئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے خطبہ جمعہ 4 رجون 1999ء میں آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’مبشر احمد باجوہ صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے سرگرم اور فدائی احمدی تھے۔خلافت احمدیہ سے ایسا عشق کہ اس عشق میں ہمیشہ مگن رہتے تھے۔مختلف حیثیتوں سے جماعت جرمنی کی بہت عمدہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔زندگی کے آخری ایاّم میں ایم ٹی اے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی اور سارے جرمنی میں حلقہ وار کارکنوں اور کارکنات کی ٹیمیں بنا کر بہت عمدگی سے اس کام کو منظّم کیا اور یہی منظّم کام ہے جو اب بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ایم ٹی اے کے کاموں کے سلسلے میں ہی اپنے بیٹے کے ہمراہ لنڈن آئے ہوئے تھے اور کیسٹس وغیرہ تیار کروا کر واپس جرمنی جا رہے تھے کہ 23 راگست 1995ء کو دوران سفر ایک حادثے میں (جاں بحق) ہو گئے۔‘‘

مکرم کوثر باجوہ صاحب

آپ 1975ء میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی رہے۔اس سے قبل 1974ء کے حالات ابتلاء میں بھی قائد ضلع کراچی کی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے جبکہ اصل قائد ضلع کراچی مکرم منظور احمد شاد صاحب تھے لیکن گورنمنٹ سروس میں ہونے کی وجہ سے پس پردہ کام کرتے رہے۔

مکرم باجوہ صاحب کو انصاراللہ کی تنظیم میں شامل ہونے کے بعد زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ناظم آباد کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔

1984ء کے دور ابتلاء میں آپ حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی میں مقیم تھے وہاں آپ پر کئی مقدمات قائم ہوئے اور آپ نے اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔263

مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد حسین صاحب ہے۔مکرم چوہدری عبد الوہاب صاحب مشہور احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔

مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کے پہلے قائد مجلس

مقرر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔اپنے قیام کے ابتدائی سالوں میں آپ کے دور قیادت میں مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کوعلم انعام حاصل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر کئے گئے لیکن دوران قیادت ضلع کراچی آپ کا تبادلہ اپنے بینک کی طرف سے مردان ہو گیا اور یوں آپ کراچی سے مردان تشریف لے گئے ۔[264] بعدازاں آپ نے اسلام آباد میں مستقل رہائش اختیار کی جہاں آپ سیکرٹری مال اور ناظم انصاراللہ کے فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ 7/ستمبر 2010ء کو وفات پا گئے ۔[264.a]

مکرم سیّد رشید طارق صاحب

آپ قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مکرم سیّد سعید خالد صاحب ہے۔آپ نے گریجویشن کیا بعد ازاں ایل ایل بی کی تعلیم حاصل کی۔آپ کو احمدیت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔آپ نہ صرف جماعت احمدیہ کراچی میں گوں ناگوں دینی مصروفیات میں ہمیشہ اپنے اوقات اور صلاحیتوں کو خرچ کرتے رہے بلکہ سالہا سال تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اور بعد ازاں قائد علاقہ خیر پور (سندھ) کی حیثیت سے مستعدی سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔آپ بہت ہی صائب الرائے، بردبار، باوقار اور باقاعدگی سے کام کرنے والے خادم سلسلہ تھے۔

آپ 2/مارچ 1984ء بروز جمعہ حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ۔[265]

مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب

آپ کراچی میں اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن میں ایک اعلیٰ عہدہ پر کام کرتے رہے۔اس دوران آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں خدمات انجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔آپ پہلے ناظم اطفال ضلع کراچی مقرر ہوئے۔ بعد ازاں آپ کو نائب قائد ضلع کراچی کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔مکرم مظہر قریشی قائد ضلع کراچی کی وفات کے بعد 1980ء میں آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر کیا گیا۔اس دوران 1984ء کا ابتلاء پیش آیا۔آپ کے محکمہ کے بعض متعصب افراد نے آپ پر مقدمہ بنا دیا جس کی وجہ سے آپ کو بیرون ملک ہجرت کرنی

پڑی اور آپ ناروے تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر بھی آپ کو خدمات سلسلہ کی توفیق ملی اور امیر جماعت ناروے مقرر ہوئے۔266

مکرم مرزا اویس عمر نصر اللہ صاحب

آپ کے والد محترم کا نام مرزا خلیل احمد صاحب ہے۔مکرم مرزا اویس صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ڈیفنس کراچی کے قائد مجلس رہے۔ بعد ازاں 2000-1999ء میں آپ کو نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔ 2001-2000ء میں آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر ہوئے۔

آپ کے دور قیادت کی خاص بات خدام الاحمدیہ کراچی کی تاریخ مرتب کرنے کے کام کا آغاز ہے۔267

مکرم محمود محمد شرما صاحب

آپ کے والد محترم کا نام منصور محمد شرما صاحب ہے۔مکرم محمود شرما صاحب کے دادا حضرت فتح محمد شرما صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے جبکہ نانا محترم ڈاکٹر حاجی خان صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے پریذیڈنٹ اور امیر جماعت کے عہدہ پر فائز رہے۔

مکرم محمود شرما صاحب کو ابتداً قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کے عہدہ پر فائز کیا گیا بعد ازاں آپ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر کئے گئے۔268

آج کل آپ جماعت احمدیہ کراچی میں بطور سیکرٹری تربیت نومبائعین خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب

آپ کے والد محترم کا نام حیدرالدین ٹیپو صاحب ہے۔مکرم بلال حیدر ٹیپو صاحب کو10-2009ء میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر کیا گیا۔اس سے قبل آپ خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں بطور ناظم صنعت وتجارت خدمات انجام دیتے رہے۔

مکرم قیصر شہزاد صاحب

مکرم قیصر شہزاد صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں ایک لمبے عرصہ تک خدمات کی توفیق ملی۔ پہلے آپ کئی سال تک ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ صدر کراچی کے قائد مجلس مقرر ہوئے۔ آپ کو بطور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی خدمات انجام دینے کی توفیق بھی ملی۔ آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی کے عہدہ پر بھی خدمات بجا لاتے رہے۔[269]

مکرم سیّد منصور احمد صاحب

آپ 17/جولائی 1975ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد جماعت علی شاہ صاحب ہے۔ 2007-08ء میں آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی مقرر ہوئے۔ اور تا حال اس عہدے پر فائز ہیں۔

قبل ازیں مجلس ڈرگ کالونی میں زعیم حلقہ اور ناظم اطفال کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 2001-02ء میں بطور ناظم اطفال مجلس ڈرگ کالونی علم انعامی حاصل کیا۔ 2003-04ء میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں بطور نائب ناظم اطفال خدمات کا آغاز کیا اور 2004-05ء میں ناظم اطفال ضلع مقرر کئے گئے۔ 2006-07ء میں نائب قائد دوم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر ہوئے۔

جماعتی سطح پر آپ نے حلقہ منظور کالونی میں سیکرٹری تعلیم کی ذمہ داریاں ادا کیں۔[269.a]

مکرم سیّد محمد رضا بسمل صاحب

آپ 6/اپریل 1949ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد حکیم خالق رضا صاحب ہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت مولانا عبید اللہ بسمل صاحب کے پوتے ہیں۔

مکرم سیّد محمد رضا بسمل صاحب ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والدہ محترمہ کی وفات ہو گئی۔ لہٰذا آپ اور آپ کے دیگر بھائی اپنے ننھیال میں رہنے لگے۔ آپ کے والد صاحب ریلوے پولیس

میں ملازم تھے وہ اپنے مسلسل سفروں کی وجہ سے بچوں کے ساتھ نہ رہ سکتے تھے۔چونکہ آپ کا ننھیال غیر احمدی تھالہٰذا آپ کو احمدیت سے تعارف نہ ہو سکالیکن بچپن میں سن رکھا تھا کہ حضرت مسیحؑ کی وفات دوسرے انبیاء کی طرح ہو چکی ہے۔کراچی تشریف لانے کے بعد احمدیہ ہال میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب سے ملاقات ہوئی ۔ان کی دعوت اور تربیت کے نتیجے میں آپ نے 1968ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

آپ کو درج ذیل عہدوں پر جماعتی خدمات کا موقع ملا۔

سیکرٹری تعلیم وتربیت اطفال الاحمدیہ ربوہ، ناظم تربیت ، ناظم اطفال اور ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ صدر کراچی،سیکرٹری اصلاح وارشاد وتعلیم القرآن حلقہ ڈیفنس کراچی، ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی،سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ ڈرگ روڈ، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بلدیہ ٹاؤن،صدر حلقہ بحریہ ٹاؤن کراچی ،انچارج سلطان القلم لائبریری عزیز آباد۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل خصوصی ڈیوٹیز انجام دینے کی توفیق بھی دی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے گھر کی حفاظت کے فرائض (قبل از یں خلافت)، 1984ء کے نامساعد حالات میں مسلسل انصاراللہ ضلع کراچی کی ڈاک کی مرکز ترسیل، سندھی ترجمہ قرآن کے لئے محترم عبدالقادر ڈاہری صاحب کے پاس نوابشاہ جانا اور وہاں سے مواد لے کر آنا، مرکزی جلسہ اور اجتماعات میں حفاظت لجنہ کے فرائض،1984ء کے نامساعد حالات میں مرکز سے کتب کی آمد وترسیل جاری رکھنے کے فرائض ۔آپ کی ایک عید بھی اسی سفر کی نذر ہوگئی تو محترم امیر صاحب کراچی نے عید کے موقع پر دعا کروائی ۔آپ کو غیر از جماعت علماء سے مناظرہ اور مباحثہ کا موقع بھی ملا۔

آپ کو کئی مرتبہ اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت بھی ملی۔

آپ علمی تحقیق کا ذوق رکھنے والے بزرگ ہیں۔ پرانی تاریخی کتب پر آپ کی گہری نظر رہتی ہے۔آپ کو تاریخی کتب اور رسالہ جات مرکز بھجوانے کی توفیق بھی ملتی رہی۔اس کے معترف محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت بھی ہیں جس کا ذکر انہوں نے اپنے خطوط میں کیا ہے۔

آپ ایک پُر جوش داعی الی اللہ بھی ہیں۔آپ کے ذریعہ کئی افراد کو احمدیت میں شمولیت

کی توفیق ملی۔ جس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کی پہلی حقیقی فارسی نسل ایرانی شخصیت حاجی عبدالکریم صاحب بھی شامل ہیں۔

حضرت مولانا عبید اللہ بسمل صاحب کی زندگی کے حوالہ سے آپ کا ایک انٹرویو ایم ٹی اے سے نشر ہوا۔

مکرم شکیل احمد منیر صاحب

آپ کے والد محترم کا نام حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب ہے۔مکرم شکیل صاحب کراچی میں اردو کالج اور جامعہ ملیہ کالج میں تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہے۔ بعدازاں آپ گھانا (افریقہ) تشریف لے گئے۔ آپ نے بعد میں اپنی زندگی وقف کر دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا پہلا امیر جماعت مقرر فرمایا۔اس کے بعد آپ کو نائیجیریا بھجوایا گیا جہاں آپ جامعہ احمدیہ نائیجیریا کے پرنسپل رہے،بعدازاں آپ کا تقرر نیوزی لینڈ میں کیا گیا جہاں آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ نیوزی لینڈ کی زبان میں کرنے کی سعادت حاصل کی۔آپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ارشاد پر کراچی میں مقیم ہیں۔271

مکرم سیّد شوکت علی صاحب

آپ ''الرحیم جیولرز'' کے مالک تھے۔ 1936ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ 1968ء میں احمدیت قبول کی اور ہر دن اخلاص و فدائیت میں ترقی کرتے گئے۔مطالعہ قرآن کریم وحدیث اور دینی کتب شوق و التزام سے کیا کرتے تھے۔ با اصول ،قول وقرار کے کھرے ،ایماندار ، بے ریا،منکسرالمزاج اورحق دارکو بڑھا کرحق ادا کرنے والے انسان تھے۔ان کا ایمان تھا کہ مال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ادا کیا ہے اُسی کی راہ میں خرچ کرنے میں برکت ہے۔دوسرے کی عزت نفس کا خیال کرتے ہوئے رازداری سے مدد کرتے تھے۔آپ مخیرّ تھے مگر اس بات کی تشہیر پسند نہ کرتے۔

''بیت الرحیم''، گلشن اقبال آپ نے تعمیر کروائی۔اس لحاظ سے یہ آپ کی روحانی یادگار ہے۔آپ کے ایک بیٹے مکرم سیّد امیر علی صاحب (چاند میاں) ہیں۔

مکرم سیّد شوکت علی صاحب 17ردسمبر 1996ء کو فوت ہوئے اور ''باغ احمد'' رزاق آباد۔کراچی

میں دفن ہوئے۔[272]

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹی صاحب

آپ سکھ مذہب سے احمدی ہوئے تھے۔ آپ کے والد کا نام سردار بڈھا سنگھ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے 1911ء میں بیعت کی۔ آپ کی وفات 3 مارچ 1971ء کو 73 سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[274]

آپ ایک عرصہ تک کراچی میں مقیم رہے۔ آپ جماعت احمدیہ کراچی کے موجودہ نائب امیر مکرم نعیم احمد خان صاحب کے سُسر تھے۔

مکرم سیّد محمد یوسف شاہ صاحب

آپ کے والد محترم کا نام سیّد محمد فاضل شاہ صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[275] یوسف صاحب ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری رشتہ ناطہ رہے۔[276] پہلی مرتبہ 63-1962ء میں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر ہوئے۔ آپ کی وفات 27 ستمبر 1973ء کو 65 سال کی عمر میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[277]

مکرم محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری

آپ کے والد محترم کا نام حکیم ابوالخیر محمد سعید صاحب ہے۔[278] آپ 60-1959ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے آڈیٹر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں محاسب مقرر ہوئے اور ایک لمبا عرصہ اس عہدے پر کام کرتے رہے۔[279]

آپ کی وفات 4 اکتوبر 2001ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 86 سال تھی۔[280]

مکرم راجہ ناصر احمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام راجہ محبوب علی صاحب ہے۔[281] آپ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کے صدر رہے۔ اسی طرح کئی سال جماعت احمدیہ کے سیکرٹری ضیافت

رہے۔آپ کو دو مرتبہ اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جب اپریل 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لنڈن ہجرت کرنے کے لئے کراچی تشریف لانے لگے تو جماعت احمدیہ کراچی کے جس وفد نے حضور کا سکھر میں استقبال کیا اور حضور کو کراچی لائے اس وفد میں مکرم راجہ ناصر احمد صاحب بھی شامل تھے۔[282] آپ 22؍جنوری 1999ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[283]

مکرم بریگیڈئر عبدالوہاب صاحب

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری محمد عبدالرزاق صاحب ہے۔[284] آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تعلیم رہے۔[285] اس کے علاوہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کراچی چیپٹر کے چیئرمین بھی رہے۔[286] آپ کو یہ توفیق بھی ملی کہ اپریل 1984ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہجرت لنڈن کے سلسلہ میں کراچی تشریف لا رہے تھے تو جماعت احمدیہ کراچی کا جو قافلہ حضور کے استقبال اور آپ کو کراچی لانے کے لئے سکھر گیا۔ آپ بھی اس قافلے میں شامل تھے۔[287]

آپ 27؍جنوری 2006ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔[288]

مکرم محمد صدیق بانی صاحب

آپ 1900ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام حاجی سلطان محمود صاحب ہے۔مکرم محمد صدیق بانی صاحب نے 1920ء میں بیعت کی۔

آپ کا کلکتہ میں آٹو پارٹس کا وسیع کاروبار تھا۔خدا تعالیٰ نے وافر دولت سے نوازا تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو اللہ تعالیٰ نے خدمت خلق کے عظیم جذبے سے بھی نوازا تھا۔آپ نے اپنی ساری زندگی اور دولت کو غرباء کی خدمت کے لئے استعمال کیا۔ درویشان قادیان کی خدمت کو تو جیسے انہوں نے اپنے اوپر فرض کر لیا تھا۔اس بارے میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری تحریر کرتے ہیں کہ:

''مواخات کا حق ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے مکرم سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب کلکتہ اور ان کی اہلیہ محترم زبیدہ بیگم صاحبہ کو عطا فرمائی ہے۔ جو درویشوں کی جملہ ضروریات کا خیال رکھتے ہیں اور درویشوں کے سکون واطمینان کے لئے نت نئے رنگ میں اپنے اموال درویشوں پر بے دریغ خرچ فرماتے رہتے ہیں جن کی تفصیلات تاریخ زمانہ درویشی میں سنہری الفاظ میں لکھی جائیں گی اور آئندہ نسلیں بھی ان کی خدمات کو عزت سے یاد کریں گی۔''

بیت اقصیٰ ربوہ کی تعمیر کے اخراجات آپ کو ادا کرنے توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں آپ نے درخواست کر رکھی تھی کہ ان اخراجات کے حوالے سے ان کا نام منظر عام پر نہ آئے۔

ایک اہم خدمت جس کے ادا کرنے کی آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ وہ یہ ہے کہ تقسیم ہندوستان کے وقت ہندوستان کی حکومت نے موجودہ محلّہ احمدیہ قادیان کو متروکہ املاک قرار دے دیا تھا اور شرط یہ رکھی تھی کہ اگر جماعت سات آٹھ لاکھ روپے ادا کرے تو یہ مکانات جماعت کے پاس رہنے دئے جائیں گے۔ اُس زمانہ میں اس رقم کی ادائیگی صدر انجمن احمدیہ کے لئے ممکن نہ تھی لہٰذا آپ نے حصول ثواب کی خاطر بہشتی مقبرہ قادیان اور ملحقہ باغ کی پوری قیمت ادا کر دی۔

محترم محمد صدیق بانی صاحب کلکتہ میں قیام کے دوران وہاں کی جماعت کے قاضی رہے۔ اسی طرح اپنے علاقہ میں جیوری ممبر اور آنریری مجسٹریٹ بھی تھے۔ آپ کو 1971ء میں حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حج کے بعد آپ اپنے بیٹے مکرم شریف احمد بانی صاحب کے پاس کراچی میں قیام پذیر ہوگئے۔ 1972ء میں جب بیت اقصیٰ ربوہ کا افتتاح ہوا تو اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو ربوہ بلوایا۔

آپ غرباء کے سچے دوست اور تکلیف زدہ بیوگان و یتامیٰ کے ہمدرد اور سہارا تھے۔ مئی 1974ء میں آپ کراچی میں شدید بیمار ہوگئے۔ ڈاکٹروں نے کینسر تشخیص کی۔ 20 دسمبر 1974ء بروز جمعہ آپ وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ مبشرین میں تدفین کا ارشاد فرمایا۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے مکرم شریف احمد بانی صاحب نے اپنے والد محترم کے خدمت خلق کے کاموں کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ بیگم زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال ربوہ، طاہر

ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کی تعمیر میں گراں قدر خدمت ، ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر آئی ہسپتال کراچی میں صدیق بانی ونگ اور زبیدہ بانی ونگ اور مٹھی (سندھ) کے ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ اس خدمت کا ثبوت ہیں۔[289]

مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب

آپ 18؍دسمبر 1917ء کو پیدا ہوئے۔ پاکستان ہائی کمیشن لنڈن میں سیکنڈ سیکرٹری کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ دہلی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد رہے۔[289.a] آپ کے والد محترم کا نام حضرت رحمت اللہ صاحب بنگا والہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[290]

آپ 1950ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے محاسب رہے۔[291] بعد ازاں سیکرٹری وصایا بھی رہے۔1950ء میں جب آپ بیرون ملک تشریف لے جانے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس موقع پر آپ کو اہم نصائح پر مشتمل پیغام دیا۔[292] بعدۂ آپ نے برطانیہ میں مستقل قیام فرمایا۔آپ جماعت احمدیہ برطانیہ کے افسر جلسہ سالانہ کے طور پر لمبا عرصہ خدمات انجام دیتے رہے۔آپ کی وفات 2؍اگست 1991ء کو ہوئی۔[293]

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

آپ جون 1946ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام محمد ابراہیم خلیل صاحب ہے جو واقف زندگی تھے۔

آپ کے نانا حضرت میاں محمد دین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے 313 رفقاء میں شامل تھے۔

مکرم محمد زکریا ورک صاحب 1965ء تک ربوہ میں رہے اور وہاں ٹی آئی کالج میں تعلیم حاصل کی۔ 1965ء میں آپ کراچی آگئے۔ یہاں آکر ملازمت اختیار کی اور کراچی یونیورسٹی سے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ خدام الاحمدیہ کراچی کے شعبہ اشاعت کے انچارج بھی رہے۔

کراچی میں آپ کی اہم خدمت 1968ء میں کراچی میں پہلی بار ہونے والی تراجم قرآن مجید کی نمائش اور اگلے سال کتب سیرت کی نمائش میں سرگرمی سے حصہ لینا ہے۔ یہ دونوں

نمائشیں جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھیں۔

آپ نوجوانی کی عمر سے ہی ایک اچھے مضمون نگار ہیں۔ ربوہ میں کالج کے زمانے میں آپ کے مضامین ٹی آئی کالج کے رسالہ ''المنار'' میں شائع ہوتے رہے، کراچی میں قیام کے دوران اخبارات میں، اس کے علاوہ ہفت روزہ لاہور اور خالد میں بھی شائع ہوتے رہے۔ کراچی میں آپ کو 1967ء میں اپنی آپ بیتی '' میرے اللہ میری آپا '' پر اول انعام دیا گیا اور 300 روپے بطور انعام دئے گئے۔ یہ آپ بیتی لاہور کے رسالہ سیارہ ڈائجسٹ میں شائع ہوئی تھی۔

1970ء میں آپ سوئٹزرلینڈ بعد ازاں جرمنی اور پھر کینیڈا تشریف لے گئے اور وہاں مستقل سکونت اختیار کی۔ یہ وہ وقت تھا جب کینیڈا میں جماعت کی نہ کوئی (بیت) تھی نہ مشنری بلکہ جماعت احمدیہ امریکہ ہی جماعت کینیڈا کے معاملات کو دیکھتی تھی۔ آپ کو کینیڈا کی جماعت کے رسالہ ''احمدیہ نیوز بلیٹن'' کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا جس کا نام بعد میں احمدیہ گزٹ رکھا گیا۔ آپ کینیڈا کے پہلے قائد خدام الاحمدیہ منتخب ہوئے۔

ٹورنٹو جماعت میں سیکرٹری کے عہدے پر کام کرتے رہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں بھی بطور سیکرٹری خدمات انجام دیں۔

آپ کو کینیڈا کے وزیر اعظم کو بذریعہ ڈاک قرآن مجید بھجوانے کی توفیق بھی ملی۔

آپ 13 کتابوں کے مترجم اور مؤلف بھی ہیں جن میں سے چند ایک طبع زاد بھی ہیں۔

کینیڈا میں آپ مختلف ٹیلویژن پر اظہار خیال کرتے رہے ہیں اور آپ کے انٹرویوز بھی اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ 294

مکرم مظہر احمد قریشی صاحب

آپ کے والد محترم کا نام قریشی بشیر حسین صاحب ہے۔ آپ اسٹیٹ بنک آف پاکستان میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ صدر کراچی کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ صدر حلقہ صدر کراچی کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ نومبر 1979ء میں آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی اہم اور کلیدی ذمہ داری سونپی گئی۔ آپ نہایت مخلص، ذمہ دار، مستعد اور منکسر المزاج تھے۔ آپ کو

خدمت دین کی ایک دھن لگی ہوئی تھی۔ آپ بہت مہمان نواز تھے اور اکثر مرکز سلسلہ کے مہمانوں کو اپنے پاس گھر میں رکھتے تھے اور بہت خاطر مدارت سے پیش آتے تھے۔ خادم کے عہد کا پورا نقشہ عملی طور پر آپ کی زندگی میں نظر آتا تھا کہ آپ جان، مال، وقت اور عزت ہر لحظہ سلسلہ کی خاطر وقف رکھتے تھے۔[295]

آپ 15/جون 1980ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ آپ کا نماز جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچا۔ کراچی سے چھ خدام جنازے کے ہمراہ آئے۔ لاہور سے قیادت ضلع لاہور کے ممبران کے ساتھ جنازہ ربوہ پہنچا۔ نماز مغرب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو عام قبرستان کے قطعہ۔۔۔ میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محبوب عالم صاحب خالد نے دعا کروائی۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، نائب صدر مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ بزرگان سلسلہ اور دیگر افراد بھی تدفین کے وقت موجود تھے۔[295.a]

مکرم منصور محمد شرما صاحب

آپ 8/جولائی 1931ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت فتح محمد شرما صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ اس دوران کچھ عرصہ اپنے والد محترم کے پاس کراچی میں رہ کر زیر تعلیم رہے۔ بعد ازاں دوبارہ قادیان بغرض تعلیم چلے گئے۔

کراچی میں تعلیم کے دوران کا واقعہ ہے کہ آپ کے والد محترم کو ان کے بھائی صوفی دین محمد صاحب کا تار آیا کہ ان کے والد محترم کی طبیعت بہت خراب ہے فوراً گوجرانوالہ پہنچیں۔ ابھی انہوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا کہ ایک اور تار آ گیا۔ جسے کھولا تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کراچی آمد کی اطلاع تھی۔ حضور کی کراچی آمد کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے گوجرانوالہ جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور حضور کی آمد کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے اور ساتھ ہی اپنے بیٹے مکرم منصور محمد شرما صاحب کو بھی ان انتظامات میں شامل کر لیا۔

اگست 1947ء کے پہلے ہفتے میں آپ قادیان سے اپنے والدین کے پاس کراچی آ گئے

اور میٹرک گورنمنٹ اسکول جیکب لائنز سے پاس کرلیا۔

ربوہ میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو حضرت صوفی غلام محمد صاحب کے ارشاد پر روٹی تقسیم کرنے کا کام کرنے کی سعادت ملی ۔ یہ کام آپ نے قادیان میں بھی پانچ سال انجام دیا تھا۔

میٹرک کے بعد کچھ عرصہ کاروبار کیا۔ بعد ازاں نیو وے ڈرائی کلیننگ کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی ۔اس کے بعد ائرفورس میں بطور سویلین ملازم ہوگئے ۔

1952ء میں اسٹیٹ بینک میں ملازمت اختیار کی ۔ 1958ء میں اسکاٹ لینڈ چلے گئے ۔ اور تعلیم مکمل کر کے اکتوبر 1963ء میں کراچی واپس آ گئے ۔آپ 2004ء میں کینیڈا چلے گئے ۔

کراچی میں آپ کو خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ خلفاء کرام کی کراچی تشریف آوری کے موقع پر حفاظتی ڈیوٹی کے علاوہ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام بھی آپ کے سپرد ہوتا تھا۔

آپ کو 1953ء کے ابتلاء میں بھی حفاظتی ڈیوٹیز انجام دینے کی توفیق ملی ۔ اسی طرح 1953ء میں جب الفضل پر پابندی لگی تو کراچی کے اخبار المصلح نے جماعتی آرگن کی ذمہ داری سنبھالی۔ اس دوران بھی اے پی پی سے خبریں لانے کا کام آپ انجام دیتے رہے۔ 295.a-1

مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب

آپ 11 ر دسمبر 1930ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام ڈاکٹر وارث علی صاحب ہے جنہوں نے 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔

آپ اپنے والد محترم کے ہمراہ 1932ء میں لکھنؤ منتقل ہوئے۔ آپ لڑکپن میں ہی عیسائی پادریوں اور آریہ پرچارکوں سے بلا تکلف گفتگو کر کے انھیں برجستہ جوابوں سے مبہوت کر دیتے تھے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد حیدر آباد دکن چلے گئے جبکہ 1950ء میں آپ پاکستان آئے اور کراچی کو اپنا مستقر بنایا اور لیاقت آباد میں رہائش اختیار کی ۔

1953ء کے دور ابتلاء میں قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے ارشاد پر سر ہتھیلی پر

رکھ کر خدمات انجام دیں۔

خدام الاحمدیہ کے زمانے میں نائب زعیم حلقہ لیاقت آباد رہے۔ انصار اللہ کے زمانے میں بھی مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ حلقہ لیاقت آباد کے نائب صدر بھی رہے۔ بعد ازاں حلقہ گلشن اقبال شرقی منتقل ہو گئے اور وہاں سیکرٹری تعلیم القرآن کے فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ ایک کہنہ مشق شاعر، مصنف اور نقاد بھی ہیں۔شاعری میں آپ کا قلمی نام شاہد منصور ہے۔آپ گیارہ علمی و تحقیقی کتب لکھ چکے ہیں۔

1953ء میں جب الفضل پر پابندی لگی اور المصلح کراچی بطور جماعتی آرگن کے شائع ہونے لگا تو مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کے دورِ ادارت میں آپ نے تماشائی کے قلمی نام سے فکاہیہ کالم لکھنا شروع کیا۔ المصلح کے دورِ ثالث میں آپ بطور نائب ایڈیٹر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ مجلس انصار اللہ کے سہ ماہی پرچہ جات میں اول آتے رہے اسی طرح شعبہ تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے تحت منعقد ہونے والے مقابلہ مقالہ نویسی میں ہر بار پوزیشن حاصل کی اور تین مرتبہ اول انعام بھی حاصل کیا۔295.a-2

مکرم منیر احمد خورشید صاحب

آپ 8رستمبر 1948ء کو کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مسعود احمد خورشید صاحب ہے۔ آپ کے دادا حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ خدام الاحمدیہ میں سائق سے لے کر نائب قائد ضلع کے عہدے تک پہنچے۔آپ قائد مجلس سوسائٹی کراچی رہے اور علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں آپ ناظم عمومی اور ناظم خدمت خلق کے طور پر ایک لمبے عرصہ تک خدمات انجام دیتے رہے۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد کا آپ کے گھر آنا جانا رہتا تھا اور آپ کو ان کی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ ان بزرگوں میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت مرزا ناصر احمد

صاحب اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بھی شامل تھے۔

آپ کو جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر اسٹیج پر ڈیوٹی دینے کا موقع ملتا رہا۔ خلفاء کرام کی کراچی آمد کے موقع پر آپ کی عمومی کی خاص ڈیوٹی لگا کرتی تھی۔

فروری 1984ء کے دورہ کراچی اور سندھ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پی آئی اے کے پائلٹس کی ہڑتال کے باعث بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔ کراچی سے جو قافلہ حضور کے ہمراہ ربوہ گیا اس میں مکرم منیر احمد خورشید صاحب بھی شامل تھے۔

26 اپریل 1984ء کے ظالمانہ آرڈننس کے بعد جب سندھ میں (قربانیوں) اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا تو کراچی سے احمدی وفود امیر صاحب کراچی کی ہدایت پر اندرون سندھ جاتے اور وہاں خدمت خلق کے مختلف امور انجام دیتے۔ ان مواقع پر مکرم منیر احمد خورشید کو بھی جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

1986ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان احباب کراچی کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی جنہوں نے خصوصی طور پر اندرون سندھ اور بلوچستان ابتلاء کے ان ایام میں خدمات انجام دی تھیں۔ مکرم منیر احمد خورشید بھی ان افراد میں شامل تھے۔ جلسہ سالانہ کے بعد حضور کے حکم پر مکرم منیر احمد خورشید صاحب کینیڈا تشریف لے گئے اور وہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

آجکل آپ کینیڈا میں ہی رہائش پذیر ہیں اور وہاں بھی جماعتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 295.b

مکرم چوہدری عبدالمجید طالب صاحب

آپ 1915ء میں جالندھر سے تین میل دور واقع گاؤں وڈالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری احمد بخش صاحب ہے جو احمدی نہیں تھے لیکن بڑے بھائی چوہدری عبدالحمید صاحب ریاست کپورتھلہ کے بزرگ منشی عبدالخالق صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے صاحبزادہ عبدالقادر صاحب کی دعوت سے احمدی ہو گئے تھے تاہم والد صاحب نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ اس دوران حضور کی کتب کے مطالعہ اور محترم عبدالقادر صاحب کی

رہنمائی سے چوہدری عبدالحمید صاحب نے بھی احمدیت قبول کر لی اور 1930ء میں قادیان جا کر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ 1934ء میں انگریزی میں بی اے (آنرز) کا امتحان پاس کیا اور 1935ء میں منشی غلام نبی صاحب کی درخواست پر حضرت میر محمد اسحٰق نے الفضل میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر تقرر فرمایا۔ حضرت میر صاحب نے مجلس ارشاد کے نام سے ایک تنظیم قائم کی ہوئی تھی جس میں تقریری مقابلے اور مباحثے ہوتے تھے۔ مئی یا جون 1935ء کا ذکر ہے کہ حضرت ام طاہر کے مکان کے صحن میں انگریزی مباحثہ ہوا۔ مکرم چوہدری صاحب اس مباحثہ میں حضرت مولوی فرزند علی صاحب کی ٹیم میں شامل تھے جس کی رپورٹ اخبار الفضل میں محفوظ ہے۔ انہی ایام میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) آکسفورڈ سے تعطیلات پر قادیان تشریف لائے ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنی کوٹھی پر ایک اجلاس بلایا اس اجلاس کے لئے چوہدری صاحب نے اپنی زندگی کا سب سے پہلا مقالہ بعنوان ''یوحنا کی انجیل پر تبصرہ'' لکھا اور مجلس انصار سلطان القلم کے اراکین کی خدمت میں تنقید کے لئے پیش کیا۔ اس واقعہ کا ذکر تاریخ احمدیت جلد نمبر 8 میں موجود ہے۔ 1935ء سے 1938ء تک آپ اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل رہے جس کے دوران حضرت مصلح موعود کی بعض تقاریر قلمبند کرنے کا موقع ملا جبکہ خطبات جمعہ اکثر و بیشتر حضرت مولوی یعقوب علی عرفانی صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب قلمبند کرتے تھے جو حضور کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتے تھے۔ چوہدری صاحب کے فرائض میں الفضل میں اشاعت کے لئے روزانہ قصر خلافت جا کر حضور کی طبیعت کے بارے میں معلوم کرنا بھی شامل تھا۔ عام طور پر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ہی حضور کی صحت کے بارے میں بتا دیا کرتے تھے لیکن کبھی کبھی حضور خود بھی تشریف لا کر بتایا کرتے تھے۔ 1938ء میں اسسٹنٹ منیجر الفضل مقرر ہوئے۔ دسمبر 1942ء میں صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے تحت منیجر بنا دئے گئے۔ 1945ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عہدہ پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ یہ دَور دوسری جنگ عظیم کا تھا۔ نہر سویز بند ہونے کی وجہ سے کاغذ کی دستیابی انتہائی مشکل ہو چکی تھی لیکن حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا فضل رہا اور اخبار کی اشاعت ایک دن کے لئے بھی معطل نہ ہوئی۔ اس دوران چوہدری صاحب نے حضرت مصلح موعود کی اجازت سے الفضل میں اشتہارات کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ جو بہت کامیاب رہا۔ 24 ر نومبر 1942ء کو صدر انجمن احمدیہ

کے ریزولیوشن نمبر74 کے مطابق ان کی خدمات پر انھیں 60روپے کے انعام سے اور پھر 19/جولائی1944ء کے ریزولیوشن نمبر358 کے تحت 100روپے کے انعام سے نوازا گیا۔ 1945ء میں محکمہ اطلاعات حکومت ہند سے بطور اسسٹنٹ جرنلسٹ منسلک ہو کر دہلی چلے گئے۔ بعد میں شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے انھیں پوسٹ کارڈ میں لکھا کہ حضور نے تمہاری کارکردگی کو سراہتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''اب الفضل میں اتنے اشتہارات کیوں نہیں ہوتے۔''

یہ پوسٹ کارڈ چوہدری صاحب کی وفات تک ان کے پاس تھا اور اب شاید ان کی اولاد کے پاس ہو۔ دوران سرکاری ملازمت 1946ء میں کیبنٹ مشن پلان کا اردو میں ترجمہ کیا جو ایک بہت بڑی بات تھی کیونکہ ہندوستان بھر سے چوہدری صاحب اور ایس بزم انصاری صاحب کو منتخب کیا گیا تھا۔ یہ ترجمہ محکمہ آثار قدیمہ کے پاس محفوظ ہے اور اس پر ان کا نام درج ہے۔

1947ء میں ہجرت کر کے کراچی آ گئے اور حکومت پاکستان کے محکمہ اطلاعات ونشریات سے وابستہ ہو گئے۔ کراچی میں آپ مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پہلی مرتبہ افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو اس موقعہ پر کراچی میں ایک پریس کمیٹی بنائی گئی جس میں مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب، مکرم مولانا محمد اجمل شاہد صاحب اور تاثیر احمدی صاحب کے ساتھ آپ اور آپ کے داماد مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب بھی شامل تھے۔

1973ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ 1964ء میں پیرس سے فرانسیسی زبان میں آنرز ڈپلومہ حاصل کیا۔ اردو، فارسی، انگریزی اور فرانسیسی کے استاد تھے جبکہ عربی بھی بہت اچھی جانتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت سے انتہائی وابستگی تھی۔

آپ 17/جون2000ء کو 85 سال کی عمر میں کراچی میں فوت ہوئے اور باغ احمد میں تدفین ہوئی۔ 295.c

مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب

آپ کے والد محترم کا نام انشاء اللہ کھوکھر صاحب ہے۔

آپ کا نکاح 14/جولائی 1968ء کو محترمہ امتہ الجمیل صاحبہ سے ہوا۔ اس نکاح کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ، حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی نواسی تھیں۔حضرت مصلح موعود نے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی صاحبزادی محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ کا رشتہ محترم مرزا برکت علی صاحب سے طے فرمایا۔مکرم مرزا برکت علی صاحب ملازمت کے سلسلہ میں عراق میں مستقل رہائش پذیر ہو گئے تھے جہاں آپ امیر جماعت بھی رہے۔آپ نے اپنی بیٹیوں کے گھر بسانے کی ذمہ داری حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے سپرد کی تھی۔

1965ء میں آپ کی خوش دامن صاحبہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ عراق سے پاکستان آئیں اور واپسی پر اپنی دونوں بیٹیوں کو حضرت مرزا طاہر احمد کے گھر تعلیم و تربیت کی غرض سے چھوڑ گئیں۔آپ نے 1968ء میں ایک بیٹی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ کا رشتہ مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب سے کر دیا۔

ان دنوں آپ اسلام آباد میں ایک بنک میں ملازم تھے۔شادی کے بعد آپ کے تعلقات حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے قائم ہوئے اور 35 سال پر محیط رہے۔

مکرم کھوکھر صاحب کراچی میں بھی قیام پذیر رہے۔یہاں آپ کو آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے آخری دورہ کراچی فروری 1984ء کے اختتام پر جب حضور بذریعہ کار ربوہ تشریف لے جانے لگے تو جو قافلہ کراچی سے حضور کے ہمراہ گیا، آپ بھی اس میں شامل تھے۔

آپ کی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے خلافت سے قبل اور بعد میں بھی خط و کتابت رہی۔حضور کے انہی خطوط پر مشتمل ایک کتاب آپ نے ”محبت کے امر دیپ“ کے نام سے شائع کی۔آج کل آپ لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ 295.d

مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب

آپ 15 راگست 1927ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام چوہدری عمر دین صاحب ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم بزرگان سلسلہ اور رفقاء حضرت مسیح موعودؑ سے حاصل کی۔تقسیم ہند

کے وقت ٹی آئی کالج قادیان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔55-1950ء کے درمیان جھنگ میں سکونت اختیار کی۔یہاں زعیم حلقہ سے لے کر قائد مجلس،قائد ضلع جھنگ،ناظم انصاراللہ جھنگ،سیکرٹری مال وضیافت اور صدر حلقہ کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔

آپ تقریباً30 سال نائب امیر ضلع جھنگ رہے۔اس دوران قائم مقام امیر ضلع بھی مقرر ہوئے۔

آپ اپنی زندگی کے آخری سالوں میں کراچی تشریف لے آئے یہاں آپ کچھ عرصہ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری وصایا رہے۔جبکہ ماڈل کالونی میں سیکرٹری اصلاح وارشاد رہے۔

آپ 5 /نومبر 2004ء کو وفات پاگئے۔

آپ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے۔آپ ہمیشہ ہی خدمت دین کرتے ہیں۔'' 295.e

آپ پر 1984ء کے آرڈننس کے حوالہ سے مقدمہ بھی قائم ہوا۔395.f

محترمہ امتہ النصیر صاحبہ

1938ء میں جب کراچی میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم ہوئی تو آپ اس کی پہلی صدر مقرر ہوئیں۔آپ سانگھڑ (سندھ) میں پیدا ہوئیں۔چھوٹی عمر میں والد صاحب کا انتقال ہوا تو آپ کے چچا حضرت حافظ روشن علی صاحب آپ کو قادیان لے گئے۔

آپ کی شادی 1929ء میں مکرم چوہدری احمد جان صاحب کے ساتھ قادیان میں ہوئی۔حضرت اماں جان نے دعاؤں سے رخصت کیا۔شادی کے بعد سندھ آگئیں جہاں مختلف شہروں میں قیام کے بعد مستقل طور پر کراچی میں آباد ہوگئیں۔اس وقت کراچی میں خواتین کی تعداد بمشکل پندرہ بیس تھی۔آپ نے انہیں قریب لانے کے لئے گھر گھر جاکر ان کو یکجا کیا اور اپنے گھر اجلاس بلانے شروع کئے۔آخر دن رات کی محنت رنگ لائی اور 1938ء میں لجنہ اماءاللہ کراچی کا قیام عمل میں آیا۔آپ نے اپنی جماعتی ذمہ داریاں ہمیشہ بڑی جانفشانی اور خلوص سے نبھائیں۔آپ کی اولاد میں سے تین بچے بالکل معذور تھے اس کے باوجود آپ جماعتی کاموں کے لئے ہمیشہ مستعد رہتیں۔

قیام پاکستان کے بعد مختلف علاقوں سے لوگ ہجرت کر کے کراچی آ رہے تھے۔ آپ نے اپنے شوہر کے ساتھ مل کر ان کی آبادکاری، رہائش اور ملازمت کے لئے بہت کوششیں کیں۔

آپ 1938ء تا 1947ء صدر لجنہ اماء اللہ کراچی رہیں۔

14 اکتوبر 1971ء کو آپ کا انتقال ہوا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔[296]

محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ

آپ مکرم چوہدری بشیر احمد کاہلوں صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی اہلیہ تھیں۔ شادی کے وقت آپ احمدی نہیں تھیں۔ لیکن شادی کے بعد راہ حق کی پہچان کے لئے دعا کرتی رہیں اور بعد ازاں 1925ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

شوہر کی سرکاری ملازمت کی وجہ سے کئی شہروں میں رہنے کا موقع ملا۔ 1942ء میں دہلی میں حضرت سیّدہ ام طاہر کی زیرنگرانی ہونے والے انتخاب میں آپ دہلی کی لجنہ اماء اللہ کی صدر منتخب ہوئیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ بھیرہ کے قیام کی توفیق بھی ملی۔

تقسیم ہند کے بعد آپ کراچی تشریف لائیں۔ 1948ء میں لجنہ اماء اللہ کراچی کی صدر منتخب ہوئیں اور اس عہدے پر 1959ء تک فائز رہیں۔ تقسیم ہند کے بعد ناگفتہ بہ حالات میں احمدی خاندانوں سے رابطہ کیا۔ اپنی قیام گاہ پر اجلاس بلانے شروع کئے۔ ینگ احمدیہ ویمن ایسوسی ایشن کراچی قائم کی۔ احمدی لڑکیوں کو خاتون انسٹریکٹر سے سیلف ڈیفنس کی تربیت دلانے کا اہتمام کیا۔ ناظم آباد میں جو اس وقت شہر سے دور سمجھا جاتا تھا، پرائمری اسکول کھولا جو بہت جلد اپنے اعلیٰ معیار کی وجہ سے مقبول ہو گیا۔ احمدی بچیوں کو ہنرمند بنانے اور کچھ ذریعہ آمد پیدا کرنے کے قابل بنانے کے لئے انڈسٹریل ہوم جاری کیا۔ لجنہ کے کاموں میں توسیع کے لئے آفس سیکرٹری کا تقرر کیا۔ حساب کتاب کا شعبہ قائم کیا اور لجنہ اماء اللہ کراچی کی سالانہ رپورٹ شائع ہونے لگی۔

1962ء میں آپ اپنے شوہر کے تبادلے کی وجہ سے لاہور شفٹ ہو گئیں۔[297]

29 مارچ 1976ء کو آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔[298]

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ

آپ 1912ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت نواب محمد الدین صاحب ہے۔ کالج کے تیسرے سال میں تھیں کہ آپ کا رشتہ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب سے طے ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے شملہ میں آپ کا نکاح پڑھا۔

آپ دہلی میں صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ تقسیم ہند کے بعد کچھ عرصہ لاہور میں رہیں بعد ازاں 1950ء میں مستقل طور پر کراچی آ گئیں۔ کراچی میں پہلے لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری رہیں۔ بعد ازاں 1959ء میں صدر لجنہ اماء اللہ کراچی مقرر ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کی پہلی سالانہ رپورٹ جو 56-1955ء میں شائع ہوئی وہ آپ کی تحریر کردہ ہے۔ آپ لجنہ اماء اللہ کراچی کی 1959ء تا 1972ء صدر رہیں۔

کراچی میں آپ نے رفاہی کاموں میں بڑے جذبہ سے حصہ لیا۔ اپوا کی رکن رہیں۔ جہاں آپ کو اعزازی خزانچی مقرر کیا گیا۔ آپ روشن خیال خواتین کو اپنے گھر بلاتیں اور جلسوں میں ان سے صدارت کرواتیں۔

لجنہ کے رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 1965ء کی جنگ میں لجنہ نے سامان کے کئی ٹرک بھجوائے جس میں 45 تولہ سونا اور 36 ہزار روپے نقد رقم شامل ہے۔ 1971ء کی جنگ میں بھی خدمت کا موقع ملا۔

1984ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لنڈن تشریف لے گئے تو آپ وہاں کی صدر لجنہ تھیں۔

لجنہ اماء اللہ کراچی کی طرف سے بیت کوپن ہیگن کے چندہ میں حصہ لینے والی لجنات کے نام بغرض دعا بورڈ پر لکھوا کر لجنہ کی گیلری میں آویزاں کئے۔ لجنہ کی تعلیمی ترقی کے لئے اسکالرشپ کا اجراء کیا۔299

25 نومبر 2004ء کو لاہور میں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔300

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

آپ کے والد محترم کا نام عبد الغفور صاحب ہے۔ آپ اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئیں۔

ابتدائی تعلیم ایبٹ آباد میں حاصل کی بعد ازاں قادیان میں دینیات کلاسز میں تین سال تک دینی تعلیم حاصل کی۔

1943ء میں مکرم مسعود احمد خورشید صاحب کے ساتھ شادی ہوئی اور کوئٹہ چلی گئیں۔ 1956ء میں کراچی تشریف لائیں اور خدمات دینیہ کا آغاز کیا۔ 1963ء میں حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی میں رہائش اختیار کی اور کچھ عرصہ کے بعد صدر حلقہ مقرر ہوئیں۔ 1966ء میں نائب صدر موصیات منتخب ہوئیں۔ کئی مرتبہ بیرون کراچی اور کراچی میں وقف عارضی کی توفیق ملی۔

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کراچی کے لنڈن منتقل ہوجانے کی وجہ سے لجنہ کے کاموں پر اثر پڑ رہا تھا اس لئے محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو قائم مقام صدر لجنہ کراچی مقرر کیا۔ تین سال 1970ء تا 1972ء روایتی حسن کارکردگی کے ساتھ اس عہدہ پر عملاً صدر کا کام کرتی رہیں۔ 1972ء میں حضرت چھوٹی آپا نے ان کی صحت کی خرابی کی وجہ سے محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کو صدر لجنہ کراچی مقرر فرمایا تو ان کے ساتھ بطور نائب صدر کام کیا۔ آپ 1981ء میں قیادت نمبر 3 کراچی کی نگران مقرر ہوئیں۔ 301

بعد ازاں آپ اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ تشریف لے گئیں اور وہاں 8 نومبر 2003ء کو وفات پا گئیں اور ربوہ میں دفن ہوئیں۔ 302

محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ

آپ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی صاحبزادی تھیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ سات سال کی عمر میں والدہ محترمہ کا انتقال ہوا۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔

11 اپریل 1940ء کو محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے ساتھ شادی ہوئی اور ڈھاکہ تشریف لے گئیں۔

کلکتہ میں قحط زدہ لوگوں میں امداد پہنچانے کے لئے دن رات ایک کر دئے۔ 1947ء میں سابق مشرقی پاکستان میں تبادلہ ہوا تو لجنہ کے عمومی کاموں کے علاوہ سیلاب زدگان اور تقسیم ہند کے متاثرین کی ہر طرح دادرسی کی۔ 1972ء میں کراچی تشریف لائیں تو آپ کو صدر لجنہ کراچی مقرر کیا گیا۔ اس عہدہ پر آپ 1981ء تک فائز رہیں۔

لجنہ اماء اللہ کراچی میں بیداری کی نئی لہر پیدا کرنے کے لئے پورے کراچی کے دورے کئے۔ لجنہ کے اجتماعات میں وقت کی پابندی پر عمل شروع کروایا۔ جہیز فنڈ قائم کیا۔ تعلیم کے فروغ کے لئے فنڈ قائم کیا۔[303]

آپ کی وفات 23/جون 1995ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[304]

محترمہ سلیمہ میر صاحبہ

آپ مئی 1928ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام میر الٰہی بخش صاحب ہے۔ آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل کی بعدازاں دینی مدرسہ میں عالمہ کی تعلیم حاصل کی۔

1946ء میں مکرم عبد القادر صاحب ڈار کے ساتھ شادی ہوئی جو واقف زندگی تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جیکب لائنز کراچی میں آباد ہوئیں۔ 1961ء میں ایران گئیں جہاں دو چار احمدی گھرانے آباد تھے ان کے نماز جمعہ اور اجلاسات کا انتظام اپنے گھر پر کیا۔ 1964ء میں شوہر کی وفات کے بعد اپنے بھائی مکرم میر امان اللہ صاحب کے پاس کراچی آ گئیں اور تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور بی اے تک تعلیم حاصل کی۔

حلقہ پی ای سی ایچ ایس کی صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ جب لجنہ اماء اللہ کراچی میں قیادتوں کی تشکیل ہوئی تو آپ قیادت نمبر 2 کی نگران مقرر ہوئیں۔ 1981ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کراچی کی لجنہ کے نظام کو براہ راست اپنی نگرانی میں لے لیا تو یہاں کے معاملات چلانے کے لئے ایک منتظمہ کمیٹی قائم فرمائی اور اس کمیٹی کا آپ کو صدر مقرر فرمایا۔

جب 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لجنہ کراچی کا الحاق دوبارہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سے کیا تو آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ کراچی نامزد فرمایا۔[305]

محترمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ

آپ آج کل صدر لجنہ اماء اللہ کراچی ہیں۔

آپ 21/مئی 1925ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام ڈاکٹر غلام علی صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ محترم ڈاکٹر غلام علی صاحب فوج میں ملازم تھے اور اس وجہ

سے مختلف چھاؤنیوں میں آپ کا تبادلہ ہوتا رہتا تھا جس کی وجہ سے بچوں کی دنیاوی اور دینی تعلیم وتربیت میں دشواری ہو رہی تھی لہٰذا 1936ء میں آپ نے اپنے بچوں کو قادیان منتقل کر دیا تاکہ خاص دینی ماحول میں تربیت پائیں اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے واقفیت بھی حاصل ہو۔ 1938ء میں مکرم ڈاکٹر صاحب فوت ہو گئے۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کا یادگاری کتبہ لگا ہوا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا آپ کے خاندان کے ساتھ خاص شفقت کا سلوک تھا اور خواتین مبارکہ آپ کے گھر آتی رہتی تھیں۔

قادیان میں آمد کے بعد محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ کو پانچویں کلاس میں داخلہ ملا۔ میٹرک کے بعد دینیات کالج میں درجہ رابعہ تک تعلیم حاصل کی اس دوران آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے درس القرآن میں باقاعدگی سے شامل ہوتی رہیں۔

1948ء میں آپ کی شادی محترم محمود احمد بھٹی صاحب سے ہوگئی۔ یہ رشتہ طے ہونا ایک یادگار تاریخی واقعہ ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو کشفی حالت میں ایک نظارہ دکھایا گیا جس کی تفصیل آپ نے 25/جنوری 1945ء کو بیان فرمائی۔

شادی کے بعد کراچی میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے لجنہ کی خدمات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ نے ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی اور 1972ء میں سندھ یونیورسٹی سے ایم اے عربی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ لجنہ سعید منزل کراچی کی صدر کے طور پر کام کرتی رہیں۔ 1963ء میں حلقہ سوسائٹی میں منتقل ہوگئیں جہاں لجنہ کی خدمات انجام دیتی رہیں۔ 1967ء میں حلقہ محمد علی سوسائٹی میں منتقل ہوئیں تو 1972ء تک وہاں خدمت کا سلسلہ جاری رکھا۔ 1972ء میں کراچی کی لجنہ کو قیادتوں میں تقسیم کیا گیا تو آپ قیادت نمبر 2 کی نگران مقرر ہوئیں۔ 1974ء میں لجنہ کراچی کی جنرل سیکرٹری کا کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا آپ 1976ء تک جنرل سیکرٹری کے فرائض انجام دیتی رہیں۔

آپ کے شوہر ملازمت کے سلسلے میں افریقہ گئے تو آپ بھی وقفہ وقفہ سے وہاں جاتی رہیں اور لجنہ کی تنظیم سے وابستہ رہیں۔ آپ ایک دفعہ قیام لائبیریا (افریقہ) کے بعد واپس آ گئیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ارشاد فرمایا کہ محمود بھٹی صاحب کا لائبیریا میں رہنا اس وقت

کی ضرورت کا تقاضہ ہے اس لئے آپ بھی وہاں چلی جائیں چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئیں۔

1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے یورپین مراکز کے قیام کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی تو آپ نے پچاس تولے خالص سونا پیش کر دیا۔اس قربانی پر حضور نے فرمایا:

''یورپین مراکز کے قیام کی تحریک پر آپ نے جس خلوص اور پیار سے اپنے زیور کا تحفہ خدا کی راہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، انتہائی قابل قدر ہے۔''

1991ء میں آپ لجنہ اماء اللہ کراچی کی نائب صدر مقرر کی گئیں۔ 1997ء میں آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ کراچی مقرر کیا گیا۔آپ تا حال یہ ذمہ داری نہایت مستعدی سے ادا کر رہی ہیں۔[306]

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ

آپ حضرت حافظ فیض الدین صاحب کی صاحبزادی تھیں جو سیالکوٹ کی کبوتراں والی بیت کے حوالے سے شہرت رکھتے تھے اور آپ نے اپنی ساری جائیداد جماعت کے نام وقف کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔محترم غلام فاطمہ صاحبہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کامٹی صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 1947ء سے 1971ء تک لجنہ اماء اللہ کراچی میں خدمات کا موقع ملا۔صدر لجنہ جیکب لائنز کے طور پر خدمات بجالاتی رہیں۔

آپ بیگم خان عبدالقیوم خان کے زیر انتظام مہاجرین کی آبادکاری کمیٹی کی ایک سرگرم رکن رہیں جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے سند خوشنودی بھی حاصل ہوئی۔ 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔آپ کی ایک بیٹی محترمہ ڈاکٹر آصفہ صاحبہ کراچی جماعت کے نائب امیر محترم نعیم احمد خان صاحب کی اہلیہ ہیں۔[307]

آپ 11راگست 1982ء کو فوت ہوئیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔[308]

محترمہ سیّدہ خضر سلطانہ صاحبہ

آپ محترم بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کے برادر نسبتی مکرم محمد یونس صاحب کی اہلیہ تھیں۔محترم محمد یونس صاحب 1947ء میں تقسیم ہندوستان کے فسادات میں شہید ہو گئے تھے۔محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ نے خود بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔

1953ء میں بھائیوں نے کاروبار میں لگانے کی غرض سے سارا زیور لے لیا۔ 1963ء میں بڑی محنت کے بعد زیور واپس ملا تو دارالرحمت وسطی ربوہ میں جو مکان انہوں نے بنایا تھا اسے جماعت کے لئے وقف کر دیا اور وفات سے کچھ عرصہ قبل اس مکان کے ساتھ بیت الذکر تعمیر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اسے منظور کرلیا۔ پہلے ایک کچا کمرہ بنایا گیا۔ جب اسے پختہ کرنے کا موقع آیا تو مرحومہ کی خواہش کا علم ہونے پر حضرت سیّد مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے 1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر اس کی بنیاد رکھی۔ اس بیت کا نام ''بیت خضر سلطانہ'' ہے جو ربوہ کے ریلوے اسٹیشن سے جنوب کی طرف دارالرحمت وسطی میں واقع ہے۔

لجنہ کراچی میں آپ کی خدمات لمبے عرصہ تک جاری رہیں۔ حلقہ سعید منزل کی صدر منتخب ہوئیں اور وفات تک جماعتی کاموں کی انجام دہی احسن طریق پر کرتی رہیں۔

آپ نے 22/جولائی 1964ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ 309

محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ

آپ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی تھیں۔ نہایت کم سنی میں ہی جماعتی کاموں کا آغاز کر دیا۔ سب سے پہلے آپ نے امۃ الحیٔ لائبریری کی سیکرٹری کا عہدہ سنبھالا پھر لجنہ کراچی کی سیکرٹری مقرر ہوئیں۔ نوجوان تعلیم یافتہ بچیوں کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے ینگ ویمن ایسوسی ایشن کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس ایسوسی ایشن کا مقصد ہی قیادت کی صلاحیتوں کو ابھارنا تھا لہٰذا اس کے تحت متعدد مقررات اور مضمون نگار خواتین لجنہ کراچی کو حاصل ہوئیں۔

1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران خصوصاً آپ نے بڑی خدمات سرانجام دیں۔ لیڈی ڈفرن ہسپتال کی انتظامیہ سے مل کر لجنہ کراچی کو ریڈ کراس اور نرسنگ کی تربیت کا انتظام کیا۔ فوجیوں کے لئے پارچہ جات اور دیگر تحائف جمع کرنے کی باقاعدہ مہم چلائی۔ 1973ء میں ریڈیو پاکستان کراچی کے پروگرام سیر بین اور شہر نامہ میں لجنہ کراچی کے منعقدہ جلسہ کی تھوڑی سی کارروائی آپ ہی کی کوششوں سے نشر ہوئی۔ 1965ء میں آپ ہی کی تحریک پر ریڈیو پاکستان

کراچی سے سواحیلی زبان میں پروگرام کا آغاز ہوا۔

آپ کا سب سے اہم کام لجنہ کراچی میں ٹیم ورک کی روح پیدا کرنا تھا۔[310]

محترمہ ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ

آپ 1936ء میں دہلی میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد میر مہدی حسن صاحب ہے۔ تقسیم ہند کے وقت دہلی سے کراچی تشریف لائیں۔ ایم بی بی ایس تک تعلیم حاصل کی۔ 1959ء میں مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب کے ساتھ شادی ہوئی۔

آپ نے النور سوسائٹی کراچی میں ایک ہسپتال قائم فرمایا جس کا قیام اگست 1969ء میں عمل میں آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس کا نام نور ہسپتال تجویز فرمایا۔ اسی سال بیت النور کی ابتداء بھی ہوئی۔ جو تعمیر کے بعد آپ نے جماعت کراچی کے حوالے کر دی۔

1977ء سے جلسہ سالانہ ربوہ میں طبی امداد کی ڈیوٹی دیتی رہیں۔ 82-1981ء میں احمدیہ ویمن میڈیکل ایسوسی ایشن قائم فرمائی اور اس کی صدر مقرر ہوئیں۔ 1978ء میں حلقہ النور کی صدر لجنہ مقرر ہوئیں اور 1986ء تک صدر رہیں۔

1982ء میں محترمہ سلیمہ میر صاحبہ نے قیادت نمبر 3 اور نمبر 5 کی لجنہ کی تنظیم نو کا کام آپ کے سپرد فرمایا۔ 1983ء میں پہلی مرتبہ ربوہ سے باہر کی کسی لجنہ کو جلسہ گاہ کے انتظامات سونپے گئے تو لجنہ کراچی کے سپرد یہ ذمہ داری ہوئی۔ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ اس کی انچارج مقرر کی گئیں۔

آپ 14/فروری 1990ء کو وفات پا گئیں۔[311]

محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ

آپ دسمبر 1919ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہے جو حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بھائی تھے۔ آپ کی شادی 1940ء میں ملک عمر علی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان سے ہوئی۔ آپ بے حد ملنسار، خلیق، منکسر المزاج، ہمدرد اور مہمان نواز تھیں۔ محترم ملک عمر علی صاحب جماعت احمدیہ ملتان کے امیر تھے اس طرح آپ کو بھی ان کے ساتھ جماعتی خدمت کے بہت مواقع میسر آئے۔ مکرم ملک عمر علی صاحب جب کچھ عرصہ کے لئے کراچی تشریف لائے تو محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ 1962ء

سے 1964ء تک حلقہ سوسائٹی کراچی کی صدر لجنہ رہیں۔ آپ خود درس قرآن دیا کرتی تھیں آپ جون 1986ء میں فوت ہوئیں۔[312]

محترمہ سیّدہ ناصرہ لطیف صاحبہ

آپ حضرت صاحبزادہ عبدالطیف صاحب کی پوتی تھیں۔ آپ کے والد محترم کا نام صاحبزادہ محمد طیب صاحب ہے۔آپ نے جامعہ نصرت سے گریجویشن کیا۔ 1977ء میں شادی کے بعد حلقہ دستگیر کراچی میں سیکرٹری ناصرات کے عہدہ سے کام کا آغاز کیا۔ آپ نے جلسہ سالانہ 1983ء کے موقع پر خواتین میں تقریر کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ 1983ء میں ہی ناصرات الاحمدیہ ضلع کراچی کی نگران مقرر ہوئیں۔[313]

محترمہ حُور جہاں بشریٰ داؤد صاحبہ

آپ 27/جنوری 1946ء کو پیدا ہوئیں۔آپ کے والد محترم کا نام مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ہے جو ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ کراچی کے نائب امیر رہے۔آپ کا اصل نام حور جہاں لیکن آپ بشریٰ داؤد کے نام سے مشہور ہوئیں۔ آپ کے دادا مکرم مرزا عبد الحکیم بیگ صاحب کراچی کے پرانے احمدیوں میں سے ایک ہیں جبکہ نانا حضرت حکیم عبد الصمد دہلوی صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ نے بائیولوجی میں ایم ایس سی کیا۔1972ء میں قریشی داؤد احمد صاحب سے شادی ہوئی۔1972ء سے 1979ء تک ایران میں رہیں۔اس دوران بڑی حکمت ، جرأت اور بہادری سے دعوت الی اللہ کرتی رہیں۔1979ء میں پاکستان واپس آ گئیں۔1981ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لجنہ کراچی کے مروج نظام کی جگہ ایک پانچ رکنی انتظامیہ کمیٹی قائم فرمائی۔ اس کمیٹی میں آپ نے محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ کو بھی شامل فرمایا۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایک دورہ کراچی کے موقع پر حضور کی خدمت میں اپنا مرتب کردہ پروگرام پیش کیا جس میں ڈاکٹرز، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشنز بنانے اور شعبہ سمعی بصری کا لائحہ عمل پیش کیا جسے حضور نے بے حد پسند فرمایا۔آپ نے جامعہ احمدیہ کی طرز پر خواتین کے لئے ایک تعلیمی پروگرام بھی مرتب کر

کے منظور کروایا جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 13 فروری 1984ء کو گیسٹ ہاؤس کراچی کے سبزہ زار پر افتتاح فرمایا۔ یہ کلاس ملکی حالات کی وجہ سے زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکی۔ انہوں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرز پر مجاہد بچوں اور مجاہد ماؤں کے نام سے کچھ کورسز مرتب کئے تاکہ اگر کسی وجہ سے ایک جگہ جمع ہونا مشکل ہو جائے تو کورسز گھروں پر بذریعہ ڈاک بھیجے جا سکیں۔

1987ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے صد سالہ جشن تشکر کے لئے پروگرام طلب کئے تو انھی کورسز کے تجربہ سے حوصلہ پا کر انہوں نے 100 کتب کی اشاعت کا وعدہ کر لیا۔ پہلے ہی سال یعنی 89-1988ء میں لجنہ اماء اللہ کراچی نے 11 کتب شائع کیں۔ آپ کی زندگی میں لجنہ کراچی 32 کتب شائع کر چکی تھی جن میں سے 4 ان کی تالیف کردہ تھیں یعنی مقدس ورثہ، چشمہ زم زم، اصحاب فیل اور پیاری مخلوق۔

آپ کو سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کروانے کا جنون تھا۔ ان کی تقریر میں خدا تعالیٰ نے خاص تاثیر رکھی ہوئی تھی۔ 1991ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لجنہ لاہور کو فرمایا کہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کے لئے بشریٰ داؤد صاحبہ کو بلائیں۔ چنانچہ لجنہ لاہور نے 6 جلسوں کا پروگرام بنایا جن میں آپ نے تقاریر کیں۔ 1997ء کے جلسہ سالانہ لندن کے خواتین سے خطاب میں حضور نے کراچی کی 4 خواتین کا ذکر فرمایا جن میں سے ایک بشریٰ داؤد صاحبہ کا نام بھی تھا۔ 1989ء میں جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں پہلی مرتبہ ایک خاتون کی تقریر مردوں کے حصہ میں بھی سنوائی گئی وہ خوش نصیب خاتون بشریٰ داؤد صاحبہ تھیں۔ آپ 1993ء میں فوت ہو گئیں۔

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ:

''خدا نے حسن بیان کا جو ملکہ بخشا تھا وہ خصوصیت سے سیرت کے مضمون پر ایسے جلوے دکھاتا کہ ان کی شہرت دور و نزدیک پھیلی ہوئی تھی اور جب بھی سیرت کے مضمون پر زبان کھولتی تھیں تو بعض ایسی متعصب خواتین بھی جو احمدیت سے دشمنی رکھتی تھیں اگر وہ اس جلسہ پر لوگوں کے کہنے پر حاضر ہو گئیں تو ایک ہی تقریر سن کر ان کی کایا پلٹ جایا کرتی تھی۔۔۔۔تحریر کا ملکہ بھی خدا نے عطا فرمایا تھا کئی چھوٹی چھوٹی کتابیں۔۔۔۔انہوں نے لکھیں۔ ان کا آپریشن ہوا تھا جس

کے بعد گھر واپس آ رہی تھیں کہ دل کے دورے سے وفات ہوگئی۔اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے۔ ساری جماعت کراچی سے میں تعزیت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ساری جماعت کراچی تعزیت کی محتاج ہے اور لجنہ اماء اللہ کراچی خصوصیت سے تعزیت کا حق رکھتی ہے۔سب دنیا کی عالمگیر جماعتوں کی طرف سے تعزیت کا پیغام ان تک پہنچا تا ہوں۔'' 314

محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ

آپ کے والد محترم کا نام قریشی فضل حق صاحب ہے۔آپ کے دادا حضرت قطب الدین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔اسی طرح آپ کے نانا حضرت مولوی عثمان صاحب جو سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان تھے وہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ 314.a

آپ نے ٹی آئی کالج ربوہ سے عربی میں ایم اے کیا۔اس سے قبل جامعہ نصرت ربوہ سے بی اے کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔

آپ کی تنظیمی خدمات کا آغاز حلقہ دارالصدر جنوبی ربوہ سے ہوا جہاں آپ لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالصدر جنوبی کی جنرل سیکرٹری رہیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں آپ 2 سال نائبہ سیکرٹری تربیت اور دو سال نائبہ جنرل سیکرٹری رہیں۔1974ء میں آپ لجنہ اما ء اللہ مرکزیہ ربوہ کی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئیں لیکن 15 اپریل 1975ء کو شادی کی وجہ سے کراچی آ گئیں اور یوں یہ عہدہ آپ کو چھوڑنا پڑا۔کراچی آنے کے بعد بھی آپ کی خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔آپ حلقہ ماڈل کالونی کراچی میں سیکرٹری تعلیم مقرر ہوئیں۔ بعد ازاں صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ماڈل کالونی کے طور پر خدمات انجام دیں۔

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی میں سیکرٹری تعلیم رہیں۔اسی طرح آپ اشاعت کمیٹی ضلع کی رکن بھی رہیں۔آپ کو لجنہ اماء اللہ کراچی کی کمیٹی برائے صد سالہ جشن تشکر کی صدر ہونے کی سعادت بھی ملی۔1981ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لجنہ کراچی کا انتظام لجنہ مرکزیہ سے ختم کر کے براہ راست اپنی نگرانی میں لیا اور اس سلسلہ میں ایک پانچ رکنی کمیٹی مقرر فرمائی جو براہ راست

حضور کو جوابدہ تھی۔ محترمہ امتہ الرفیق ظفر صاحب بھی اس کمیٹی کی رکن تھیں۔

کراچی میں آپ نے 4 کتب تصنیف فرمائیں جبکہ ایک کتاب لجنہ اماء اللہ لاہور کے لئے لکھی۔

1970ء میں حضرت چھوٹی آپا سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی زیرنگرانی لجنہ اماء اللہ کی تاریخ مرتب کرنے کے کام کے آغاز میں اور اسے مرتب کرنے میں حصہ لینے کی سعادت ملی۔آپ نے حضرت چھوٹی آپا کی زیر ہدایت جلد اول کی کتابت بھی کی۔ یوں 1970ء سے 1975ء تک آپ کو پانچ سال حضرت چھوٹی آپا کے زیر سایہ کام کرنے کے توفیق ملی۔

1991ء میں آپ کراچی سے کینیڈا تشریف لے گئیں۔ وہاں ابتداء میں شعبہ تعلیم میں کام کیا۔ بارہ سال لجنہ کے مختلف حلقہ جات میں بطور صدر لجنہ خدمات انجام دیں۔

بعدازاں لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی نیشنل صدر مقرر ہوئیں۔[315]

محترمہ شیریں حمید صاحبہ

آپ کے والد محترم کا نام ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ہے جو محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بھائی تھے۔ محترمہ شیریں حمید صاحبہ نے گریجویشن تک تعلیم حاصل کی۔ شادی کے بعد تہران (ایران) چلی گئیں اور وہاں لجنہ کی صدر مقرر ہوئیں۔ بعدازاں کراچی تشریف لے آئیں۔

30/اگست 1981ء کو بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی میں خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لجنہ کراچی کا الحاق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے ختم کر کے براہ راست اپنی نگرانی میں لے لیا اور کراچی کی لجنہ کی ایک پانچ رکنی کمیٹی نامزد فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ذاتی طور پر جانتے تھے کہ آپ معاملہ فہم، قابل اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں اس لئے حضور نے آپ کو بھی اس پانچ رکنی کمیٹی کا رکن نامزد فرمایا۔ یہ کمیٹی لجنہ کراچی کے جملہ امور کے لئے براہ راست حضور کو جوابدہ تھی۔ دسمبر 1981ء میں اپنے شوہر کے لاہور تبادلے کی وجہ سے آپ زیادہ دیر اس کمیٹی کی رکن نہ رہ سکیں۔[316]

محترمہ محمودہ امۃ السمیع صاحبہ

آپ 26/جون 1943ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری

شریف احمد وڑائچ صاحب ہے۔آپ کے دادا حضرت چوہدری ودھاوے خان صاحب،حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔

آپ نے 1960ء میں کراچی سے اے لیول کا امتحان پاس کیا۔مزید تعلیم سینٹ جوزف کانونٹ سے حاصل کی۔ 1963ء میں آپ شادی مکرم بریگیڈئر عبد الوھاب صاحب سے ہوئی۔شوہر کے آرمی آفیسر ہونے کی وجہ سے آپ پاکستان کے کئی شہروں میں قیام پذیر رہیں۔

1975ء میں کوئٹہ اسٹاف کالج میں قیام کے زمانے میں چھاؤنی میں لجنہ کی تنظیم قائم ہوئی تو آپ اس کی صدر لجنہ مقرر ہوئیں۔

1978ء میں کراچی تشریف لائیں اور حلقہ سولجر بازار کی صدر منتخب ہوئیں۔1980ء میں حلقہ ڈیفنس کراچی کی سیکرٹری ناصرات اور بعدازاں نگران ناصرات قیادت نمبر 1 رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1981ء میں لجنہ کراچی کی تنظیم نو کر کے اسے براہ راست اپنی نگرانی میں لے لیا اور ایک پانچ رکنی منتظمہ کمیٹی قائم فرمائی۔اس کمیٹی کی ایک رکن محترمہ شیریں حمید صاحبہ کے لاہور منتقل ہونے پر ان کی جگہ کمیٹی کی رکن نامزد ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دورہ کراچی 1983ء کے موقع پر آپ کو انچارج سمعی و بصری لجنہ کراچی مقرر فرمایا۔اس حوالے سے آپ نے نہایت شاندار خدمات انجام دیں۔ آپ نے حضور کے 1983ء کے سالانہ اجتماع دنیا پور ملتان کے خطاب اور دیگر مجالس علم و عرفان کا انگریزی ترجمہ کرنے کی اجازت مانگی تو حضور نے اپنے دست مبارک سے رہنما اصول تحریر فرمائے۔حضور کا یہ اہم خط اس تاریخ میں شامل کیا گیا ہے۔

آپ نے تربیت نو مبائعین کے سلسلے میں بھی اعلیٰ خدمات انجام دیں۔آپ کی تجویز پر حضرت چھوٹی آپا سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ''اصلاح معاشرہ کمیٹی'' کے نام سے 1985ء میں ایک کمیٹی قائم فرمائی اور کراچی میں آٹھ ممبران پر مشتمل اس کمیٹی کی سربراہ محترمہ محمودہ امتہ السمیع صاحبہ مقرر ہوئیں۔317

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

آپ 4رجون 1941ء کو پیدا ہوئیں۔آپ کے والد محترم کا نام مکرم میاں عبد الرحیم

صاحب ہے۔ آپ کے دادا حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے اور نانا حضرت حکیم اللہ بخش صاحب مدرس، حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔ [317.a]

آپ نے جامعہ نصرت ربوہ سے بی اے کیا اور یونیورسٹی اورینٹل کالج سے اردو میں ایم اے کیا۔ حضرت چھوٹی آپا سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے جامعہ نصرت ربوہ میں بطور لیکچرر تقرری فرما دی۔ 1962ء اور 1963ء میں مرکزی سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ خدمات انجام دیں۔ 1980ء میں کراچی میں مستقل رہائش اختیار کی اور لجنہ کراچی کی خدمات کا آغاز ہوا۔ 1986ء میں محترمہ حور جہاں بشریٰ داؤد صاحبہ کے بچوں اور ماؤں کے لئے دینی نصاب کی تیاری کے منصوبے میں شریک ہوئیں۔ 1987ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جب صد سالہ جشن تشکر کے منصوبے طلب کئے تو لجنہ کراچی نے 100 کتب کی اشاعت کا وعدہ کیا۔ لجنہ کراچی کی طرف سے یہ اہم کام بھی آپ کے سپرد ہوا۔ آپ لجنہ اماء اللہ کراچی کی سیکرٹری تصنیف و اشاعت تھیں۔ اس حوالے سے آپ نے 88 کتب ایڈٹ کیں۔ 22 کتب مرتب کیں اور 15 کتب خود لکھیں۔

بعض علمی اور ادبی کام ایسے تھے جو حضرات خلفاء کرام نے خود آپ کے سپرد فرمائے جو آپ نے خود یا لجنہ کی ٹیم کی مدد سے بڑے خلوص سے سرانجام دئے اور خلفائے کرام کی خوشنودی حاصل کی۔

آپ ایک اعلیٰ پایہ کی شاعرہ اور نثر نگار بھی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے کئی خطوط میں آپ کی شاعری اور نثر نگاری کی تعریف کر چکے ہیں۔ ایک موقع پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''جہاں ''اب ن'' آ جائے وہاں فصاحت و بلاغت کے دریا کھل جاتے ہیں۔''

دراصل آپ ''اب ن'' کے نام سے بھی مضامین لکھتی رہی ہیں۔

1994ء میں جب ایم ٹی اے کی نشریات کا آغاز ہوا تو لجنہ کراچی کی طرف سے ابتدائی پروگرامز بنانے کی توفیق بھی آپ کو ملی۔ ابتدائی طور پر آپ نے درثمین کے مشکل الفاظ کے تلفظ اور معانی پر پروگرامز بنا کر بھجوائے جو کئی مرتبہ نشر ہوئے۔ [318]

محترمہ نگار علیم صاحبہ

آپ نے اردو ادب اور اردو زبان میں ایم اے کیا۔ 12 ستمبر 1970ء کو مشہور احمدی

شاعر عبید اللہ علیم صاحب سے شادی ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں دسمبر 1981ء میں آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ قیادت نمبر 7 کے حلقہ بمبئی ٹاؤن میں جنرل سیکرٹری مقرر ہوئیں۔ 1982ء میں اجتماع لجنہ مرکزیہ اور جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ 1983ء اور 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کراچی تشریف آوری کے موقع پر انتظامات میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ ضلعی سطح پر آپ کو ابتداء میں محترمہ مبارکہ ملک صاحبہ اور بشریٰ داؤد صاحبہ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا جس میں ضلعی دفتر میں ریکارڈ رکھنے اور رپورٹیں فائلوں میں لگانے کا کام شامل تھا۔ اس کے علاوہ جلسوں اور اجتماعات کی رپورٹس لکھنے کی توفیق بھی ملتی رہی۔

1986ء میں جب لجنہ اماء اللہ کراچی کا دوبارہ مرکزی لجنہ سے الحاق ہوا تو آپ کو جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ 319

محترمہ امۃ المومن صاحبہ

آپ 4/اکتوبر 1947ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام ملک عمر علی صاحب ہے جو سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان تھے جبکہ والدہ محترمہ کا نام سیدہ سیدہ بیگم صاحبہ ہے جو حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صاحبزادی تھیں۔

آپ نے جامعہ نصرت ربوہ سے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ 1973ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے موجودہ امیر جماعت محترم نواب مودود احمد خان صاحب کے ساتھ شادی ہوئی۔ 1983ء میں لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے شعبہ سمعی و بصری میں بحیثیت نائبہ سیکرٹری کام کا آغاز کیا۔ 1988ء سے 1999ء تک مجلس ڈیفنس کی صدارت کے فرائض انجام دینے کی توفیق ملی۔ اس طویل عرصہ میں خدمت خلق کے کئی کام انجام دئے۔ یہاں تک کہ خدمت خلق کے شعبہ میں اول قرار دی گئیں۔

1999ء میں لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی نائب صدر دوم اور 2003ء میں نائب صدر اول مقرر ہوئیں۔ آپ کے فطری سلیقہ اور نفاست طبع کا عکس پورے لجنہ کے دفتر کی سجاوٹ اور ستھرائی میں نظر آتا ہے۔

آپ عرصہ 18 سال سے اصلاحی کمیٹی جماعت احمدیہ کراچی کی رکن بھی ہیں۔ 320

محترمہ امۃ النور صاحبہ

آپ 24/مارچ 1960ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام پیر معین الدین صاحب ہے جبکہ والدہ محترمہ کا نام صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صاحبزادی ہیں۔

جامعہ نصرت ربوہ سے بی اے کیا۔ بعدازاں نائبہ سیکرٹری تعلیم مرکزیہ کی حیثیت سے ایک سال کام کیا۔ 1983ء میں آپ کی شادی محترم مرزا طیب احمد صاحب سے ہوگئی اور 1985ء میں کراچی منتقل ہوگئیں۔ 1988ء میں ضلع کے دفتر مال میں معاونہ کے طور پر ذمہ داری سنبھالی۔1992ء میں قیادت نمبر2 کراچی کی نگران منتخب ہوئیں۔ 1999ء میں ضلع کی سطح پر مجالس کے گروپ بنائے گئے تو آپ کو سات مجالس پر نگران مقرر کیا گیا۔1994ء سے تا حال لجنہ کراچی کے شعبہ ایم ٹی اے کی انچارج بھی ہیں۔

2003ء میں لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی نائب صدر صف دوم مقرر ہوئیں اور اس کے ساتھ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی خلافت احمدیہ صدسالہ جشن تشکر کمیٹی کی انچارج بھی مقرر ہوئیں۔اس سلسلے میں لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے جو پروگرامز ترتیب دئے ان میں سرِفہرست ترجمہ قرآن کریم سکھانے کا کام ہے۔محترمہ امۃ النور صاحبہ نے لجنہ کراچی کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم اس خوشی کے موقع پر لجنہ کراچی میں ترجمہ قرآن کریم جاننے والی 493ء خواتین کی تعداد کو بڑھا کر ایک ہزار کرنے کی کوشش کریں گے۔321

محترمہ طلعت منصور صاحبہ

آپ کے والد محترم کا نام چوہدری نذیر احمد صاحب ہے جو شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔آپ کے نانا حضرت حافظ عبدالعلی صاحب 313 رفقا میں شامل تھے۔

آپ نے ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔آپ نے بحیثیت جنرل سیکرٹری قیادت نمبر 4 عزیز آباد کراچی سے 1981ء میں خدمات کا آغاز کیا۔ 1992ء میں آپ قیادت نمبر4 کی نگران مقرر ہوئیں۔1998ء میں آپ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی سیکرٹری تربیت مقرر ہوئیں۔1999ء

میں ضلع کراچی کی سطح پر سیکرٹریان کا نظام ختم کر دیا گیا اور نگرانات مقرر ہوئیں تو محترمہ کو بھی چند مجالس کا نگران مقرر کیا گیا۔

مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے 1987ء میں وقف نو کمیٹی (واقفات) کا آپ کو انچارج مقرر کیا۔

1989ء میں صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات کراچی میں بھی منعقد ہوئیں۔ اس حوالے سے جو جلسہ جماعت احمدیہ کراچی کے تحت عزیز آباد میں منعقد کیا گیا اس کے لجنہ والے حصہ کی قیادت نمبر 4 کی لجنہ اماء اللہ نے منصوبہ بندی کی اور اسے کامیابی سے منعقد کیا گیا اس دور میں قیادت نمبر 4 کی جنرل سیکرٹری محترمہ طلعت منصور صاحبہ تھیں۔

آپ کو لجنہ اماء اللہ کراچی کی طرف سے شائع کردہ سلسلہ کتب میں سے ایک کتاب ''کونپل'' کی کتابت کی توفیق بھی ملی۔

آپ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی اور نائب صدور کی غیر موجودگی میں قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے طور پر خدمات کا موقع بھی ملا۔322

محترمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ

آپ 15 ستمبر 1944ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری رحمت خان صاحب ہے جنہیں 4 سال تک امام بیت الفضل لنڈن اور مربی انچارج جماعت برطانیہ کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔

آپ کے دادا محترم چوہدری خوشی محمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔322.a محترمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ نے ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔ 1975ء میں کراچی میں مستقل رہائش اختیار کی۔ چند ماہ بعد ہی لجنہ کے حلقہ اختر کالونی کی صدر منتخب ہوئیں۔ بعد ازاں آپ کو سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی مقرر کیا گیا۔

1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات کے ماتحت لجنہ کو تجوید و ترتیل کے ساتھ قرآن مجید سکھانے کے لئے احمدیہ ہال میں کلاس کا آغاز کیا اور کئی قرآنی اساتذہ تیار کیں۔

1999ء سے لجنہ کراچی کے انتظام میں تبدیلی کی وجہ سے سیکرٹری کا عہدہ ختم کر کے

نگران مقرر کی گئیں تو آپ کو بھی ایک نگران کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔
لجنہ اماء اللہ کراچی کے سلسلہ کتب میں سے ایک کتاب ''قندیلیں'' آپ کو مرتب کرنے کے سعادت ملی۔ اسی طرح حضرت جویریہؓ، حضرت چھوٹی آپا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت پر مضامین لکھنے کی توفیق بھی ملی۔323

محترمہ سیّدہ نسیم سعید صاحبہ

آپ کے والد محترم کا نام سید شفیع احمد صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔
آپ کے خاندان کا تعلق حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے ننھیال سے تھا۔323.a
آپ کی والدہ محترمہ قریشہ سلطانہ صاحبہ جو بیگم شفیع کے نام سے مشہور تھیں۔ انہوں نے باپردہ رہتے ہوئے تحریک پاکستان، تعمیر پاکستان، اور استحکام پاکستان میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔323.b
آپ ایم اے گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ جون 1973ء میں جب لجنہ اماء اللہ کراچی کی تنظیم نو کی گئی تو آپ لجنہ کراچی کی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئیں جبکہ محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کو نائب صدر مقرر کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں لجنہ کراچی میں بیداری کی نئی روح پیدا ہوگئی۔ آپ بطور جنرل سیکرٹری لجنہ کراچی صرف 10 ماہ کام کر سکیں کیونکہ آپ کو اپنے شوہر (محمد سعید احمد صاحب) کے تبادلہ کی وجہ سے کراچی باہر جانا پڑ گیا۔323.c
بعد ازاں آپ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی شہر اور ضلع کی صدر کے طور پر خدمات انجام دیتی رہیں۔ اب آپ لاہور میں مقیم ہیں۔323.d
آپ کی زندگی کا اکثر حصہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزرا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے جشن پچاس سالہ اور جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ مرکزیہ کے خاص مجلّوں کی تیاری کی آپ کو توفیق ملی۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ لاہور کے لئے خواتین خاندان مبارک حضرت مسیح موعودؑ پر کتب تصنیف کرنے کی سعادت بھی ملی۔ تحریر و تقریر میں آپ کے انداز بیان کے اپنے پرائے سب معترف ہیں۔ آپ کی ان صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ماشاء اللہ آپ جب اظہار بیان پر آتی ہیں تو فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیتی ہیں۔ سنا ہے کہ جب بولتی ہیں تو اسی طرح فصاحت کی موجیں جوش دکھاتی ہیں۔ اسی لئے غالبًا لاہور یا راولپنڈی میں سیرت کے جلسوں میں آپ کی تقریروں کا بہت شہرہ ہوتا تھا۔ اللہ آپ کے زورِ حسن بیان و قلم کو مزید بڑھائے۔ اللّٰھم زد و بارک۔'' 323.e

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے احباب کراچی

مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب

آپ جماعت احمدیہ کراچی کے وہ پہلے فرد ہیں جنھیں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ کے والد صاحب کا نام محمد سلیمان صاحب ہے جو احمدی نہیں تھے۔مکرم راؤ خالد صاحب گوجرہ کے رہنے والے تھے۔ 81-1980ء میں بغرض ملازمت کراچی آئے۔ اس وقت ان کی عمر 16-17 کے قریب تھی۔

کراچی میں آپ نے مکرم محمد نواز صاحب کے ساتھ رہائش اختیار کی اور ان کے ذریعہ ہی 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے آخری دورہ کراچی فروری 1984ء کے موقع پر حضور کی دستی بیعت کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

آپ ایک سنجیدہ نوجوان تھے۔مکرم محمد نواز صاحب کے ساتھ کافی عرصہ تحقیق کرنے کے بعد بیعت کی۔اس دوران مکرم محمد نواز صاحب نے انھیں کئی اہل علم دوستوں سے ملوایا انھوں نے بھی ان کے شکوک دور کئے۔ان احباب میں مکرم جی ایم وائی پٹیل صاحب،مکرم کمانڈر عبدالمومن صاحب،مکرم ذکریا خان صاحب،مکرم چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم منظور احمد شاد صاحب شامل ہیں۔اس کے علاوہ جماعت کے کچھ اور دوستوں سے بھی گفتگو رہی۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ان کے ایک بھائی گوجرہ سے ان کے پاس کراچی آئے تو انھیں بھی مختلف صاحب علم دوستوں سے ملوایا اور دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ان

کی باتوں میں انقلاب کی روح نظر آتی تھی ان کی باتوں سے ایسا لگتا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ پکڑ پکڑ کر لوگوں کو جماعت میں شامل کریں۔

آپ کراٹے کے بھی ماہر تھے اور کئی نوجوانوں کو کراٹے کی تربیت بھی دے رہے تھے۔

آپ ایک دلیر اور پرجوش نوجوان تھے۔ جماعتی ڈیوٹیوں کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے اسی لئے کئی مرتبہ سکھر کی خدمت خلق کی ڈیوٹیوں پر گئے۔ ایسی ہی ایک ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے سکھر میں 11رمئی 1986ء کو آپ مکرم ماسٹر قمر الحق صاحب کے ساتھ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

اس ڈیوٹی پر جانے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک وفد سکھر ڈیوٹی پر گیا ہوا تھا جہاں ایک خادم کم پڑ گیا۔مکرم قائد صاحب ضلع کراچی نے مکرم احمد کریم وہرہ صاحب قائد مجلس صدر سے فرمایا کہ ہمیں ایک خادم کی ضرورت ہے۔آپ نے راؤ خالد سلیمان صاحب سے بات کی تو اس پر ہر دم تیار اس خادم نے جانے کی حامی بھر لی۔

جس دن روانہ ہونا تھا اس سے اگلی صبح رمضان شروع ہو رہا تھا۔مکرم محمد نواز صاحب، جن کے ساتھ وہ رہ رہے تھے، اپنی ڈیوٹی پر جا چکے تھے لیکن ڈیوٹی پر جانے سے پہلے راؤ صاحب نے انھیں کہا تھا کہ سحری ساتھ کریں گے۔لیکن ایمرجنسی میں سکھر جانے کی وجہ سے ان کی ملاقات نواز صاحب سے نہ ہو سکی اور وہ ایک چٹ پر یہ لکھ کر میز پر رکھ گئے کہ:

''میں ڈیوٹی پر جا رہا ہوں۔سحری کر لینا۔زندگی رہی تو ملاقات ہوگی۔''

مکرم راؤ صاحب جمعہ کی صبح سکھر پہنچے۔ یہ یکم رمضان تھی۔سکھر پہنچتے ہی مکرم ماسٹر قمر الحق صاحب کو اسکول چھوڑنے کے لئے ان کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ راستے میں ان دونوں پر حملہ ہوا اور دونوں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔324

مکرم بشیر الدین صدیقی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ملازمت کے سلسلے میں ان کا تبادلہ 1987ء میں سکھر میں ہوا۔ اتفاقاً انھیں اپنی موٹر سائیکل سروس کروانے کے لئے اس جگہ جانا پڑا جہاں یہ واقعہ ہوا تھا۔انھوں نے مکینک سے پوچھا کہ سنا ہے کہ یہاں کچھ عرصہ پہلے کوئی جھگڑا ہوا تھا اور کوئی آدمی مارا گیا تھا۔ اس نے کہا کہ موٹر سائیکل والے مارنا کسی اور کو چاہ رہے تھے لیکن ایک کانگڑی سے لڑکے نے اس کو بڑا بچایا اور اس آدمی سے زیادہ اس بچانے والے کو مار پڑی اور دونوں ہی اس میں مارے گئے۔325

مکرم راؤ خالد صاحب کی بیعت کے بعد ایک دفعہ ان کے والد صاحب کراچی آئے اور انھیں احمدیت چھوڑنے کی ترغیب دیتے رہے لیکن آپ نے کہا کہ میں آپ کی جو بھی خدمت ہوگی کرتا رہوں گا لیکن احمدیت چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

راہ مولیٰ میں قربانی کے بعد آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور آپ کو ربوہ کے عام قبرستان کے قطعہ۔۔۔ میں دفن کیا گیا۔[326]

مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب کے بارے میں مکرم منیر خورشید صاحب، جو ان کی قربانی کے بعد انتظامات کے سلسلہ میں سکھر گئے تھے، تحریر کرتے ہیں کہ:

''11رمئی 1986ء یکم رمضان المبارک کو صبح 7 بجے مکرم خالد سلیمان صاحب کراچی سے سکھر ڈیوٹی پر گئے ہوئے تھے..........مکرم سید قمر الحق صاحب کو اسکول چھوڑنے جا رہے تھے کہ سید قمر الحق صاحب کو بچاتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ خالد سلیمان نے چند سال پہلے خود ہی احمدیت قبول کی تھی۔ بہت ہی مخلص، ملنسار، نیک طبع انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جوڈو کراٹے جانتے تھے اور کراچی میں خدام کو جوڈو کراٹے سکھاتے تھے.......... خالد سلیمان کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بُری طرح کٹی ہوئی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے چھریوں اور چاقوؤں کے پھل پکڑتا رہا، جو وار قمر الحق صاحب پر ہو رہے تھے۔ اور اسی کش مکش میں اپنی جان بھی پیش کر دی۔''[326.a]

آپ کی (قربانی) پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 16 مئی 1986ء میں فرمایا کہ:

'' یہ تین سال قبل احمدی ہوئے تھے۔ جب 1984ء میں، جس سال میں یہاں آیا ہوں، آنے سے دو ماہ پہلے میں کراچی میں تھا تو وہاں مجلس سوال و جواب لگا کرتی تھیں بڑی دلچسپ اور احمدی اپنے دوستوں کو لے کر بڑے شوق سے آیا کرتے تھے، وہیں اس نوجوان نے بیعت کی تھی۔ یہ گوجرہ کے علاقہ کے ہیں۔ ان کا خاندان بڑا شدید مخالف تھا اور یہ نوجوان بار بار مجھے دعا کے لئے لکھا کرتے تھے، بڑے سخت بے قرار تھے کہ کسی طرح میرے والدین کو احمدیت نصیب ہو جائے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے صدق کو ثابت کر دیا اور ان کی قربانی کی روح کو قبول فرمایا۔ بہت بڑا انعام ہے جو بہت جلد ہی ان کو اس راہ میں مل گیا۔''[327]

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 9 جولائی 1999ء میں فرماتے ہیں کہ:

’’مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنے والے تھے۔خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔(قربانی) سے دو تین سال پہلے بیعت کی لیکن اپنے اخلاص میں السابقون الاولون میں شمار ہونے لگے۔کراچی میں ملازم تھے اور سکھر میں حالات کے پیش نظر مقامی جماعت کی امداد کے لئے رضا کارانہ طور پر آئے تھے۔آپ غیر شادی شدہ تھے۔‘‘

مکرم عبدالرحمٰن باجوہ ایڈووکیٹ صاحب

آپ نے 28؍اکتوبر 1994ء کو منظور کالونی کراچی میں راہ مولیٰ میں جان کی قربانی کا نذرانہ پیش کیا۔آپ اس روز شام 5 بجے کے قریب اپنی ہمشیرہ محترمہ کے گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور وہ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ان کی عمر 35 سال کے قریب تھی۔ان کی نماز جنازہ منظور کالونی کراچی میں اسی رات گیارہ بجے ادا کی گئی۔بعد ازاں آپ کو باغ احمد (احمدیہ قبرستان) رزاق آباد کراچی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ اپنے حلقہ منظور کالونی کے نائب صدر تھے۔جماعتی مقدمات اور دیگر خدمات میں پیش پیش رہتے تھے۔اور جماعتی خدمات میں بشاشت محسوس کرتے تھے۔آپ کی غائبانہ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 11 نومبر 1994ء کو پڑھائی۔329

آپ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 16؍جولائی 1999ء میں فرمایا کہ:

’’آپ مکرم غلام جیلانی صاحب باجوہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ کے صاحبزادے تھے۔آپ کے خاندان کا تعلق چک نمبر 116-L-R ضلع ساہیوال سے تھا۔آپ 1972ء میں اپنے والدین کے ہمراہ کراچی منتقل ہو گئے تھے۔آپ اپنے حلقہ کے سیکرٹری امور عامہ بھی تھے۔اس حیثیت میں ڈیوٹی دینے والے خدام کی رہنمائی کرنے کے ساتھ ساتھ دن رات پروا کئے بغیر 1994ء میں منظور کالونی میں مخالفانہ حالات کو کنٹرول کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہے۔‘‘330

مکرم سلیم پال صاحب

آپ مورخہ 10/نومبر 1994ء کو منظور کالونی کراچی میں راہ مولیٰ میں قربان کر دئے گئے۔آپ کی غائبانہ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 11/نومبر 1994ء کو بعد نماز جمعہ پڑھائی۔حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

'' آج جیسا کہ آپ کو خبر مل گئی،ایک اور احمدی مخلص کی (راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے) کی اطلاع ملی ہے۔۔۔محبت اور خلوص کے ساتھ ان کی قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے ان کی نماز جنازہ آج ہوگی۔'' 331

آپ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 16/جولائی 1999ء میں فرمایا:

'' آپ مکرم خدا بخش صاحب پال اور محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ کے ہاں ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔بعد ازاں پہلے ربوہ اور پھر کراچی منتقل ہو گئے۔بوقت (قربانی) آپ کراچی میں ہی آباد تھے۔۔۔منظور کالونی کراچی میں (قربان) ہونے والے عبد الرحمٰن باجوہ صاحب کے بعد آپ کا دوسرا نمبر ہے۔باجوہ صاحب کی (قربانی) کے چودہ دن بعد 10/نومبر 1994ء کو محترم سلیم پال صاحب جب رات کو اپنی دکان بند کر کے گھر کی طرف جا رہے تھے تو دکان سے تین گلیاں آگے دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر اندھا دھند فائرنگ کر کے آپ کو موقع پر ہی (قربان) کر دیا۔'' 332

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام شیخ بشیر احمد صاحب ہے۔آپ کے آباء و اجداد کا تعلق گورداسپور سے تھا۔تقسیم ہندوستان کے بعد اس خاندان کے افراد اوکاڑہ ، بدوملہی اور گوجر خان میں آ کر آباد ہوئے۔

آپ نے B.Ed, B.A تک تعلیم حاصل کی۔ پہلے اپنا ایک ٹیوشن سنیٹر چلاتے رہے

لیکن احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے اسے بند کرنا پڑا اور بعد ازاں منظور کالونی میں ایک میڈیکل اسٹور کھول لیا اور (قربانی) تک وہی اسٹور چلاتے رہے۔ آپ اپنے گھر میں دعوت الی اللہ کا بندوبست نہایت ذوق وشوق اور جذبے سے کرتے تھے۔ مربیان کرام تشریف لاتے اور غیر از جماعت افراد آکر سوال و جواب کرتے ان کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام بھی کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کچھ شرارتی لوگ ایک (گاڑی) بھر کر آئے اور گالیاں وغیرہ دیں تھوڑی دیر بعد ایک پولیس موبائل بھی آ گئی۔ بعد ازاں یہ افراد گالیاں دیتے ہوئے اور دھمکیاں دیتے ہوئے واپس چلے گئے۔ مکرم شیخ رفیق احمد صاحب اپنی دکان پر پمفلٹ وغیرہ بھی رکھتے تھے اور شریف اور نیک افراد کو پڑھنے کے لئے دیتے تھے۔

آپ کے خاندان میں آپ کے علاوہ آپ کے والد محترم شیخ بشیر احمد صاحب، بھائی مکرم شیخ سعید احمد صاحب اور ماموں مکرم پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب کو بھی (قربان) کیا گیا۔ آپ کے والد محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایک مخلص داعی الی اللہ تھے۔ اپنے پاس احمدیت کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ایک وسیع ذخیرہ معلومات رکھتے تھے۔ احمدیت کی سچائی کے اظہار میں ایک نڈر اور بے باک انسان تھے۔ طرز بیان نہایت عمدہ، دل کش اور موقع ومحل کے مطابق ہوتا تھا۔ ان کی وفات کے بہت بعد معلوم ہوا کہ اُن کو ایک ہوٹل والے نے زہر دے کر (قربان) کیا تھا وہ اس طرح کہ ہوٹل والے کا کچھ تنازع کسی شخص سے ہوا تو اُس ہوٹل والے نے اُس شخص کو دھمکی دی کہ میں تم کو بھی ویسے ہی زہر دے کر مار دوں گا جس طرح میں نے بشیر کو زہر دے کر ختم کیا ہے۔

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب نے اپنی (قربانی) سے قبل ایک خواب دیکھی تھی کہ فضل عمر سینٹر منظور کالونی میں دو بکرے ذبح کئے گئے ہیں۔ کچھ دنوں بعد آپ کو (قربان) کیا گیا پھر منظور کالونی میں ہی آپ کے ماموں ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب، مکرم بشارت احمد مغل صاحب اور آپ کے بھائی مکرم شیخ سعید احمد صاحب کو بھی (قربان) کیا گیا۔

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب کے ماموں مکرم شیخ زاہد محمود صاحب نے بھی ان کی (قربانی) سے تین چار سال قبل ایک خواب دیکھی۔ خواب درج ذیل ہے:

''میں اپنے بچے حسان محمود کے اپنے میڈیکل اسٹور واقع عوامی چوک منظور کالونی جاتا

ہوں۔ جب میں محمود آباد کراس کر کے منظور کالونی جانا چاہتا ہوں تو ایک دم نہایت سیا رنگ کا بادل جنوب کی طرف سے اٹھتا ہے اور اس کو دیکھ کر ہیبت ہوتی ہے۔اتنا سیاہ اور خوفناک کہ اس کا سیارہ (رنگ) زمین کو جو کہ منظور کالونی کی ہے تاریک کر دیتا ہے۔ یہ وقت شام 5 بجے کا ہے۔ میں بچے سے کہتا ہوں واپس چلو۔''

آپ کو 19 مارچ 2006ء کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔آپ 19 مارچ کو ساڑھے بارہ بجے اپنے میڈیکل اسٹور پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار آئے اور آپ پر یکے بعد دیگرے چار فائر کر کے فرار ہو گئے۔آپ کو زخمی حالت میں فوری طور پر جناح ہسپتال کراچی میں منتقل کیا گیا۔ جہاں 3-4 گھنٹے بعد آپ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔اسی رات کراچی میں آپ کی تدفین کی گئی۔333

مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

آپ 8رجنوری 1952ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام رحمت اللہ صاحب ہے۔آپ نے لیاقت میڈیکل کالج جامشورہ (سندھ) سے بی ڈی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ 1981ء میں نصرت جہاں اسکیم کے تحت گیمبیا تشریف لے گئے۔ پاکستان واپس آ کر ابتدا میں لاہور اور ربوہ میں رہائش اختیار کی لیکن پھر کراچی میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

کراچی میں آپ کو جماعتی خدمات کا موقع ملا۔آپ چار سال جماعت احمدیہ حلقہ لانڈھی کے صدر رہے۔آپ کے دور صدارت میں جماعت احمدیہ لانڈھی میں بیت تعمیر ہوئی۔ آپ کراچی کے ایک علاقہ ریڑھی گوٹھ میں میڈیکل کیمپس لگاتے رہے۔اسی طرح جلسہ سالانہ لنڈن کے ایام میں وہاں ڈش انٹینا کا انتظام بھی آپ کے سپرد ہوتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کیونکہ ایک سرگرم داعی الی اللہ تھے لہٰذا اپنے مریضوں کو بھی دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے اور اپنے گھر واقع السیّد سینٹر لانڈھی میں ڈش پر خطبہ جمعہ بھی دکھایا کرتے تھے۔اس وجہ سے جولائی 1997ء میں آپ کے کلینک کے قریب واقع مسجد میں ختم نبوت والوں نے آپ کے خلاف خطبات دینے شروع کر دئے۔ دیواروں پر پوسٹرز بھی لگائے گئے اور آپ کے کلینک کے سامنے شامیانے لگا کر جلسہ وغیرہ شروع کر دئے۔

ایک روز آپ کو اطلاع ملی کہ آج آپ کے گھر اور کلینک کو آگ لگا دی جائے گی۔ ڈاکٹر صاحب اور آپ کی فیملی نے فیصلہ کیا کہ ہم گھر چھوڑ کر نہیں جائیں گے صرف قیمتی کاغذات، بچوں کے سرٹیفیکٹس اور پراپرٹی کے کاغذات ایک عزیز کے ہاں رکھوانے کا فیصلہ کیا۔ رات کے وقت مکرم ڈاکٹر صاحب اپنی کار میں اکیلے ہی کاغذات ایک عزیز کے گھر رکھوانے کے لئے روانہ ہوئے تو اس عزیز نے ڈاکٹر صاحب کو واپس نہ جانے دیا بلکہ دو خدام کو ایک دوسری گاڑی دے کر آپ کے اہل خانہ کو لانے کے لئے بھجوا دیا۔ السیّد سینٹر جہاں آپ کی رہائش تھی اس کے چاروں طرف مخالفین کا پہرہ تھا۔ آپ کی فیملی کی خواتین اور بچے چادریں اوڑھ کر وہاں سے روانہ ہوئے تا کہ کسی کو شبہ نہ ہو۔ آپ لوگ صبح اذان فجر کے وقت وہاں پہنچے۔ اگلے دن محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے آپ کو گیسٹ ہاؤس بلوا لیا جہاں آپ اور اہل خانہ 4-5 دن تک قیام پذیر رہے۔

1999ء میں ڈاکٹر صاحب نے اپنی رہائش حلقہ اسٹیل ٹاؤن میں تبدیل کر لی۔ یہاں ڈاکٹر صاحب کو سیکرٹری اصلاح وارشاد اور دعوت الی اللہ کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق ملی۔

20 ستمبر 2007ء کو آپ کے گھر اصلاحی کمیٹی کی میٹنگ تھی جس میں صدر صاحب حلقہ اسٹیل ٹاؤن اور نائب صدر صاحب نے بھی شرکت کرنی تھی اور ڈاکٹر صاحب نے بھی اس میٹنگ میں شریک ہونا تھا۔ صدر صاحب اور نائب صدر صاحب انتظار کر کے پونے بارہ بجے رات واپس تشریف لے گئے کیونکہ ڈاکٹر صاحب گھر تشریف نہیں لا سکے تھے۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے رات گئے مکرم صدر صاحب حلقہ کو اطلاع دی کہ ڈاکٹر صاحب اب تک نہیں پہنچے ہیں۔ مکرم صدر صاحب نے مختلف جگہوں پر فون کئے لیکن ڈاکٹر صاحب کا پتہ نہ چل سکا۔ رات تین بجے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی کار شاہ لطیف ٹاؤن تھانہ کراچی کی حدود میں کھڑی پائی گئی ہے۔ 21 ستمبر 2007ء کو مکرم ڈاکٹر صاحب کی گمشدگی اور اغواء کی ایف آئی آر کٹوائی گئی۔

پھر معلوم ہو کہ 21 ستمبر اور 22 ستمبر 2007ء کی درمیانی رات آپ کو 3 گولیاں مار کر (قربان) کر دیا گیا ہے۔ دو گولیاں سینے پر اور ایک گولی گردن پر ماری گئی تھی۔

آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کے قبرستان باغ احمد میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپکے ڈینٹل

کلینک کا سامان مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے مرکز عطیہ خون ''نورالعین خدمت الانسانیۃ'' ربوہ میں رکھوایا گیا۔[334]

آپ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28ستمبر 2007ء میں فرمایا کہ:

''یہ افسوسناک خبر ہے۔ گزشتہ دنوں میں کراچی میں ہمارے دو ڈاکٹرز صاحبان (راہ مولا میں قربان) کر دئے گئے ہیں۔ پہلے تو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں ان کا وقف منظور ہوا تھا۔ پھر گیمبیا ان کو بھجوایا گیا تھا بطور ڈاکٹر۔ سیرالیون، لائبیریا، گھانا، نائیجیریا میں خدمات انجام دیتے رہے۔ شروع کے حالات ڈاکٹروں کے بڑے سخت تھے۔ بڑی قربانی سے وہاں وقت گزارا اپنا۔ پھر 1990ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے واپس کراچی آ گئے تھے۔ اپنا کلینک کھولا انھوں نے۔ وہاں بھی حلقہ کے صدر اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔ اچھے، پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ مریضوں کو بھی (دعوت) کیا کرتے تھے۔ ان کے ذریعہ کئی بیعتیں ہوئیں ہیں۔ اسی وجہ سے مخالفین کی آپ پر نظر تھی اور دھمکیاں وغیرہ بھی ملتی رہیں بعض دفعہ۔ تو20 ستمبر کو جب کلینک سے گھر آ رہے تھے ان کو اغوا کیا گیا اور پھر راستے میں گولیاں مار کر (راہ مولیٰ میں قربان) کر دیا گیا۔ دو دن بعد ان کی لاش ملی اُس جگہ سے۔۔۔اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ ابھی انشاء اللہ جمعہ کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھوں گا۔''[335]

مکرم ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب

آپ 1954ء میں اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام شیخ محمد ابراہیم صاحب ہے۔محترم شیخ خورشید احمد صاحب یونانی دواخانہ ربوہ والے آپ کے ماموں تھے۔

مکرم ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم مقبول عام ہائی اسکول کراچی سے حاصل کی ۔ بعد ازاں نیشنل کالج کراچی سے ایف ایس سی امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور 1973ء میں سندھ میڈیکل کالج میں داخلہ لیا اور 1978ء میں ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔آپ جناح ہسپتال کراچی کے شعبہ پیتھالوجی کے ہیڈ اور چیئر مین جبکہ میڈیکل ٹیکنالوجی

کے پرنسپل اوراستاد تھے۔آپ پی ایم ڈی سی کی طرف سے میڈیکل کالجز کے ایگزامنراور انویسٹیگیٹر بھی مقرر تھے۔

آپ 26 ستمبر 2007ء بمطابق 13 رمضان المبارک رات ساڑھے سات بجے گھر سے روزہ کھول کر کلینک کے لئے نکلے جو کہ عوامی چوک منظور کالونی میں واقع تھا۔آپ وہاں 27 سال سے پریکٹس کرتے تھے۔ ہر خاص و عام آپ سے فیضیاب ہوتا تھا۔علاقے کے لوگ آپ کو مسیحا سمجھتے تھے۔آپ کلینک پہنچے ہی تھے اور گاڑی میں سے نکلے بھی نہیں تھے کہ دو نا معلوم افراد اسکوٹر پر آئے اور گولی مار کر چلے گئے۔آپ کو فوری طور پر جناح ہسپتال پہنچایا گیا جہاں آپ رات ساڑھے آٹھ بجے (راہ مولیٰ میں قربان) ہو گئے۔آپ کی نماز جنازہ بیت الرحمٰن کلفٹن میں ادا کی گئی جبکہ باغ احمد رزاق آباد کراچی میں تدفین ہوئی۔

آپ ایک مشہور شخصیت تھے۔کیا احمدی اور کیا غیر احمدی سب ہی آپ کی قابلیت سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ ایک بڑے عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود طبیعت میں عاجزی اور انکساری تھی۔گیسٹ ہاؤس کراچی میں اسیران راہ مولیٰ کو دیکھنے جاتے اور انھیں دوا وغیرہ دیتے۔[336]

آپ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 2007ء میں فرمایا کہ:

''یہ افسوسناک خبر ہے۔گزشتہ دنوں میں کراچی میں ہمارے دو ڈاکٹر صاحبان (راہ مولیٰ میں قربان) کر دئے گئے۔ پہلے تو ڈاکٹر حمیداللہ صاحب ہیں............ دوسرے ہمارے،وہ بھی ڈاکٹر ہیں، پروفیسر شیخ مبشر احمد صاحب۔ یہ بھی کراچی کے ہیں۔ان کو 26 ستمبر کو (راہ مولا میں قربان) کیا گیا۔ یہ اپنے کلینک میں آئے ہیں۔کار سے باہر نکل رہے تھے تو دو آدمی وہاں کھڑے تھے انھوں نے فائر کیا اور انھیں (راہ مولیٰ میں قربان) کر دیا گیا۔انھیں کلینک لے جایا گیا۔زخمی تھے لیکن جانبر نہ ہو سکے اور (راہ مولیٰ میں قربانی) نوش فرمائی انھوں نے۔ان کے بھانجے بھی اسی جگہ (قربان) کئے گئے تھے گزشتہ سال 2006ء میں۔(ان کا نام محترم شیخ رفیق احمد صاحب ہے۔مؤلف)۔ (محترم ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب) کالج آف نرسنگ کے پرنسپل تھے۔ جناح ہسپتال میں پروفیسر تھے۔سوشل ورکر تھے۔ بڑی ہمدردی کرتے تھے۔کسی نافع الناس وجود کو یہ لوگ نہیں چھوڑتے صرف اس لئے کہ یہ احمدی ہے............ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور ان

کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ابھی انشاء اللہ جمعہ کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھوں گا۔‘‘ 337

مکرم بشارت احمد مغل صاحب

آپ کی عمر تقریباً 50 سال تھی۔ 1988ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ۔ پھر انتہائی محبت، اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جماعتی تنظیم سے اس حد تک منسلک ہو گئے کہ جماعتی حلقہ منظور کالونی کراچی کے صدر جماعت منتخب ہوئے اور کئی سال اس عہدے پر فائز رہے۔ بوقت قربانی بھی آپ صدر حلقہ منظور کالونی تھے۔

آپ کا تعلق لاٹھیاں والا ضلع فیصل آباد سے تھا۔آپ کے والد محترم کا نام سراج الدین ہے۔ 24رفروری 2008ء کو نماز فجر کے وقت نامعلوم افراد نے اس وقت آپ پر گولیاں مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا جب آپ نماز ادا کرنے بیت الذکر جا رہے تھے۔آپ کا معمول تھا جلد اٹھتے اور گھر والوں کو بھی اٹھاتے اور پھر راستے میں رہنے والے احباب کو بھی اٹھاتے ہوئے بیت پہنچتے۔

ڈاکٹروں کے مطابق آپ کے جسم پر سات گولیاں لگیں جن میں سے تین سامنے، تین پیچھے اور ایک ہتھیلی میں پیوست ہوگئی۔آپ کی نماز جنازہ بیت الھدیٰ میں مکرم مولانا نسیم احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ ضلع کراچی نے پڑھائی ۔پہلے آپ کا جنازہ آپ کے آبائی گاؤں لاٹھیاں والا لے جایا گیا بعد ازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر ربوہ میں ہی تدفین ہوئی۔ 338

آپ کو تین سال قبل بھی اغواء کیا گیا تھا پھر 15 دن کے بعد رہائی ملی۔آپ کو مذہبی دفعات کے تحت مقدمات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ 339

مکرم شیخ سعید احمد صاحب

آپ کو مورخہ یکم ستمبر 2008ء بمطابق یکم رمضان المبارک رات ساڑھے گیارہ بجے نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا۔آپ بارہ روز تک شدید زخمی حالت میں کراچی

کے ایک ہسپتال میں زیرِعلاج رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 12رستمبر 2008ء میں آپ کا تذکرہ یوں فرمایا:

''ایک تو شیخ سعید احمد صاحب ہیں جو پہلی رمضان کو یا ایک دن پہلے چاند رات کو کراچی میں ان کو اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا تھا............ یہ مریض کافی کریٹیکل (Critical) حالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان کو صحت دے۔''

مورخہ 12 ستمبر 2008ء کو آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور اس طرح راہ مولیٰ میں قربان ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 19 ستمبر 2008ء میں آپ کا تذکرہ یوں فرمایا:

''ہمارے ایک بھائی شیخ سعید احمد صاحب جن کو اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے احمدیت کی دشمنی کی وجہ سے گولیاں ماری گئی تھیں، وہ ہسپتال میں کافی زخمی حالت میں تھے۔ وہ 12 دن ہسپتال میں رہنے کے بعد آخر پھر جانبر نہ ہو سکے اور انھوں نے بھی (راہ مولیٰ میں قربانی) کا رتبہ پایا۔ اس ۔۔۔۔نے بھی نوجوانی کی عمر میں اپنا خون پیش کیا۔ ان کی 42 سال عمر تھی اور ان کی شادی گزشتہ سال ہی ہوئی تھی اور اس حملے کے دوران جب یہ ہسپتال میں تھے، اس عرصے میں ہی ان کے ہاں پہلے بیٹے کی ولادت بھی ہوئی۔ یہ تھوڑی دیر کے لئے ہوش میں آئے تھے تو ان کو بتایا گیا کہ آپ کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے تو وہ کچھ اظہار نہیں کر سکتے تھے لیکن ان کی آنکھوں میں ذرا سی نمی آ گئی۔

اس خاندان میں جس کے یہ نوجوان شیخ سعید صاحب ہیں پہلے بھی تین (قربانیاں) ہو چکی ہیں۔ ان کے والد شیخ بشیر صاحب کو زہر دے کر احمدیت کی وجہ سے مارا گیا، قربان کیا گیا۔ پھر ایک بھائی شیخ محمد رفیق صاحب اور ان کے ماموں پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب کو فائرنگ کر کے (قربان) کیا گیا تھا۔ شیخ مبشر صاحب کو تو اس سال کے شروع میں (قربان) کیا گیا۔

شیخ سعید صاحب بھی بڑے خاموش طبع انسان تھے۔ ہمیشہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ انتہائی مخلص خادم دین اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ 1990ء میں مولویوں نے ان کے خلاف فوج کو شکایت کی تھی جس کی بناء پر انھیں گرفتار کیا گیا اور پھر ضمانت پر رہائی

ہوئی۔"

مکرم مبشر احمد صاحب

آپ کے والد محترم کا نام محمود احمد چوہدری صاحب ہے۔ آپ کی عمر 42 سال تھی اور کراچی میں ایک فیکٹری میں ملازمت کرتے تھے۔

مورخہ 20؍فروری 2009ء کو رات پونے دس بجے اپنی فیکٹری سے موٹر سائیکل پر اپنے گھر جا رہے تھے کہ منگھو پیر روڈ پر ایک دینی مدرسہ کے سامنے آپ پر فائرنگ ہوئی جس سے آپ (راہ مولیٰ میں قربان) ہو گئے۔

آپ جماعتی طور پر ایک فعال شخصیت تھے۔ کراچی میں اپنے حلقہ گلشن عمیر کی مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری صنعت و تجارت خدمات انجام دے رہے تھے۔

آپ ایک فعال داعی الی اللہ تھے کبھی کبھی اپنے فیکٹری کے کسی دوست کو ایم ٹی اے دکھانے کے لئے نماز سینٹر پر لے آتے تھے اسی طرح اپنے گھر پر بھی غیر از جماعت احباب کو بلا کر دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ فیکٹری اور ماحول میں معروف احمدی تھے۔ فیکٹری میں آپ کی مخالفت بھی ہوئی تھی۔ ایک وقت میں یہ مخالفت اتنی بڑھی کہ قائد خدام الاحمدیہ کے مشورہ پر آپ کو فیکٹری سے کچھ عرصہ کے لئے چھٹیاں لینی پڑیں۔

(قربانی) کے وقت آپ کو دو گولیاں لگیں ایک پشت پر بائیں طرف لگ کر آر پار ہوئی اور دوسری پشت پر ریڑھ کی ہڈی سے ہٹ کر دائیں طرف لگی۔ [340]

مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب

آپ 18 اور 19؍مئی 2010ء کی درمیانی رات تقریباً ساڑھے بارہ بجے اپنے میڈیکل اسٹور واقع دستگیر سوسائٹی کراچی سے واپس اپنے گھر جا رہے تھے کہ راستہ میں آپ کے سر میں گولی ماردی گئی۔ گولی آپ کی کنپٹی سے ہوتی ہوئی گردن سے باہر نکل گئی جس سے آپ موقع پر ہی (راہ مولیٰ میں قربان) ہو گئے۔

آپ کی نماز جنازہ 19؍مئی 2010ء کو بعد نماز ظہر بیت العزیز عزیز آباد میں مکرم نسیم احمد تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے پڑھائی۔ بعد ازاں آپ کی نعش ربوہ لے جائی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 21رمئی 2010ء میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

آپ مکرم علی محمد صاحب کے گھر 11رمئی 1961ء کو پیدا ہوئے۔ تقریباً 30 سال قبل سرگودھا سے کراچی آئے اور یہاں مستقل رہائش اختیار کی۔ آپ ایک مخلص خادم سلسلہ، شریف النفس اور خاموش طبع شخص تھے۔ قرآن کریم سے بے حد عشق تھا۔ نوجوانی کی عمر سے ہی قرآن کریم کی تلاوت مختلف جماعتی پروگراموں میں نہایت خوبصورت آواز میں کیا کرتے تھے۔ 1989ء میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر عزیز آباد میں ہونے والے جماعت احمدیہ کراچی کے جلسہ میں آپ نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی۔

آپ کراچی اور ربوہ میں تلاوت قرآن کریم کے مقابلہ جات میں پوزیشنز اور انعامات حاصل کرتے رہے۔

آپ کی دادی محترمہ اماں جیو صاحبہ کو حضرت اماں جان حرم حضرت مسیح موعودؑ کی باورچن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کے خاندان میں آپ سے پہلے آپ کے ماموں محترم فضل الٰہی صاحب درویش کو بھی راہ مولیٰ میں قربان ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب

مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب چائلڈ سپیشلسٹ ابن مکرم فخر الحسن صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی کو 16 اور 17راگست 2010ء کی درمیانی شب تقریباً سوا بارہ بجے بعمر 39 سال فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف 1971ء میں ڈھاکہ بنگلہ دیش میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک 1987ء میں اورنگی ٹاؤن کراچی، ایف ایس سی پری میڈیکل 1989ء میں کراچی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سے اور ایم بی بی ایس سندھ میڈیکل کالج کراچی سے کیا۔ جناح میڈیکل یونیورسٹی ہسپتال میں آپ نے ہاؤس جاب کی۔ اس کے بعد بطور RMO سروس کی اور ساتھ ساتھ مزید تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ 1999ء میں FCPS مکمل کرنے کے بعد تا وقت وفات ڈاؤ میڈیکل یونیورسٹی آف سائنسز میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر خدمات بجا لا رہے تھے۔

مرحوم کچھ عرصہ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے عہدے پر ترقی پانے والے تھے۔آپ اورنگی ٹاؤن میں طویل عرصہ سے اپنا پرائیویٹ کلینک چلا رہے تھے۔ وقوعہ کے روز مکرم ڈاکٹر صاحب کلینک بند کر کے گھر جانے کے لئے گاڑی میں سوار ہوئے ہی تھے کہ یہ واقعہ پیش آ گیا۔

آپ کا تعلق حضرت محمود عالم صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے تھا۔محترم مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری خسر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے دادا جان مکرم مخدوم الحسن صاحب آپس میں کزن تھے۔ مزید یہ کہ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب آف حیدر آباد، مکرم ڈاکٹر صاحب کے رشتہ میں چچا تھے۔آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ملنسار اور بہت ہی رحم دل ، نڈر، بہادر اور جراتمند انسان تھے۔ نظام خلافت سے والہانہ عشق اور نظام جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ، چندہ جات کی ادائیگی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اپنے دائرہ کار میں خوب دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے اور اپنے بوڑھے والدین کے اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے، ان کی ہر طرح سے خدمت کرنے والے تھے۔آپ کو اپنے حلقہ میں بطور زعیم خدام الاحمدیہ خدمات سلسلہ بجالانے کا بھی موقع ملا۔

کراچی میں آپ کی نماز جنازہ مورخہ 17 اگست کو نماز عصر کے بعد مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے بیعت العزیز عزیز آباد میں پڑھائی۔

آپ موصی تھے لہٰذا آپ کی نعش ربوہ لے جائی گئی۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ بعد ازاں ربوہ میں تدفین ہوئی۔340.a

کراچی کے درویشان قادیان

مکرم یونس احمد اسلم صاحب

آپ کے والد محترم کا نام ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب ہے جنھیں امیر المجاہدین ملکانہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

آپ اور آپ کے والد محترم قیام پاکستان سے کچھ عرصہ قبل کراچی میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب قادیان میں حالات خراب ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیرون قادیان جماعتوں کو تحریک فرمائی کہ حفاظت مرکز قادیان کے لئے احباب بھجوائے جائیں۔ حضور کی اس تحریک پر سب سے پہلے جماعت احمدیہ کراچی نے لبیک کہا اور نوجوانوں کا ایک وفد اگست 1947ء میں کراچی سے قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد کی تین ماہ کے لئے قادیان میں ڈیوٹی لگی ۔ ڈیوٹی کی مدت پوری ہونے پر وفد کے باقی اراکین تو کراچی آ گئے لیکن مکرم یونس احمد اسلم صاحب اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب قادیان میں ہی ٹھہر گئے اور جب حضرت مصلح موعود نے حفاظت مرکز کے لئے مستقل طور پر 313 احباب کو قادیان میں ٹھہرنے کی تحریک فرمائی تو آپ دونوں ان احباب میں شامل ہو گئے جنھیں ''درویش قادیان'' کہا گیا۔

قادیان میں قیام کے بعد آپ کی شادی 1951ء میں مکرم ماسٹر حبیب احمد صاحب آف بریلی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے ربوہ میں آپ کا نکاح پڑھایا۔

قادیان میں دور درویشی میں آپ نے رزق حلال کمانے کے لئے کئی کاروبار کئے۔ پرفیوم بنایا، مرغی خانہ کھولا، بھینس پالی، طبابت کی، ڈاکٹری کی، سرمہ بنایا، منجن تیار کیا، کاجل بنایا، انڈوں کا کاروبار کیا اور اپنے والد محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب کے کچھ کتابچے شائع کئے۔ یعنی

اپنی اور اپنی اولاد کی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے مندرجہ بالا کام مختلف اوقات میں کرتے رہے۔

آپ بڑی ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔1950ء سے 1953ء تک کے قریباً ساڑھے تین سال کا عرصہ درویشوں کی شادیوں کا دور تھا۔مکرم یونس صاحب ان درویشوں کی الوداعی اور استقبالی تقریبات کے موقع پر انھیں ضرور پھولوں کے ہار بڑے اہتمام سے پہناتے تھے۔ان کے مکانات کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجاتے تھے اور پھر ہر نئے جوڑے کو اپنے ہاں دعوت پر مدعو کرتے تھے۔

آپ کی آواز میں بڑا سوز اور درد تھا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ قادیان کے علاوہ دوسرے تمام جلسوں میں اور دیگر تقریبات میں خوش الحانی سے نظمیں سناتے اور سامعین کو محظوظ کرتے تھے۔

آپ کی وفات 15 جون 1968ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔[341]

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

آپ کے والد کا نام حضرت میاں فضل کریم صاحب ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔[341.a]

آپ 1947ء میں اپنے بڑے بھائی مکرم میاں عبدالسلام صاحب کے ساتھ ماڑی پور کراچی میں کام کرتے تھے۔

تقسیم ہند کے بعد جب قادیان میں حالات خراب ہوئے تو حضرت مصلح موعود نے ہندوستان کی جماعتوں کو تحریک فرمائی کہ حفاظت مرکز قادیان کی غرض سے احباب قادیان آئیں۔ اس تحریک پر جس جماعت نے سب سے پہلے لبیک کہا وہ کراچی کی جماعت تھی ۔ یہاں سے نوجوانوں کا ایک وفد سب سے پہلے حفاظت قادیان کی غرض سے وہاں پہنچا۔

اس وفد کے باقی اراکین تو اپنی ڈیوٹی انجام دینے کے بعد کراچی واپس آ گئے لیکن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب اور مکرم یونس احمد اسلم صاحب قادیان میں ہی ٹھہر گئے اور بعد ازاں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر 313 درویشان قادیان میں شامل ہوگئے۔

کراچی سے جانے کے بارے میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ:

''14اگست 1947ء کو پاکستان بنا۔ میں اس وقت بھائی عبدالسلام کے ساتھ ماڑی پور کراچی میں کام کرتا تھا۔ 17اگست کوعید الفطر تھی۔ ہم سب عیدالفطر پڑھنے کراچی شہر آئے وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نمائندہ کے طور پر مولوی عبد الرحیم درد صاحب نے نماز عید پڑھائی اور ساتھ ہی نو جوانوں کو حفاظت مرکز کے لئے دو دو ماہ کے لئے وقف کرنے کا پیغام دیا جس پر کراچی کے 22نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا جن میں مکرم صدرالدین احمد صاحب اور مکرم یونس احمد اسلم صاحب اور خاکسار بھی شامل تھے۔ ہم 25اگست کو بخیریت قادیان پہنچ گئے اور حفاظت قادیان میں دن رات مصروف رہے۔ حسب وعدہ دو ماہ کا عرصہ گزار کر کراچی کے 20نوجوان واپس چلے گئے۔ صرف خاکساراور یونس احمد اسلم صاحب قادیان میں رہ گئے تو والدہ محترمہ کا خط ملا کہ اکثر نوجوان آ گئے ہیں۔ اب تم بھی آ جاؤ۔ اس کے جواب میں خاکسار نے والدہ صاحبہ کولکھا کہ آج تک ہم ہر جماعتی اجتماع کے موقع پر یہ عہد دہراتے آئے ہیں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر ہم اپنی جان، مال اور عزت قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ پہلے تو صرف زبانی عہد تھا اب عمل کرنے کا وقت ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس عہد کو پورا کئے بغیر واپس آ جاؤں۔ چنانچہ اس کے بعد والدہ صاحبہ نے کبھی آنے کے لئے نہیں کہا بلکہ خود میری دلداری کی خاطر قادیان بار بار آتی رہیں۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 313افراد کو یہاں رکھنے کی ہدایت فرمائی۔''

آپ کی شادی 1951ء میں مکرم حبیب احمد صاحب آف بریلی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے ربوہ میں آپ کا نکاح پڑھایا۔

قادیان میں رہائش کے بعد آپ نے تحریک جدید چوک میں ابتداء میں ٹیلرنگ کی دکان چلائی اور درجنوں شاگردوں کو قادیان میں پھیلا دیا۔ پھر آپ نے امرتسر سے ریڈیو مکینک کا کام سیکھا اور اس کی دکان شروع کر دی اور اس میدان میں بھی آپ کے شاگردوں نے اہل قادیان کی خدمت کی۔ اپنی آخری عمر میں آپ ٹیلیفون کا پبلک کال آفس چلایا کرتے تھے۔

آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ قادیان کی بستی میں محصور ہونے کے باوجود ان کا حلقہ احباب نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں پھیلا ہوا تھا۔ آپ دینی کاموں کی ادائیگی میں اول

نمبر پر ہوتے تھے۔(عبادت) ہمیشہ بیت جا کر کرتے اور آخری عمر تک یہی طریقہ رہا۔

آپ کے ایک بھائی مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب مربی سلسلہ بھی تھے جو ایک لمبا عرصہ بیرون واندرون پاکستان خدمات انجام دیتے رہے۔

آپ 25 ستمبر 2003ء کو وفات پا گئے۔[342]

مؤلفین کراچی تاریخ احمدیت

مکرم بشیر الدین عباسی صاحب

آپ 26رمئی1928ءکو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم کا نام مکرم امین الدین عباسی ہے۔مکرم بشیر الدین عباسی صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری مجلس عاملہ بھی رہے۔

1933ء میں آپ کے والد محترم امین الدین عباسی صاحب کراچی تشریف لائے اور یہیں ملازمت اختیار کر لی۔آپ کا تعلق سامانہ ریاست پٹیالہ سے ہے۔آپ کے والد محترم 1942ء سے1944ءتک مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد رہے۔آپ کے دادا حضرت کریم الدین عباسی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے جو کراچی میں ہی مدفون ہیں جبکہ آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب ہے۔

1955ء میں آپ کی تنظیمی خدمات کا آغاز لالوکھیت (موجودہ لیاقت آباد) کراچی سے ہوا۔پھر جب وہاں جماعتی حلقہ بنا تو وہاں مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔1958ء میں مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی تھے۔اسی دوران آپ نائب معتمد اور پھر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی رہے اس طرح آپ ایک لمبا عرصہ مربی اطفال بھی رہے۔آپ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب،مکرم مرزا نذیر احمد صاحب،مکرم ملک مبارک احمد صاحب اور مکرم نعیم احمد خان صاحب کے دور قیادت میں خدمات انجام دیتے رہے۔مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کے ساتھ نائب سیکرٹری مال کے طور پر کام کرتے رہے۔

محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے1987ء میں آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ مرتب کرنے پر مامور کیا۔ جو اب احباب جماعت کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔

انصاراللہ کے دور میں آپ حلقہ دستگیر سوسائٹی کے زعیم رہے بعد ازاں زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ عزیز آباد کے عہدہ پر فائز ہوئے۔مجلس انصاراللہ ضلع کراچی میں نائب ناظم مال اور آڈیٹر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔اسی طرح آپ نائب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی بھی رہے۔343

آپ 23رمئی 2010ءکورات 11بجے کےقریب انتقال کر گئے۔

مکرم امتیاز بن اشفاق حسین صاحب

آپ کا اصل نام امتیاز حسین شاہد ہے۔آپ کے والد محترم کا نام اشفاق حسین صاحب ہے۔مکرم امتیاز بن اشفاق حسین صاحب اطفال کے زمانے میں سائق کے طور پر کام کرتے رہے۔اطفال الاحمدیہ کی عمر میں ہی 1976ء میں پہلی مرتبہ پندرہ روزہ فضل عمر درس القرآن کلاس ربوہ میں شریک ہوئے اور کراچی کے تمام طلباء میں (جن میں انصار، خدام اور اطفال شامل تھے) اوّل پوزیشن حاصل کی۔خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شمولیت کے پہلے ہی سال مجلس خدام الاحمدیہ ملیر کراچی میں ناظم تجنید مقرر ہوئے اور اس کے بعد مسلسل جب تک خدام الاحمدیہ کی عمر میں رہے مختلف شعبوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی جن میں شعبہ تجنید، تحریک جدید، تربیت ،تعلیم، اطفال اور شعبہ اعتماد وغیرہ شامل ہیں۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر میں نائب قائد اور 1995-96ءتا1996-97ء میں قائد مجلس ملیر کراچی کے عہدہ پر فائز رہے۔

1997-98ء میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی میں ایڈیشنل ناظم تربیت مقرر ہوئے جبکہ اگلے ہی سال ناظم تربیت کے عہدہ پر تقرری عمل میں آئی ۔2000-01ء میں آپ کا تقرر بطور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کیا گیا جس پر آپ انصاراللہ کی تنظیم میں شمولیت تک فائز رہے۔2002-03ء میں آپ مربی اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مقرر ہوئے۔

مجلس انصاراللہ ضلع کراچی میں 2002-03ء میں آپ ایڈیشنل نائب ناظم تعلیم القرآن

مقرر ہوئے اور اگلے ہی سال بطور نائب ناظم تعلیم القرآن تقرری عمل میں آئی۔

آپ کو جماعت سطح پر بھی خدمات کا موقع ملتا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ملیر کالونی میں آپ مختلف شعبوں پر خدمات انجام دیتے رہے جن میں جنرل سیکرٹری اور نائب صدر کے عہدے بھی شامل ہیں۔ 92-1991 تا 93-1992 آپ جماعت احمدیہ حلقہ ملیر کالونی کے پریذیڈنٹ رہے۔ حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور حلقہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی میں نائب صدر کے طور پر خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔

جماعت احمدیہ کراچی کی سطح پر بھی آپ کو خدمات کی توفیق ملی۔آپ جماعت احمدیہ کراچی میں نائب سیکرٹری تعلیم القرآن کے طور پر کام کرتے رہے۔آپ کے ذمہ وقف عارضی کا شعبہ تھا۔اس دور میں محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی تھے۔

1984ء کے دور ابتلاء میں اندرون سندھ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی خدمت خلق کی ڈیوٹیز دینے کی سعادت ملی۔آپ کو بھی سکھر میں ان ڈیوٹیز کو انجام دینے کی توفیق ملی۔

2000-1999ء میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے سندھ بھر کی مجالس کی تعلیم و تربیت اور تنظیمی امور میں معاونت اور رہنمائی کے لئے ضلع کراچی کے خدام کو وہاں جانے کا حکم دیا۔اس سال مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب ناظم تربیت ضلع تھے اور یہ کام مرکزی شعبہ تربیت کے تحت ہی انجام دیا جا رہا تھا۔ضلع کراچی کے خدام نے بھر پور طریقہ سے اس پروگرام میں شرکت کی اور اندرون سندھ جا کر وہاں کی مجالس کی تنظیمی تعلیم و تربیت انجام دیتے رہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جس خاص اور اہم خدمت کا موقع دیا وہ جماعت احمدیہ کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی تاریخ کی تالیف ہے۔

01-2000ء کے ابتداء میں آپ کو مکرم اویس عمر نصر اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی نے ارشاد فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کراچی کی تاریخ مرتب کی جائے۔آپ نے مسلسل محنت اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تاریخ کا مسودہ تیار کر لیا۔

اسی طرح 2002ء میں آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ مرتب کرنے میں حصہ لینے کی سعادت عطا ہوئی۔اُس وقت مکرم بشیر الدین عباسی صاحب یہ کام انجام دے رہے تھے۔ بعد ازاں مکرم امتیاز صاحب کو عملی طور پر کلیتاً اس کام کو انجام دینے کی توفیق ملی جبکہ مکرم بشیر الدین

عباسی صاحب نگرانی کا کام انجام دیتے رہے۔بعد ازاں مکرم عباسی صاحب کی بیماری اور وفات کے بعد تمام کام آپ نے ہی انجام دیا۔اس طرح یہ ''کراچی۔تاریخ احمدیت'' آپ کے ہاتھوں میں پیش کی جارہی ہے۔

مکرم امتیاز صاحب کو خدام الاحمدیہ کی سطح پر مرکزی سالانہ اجتماعات ربوہ اور علمی ریلیز ربوہ میں مطالعہ قرآن، مطالعہ حدیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ جات میں اول اور دوم پوزیشنز حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا رہا۔[344]

حوالہ جات باب دہم

1۔ تحریر یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
2۔ تحریر یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
3۔ الفضل 23؍جون 1921ء صفحہ 9
4۔ تحریر مکرم محمد عیسیٰ خان صاحب سے ماخوذ
5۔ نشان کبیر مؤلفہ ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند صاحب صفحہ 30 تا 34
6۔ الفضل 10؍جولائی 1947ء صفحہ 6
الفضل 16؍اپریل 1933ء صفحہ 9
الفضل 20؍مئی 1941ء صفحہ 5
7۔ الفضل 15؍اکتوبر 1944ء صفحہ 2
8۔ تحریر یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
9۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
10۔ مکرم برکت اللہ ملک صاحب کی تحریر سے ماخوذ
11۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کی تحریر سے ماخوذ
12۔ مکرم برکت اللہ ملک صاحب کی تحریر سے ماخوذ
13۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کی تحریر سے ماخوذ
14۔ الفضل 27؍اپریل 1943ء صفحہ 5
15۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کی تحریر سے ماخوذ
16۔ تاریخ احمدیت۔ جلد 10 صفحہ 723 تا 736
17۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کی تحریر سے ماخوذ
18۔ الفضل 19؍اپریل 1977ء صفحہ 4
19۔ الفضل 16؍مئی 1974ء

20۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
21۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کی تحریر سے ماخوذ
22۔ تاریخ احمدیت۔جلد 5 جدید ایڈیشن صفحہ 62
23۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کی تحریر سے ماخوذ
24۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
25۔ کتاب عبداللہ از ملک صلاح الدین صاحب
26۔ تحریر مکرم بشیر الدین عباسی صاحب
27۔ انٹرویو مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سے ماخوذ
28۔ کتاب عبداللہ صفحہ 206 تا 211
29۔ تحریر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سے ماخوذ
30۔ انٹرویو مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سے ماخوذ
31۔ تحریر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سے ماخوذ
32۔ ہفت روزہ مہارت لاہور۔23 تا 30/مارچ 1997ء صفحہ 50
33۔ الفضل 18/مارچ 1997ء صفحہ 5
34۔ ہفت روزہ لاہور۔15/فروری 1997ء صفحہ 4
35۔ تحریر مکرم مولانا میر عبدالرشید تبسم صاحب سے ماخوذ
36۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
37۔ الفضل 22/فروری 1997ء صفحہ 3
38۔ تحریر مکرم عیسیٰ خان صاحب سے ماخوذ
39۔ البدر قادیان۔8/دسمبر 1905ء صفحہ 7
40۔ مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 62
41۔ تحریر مکرم عیسیٰ خان صاحب سے ماخوذ
42۔ الفضل 3/مارچ 1961ء صفحہ 5
43۔ تحریر مکرم عیسیٰ خان صاحب سے ماخوذ

44۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1924ء صفحہ 104
الفضل 25 اپریل 1930ء صفحہ 2
45۔ الفضل 27 نومبر 1934ء صفحہ 2
46۔ تحریر مکرم سید رشید علی صاحب سے ماخوذ
47۔ الفضل 3 ستمبر 1979ء صفحہ 5
48۔ تحریر مکرم سید رشید علی صاحب سے ماخوذ
49۔ الفضل 3 ستمبر 1979ء صفحہ 5
50۔ الفضل 26 جون 1934ء صفحہ 9، الفضل یکم ستمبر 1940ء صفحہ 6
51۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 422
52۔ الفضل 8 اپریل 1969ء صفحہ 5
53۔ الفضل 26 فروری 1969ء صفحہ 5
54۔ الفضل 26 جون 1934ء صفحہ 9، الفضل 16 اکتوبر 1938ء صفحہ 2
55۔ الفضل 24 جنوری 1969ء صفحہ 5
55.a۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 293
مکرم ممتاز احمد صاحب سے حاصل کردہ معلومات
56۔ الفضل 23 جون 1942ء صفحہ 6
57۔ الفضل 23 جون 1942ء
58۔ الفضل 7 نومبر 1915ء صفحہ 8
59۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان اکتوبر 1918ء صفحہ 58
60۔ تحریر مکرم ملک برکت اللہ صاحب سے ماخوذ
61۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
62۔ مکرم راجہ برہان احمد صاحب کی تحریر
63۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کے انٹرویو سے ماخوذ
64۔ الفضل 17 اگست 1965ء صفحہ 5

65۔ خودنوشت سوانح عمری شیخ رفیع الدین احمد صاحب سے ماخوذ
66۔ احمدیہ گزٹ قادیان۔11/نومبر 1927ء صفحہ 1
المصلح کراچی۔ جولائی اگست 1959ء
67۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
67.a۔ الفضل 20/جنوری 1929ء صفحہ 2
67.b۔ احمدیہ گزٹ قادیان۔11/اگست 1928ء صفحہ 1
68۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
69۔ الفضل 14/جنوری 1996ء صفحہ 4
70۔ تحریر محمد احمد قریشی صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب سے ماخوذ
71۔ تاریخ احمدیت۔ جلد 5 جدید ایڈیشن صفحہ 318
72۔ الفضل 25/اپریل 1930ء صفحہ 2
73۔ الفضل 14/اگست 1932ء صفحہ 9
74۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
75۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 423
تحریر امتیاز حسین شاہد صاحب
76۔ الفضل 26/جون 1934ء صفحہ 9، الفضل 10/جون 1950ء صفحہ 7
77۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 423
78۔ تحریر چوہدری امتیاز احمد صاحب سے ماخوذ
تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
78.a۔ الفضل 10/جون 1950ء صفحہ 7، الفضل 20/مئی 1941ء صفحہ 5
78.a-1۔ ضمیمہ تاریخ احمدیت۔ جلد ہشتم پرانی صفحہ 44
79۔ تحریر مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب سے ماخوذ
80۔ تحریر مکرم بشیر الدین عباسی صاحب سے ماخوذ
81۔ الفضل 15/اگست 1944ء صفحہ 4

82۔ تحریر مکرم بشیر الدین عباسی صاحب سے ماخوذ
83۔ تحریر مکرم ملک منیر احمد خان صاحب سے ماخوذ
84۔ الفضل 15/اگست 1944ء صفحہ 4
85۔ تحریر مکرم ملک منیر احمد خان صاحب سے ماخوذ
86۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 480
86.a۔ تحریر مکرم مرزا صالح بیگ صاحب سے ماخوذ
86.a-1۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 505
86.b۔ الفضل 16/مئی 1947ء صفحہ 5
86.b-1۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 505
86.c۔ تحریر مکرم مرزا صالح بیگ صاحب سے ماخوذ
87۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 236
88۔ الفضل 9/اکتوبر 1948ء صفحہ 6
89۔ الفضل 28/نومبر 1994ء صفحہ 5
90۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 236
91۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
92۔ تحریر مکرم بشیر الدین عباسی صاحب سے ماخوذ
93۔ الفضل 10/جون 1950ء صفحہ 7
94۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
95۔ تحریر مکرم مسعود احمد بخاری صاحب سے ماخوذ
96۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
97۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
98۔ تحریر مکرم مولوی عبد المجید صاحب سے ماخوذ
99۔ الفضل 10/جون 1950ء صفحہ 7
100۔ تحریر مکرم مولوی عبد المجید صاحب سے ماخوذ

101۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 423
102۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 140
103۔ الفضل 10 / جون 1950ء صفحہ 7
104۔ الفضل یکم جون 1981ء صفحہ 8
105۔ تحریر کتبہ قبر باغ احمد (احمدیہ قبرستان کراچی) سے ماخوذ
105.a۔ تاریخ احمدیت۔ جلد 19 صفحہ 193
106۔ شعرائے احمدیت از سلیم شاہجہانپوری صفحہ 380 تا 383
107۔ الفضل 10 / فروری 1950ء صفحہ 7
108۔ تحریر کتبہ قبر باغ احمد (احمدیہ قبرستان کراچی) سے ماخوذ
108.a۔ تاریخ احمدیت۔ جلد 14 صفحہ 246-245
109۔ الفضل 10 / فروری 1999ء صفحہ 5-6
110۔ الفضل 10 / جون 1950ء صفحہ 7
111۔ الفضل 10 / فروری 1999ء صفحہ 5-6
112۔ فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 424
113۔ تحریر مکرم قیس مینائی صاحب سے ماخوذ
114۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 470
115۔ تحریر مکرم قیس مینائی صاحب سے ماخوذ
116۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
117۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 470
118۔ تحریر مکرم مسعود احمد بخاری صاحب سے ماخوذ
119۔ مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کی صاحبزادی کی تحریر سے ماخوذ
119.a۔ رجسٹر روایات رفقاء نمبر 2 صفحہ 701
120۔ تحریر مکرم انور کاہلوں صاحب سے ماخوذ
121۔ الفضل 17 / جون 1950ء صفحہ 2

122۔ تحریر مکرم انور کاہلوں صاحب سے ماخوذ
123۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 357
123.a۔الفضل 10/جون 1950ء صفحہ 7
123.b۔الفضل 25/جولائی 1965ء صفحہ 5
124۔ الفضل 3/جون 1991ء صفحہ 3
125۔ الفضل 7/دسمبر 1983ء صفحہ 5
126۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
127۔ الفضل 23/نومبر 1983ء صفحہ 8
128۔ الفضل 9/جولائی 1961ء
128.a۔تحریر مکرم بشیر الدین سامی صاحب سے ماخوذ
129۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 423
130۔ تحریر مکرم بشیر الدین عباسی صاحب سے ماخوذ
131۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 429
132۔ الفضل 17/اگست 1980ء صفحہ 4
133۔ المصلح کراچی۔جولائی اگست 1959ء
134۔ الفضل 28/فروری 1980 صفحہ 6
135۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 429
136۔ تحریر مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب سے ماخوذ
137۔ الفضل 18/جولائی 1959ء صفحہ 6
138۔ تحریر مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب سے ماخوذ
139۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
140۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 425
141۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
142۔ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔مئی 1972ء

143۔ الفضل 31/جولائی 1960ء صفحہ 7
144۔ المصلح کراچی۔ جولائی اگست 1959ء
145۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 425
146۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ
147۔ الفضل 24/دسمبر 1975ء صفحہ 8
148۔ المصلح کراچی۔ جولائی اگست 1959ء
149۔ الفضل 24/دسمبر 1975ء صفحہ 8
150۔ تحریر مکرم سید سخاوت شاہ صاحب سے ماخوذ
151۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 433
152۔ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب کی تحریر سے ماخوذ
152.a۔ تین سو تیرہ اصحاب صدق وصفا صفحہ 226
153۔ تحریر مکرم ملک مبارک احمد صاحب سے ماخوذ
153.a۔ تاریخ احمدیت۔ جلد ہشتم پرانی صفحہ 126 بحوالہ الفضل 30 اکتوبر 1928ء صفحہ 6-7
154۔ الفضل 20/دسمبر 1981ء صفحہ 1 اور 8
155۔ الفضل 13/جولائی 1982ء صفحہ 7
155.a۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 457
156۔ مکرم صغیر احمد چیمہ صاحب کی تحریر سے ماخوذ
156.a۔ آپکی بیعت کا تحریری حوالہ تو نہیں مل سکا لیکن ''فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء صفحہ 70'' کے مطابق آپ نے 27/مارچ 1911ء کو وصیت کی تھی اس لئے قرین قیاس یہی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق تھے۔
157۔ تحریر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سے ماخوذ
158۔ المصلح کراچی یکم جون 2007ء صفحہ 17
159۔ کتاب ''میرے محسن والدین'' مرتبہ حنیف احمد محمود صاحب صفحہ 112
160۔ سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی 1966ء

161۔ کتاب ''میرے محسن والدین'' مرتبہ حنیف احمد محمود صاحب صفحہ 112
162۔ شعرائے احمدیت از سلم شاہجہانپوری صاحب صفحہ 390-391
163۔ سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی 1966ء
164۔ مکرم مسعود رشید صاحب کی تحریر سے ماخوذ
165۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 424
166۔ سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی 1967ء
167۔ الفضل 8 / جولائی 1984ء صفحہ 6
168۔ الفضل 14 / جولائی 1984ء صفحہ 6
169۔ الفضل 8 / جولائی 1984ء صفحہ 6
170۔ تحریر مکرم عبدالشکور اسلم صاحب سے ماخوذ
171۔ تحریر مکرمہ امتہ المتین صاحبہ سے ماخوذ
172۔ الفضل 15 / اگست 2009ء صفحہ 4
173۔ تحریر مکرمہ امتہ المتین صاحبہ سے ماخوذ
174۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 469
174.a۔ خطبات طاہر جلد 7 صفحہ 160-161
175۔ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سے حاصل کردہ معلومات
176۔ مکرم فاروق منہاس صاحب سے حاصل کردہ معلومات
177۔ خط مکرم اقبال منہاس صاحب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ماخوذ
178۔ کتاب ''حیات خالد'' از مکرم یوسف سہیل شوق صاحب صفحہ 568-569
179۔ تحریر مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب سے ماخوذ
180۔ مکرم شیخ عبدالمجید صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ
181۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
182۔ شعرائے احمدیت از سلم شاہجہانپوری صاحب صفحہ 569-570
183۔ فہرست مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی 85-1984ء سے ماخوذ

184۔ کتاب معلومات از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان صفحہ 111

184.a۔ مکرم بشیر الدین صدیقی صاحب سے حاصل کردہ معلومات

185۔ مکرم عبدالمومن صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ

186۔ مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب سے حاصل کردہ معلومات

187۔ تحریر مکرم منظور احمد شاد صاحب سے ماخوذ

187.a۔ مکرم ملک منور احمد صاحب کے بیان حلفی کے مطابق ان کے دادا نے 1890ء کے قریب بیعت کی تھی۔

188۔ تحریر مکرم ملک منور احمد صاحب سے ماخوذ

189۔ تحریر مکرم نوید احمد خان صاحب سے ماخوذ

189.a۔ بدر قادیان۔ 29/اپریل 1909ء صفحہ 6

رجسٹر روایات رفقاء نمبر 12 صفحہ 90

لاہور تاریخ احمدیت۔ صفحہ 270

الفضل 19/اپریل 2008ء صفحہ 3 اور 6

190۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ

190.a۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب سے حاصل کردہ معلومات

191۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 431

192۔ لاہور تاریخ احمدیت۔ صفحہ 614 تا 616

193۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ

194۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 431

194.a۔ الحکم قادیان۔ 21/جولائی 1934ء صفحہ 31، رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 132

194.a1۔ تحریر مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب سے ماخوذ

195۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب سے حاصل کردہ معلومات

196۔ تحریر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب سے ماخوذ

197۔ الفضل 25/ستمبر 2007ء صفحہ 1

197.a۔ٹی آئی کالج اولڈ اسٹوڈنٹس کی ویب سائٹ سے ماخوذ

198۔ رسالہ خالد ربوہ۔ اگست 1997ء صفحہ 151 تا156

199۔ مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ

200۔ تحریر مکرم اسلم امتیاز صاحب سے ماخوذ

200.a۔تحریر مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب سے ماخوذ

201۔ مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب سے حاصل کردہ معلومات

202۔ مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب سے حاصل کردہ معلومات

203۔ تحریر مکرم طارق سجاد صاحب سے ماخوذ

204۔ مکرم سید علی احمد طارق صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ

206۔ مکرم سید خالد وقار صاحب سے حاصل کردہ معلومات

207۔ مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب سے حاصل کردہ معلومات

208۔ مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب سے حاصل کردہ معلومات

208.a۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب والد چوہدری منیر احمد صاحب کے مطابق حضرت میاں جان محمد صاحب آف کنری سندھ نے بتایا کہ حضرت پیر محمد صاحب نے ان سے پہلے بیعت کی تھی۔

209۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سے حاصل کردہ معلومات

210۔ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب سے حاصل کردہ معلومات

211۔ مکرم عبد الستار قمر صاحب سے حاصل کردہ معلومات

212۔ کتاب ایف آئی آر سے ماخوذ

212.a۔ضمیمہ تاریخ احمدیت۔جلد ہشتم پرانی صفحہ 52

213۔ مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کی تحریر سے ماخوذ

214۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

215۔ شعرائے احمدیت از سلم شاہجہانپوری صاحب صفحہ 441 تا445

216۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد

217۔ مکرم طارق محمود بدر صاحب سے حاصل کردہ معلومات

217.a۔سیرت المہدی ۔جلد اول حصہ سوم (نئی) صفحہ 672 روایت نمبر 741

218۔ مکرم رانا بشارت احمد صاحب سے حاصل کردہ معلومات

218.a۔حیات قدسی حصہ دوم (جنوری 1954ء) صفحہ 76، فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 147

219۔ مکرم کمانڈر ناصر احمد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

220۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب سے حاصل کردہ معلومات

221۔ تحریر مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سے ماخوذ

222۔ لاہور تاریخ احمدیت ۔صفحہ 130 اور 136، رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ 9

223۔ تحریر مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سے ماخوذ

224۔ تحریر مکرم محمود احمد قریشی صاحب سے ماخوذ

224.a۔ تاریخ احمدیت جموں وکشمیر از اسد اللہ قریشی صاحب صفحہ 31، الحکم 7 ستمبر 1934ء

225۔ تحریر مکرم نعیم احمد ڈار صاحب سے ماخوذ

226۔ مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب سے حاصل کردہ معلومات

227۔ تحریر مکرم محمد عثمان ایڈووکیٹ صاحب سے ماخوذ

227.a۔ تحریر مکرم گروپ کیپٹن امجد احمد صاحب سے ماخوذ

227.a-1۔مکرم مرزا طیب احمد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

227.a-2۔مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

227.a-3۔مکرم افتخار احمد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

227.a-4۔مکرم لطیف خاور صاحب کی تحریر سے ماخوذ

227.b۔الفضل سالانہ نمبر 18 دسمبر 2006ء صفحہ 35

227.c۔الفضل سالانہ نمبر 13 دسمبر 2007ء صفحہ 38 کے بعد

228۔ تحریر مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب سے ماخوذ

229۔ شعرائے احمدیت از سلیم شاہجہانپوری صفحہ 186 تا 191

230۔ تاریخ احمدیت ۔جلد 11 صفحہ 385

231۔ الفضل 27 نومبر 1976ء صفحہ 1

231.a۔تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ، تحریر امتیاز حسین شاہد صاحب

231.a-1۔فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 160

232۔ مکرم ملک سارنگ خان صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ

232.a۔المصلح کراچی۔یکم اپریل 1951ء صفحہ 2

233۔ مکرمہ عقیلہ چوہدری صاحبہ کی تحریر سے ماخوذ

234۔ الفضل 26 جون 1979ء صفحہ 6

235۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 431

236۔ الفضل 8 مارچ 1984ء صفحہ 4-5

237۔ الفضل 24 جنوری 1971ء صفحہ 5

237.a۔فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 434

238۔ الفضل 22 دسمبر 1970ء صفحہ 8

239۔ الفضل 23 جنوری 1971ء صفحہ 5

240۔ الفضل 24 جنوری 1971ء صفحہ 5

241۔ الفضل 22 دسمبر 1970ء صفحہ 8

242۔ تحریر کتبہ قبر بہشتی مقبرہ ربوہ سے ماخوذ

243۔ الفضل 26 مارچ 1990ء صفحہ 1-2

244۔ الفضل 17 نومبر 1982ء صفحہ 4

245۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ

246۔ مکرم محمد محمود طاہر صاحب کی تحریر سے ماخوذ

247۔ مکرم لطیف احمد شاد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

247.a۔مکرم محمود احمد بھٹی صاحب کی تحریر سے ماخوذ

248۔ راولپنڈی تاریخ احمدیت۔صفحہ 537-538

249۔ مقالہ مکرم حافظ مزمل احمد جمالی صاحب سے ماخوذ

250۔ ماہنامہ خالد ربوہ۔ مارچ 1985ء صفحہ 6-7
251۔ الفضل 9 رمئی 1993ء صفحہ 1 اور 8
تحریر مکرم راجہ برہان احمد صاحب سے ماخوذ
252۔ ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ نومبر 1987 صفحہ 10
تحریر مکرم راجہ برہان احمد صاحب سے ماخوذ
253۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب سے انٹرویو سے ماخوذ
254۔ المصلح کراچی۔ یکم جنوری 2008ء صفحہ 4
255۔ کتاب ''احکام القرآن'' از مکرم نورالدین منیر صاحب (ٹائٹل پیج آخر)
256۔ الفضل 16 رمارچ 2009ء صفحہ 3
257۔ مکرم مرزا خالد احمد صاحب سے حاصل کردہ معلومات
258۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
259۔ مکرم مرزا خالد احمد صاحب سے حاصل کردہ معلومات
260۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 514
261۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
262۔ کتاب شہدائے احمدیت آغاز تا خلافت رابعہ صفحہ 113
263۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
264۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
264.a۔ الفضل 20 ردسمبر 2010ء صفحہ 2
265۔ مکرم سید حمید طارق صاحب سے حاصل کردہ معلومات
266۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
267۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
268۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
269۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ
269.a۔ مکرم سید منصور احمد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

269.b۔تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ

270۔ تحریر مکرم سید محمد رضا بسمل صاحب کی تحریر سے ماخوذ

271۔ مکرم شکیل احمد منیر صاحب سے حاصل کردہ معلومات

272۔ تحریر مکرم سید امیر علی صاحب

273۔ تحریر مکرم عبدالباری طارق صاحب سے ماخوذ

273.a۔مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب کی تحریر سے ماخوذ

273.b۔مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب کی تحریر سے ماخوذ

274۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 429

275۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 434

276۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 63-1962ء صفحہ 47

277۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 434

278۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 428

279۔ المصلح کراچی۔ جولائی اگست 1959ء

280۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 428

281۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ

282۔ تحریر مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب سے ماخوذ

283۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 441

284۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 438

285۔ فہرست مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی 01-1998ء سے ماخوذ

286۔ تحریر مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب سے ماخوذ

287۔ تحریر مکرم میجر بشیر احمد طارق صاحب سے ماخوذ

288۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 438

289۔ الفضل 6/اکتوبر 2008ء صفحہ 3 تا 5

289.a۔ کتاب ''دادا جان'' از سمیع اللہ ناصر بنگوی صفحہ 89

290۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 477
291۔ الفضل 10/جون 1950ء صفحہ 7
292۔ المصلح یکم ستمبر 1950ء صفحہ 2
293۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 477
294۔ تحریر مکرم محمد ذکریا ورک صاحب سے ماخوذ
295۔ الفضل یکم جولائی 1980ء
295.a۔ الفضل 23/جون 1980ء صفحہ 6
295.a-1۔ مکرم منصور محمد شرما صاحب کی تحریر سے ماخوذ
295.a-2۔ مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب کی تحریر سے ماخوذ
295.b۔ تحریر مکرم منیر خورشید صاحب سے ماخوذ
295.c۔ مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب کی تحریر
295.d۔ کتاب ''محبت کے امر دیپ'' از مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب سے ماخوذ
295.e۔ مکرم عبدالستار قمر صاحب کی تحریر سے ماخوذ
295.f۔ کتاب ایف آئی آر سے ماخوذ
296۔ تحریری مواد لجنہ اماء اللہ کراچی سے ماخوذ
297۔ تحریری مواد لجنہ اماء اللہ کراچی سے ماخوذ
298۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 356
299۔ تحریری مواد لجنہ اماء اللہ کراچی سے ماخوذ
300۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 355
301۔ تحریری مواد لجنہ اماء اللہ کراچی سے ماخوذ
302۔ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب کی تحریر سے ماخوذ
303۔ تحریری مواد لجنہ اماء اللہ کراچی سے ماخوذ
304۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 152
305۔ تحریری مواد لجنہ اماء اللہ کراچی سے ماخوذ

306۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
307۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
308۔ فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 428
309۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
310۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
311۔ الفضل 27/مارچ1990ء صفحہ 6
312۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
313۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
314۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
314.a۔حیات قدسی حصہ اول (جنوری1954ء) صفحہ 62،فہرست وفات یافتہ موصیان صفحہ 21
315۔ مکرمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ سے انٹرویو سے ماخوذ
316۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
317۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
317.a۔ ضمیمہ تاریخ احمدیت۔جلد ہشتم (پرانی) صفحہ 42
تاریخ احمدیت۔جلد19 صفحہ 316
318۔ محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ کی تحریر سے ماخوذ
319۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
320۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
321۔ تحریری مواد لجنہ اماءاللہ کراچی سے ماخوذ
322۔ محترمہ طلعت منصور صاحبہ کی تحریر سے ماخوذ
322.a۔الفضل 31/جنوری1991ء صفحہ 6،البدر قادیان۔23 تا30/جنوری1903ء صفحہ 15
323۔ محترمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ کی تحریر سے ماخوذ
323.a۔ خطوط امام بنام غلام از محترمہ نسیم سعید صاحبہ صفحہ 29-30
323.b۔خطوط امام بنام غلام صفحہ 41

323.c۔المحراب۔سوونیئرلجنہ کراچی صفحہ 102
323.d۔خطوط امام بنام غلام صفحہ 9
323.e۔سیرت وسوانح حضرت سیّدہ مبارکہ بیگم صاحبہ ازنسیم سعید صاحب صفحہ 20-21
324۔ مکرم محمد نواز صاحب کی تحریر سے ماخوذ
325۔ مکرم بشیر الدین صدیقی صاحب کی تحریر سے ماخوذ
326۔ مکرم محمد نواز صاحب کی تحریر سے ماخوذ
326.a۔ مکرم منیر احمد خورشید صاحب کی تحریر سے ماخوذ
327۔ خطبات طاہر جلد پنجم صفحہ 364-365
328۔ کتاب شہدائے احمدیت آغاز تا خلافت رابعہ صفحہ 193
329۔ الفضل 16/نومبر 1994ء صفحہ 1
الفضل 8/دسمبر 1994ء صفحہ 1
330۔ الفضل 12/اکتوبر 1999ء صفحہ 2-3
331۔ الفضل یکم دسمبر 1994ء صفحہ 5-6
332۔ الفضل 12/اکتوبر 1999ء صفحہ 2-3
333۔ مکرم شیخ زاہد محمود صاحب کی تحریر سے ماخوذ
334۔ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی تحریر سے ماخوذ
335۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس 28/ستمبر 2007ء سے ماخوذ
336۔ محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کی تحریر سے ماخوذ
337۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس 28/ستمبر 2007ء سے ماخوذ
338۔ الفضل 26/فروری 2008ء صفحہ 1
339۔ الفضل 16/مارچ 2009ء صفحہ 3
339.a۔الفضل 16/مارچ 2009ء صفحہ 4
339.b۔الفضل 16/مارچ 2009ء صفحہ 4
340۔ تحریر مکرم افتخار احمد خان صاحب سے ماخوذ

340.a۔الفضل20/اگست2010ءصفحہ1اور8

341۔ کتاب ’’وہ پھول جو مرجھا گئے‘‘ صفحہ70 تا76

341.a۔رجسٹر روایات رفقاء نمبر3 صفحہ36

342۔ الفضل18/نومبر2003ءصفحہ5-6

343۔ مکرم بشیر الدین عباسی صاحب کی تحریر

344۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کی تحریر سے ماخوذ

KARACHI
TAREEKH-E-AHMADIYYAT

(HISTORY OF JAMAAT AHMADIYYA KARACHI)
(Part II)

by:
Bashir-ud-Din Abbasi
Imtiaz Bin Ashfaq Hussain

1st Edition:
2011

Published by:
Jamaat Ahmadiyya Karachi

Composing:
Waheed Manzoor Meer
Mujeeb-ud-Din Amjad
Faraz Ahmad

Designing:
Waheed Manzoor Meer